خواب محل

مصباح نوشین



خواب محل

مصباح نوشین

علم و عرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ، 40۔ اُردو بازار، لاہور
فون: 37232336 - 042-37352332

نام کتاب	....	خواب محل
مصنفہ	....	مصباح نوشین
اہتمام	....	گل فراز احمد (علم وعرفان پبلشرز لاہور)
مطبع	....	زاہدہ نوید پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	....	اویس احمد
سن اشاعت	....	جولائی 2014ء
قیمت	....	-/300 روپے

علم وعرفان پبلشرز

40-الحمد مارکیٹ' لاہور

فون 7352332-7232336

...... ملنے کے پتے ......

ویلکم بک پورٹ	**خزینہ علم وادب**
اُردو بازار، کراچی	الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور
اشرف بک ایجنسی	**کتاب گھر**
اقبال روڈ کمیٹی چوک، راولپنڈی	اقبال روڈ کمیٹی چوک، راولپنڈی
بیکن بکس	**رشید نیوز ایجنسی**
گلگشت کالونی، ملتان	اخبار مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی
کشمیر بک ڈپو	**شمع بک ایجنسی**
تلہ گنگ روڈ، چکوال	بھوانہ بازار، فیصل آباد

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل وکرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔ (ناشر)

انتساب!

اپنی پیاری بھتیجی پلوشہ تیمور (پیا)

کے نام......!

جسے لوگ میرا عکس کہتے ہیں

اور غلط بھی نہیں کہتے......!

دیباچہ

مصباح نوشین کا زیرِ نظر ناولٹ، کہانی پر گرفت اور موضوع کے مطابق زبان لکھنے کی قدرت، طویل ریاضت اور سچی لگن کی داستان سناتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ لکھنے والی کے روشن مستقبل کی نوید بھی دیتا ہے۔

وفا، محبت، حسن، شک اور نسوانی نفسیات کی عکاسی کرتا ہوا یہ ناولٹ زندگی سے جڑی ہوئی ایک دلچسپ کہانی پر مبنی ہے۔ یقیناً قارئین اس کی قرأت سے لطف اندوز ہوں گے۔

مجھے امید ہے کہ مصباح نوشین خوب سے خوب تر کی جستجو میں اپنی ریاضت جاری رکھیں گی کہ لکھنا اور مسلسل لکھنا ہی ایک سچے فنکار کا نصب العین ہے۔

(محمد عاصم بٹ)

میری بات

اپنی بات کہنا میرے لیے جس قدر مشکل ہے اسی قدر یہ میرا پسندیدہ کام بھی ہے اور شاید ایک طویل ناول لکھنا آسان ہے میرے لیے مگر اپنی بات کہنا بے حد مشکل...... مجھے اس ناول کے متعلق آپ کو کچھ نہیں بتانا مجھے جو کہنا بتانا تھا وہ میں اس ناول میں کہہ چکی ہوں......اس ناول کو میں نے بہت محنت اور تحقیق کرنے کے بعد بہت محبت سے لکھا ہے اپنی طرف سے میں نے اپنا بیسٹ دینے کی کوشش کی ہے۔نتیجہ آپ پر چھوڑا؟ پیا اس ناول کا مرکزی کردار ہے مگر اس کہانی میں میرا فیورٹ کردار میکس کروک کا ہے جو میری زندگی کا انوکھا تو نہیں البتہ ایک مشکل کردار ضرور تھا مگر مجھے خوشی ہے کہ میں اسے ویسے ہی نبھا پائی جیسا میں نے سوچا تھا۔اس ناول کو لکھتے ہوئے میں اس کے کرداروں میں اس قدر کھو چکی تھی کہ خود کو ان کے درمیان محسوس کیا کرتی مجھے ان کے ساتھ وقت گزارنا اچھا لگتا تھا ان کے ساتھ ہنسنا ان کے ساتھ رونا میرے معمول کے روز و شب میں شامل تھا اور اس ناول کے اختتام کی جتنی مجھے خوشی تھی شاید اس سے زیادہ دکھ تھا اور میں بعد میں بہت دنوں اداس بھی رہی...... مجھے اپنے کرداروں سے بہت محبت ہے جتنی محبت سے میں نے انہیں تخلیق کیا ہے اس محبت سے میں انہیں آپ کے حوالے کر رہی ہوں امید ہے آپ محبت کی قدر ضرور کریں گے۔آخر میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گی ان نامور اور قد آور شخصیات کا جنہوں نے میرے ناول پر اپنی قیمتی آراء دے کر مجھے معتبر کر دیا۔میں بہت ممنون ہوں محترم جناب امجد جاوید صاحب کی جن کی سرسبز و شاداب شخصیت سے مجھے فیض یاب ہونے کا موقع ملا میں نے جب جب ان سے بات کی ان سے بہت کچھ سیکھا......اس کے بعد میں ذکر کرنا چاہوں گی جناب عاصم بٹ صاحب کا ان کا نام ہی کافی ہے......ناول نگار کے بے تاج بادشاہ ہیں وہ اور میں مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے ناول پر بطور خاص رائے دی۔

آخر میں ہمیشہ کی طرح تہہ دل سے اپنے شوہر کا شکریہ ادا کروں گی کہ جنہوں نے ہمیشہ میری سپورٹ کی ہے مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اکثر جب میں اپنی ساتھی لکھاری بہنوں سے سنتی ہوں کہ ان کے شوہر حضرات انہیں لکھنے کی اجازت نہیں دیتے......اس وقت مجھے اپنے شوہر پر فخر ہوتا ہے اور اپنی قسمت پر رشک بھی کہ میرے نصیب میں ایسے شخص کا ساتھ لکھا جو میری مرضی اور خوشی کو مقدم جانتا ہے جو میری خواہش کو اپنی خوشی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کا ساتھ سلامت رکھے۔آمین۔

آپ کی آراء کی منتظر رہوں گی.........

مصباح نوشین

رنگ، خُوشبو اور جذبوں کی لِکھاری

مصباح نوشین کا ناول ''خواب محل'' پڑھتے ہوئے مجھے خواہش ہوئی کہ میں اُسے دونوں آنکھوں سے دیکھوں۔ ایک آنکھ سے اس کی شخصیت جاننے کی اور دوسری آنکھ سے اس کی تحریر کو سمجھنے کوشش کروں۔ میرا دعویٰ تو نہیں کہ میں اسے سمجھ چکا ہوں لیکن ایک تاثر ضرور بن گیا ہے، جو ایک قاری اور لکھاری کے درمیان ہوتا ہے۔ پہلی نگاہ میں مجھے ایسا لگا کہ جیسے وہ ایک بڑے ہجوم میں اپنی سادگی سمیت بڑی تنہا اور مضطرب ہے۔ لیکن اپنی انفرادیت کو بھی چھپا نہیں پا رہی ہے۔ وہ ہجوم میں بھی منفرد اس لئے دکھائی دے رہی ہے کہ وہ اپنا ہجوم چھپائے ہوئے ہے۔ وہ کسی پارک میں گھرے سایہ دار درخت کے تلے بیٹھ کر سوچنا بھی چاہتی ہے اور اپنے گھر کے کواڑوں کے ساتھ لپٹ کر بہت دیر تک سوچنا بھی چاہتی ہے۔ وہ لمحوں میں اس وسیع دنیا کو بھی دیکھ لینا چاہتی ہے اور اپنے گھر کے ایک کونے میں بیٹھ کر آنسو بہانے کا بھی حوصلہ رکھتی ہے۔ اسے رنگوں سے کھیلنے کی شدید خواہش ہے، وہ ان رنگوں سے کھیل سکنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے لیکن تذبذب میں سوچتی ہوئی کھڑی ہے کہ کس رنگ کو ملانے سے نیا کیا بنتا ہے؟ یہی تجسس اور یہی اضطراب اس کی تحریر میں بھی گھلا ہوا ہے۔

مصباح نوشین پوری آزادی سے ان کھلی ہواؤں میں، پورے شوق اور لگن سے اُڑنے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے، اس نے اُڑان بھر بھی لی ہے، لیکن کس جہاں کی سیر وہ پہلے کرے اور کس کو موخر کرے، یہ فیصلہ اس کی اُڑان میں آڑے آ رہا ہے۔ زندگی کے جذبوں کو وہ اپنی ہتھیلی پر رکھے ان پر غور کر رہی ہے کہ کون سا جذبہ کس جذبے سے ملایا جائے تو زندگی دھمال میں آجاتی ہے۔ وہ اسی کشمکش میں ہے کہ وہ محض تماشائی رہے یا لفظوں کی دھمال میں خود بھی اس زندگی کا حصہ بن جائے۔ وہ دریا کے ایک کنارے پر کھڑی ہے اور اپنے وجود کے ساتھ دریا کے اسی کنارے پر موجود بھی ہے لیکن اس کے اندر کا اضطراب اسے کئی دریاؤں کے پار اُتار چکا ہے۔ یہی کامیابی مصباح نوشین کو نئے نئے آفاق تلاش کرنے کے لئے کافی ہے۔

مصباح نوشین کی تحریر میں جذبات سے بھیگی دھڑکتی ہوئی سانسیں پوری طرح محسوس کی جاسکتی ہیں، جو نسوانیت کا بھرپور اظہار ہے۔ روایت اور جدت میں لپٹی ہوئی کشمکش میں عورت پوری توانائی کے ساتھ موجود ہے۔ مصباح نوشین کے ناول میں کہانی پن، اس کے ہاتھ میں اُون کے اس گولے کی مانند ہے، جو کھلتا ہے تو بہتی ہوئی شفاف ندی معلوم ہوتا ہے، جس کی تہہ میں پڑے کنکر پتھر سبزہ سب دکھائی دیتا ہے اور اگر الجھ جاتا ہے تو ایسا جنگل جس میں راستہ بھی پھونک پھونک کر دیکھنا پڑتا ہے۔ مصباح نوشین جانتی ہے کہ اس نے اپنی کہانی کو کس حد تک مزین کرنا ہے اور کہاں اُسے سادگی اُوڑھا دینی ہے۔ جس طرح وہ خود اپنے آپ میں سادہ اور دلکش ہے، وہی اظہار اس کے لفظوں سے لپٹ کر قرطاس کو مزین کر دیتا ہے۔ کہانی اس کے ساتھ نہیں بلکہ وہ کہانی کو لے کر چلتی ہے۔ اور میرے جیسا قاری اس کے ساتھ ہو لیتا ہے۔ یعنی تجسس اس کو باندھ لیتا ہے، وہ بھی ایک ایسی ڈور سے جو دکھائی تو نہیں دے رہی ہوتی لیکن قاری خود کو بندھا ہوا محسوس کرتا ہے۔ قاری کو ساتھ لے کر چلنے کی صلاحیت مصباح نوشین میں پوری طرح موجود ہے۔

مصباح نوشین کو یہ پوری طرح احساس ہے کہ وہ کامیابی کے کس مقام تک آ گئی ہے، یوں جیسے کسی پہاڑ کی چوٹی کو سر کرتے ہوئے وہ پہاڑ کی سختی کو اپنے پاؤں تلے محسوس تو کر رہی ہے لیکن وہ نیچے نہیں دیکھتی، بلکہ اس کی نگاہ پہاڑ کی چوٹی پر ہے جسے اس نے سر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہوا ہے۔ میری شدید خواہش ہے کہ وہ اس چوٹی کو سر کرے۔ میری دعائیں اور نیک تمنائیں اس کے ساتھ ہیں، بس ایک مشورہ نتھی کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح اُڑان سے پہلے اپنے پَروں کو ایک نگاہ دیکھ لیتے ہیں، اس طرح کہانی کو مزین کرنے میں اس تذبذب سے باہر نکل آئے، جس سے وہ خود کو تنہا محسوس کر رہی ہے۔ وہ اور کہانی، ہم جولی بن کر ان آزاد اور وسیع فضاؤں میں پھیل جائے۔ رنگ، خوشبو اور جذبے اس کے پاس خود ہی چلیں آئیں گے۔ بالکل اس طرح، جیسے ساون کی بوند انسان کو بھی ہرا کر دیتی ہے۔ میں مصباح نوشین میں ایک بڑی اور قد آور لکھاری دیکھ رہا ہوں۔ اللہ کرے۔

امجد جاوید

خواب محل

دسمبر کی ٹھٹھرا دینے والی سردی میں اس نے خود کا قتل ہوتے ہی اپنی بے جان اور پتھرائی آنکھوں سے دیکھا تھا اس نے اپنے پیروں میں ٹوٹی سینڈل کو دیکھا جو باریک اسٹریپس والی ہونے کے باعث پاؤں میں آنے والی موچ کے باعث ٹوٹ چکی تھی اس کے پاؤں شدید سردی میں پہلے سرمئی مائل ہو رہے تھے کم و بیش یہی حال اس کے ہونٹوں کا بھی تھا سردی سے بجنے والے دانتوں کی تیز دھاری ضرب اس کے نچلے ہونٹ کو بری طرح کاٹتے زخمی کر گئی تھی۔ وہ پتھرائی آنکھوں سے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی جس سے ابھی کچھ دیر پہلے اسے نہایت بے عزت کر کے نکالا گیا تھا۔ درد کی سسکی نے اس کے لبوں پر آخری ہچکی لیتے دم توڑا...... اذیت سی اذیت تھی جو گہرے کرب اور بے بسی میں ڈھلی تھی...... ضروری تو نہیں کہ کسی کو زہر دے کر مارا جائے یا کسی کے سینے میں خنجر اتارا جائے تو ہی وہ قتل ہونے کا صحیح معنوں میں حقدار کہلایا جاتا ہے۔ کچھ لوگ زبان کی تیزی سے بھی تو کسی کو گھائل کر کے خاموشی سے قتل کر دیتے ہیں اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ اندر کتنا حشر برپا ہے۔ کوئی زندہ وجود کو گھسیٹے بے جان روح کا بار اٹھائے زندگی جی رہا ہے اس کے نزدیک شاید دنیا کا سب سے زیادہ قابل مذمت اور قابل نفرت کام کسی کو لفظوں کی مار مارنا تھا کسی کو شک کی آنکھ سے دیکھتے اذیت کی بھٹی میں جھونکنا تھا کسی سے زندہ رہنے کی وجہ چھین لینا تھا اور آج اسے اسی صورتحال کا سامنا تھا اس نے ایک نظر پھر بند دروازے کو دیکھا۔ جس کے پیچھے موجود اس شخص کے ذہن میں شک اور نفرت کا کیڑا کچھ اس طرح سے بلبلایا کہ آج وہ دروازے سے باہر ننگے سر اور ٹوٹی ہوئی چپل پہنے سردی میں کھڑی کپکپا رہی تھی۔ اس کے پاس کوئی جائے پناہ تھی نہ ہی گرم کپڑا جس کو پہن کر وہ اپنی سانسیں بحال کر پاتی...... وہ اس قدر اکیلی اور حرماں نصیب محسوس کر رہی تھی خود اس کو سے...... بند دروازے کے پار اگر وہ جان جاتا تو شاید اپنے ظلم کی روداستان میں کچھ کمی کرتے اپنے فیصلے پر نظر ثانی ضرور کرتا۔ کتنی دیر گزر گئی۔ اس نے اپنے وجود کو برف میں ڈھلتے محسوس کیا تھا۔ تبھی اچانک کوئی گاڑی اس کے قریب رکی تھی اس میں سے گرم کپڑوں میں ملبوس وجاہت سے بھرپور ایک نوجوان اترا تھا جو سیدھا اس کے پاس آیا تھا دونوں کی نظریں لمحہ بھر کو آپس میں ٹکرائیں کچھ کہنے کی ضرورت تھی نہ ہی الفاظ کا ایسا ذخیرہ جو دکھ اذیت کی اس کڑی تکلیف پر کسی مرہم کی مانند لیپ کر کے سکون بخشتا دونوں خاموش تھے مگر خاموشی و تنہائی ہمکلام تھی!



گیٹ کے چلر سے لگی بوگن ویلیا کی بیل کے ڈھیروں ڈھیر گرے پتوں اور پھولوں کو پیا نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اکٹھا کیا تھا۔ سارا دن آندھی کے جھکڑ چلتے رہے تھے گرد و غبار کے بنتے بگڑتے بگولے منوں کے حساب سے چھانی ہوئی باریک مٹی گھر کی درزوں تک میں بھر گئے تھے۔ کیونکہ آندھی کے بعد کی جانے والی باریک بینی پر مبنی صفائی اس کی ہڈیوں کا چورا بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھی...... ابھی پہلی تھکان اترنے بھی نہ پاتی کہ نئے سرے سے آندھی کے بگولے فضا میں تیرنے لگتے پیا کا سر انہیں دیکھ دیکھ کر چکرانے لگتا......

''چلو اچھا ہوا...... جس سے نجات تو ملی؟ اماں شکرانہ کیا ادا کرتیں گویا پیا کو چلتے توے پر بٹھا دیتیں۔

یہ جو اتنی دھول مٹی جمع ہو رہی ہے اسے صاف کرنا پڑتا تو شاید کبھی بھی آندھی آنے پر شکر نہ کرتیں مگر سارے عذاب تو مجھی بدبخت کے لیے ہیں ناں؟ وہ باآواز بلند خود کو کوسنے لگتی واثق بھائی اسے دیکھ دیکھ کر مسکراتے جس کی بڑبڑاہٹیں بام عروج پر پہنچی ہوتیں۔

''صاف کیے دے رہی ہوں اماں...... کوئی ملازمہ رکھ لو یہ کام اب میری ناتواں ہڈیوں کے بس کے نہیں ہیں......؟'' وہ چڑ کر اعلان کیا کرتی۔

ارے اتنی سی عمر میں ہی ہڈیاں جواب دے گئیں کیا، ہمارے زمانے میں تو...... پان دان سے چھالیہ نکال کر پھانکتے تائی اماں ماضی کی خوشگوار یاد کا پلو تھامنے کو توقف کرتیں مگر پیا کمال مہارت سے اس لمحے کے وقفے سے فائدہ اٹھائے بات کا موقع اچک لیتی۔

''وہ آپ کا زمانہ تھا تائی اماں! جب خالص غذائیں، دودھ دہی اور دیسی گھی کی بہتات ہوا کرتی تھی اس پہ طرہ کہ لڑکیوں کو موٹاپے کا بھی خدشہ نہیں ستاتا تھا، اور اب ہمارے زمانے میں تو ان سب چیزوں کے استعمال کا سوال ہی نہیں اٹھتا...... اور یہ موا موٹاپہ ہمیں تو پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے بھی خائف کیے رکھتا ہے۔

اس کی رقت آمیز تقریر بھرپور جملے اور منظر کشی چند لمحوں کے لیے واقعی میں تائی اماں کو سوچنے پر مجبور سا کر دیتیں۔

''ہک۔ہا'' وہ تائیدی انداز میں سر ہلاتے ہنکار بھر کر جیسے اس کی بات سے اتفاق کرتیں۔ ''اب ایسی بھی قیامت نہیں آن پڑی سب تیری بد حرامیوں اور بدنیتی سے گھڑے قصے ہیں۔ جب اچھل اچھل کر محلے کے بچوں کے ساتھ باسکٹ بال اور کرکٹ کھیلتی ہے تب ہڈیاں نہیں چٹختی تیری ذراسی صفائی ستھرائی کرنے کو کہہ دو تو ہزاروں بیماریاں جان کو چپک جاتی ہیں؟'' اماں اس کی تقریر سے ذرا بھر متاثر نہ ہو پاتیں اور جوابا یوں کھری کھری سناتیں کہ پیا بس دل مسوس کر رہ جایا کرتی...... گیٹ کے قریب بوگن ویلیا کے ڈھیروں پھولوں اور پتوں کے نیچے دبے مٹی کے ڈھیر کو اس نے اکتاہٹ سے دیکھا اس کے ساتھ ایک یہ بھی بڑا مسئلہ تھا طوہا کرہا وہ صفائی تو کر لیتی مگر کوڑا اٹھا کر کوڑا دان میں پھینکنا اسے عذاب لگتا...... اگر وہ کوڑا اٹھانا بھول جاتی یا گول کر جاتی مگر اماں کے ہاتھوں ہونے والی عزت افزائی شاندار ہوتی اس لیے اکثر یہ ''ناپسندیدہ کام'' بھی اسے لازمی کرنا پڑتا۔

ابھی...... وہ کوڑا صاف کر کے پلٹے ہی تھی کہ ڈور بیل بجی تھی ہاتھ میں پکڑی جھاڑو اس نے پیچھے پھینکی اور آگے بڑھ کر گیٹ کھول دیا سامنے تھکے تھکے پژمردہ واثق بھائی کھڑے تھے۔ سی ایس ایس کی تیاری کر رہے تھے ان دنوں...... صبح کے گئے شام کو بلکہ اکثر رات گئے ہی لوٹا کرتے......

پیا نے سامنے سے ہٹ کر اندر آنے کا رستہ دیا انہوں نے پیا کو ایک نظر دیکھا گرد سے اٹے بال اور پسینے سے تربتر بھیگا چہرہ اسے اس وقت خاصے مضحکہ خیز بنا رہے تھے واثق بھائی کو بے اختیار ہنسی آ گئی پیا نے ان کی نگاہوں کا مفہوم اور ہنسی کا مقصد سمجھتے ہی انہیں ایک ''جاندار گھوری'' سے نوازا تھا اور تیز تیز قدم پٹختے واپس جانے کو مڑ گئی۔

''پلوشے آفریدی'' واثق بھائی کی پکار میں بہت نرمی اور حلاوت تھی وہ کھا جانے والے انداز میں پلٹی۔

''مر گئی پلوشے آفریدی؟ واثق بھیا بے حد محظوظ ہوئے تھکن ہوا ہوتی محسوس ہوئی اچھا؟ انداز میں اچنبھا تھا، کمال ہے یار مجھے کسی نے خبر ہی نہیں دی؟ تخت پر فائل اور کتابیں رکھتے ہوئے انہوں نے بے حد حیرانی اور تاسف سے کہا تھا پیا مزید جلنے لگی ہر کسی کو اسے چڑانے میں مزہ آتا تھا

اور پیا کو اسی بات سے چڑ تھی۔

''کوئی پتہ جنازے کا کیا وقت دیا اس کے لواحقین نے؟ انداز میں ہنوز شرارت تھی پیا سلگ سلگ گئی۔

جنازہ نہیں ہوگا اس کا بغیر جنازے کے ہی دفنائیں گی اس کی اماں کہیں گی کیا ضرورت ہے غسل دے کر جنازہ پڑھنے کی مٹی میں مٹی میں ہی تو جانا ہے؟ پیا نے ہو بہو اماں کے لہجے کی نقل اتاری جو اکثر اس کے مرنے کے بارے میں یہی کہتی تھیں سو اس کی یہ دھمکی بھی کارگر ثابت نہ ہو پاتی اور آپ؟ وہ بے ساختہ اور اچانک ان کی جانب مڑی واثق بھائی نے اس کی کٹیلی آنکھوں کو لمحہ بھر کر دیکھا۔'' آپ بھی ان سے ملے ہوئے ہیں یقین آ گیا۔'' مجھے انگلی اٹھا کر جیسے انہیں متنبہ کرتے فرد جرم عائد کی گئی تھی اس نے واثق بھائی نے ڈرنے کی شاندار ایکٹنگ کی تھی غصہ کہیں کا بھی ہوتا نکلتا تو بے چارے واثق بھائی ہی پر...... سو وہ عادی تھے ایسی صورتحال کے اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتے مغرب کی نماز ادا کر کے اماں اور تائی اماں باہر آئیں تھیں۔

''السلام علیکم!'' واثق بھائی نے مشترکہ سلام کیا تھا۔

''جیتے رہو...... آج بڑی دیر لگادی!'' تائی اماں وہیں تخت پر واثق بھائی کے پاس بیٹھ گئی تھیں ماں البتہ وظیفے میں مشغول تھیں سر کی ہلکی جنبش سے سلام کا جواب دیا تھا۔

جی...... اکیڈمی میں ذرا دیر ہوگئی کچھ آندھی نے بھی موسم خراب کر دیا۔ تائی اماں نے سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پیا! بیٹا لائٹ ابھی ہے تم نہا دھو لو...... ورنہ پھر رات کو مٹی پریشان کرے گی! تائی اماں اس کی حالت کے پیش نظر اسے نہانے کو کہہ رہی تھیں وہ سر ہلاتی اندر کو بڑھی۔

ابھی وہ اندر بڑھ ہی رہی تھی کہ واثق بھائی نے پکار لیا۔

''نہا کر تیار ہو جاؤ پھر بازار کے لیے نکلتے ہیں!'' پیا نے ایک خاموش مگر ناراض نظر ان کے تھکے تھکے چہرے پر ڈال۔ سوری مجھے یاد نہیں رہا کہ تمہیں بازار جانا ہے ورنہ تھوڑا جلدی آنے کی کوشش کرتا۔

''اب جیسے اماں جانے دیں گی ناں!'' پیا بے حد خفا تھی۔

''انہیں منانا میرا کام ہے تم بس فٹافٹ تیار ہو کے آؤ اب کھانا واپسی پہ کھائیں گے؟'' انہوں نے کہا اس کا غصہ پل بھر میں غائب ہو گیا تھا۔ پیا نہانے گئی تو واثق بھائی بھی فریش ہونے کو اپنے کمرے کی جانب بڑھے تھے۔



واثق بھائی کے ساتھ وہ بازار جا کر اپنے نئے کپڑوں کے ساتھ کی میچنگ لیسز اور ٹلکیاں لینے گئی تھی۔ کام بظاہر تو چھوٹا سا ہی تھا مگر ایسا پُر پیچ ہوگا واثق بھائی کو اگر اندازہ ہوتا تو کبھی بھی شام ڈھلنے کے بعد اسے لے کر نہ جاتے ایک تو وہ ویسے ہی تھکے تھکے سے تھے مستزاد یہ کہ بھوکے پیاسے انہیں پیا کو بازار لانا پڑا تھا۔ دکان دار کے پاس رش حد سے سوا تھا ایسا لگتا تھا سارے شہر کی عورتوں کو سوائے میچنگ لیسز لینے کے اور کوئی کام

نہیں کرنا تھا۔ دکاندار کی تو چاندی تھی اپنی مرضی کے دام لگائے خوب پیسے اینٹھ رہا تھا مہنگائی کا رونا روتے روتے ہماری قوم نے اسے اپنے مفاد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔

''اف تم عورتیں کتنا بولتی ہو یار؟'' ایک گھنٹے کی بحث و مباحثہ کے بعد جب پیا اپنی حسب منشا لیسز اور بٹن لے کر آئی تو واثق بھائی نے چھوٹتے ہی اس کو کہا تھا۔

ہاں...... آپ مرد تو پیدائشی گونگے ہوتے ہیں ناں؟ پیا نے اپنے ہی انداز میں جلا کٹا جواب دیا تھا۔ ''گونگے نہیں مگر کم گو تو ہوتے ہیں نا...... کم گوئی مرد کی شان میں اضافہ کر کے اسے پرکشش بناتی ہے؟'' واثق بھائی نے اس کی نالج میں اضافہ کرتے بتایا۔

''میرے نزدیک تو کم گوئی مرد کو بونگا اور سڑیل بناتی ہے؟'' پیا ذرا بھی متاثر نہ ہوتے ہوئے اپنی سوچ بیان کر رہی تھی'' البتہ مرد کی بھاری جیب اور کھلا دل اسے عورت کے لیے پرکشش بناتا ہے'' چلیں ٹوٹی فروٹی تو کھلا دیں اتنی گرمی ہو رہی ہے؟ بہت گہری بات نہایت عام سے لہجے میں کرتے اس نے واثق بھائی کو چلنے کے لیے کہا تھا۔ واثق نے بغیر کچھ کہے بائیک اسٹارٹ کر دی تھی۔ اس کے من پسند آئسکریم پارلر پہ اس کی پسندیدہ آئسکریم کھلاتے انہیں بے حد خوشی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ یونہی پیا کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہوتا دیکھ کر نہال ہوتے۔ وہ دس برس کی تھی اور واثق اٹھارہ برس کے جب ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ان دونوں کے والد حضرات لقمہ اجل بنے زمانے کی سختیوں سے منہ موڑ گئے تھے وہ تو کچھ بزنس کے ورکرز معقول اور دیانت دار تھے سو گزارا ابھی ہوتا جا رہا تھا اور نفع بھی...... دس مرلے کا موزائیک پتھر سے مزین گھر بھی اپنا تھا سو معاشی تنگی بہر حال ان دونوں کو کبھی بھی دیکھنے کو نہیں ملی تھی۔ آپ کے پیپرز کب ہوں گے؟ ٹوٹی فروٹی آئسکریم سے تین چار اکٹھی جیلی نکال کر اس نے اپنے چمچ پر رکھ کر کھاتے واثق بھائی سے پوچھا تھا۔

''ابھی کچھ دن ہیں......'' کیوں تم کیوں پوچھ رہی ہو؟ واثق بھائی کو اچنبھا ہوا۔

''ارے بھئی! جلدی سے آفیسر بن جائیں ناں...... مجھے بھی سہولت ہو جائے گی کم از کم ایک میڈ تو افورڈ کر ہی سکیں گے ناں......'' واثق بھائی کا قہقہہ بے ساختہ تھا جبکہ وہ بے چارگی سے کہہ رہی تھی۔ سچ مجھ سے نہیں ہوتے یہ گھر کے کام کاج......؟



''تائی اماں...... آپ کا آتشی غرارہ میں سعدیہ کی مہندی پر پہن لوں کیا! اپنے لمبے بالوں میں تیل کا مساج کرتے ہوئے اسے اچانک ہی یاد آیا تو پوچھ بیٹھی وقت بے وقت اس کے فرمائشی پروگرام تو ویسے بھی جاری و ساری رہا کرتے تھے تائی اماں کو ذرا برابر حیرت نہیں تھی۔

''پوچھنے کی کیا ضرورت ہے پہن لینا جب جی چاہے!'' انہوں نے عینک اٹھا کر اخبار بینی کی غرض سے آنکھوں پر ٹکاتے کہا۔

مجھے تو پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی مگر میں نے سوچا کیا خبر آپ نے وہ اپنی بہو کے لیے سنبھال رکھا ہو اس لیے پوچھ لیا؟ اس نے پاس آتے واثق بھائی کو دیکھتے قصداً اونچی آواز میں شرارت سے کہا تھا۔ پر وہ متوجہ نہیں تھے۔

''بہو کے لیے رکھا ہوتا تو تب بھی اس کا پہننا تمہارے سے زیادہ اہم نہ ہوتا میرے نزدیک...... صبح میرے ساتھ اوپر سٹور کی صفائی کروانا

میں تمہیں تمہاری پسند کے کپڑے نکال کر دے دوں گی۔'' انہوں نے محبت سے اس کے ملیح چہرے کو دیکھتے کہا تھا مگر کچن سے نکلتی اماں کو یہ بات گوارا ہرگز نہ تھی تبھی تڑپتے ہوئے بولی تھیں۔

''کوئی ضرورت نہیں ہے رابعہ! اس کے پاس اتنے ڈھیروں کے حساب سے کپڑے رکھے ہیں انہی میں سے کوئی پہن لے گی اس کا تو ویسے بھی جی نہیں بھرتا کسی بھی چیز سے ہر وقت ندیدوں کی طرح مانگتی پھرتی ہے۔'' موسم کی شدت اور گرمی ساری کی ساری اماں کے لہجے میں سمٹ آئی تھی پیا نے منہ بنایا جبکہ واثق نے بھی چونک کر دیکھا تھا۔

ایسا کیوں کہتی ہو سکندرہ! بچی ہے ابھی ...... ہم سے فرمائش نہیں کرے گی تو پھر کس سے کرے گی۔

''نہیں بھابھی! اس کی عادتیں روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہیں۔ آپ لوگوں نے بھی تو اسے سر پہ چڑھا دیا ہے مجھے تو ساری رات فکر کے مارے نیند نہیں آتی کیا بنے گا اس لڑکی کا؟'' وہ سخت متاسف و پریشان تھیں ماں تھیں فکر بے جا نہیں تھی مگر حد درجہ تفکر انگیز رویہ واثق کی سمجھ سے بالاتر تھا بھلا اس کے ہوتے ہوئے بھی چچی کو پیا کی فکر کرنے کی ضرورت تھی؟

''کچھ نہیں ہوگا سکندرہ! تم بلاوجہ خود کو فضول کی سوچوں میں ہلکان مت کیا کرو۔ پیا بہت سمجھدار بچی ہے تم بس اس کے اچھے نصیبوں کی ہمہ وقت دعا کیا کرو۔'' انہوں نے سکندرہ کو تسلی دیتے ہوئے بات ختم کی تھی اور دوسرے ہی دن صبح پیا کو اپنی شادی کے تمام ملبوسات نکال کر دیے تھے کہ جو بھی پسند ہو اپنے حساب سے ہلکی پھلکی کانٹ چھانٹ کر کے پہن لے۔ اپنے زمانے میں انہوں نے اپنی شادی کے وقت خوب اچھی بری بنوائی تھی اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً کامدانی جوڑے بنوائے رکھتیں انہیں بننے سنورنے کا بے حد شوق تھا اور شاید یہی شوق آگے پیا میں منتقل ہوا تھا۔'' اللہ کتنا پیارا غرارہ ہے ناں تائی اماں'' اس نے پوتھ (جامہ دار) کے غرارے پر ہاتھ پھیرتے اشتیاق سے کہا تھا۔ پچیس سال گزر جانے کے باوجود بھی اس کا کپڑا نفیس اور ملائم تھا ہاں تھوڑی چمک ماند پڑی تھی مگر دکھ وہ نیا ہی رہا تھا۔ اس کے ساتھ سبز رنگ کی شیفون کی کرتی تھی جس پر گوٹا کناری لگی تھی۔ مگر اس کی حالت خاصی خراب ہو چکی تھی اس نے لمحوں میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کرتی اور دوپٹہ شیفون کا نیا بنا لے گی اس نے تائی اماں سے بھی اپنا ارادہ ظاہر کیا انہوں نے بھی اس کی تائید کی تھی۔ ہاں یہ صحیح ہے ...... شام کو میرے ساتھ بازار چلنا میں تمہیں اس کے ساتھ نئی کرتی اور دوپٹہ لے دوں گی ......! پیا بے حد خوش ہوگئی۔

شادی کے وقت آپ یہ پہن کر کتنی پیاری لگی ہوں گی ناں تائی ...... میں بھی اسے پہن کر یقیناً بہت اچھی لگوں گی ......! پوتھ کے غرارے پر اپنی سفید لمبی انگلیاں پھیرتے پیا کے لہجے میں دہکتے ارمانوں کا الاؤ روشن تھا حسرتیں پوری آب و تاب کے ساتھ روشن آنکھوں میں پناہ گزیں تھیں ایسے خواب جو ہر کنواری لڑکی کی آنکھوں میں سنہری رنگت کی مانند چمکنے دمکتے نظر آتے ہیں۔ خواب دیکھنے کی عمر تھی اسی لیے تو نوخیز چہرے پر سجی گہری بھنورا آنکھوں میں سپنوں کے تاج محل استوار ہوتے نظر آ رہے تھے۔



سعدیہ کی مہندی پر اس نے خوب جی جان سے تیاری کی تھی۔ اس کے متناسب سراپے پر شیفون کی قدرے تنگ کرتی اور آتشی غرارہ خوب جچ رہے تھے شیفون کا سبز اور آتشی دو رنگا دوپٹہ اس نے کندھوں پر پھیلا رکھا تھا لمبے بال کھلے تھے اور آنکھوں میں کاجل کی گہری تحریر تھی شنگرفی لبوں پر ہلکی گلابی لپ اسٹک لگا رکھی تھی اور ابھرتے ہوئے رخساروں پر بلش آن کی بھاری تہہ تھی اسے سارے میک اپ میں زیادہ بلش آن ہی پسند تھا اور اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی لپ اسٹک کاجل سے زیادہ تیز بلش آن لگا ہی نظر میں آتا تھا۔ جو کہ اس کے ابھرے ہوئے رخسار پر قیامت کی حد تک خوبصورت دکھتا تھا۔ پیا اس بات سے آگاہ اور میک اپ کرنے کے فن سے واقف تھی۔ سو خوب دل لگا کر تیار ہوا کرتی۔ اس نے آخری مگر بھرپور ناقدانہ نگاہ آئینے پر ڈالی اور مطمئن انداز میں باہر نکل آئی گھر میں سے اور کوئی تو جا نہیں رہا تھا لہٰذا اسے جلدی لوٹ آنا تھا مگر تائی اماں اسے خود چھوڑنے کو جانا چاہتی تھیں بے شک ایک ہی محلے میں دو گھر چھوڑ کر ان کا گھر تھا اس میں جانے کی بات تھی مگر پھر بھی رات کے وقت وہ اکیلی و تن تنہا پیا کو ہرگز جانے کی اجازت نہیں دے سکتی تھیں۔

''چلیں تائی اماں!'' وہ تیار ہو کر اماں کے کمرے میں آئی تھی جہاں واثق بیٹھا کھانا کھا رہا تھا واثق نے ایک نظر اسے دیکھا اور میمرائزڈ سا اسے دیکھے گیا وہ چاندی جیسی رنگت والی لڑکی اس کے دل کے نہاں خانوں میں اترتی جا رہی تھی۔

''میرے گجرے تو لانا بھول گئے ہوں گے یقیناً؟'' پیا نے انہیں خود کو یوں وارفتگی سے دیکھتے پا کر چڑتے ہوئے طنز کیا تھا وہ کسی بہانے کو سننے کے موڈ میں نہیں تھی بہر حال...... واثق بے اختیار مسکرا دیئے۔ ''تم کوئی فرمائش کرو اور میں لانا بھول جاؤں ایسا پہلے ہوا ہے کبھی؟'' ان کا لہجہ آپوں آپ ہی مغمور ہو گیا آنکھوں میں خمار اترنے لگا پیا نے شان بے نیازی سے کندھے اچکائے وہ کوئی بہت خوبصورت لڑکی نہیں تھی مگر اسے خوبصورت دکھنا آتا تھا اور نخرے کرنا بھی...... سو اس کی ایک ایک ادا میں ڈھیروں نخرہ تھا اور ایسی مقناطیسی کشش جو مقابل کو چاروں شانے چت کر کے گرنے پر مجبور سا کر دیا کرتی۔

''لائیں دیں پھر...... مجھے پہلے ہی دیر ہو رہی ہے؟'' اس نے اپنا لمبی انگلیوں والا سپید ہاتھ واثق بھائی کے سامنے پھیلا دیا واثق بھائی نے پہلو میں رکھا گجروں کا پیکٹ اسے تھما دیا اور اسے نظر بھر کر دیکھا ''بہت اچھی لگ رہی ہو۔'' انہوں نے بھرپور نظروں سے اسے دیکھتے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔

''میں جانتی ہوں؟'' پیا ایک ادا سے کہتے واپسی کے لیے مڑی تھی تائی اماں کچن میں برتن رکھنے گئی ہوئی تھیں سو وہ انہیں وہیں سے لے کر سعدیہ کے گھر روانہ ہو گئی تھی۔ سعدیہ اس کی محلے دار اور سکول فرینڈ تھی دونوں میں کمال کی دوستی و محبت کا رشتہ استوار تھا۔ دونوں نے ایک ساتھ ایف۔ اے کر کے تعلیم کو خیر باد کہہ دیا تھا۔ ایف۔ اے کے بعد سعدیہ کا تو رشتہ طے ہو گیا تھا جبکہ پیا کا تو پڑھنے کا موڈ ہی نہیں تھا سو راوی چین ہی چین لکھتا نظر آتا تھا۔ سعدیہ کے گھر اس کا بھرپور انداز میں استقبال ہوا تھا۔ وہاں موجود سب لڑکیوں میں وہ سب سے زیادہ پیاری اور منفرد نظر آ رہی تھی۔ لڑکیوں کے جھرمٹ میں گھری اس طرحدار چیز کو دیکھ کر امریکہ پلٹ فرحاب شفیق کا دل نئی لے پر دھڑکا۔ وہ بس مبہوت سا اسے دیکھے رہا تھا وہ کوئی بہت حسین لڑکی تو نہیں تھی اس سے زیادہ حسین اور طرحدار لڑکیاں اس کی دوست رہ چکی تھیں وہ کسی سے بھی یوں امپریس نہیں ہوا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا

کہ سامنے بیٹھی انیس بیس سالہ لڑکی میں ایسی کیا خاص بات تھی جو وہ یوں اپنا آپ لٹتا محسوس کر رہا تھا۔ پورے مہندی کے فنکشن میں وہ ''فرحاب شفیق'' کی گہری نظروں کے حصار میں مقید رہی تھی پیا نہیں جانتی تھی کہ یہ اتفاق اس کی زندگی میں کیسا نیا اور اچھوتا موڑ لانے والا ہے وہ بے خبر رہی۔



پندرہ دن اس جھلسا دینے والی گرمی کے مزید گزر گئے جون کا وسط بس شروع ہونے کو تھا۔ فضا گرمی، حبس، گھٹن سے اٹی پڑی تھی۔ تبھی ایک حبس زدہ شام کو ''فرحاب شفیق'' اپنی اکلوتی والدہ کے ہمراہ پیا کے لیے اپنا دست سوال دراز کیے ان کی دہلیز پر آ بیٹھا۔ پیا نے سنا تو چند لمحے بول نہ سکی۔

''بہن...... اکلوتا بیٹا ہے میرا امریکہ میں اپنا جنرل اسٹور چلاتا ہے پندرہ لڑکے ہیلپر ہیں نیک شریف اور سعادت مند ہے آپ ہر طرح سے تسلی کر لیجیے مگر پیا ہماری جھولی میں ڈال دیجیے آپ کو کبھی کوئی شکایت کا موقع نہیں ملے گا'' اماں کے ہاتھ پر ہاتھ دھرتے ہوئے انہوں نے جیسے اماں کی تسلی کروائی تھی۔ جلیبیاں اور سموسے لا کر دیتے واثق کے قدم اس آخری جملے پر لمحہ بھر کے لیے ڈگمگا سے گئے پیا لب بستہ خاموش کھڑی رہ گئی۔

شادی کے بعد بیوی کو بھی اپنے ساتھ رکھے گا...... روپیہ پیسہ کسی چیز کی کمی نہیں ہے شریف اور برسر روزگار ہے یہ تو کب سے شادی کے لیے ٹال رہا تھا مگر سعدیہ کی شادی میں اسے آپ کی ہیرا بیٹی من کو بھا گئی میری تو مانیں لاٹری نکل آئی ہے اکلوتے بیٹے کی شادی کا ارمان کس ماں کے دل میں نہیں ہوتا۔ آپ بس جلدی سے ہاں کر دیں ساری عمر آپ کی احسان مند رہوں گی۔ ان کے لہجے میں لجاحت تھی۔ ''بیٹی کا معاملہ ہے اتنی جلدی فیصلہ کرنا میرے اختیار میں نہیں ہے...... تھوڑا سوچنے کے لیے وقت دیں انشاء اللہ آپ کو اچھا جواب ہی دیں گے!'' اماں نے بہت سوچ بچار کرنے کے بعد یہ چند جملے ادا کرتے پیا کی متوقع ساس کے ہاتھ سے امریکہ میں مقیم فرحاب شفیق کے جنرل اسٹور اور گھر کے ایڈریس والی چٹ تھام لی تھی پیا کو حیرت ہوئی اماں نے انکار کیوں نہیں کیا تھا اس کی دانست میں اکلوتی بیٹی کو اتنی دور بیاہنے کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا تھا۔ اماں کے نزدیک...... کچھ اس طرح کے ملے جلے سوالات واثق اور تائی اماں کے ذہنوں میں بھی کھلبلی مچائے ہوئے تھے مگر سکندرہ ماں تھی۔ تو ظاہر ہے کہ وہ فیصلے کا بھی اختیار رکھتی تھیں۔ رات وہ واثق کے کمرے میں آئیں وہ انہیں دیکھ کر ہرگز بھی حیران نہیں ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس وقت کو نہ سہی پر صبح کو اس کام کے لیے ضرور اس کے پاس آئیں گی مگر رات کو ہی آ جائیں گی یہ اندازہ نہیں تھا اسے...... ''سعدیہ کی ماں بہت تعریف کر رہی تھی ان لوگوں کی...... خاندانی لوگ ہیں اور شریف ہیں فرحاب کے بارے میں بھی تسلی دینے کے ساتھ ضامنی دینے کو تیار ہیں تم یہ ایڈریس رکھ لو ذرا اپنے کسی جاننے والے سے پتہ تو کروا دو کہ جو معلومات انہوں نے ہمیں دی ہیں وہ کس حد تک درست ہیں!'' واثق نے بے جان ہاتھوں سے بغیر کچھ کہے چٹ تھام لی جس پر ایڈریس لکھا تھا۔



''اتنی دور سمندر پار بیٹی کو بیاہنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آ رہی سکندرہ!'' تائی اماں ملول سی اُون سلائیاں ہاتھ میں تھامے بیٹھی تھیں سردیوں کے آنے سے پہلے پہلے وہ پیا کے لیے سویٹر بن لینا چاہتی تھیں جواباً سکندرہ نے ٹھنڈی آہ فضا کے سپرد کی تھی۔

''جو اس ملک کے حالات ہیں انہیں دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ درست معلوم ہو رہا ہے رابعہ! اور پھر کراچی کے حالات تو ویسے بھی بہت

خطرناک ہیں صبح گھر سے نکلتے ہی شام کو زندہ گھر واپس لوٹنے کا یقین دل میں نہیں ہوتا۔ ہر طرف بدامنی اور دہشت گردی کا راج ہے۔ یہاں اس ملک میں ترقی کے کیا چانسز...... مجھے فرحاب پسند آیا ہے اگر باقی معلومات بھی صحیح ہوئیں تو بس پیا کو رخصت کرنے میں ایک پل کی تاخیر بھی نہیں کروں گی......'' پیا تو جی جان سے سلگ اٹھی اسے قطعاً اماں کا یہ فیصلہ پسند نہ آیا تھا بلکہ ان کی اس قدر سطحی اور ذہنی گراوٹ کا اندازہ ہوتے ہی عجیب طرح کی شرمندگی نے بھی گھیر لیا تھا اماں کب سے اتنی باریک بینی سے حالات کا تجزیہ کرنے لگیں اور پھر اپنے ملک اپنے شہر کے بارے میں ایسی باتیں انہوں نے آج تک نہ کی تھیں۔ فرحاب شفیق کے رشتے میں سرخاب کے پر لگے تھے۔ جو وہ ایسی باتیں کرنے لگیں خود کو ہر طرح سے صحیح ثابت کرنے کے لیے۔ ''مسلمانوں کو امریکہ والے تیسرے درجے کا شہری بھی بمشکل تسلیم کرتے ہیں اماں! اپنا ملک تو پھر اپنا ہے یہاں آزادی ہے کوئی درجہ بندی نہیں آپ اپنے فیصلے کو صحیح اور درست ثابت کرنے کے لیے اپنے ملک کی برائی نہ کریں پلیز'' کچن کی کھڑکی سے اماں کی باتیں سنتے اور ضبط کرتے ہوئے وہ بالآخر میدان میں آکر بولتے اماں کو صحیح معنوں میں آگ لگا گئی۔

''ماں ہوں تیری...... تیرے اچھے کے لیے ہی کروں گی جو بھی کروں گی اور کیا غلط بول دیا میں نے اس ملک کے لیے ٹی وی پر کبھی خبرنامہ یا کبھی اخبار پڑھ کے دیکھو کہ کیا حالات ہیں اس ملک کے اس شہر کے تو خود بھی اس ملک میں ایک منٹ بھی رہنے کو ترجیح نہ دو'' اماں کو ذرا پسند نہ آئی تھی اس کی بروقت مداخلت تبھی تو وہ فوراً تڑپی تھیں۔

''مگر میں اپنا شہر اور اپنا ملک چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی اماں...... بتا رہی ہوں آپ کو'' اس نے جاتے جاتے مڑ کر اپنا فیصلہ سنایا کہ سکندرہ بیگم مزید بھڑک گئیں۔

''ماں ہوں تمہاری جب تک زندہ ہوں تیری زندگی کا فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتی ہوں اپنے پاس تو زیادہ سیانی بننے کی کوشش نہ کر...... جس کی شہہ پر اتنا اکڑنے کی کوشش کر رہی ہے ناں...... بیکار ہے میرا فیصلہ ہی مقدم ہوگا!'' دزدیدہ نظروں سے تائی اماں کے اون سلائیوں کے گولے پر جھکے سر پر نگاہ جماتے انہوں نے باآواز بلند پیا کو متنبہ کیا۔ چند دن وقت کے کشکول میں سے ریت کے ذروں کی مانند سرکے ''فرحاب شفیق'' کے بارے میں کی جانے والی ساری معلومات درست ثابت ہوئی تھیں۔ اماں تو بے حد خوش تھیں اکلوتی بیٹی کا غیر ملک میں اتنا اچھا رشتہ طے کر دینے پر وہ بے حد خوش تھیں مگر جانے کیوں پیا خوش نہیں تھی۔ یہ سچ تھا کہ فرحاب شفیق کے رشتے میں کوئی خامی یا کجی نہیں تھی۔ اس کی جگہ اور کوئی بھی لڑکی ہوتی تو اپنی قسمت پر رشک کرتی وہ خود بھی خوش ہونا چاہتی تھی پر ہو نہیں پاتی تھی تائی اماں اور واثق بھی دلگرفتہ اور ملول سے تھے تاہم وہ بولے کچھ نہیں کیونکہ تائی اماں کے سامنے واثق کے رشتے کے لیے اماں نے خود انکار کیا تھا۔ ظاہر ہے فرحاب شفیق وجیہہ اور کامیاب بزنس مین اپنے قدم عملی زندگی میں جما چکا تھا جبکہ واثق کو ابھی بہت وقت درکار تھا باپ چچا کا بچایا اتنا ترکہ بھی نہیں تھا کہ عیش پرستی کی زندگی گزر سکتی سو اماں نے قصداً ان سب کے اترے چہروں سے نظر چرا کر فرحاب شفیق کی والدہ کو ہاں کہلوا بھیجی...... پیا پر آنے والے وقت کے خیال سے ہی مردنی سی چھا گئی تھی وہ حسب عادت ہر مشکل درپیش ہونے پر اب بھی واثق کے پاس آئی تھی جواب رات دیر تک جاگنے لگا تھا۔ پیا سے جدائی اور اس کے بغیر زندگی کے سفر کو طے کرنے کا انہوں نے کبھی سوچا ہی نہ تھا انہوں نے تو زندگی کے ہر قدم پر پیا کو اپنے مقابل چلتے دیکھا تھا۔ پیا متورم آنکھوں میں درد کا سمندر موجزن کیے دروازے میں

آن کھڑی ہوئی۔ ''آپ واقعی میں اماں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں واثق بھائی...... مجھے یقین ہو گیا!'' ہچکیوں کی زد میں ٹوٹتے بکھرتے الفاظ میں اس نے اپنا شکوہ پورا کیا تھا واثق بھائی کے اندر آندھیاں چلنے لگیں تھیں۔ ان کا جی چاہا وہ مرد ہونے کے باوجود دھاڑیں مار مار کر روئیں۔

''مجھے باہر نہیں جانا...... مجھے یہیں رہنا ہے آپ سب کے پاس!'' وہ ان کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھے روتی رہی واثق بھائی کا دل کٹ کے گرا۔

''فرحاب شفیق بہت اچھا لڑکا ہے پیا! بدقت تمام انہوں نے خود کو کہنے پر مجبور کیا۔ تو میں کیا کروں'' پیا کا جواب بڑا بے ساختہ اور ناراضی لیے ہوئے تھا۔

''لیکن پیا...... فرحاب شفیق تو تمہاری اماں کی پسند ہے ناں...... یہ ان کا فیصلہ ہے جس کا تمہیں احترام کرنا چاہیے وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا!'' حسب عادت انہوں نے اب کی بار بھی اسے مطمئن کرنا چاہا تھا۔ بالکل ایسے ہی جیسے بچپن میں چچی کی لائی ہوئی چیز پیا کو پسند آنے پر وہ اسے پچکار کر اس کی وہ تمام خوبیاں بھی گنوا دیا کرتے جو سرے سے اس میں ہوتی ہی نہیں تھیں مگر یہ واثق کے سمجھانے کا ہی اثر ہوتا کہ پیا اس چیز پر راضی ہو جایا کرتی مگر اب وہ کوئی بچی تو نہ تھی نہ ہی اس کی ناپسندیدہ کسی چیز کا سوال تھا اب تو اس کی ساری زندگی پر محیط اس فیصلے کا بار تھا جس کے نیچے واثق نے خود کو دبا ہوا محسوس کیا تھا۔

میں نے یہ کب کہا کہ فرحاب شفیق مجھے خوش نہیں رکھے گا اپنی پسند سے بیاہ کر لے جا رہا ہے تو یقیناً خوش بھی رکھے لیکن...... کچھ دیر کا توقف واثق بھائی پر کسی بھاری ٹن کنکریٹ کے ملبے کے مترادف گراں گزرا تھا۔

''لیکن پیا......'' ان کے لہجے میں ناقابل فہم سی مگر موہوم امید کی جوت تھی۔

لیکن...... مجھے بیاہ کر امریکہ نہیں جانا...... بلی تھیلے سے باہر بالآخر نکل ہی آئی تھی گویا اسے اعتراض صرف امریکہ جانے پر تھا فرحاب شفیق کی ہمسفری سے نہیں...... واثق بھائی کو نجانے کیوں مگر دکھ ہوا۔

''ارے پگلی! لڑکیاں تو خواب دیکھتی ہیں امریکہ، لندن جانے کے اور تم ہو کہ امریکہ جانے سے خائف ہو......!'' زندگی میں پہلی مرتبہ شاید واثق بھائی کو مسکرا کر بات کرنا بے حد مشکل لگا تھا۔

''نہیں ہوں میں ان لڑکیوں جیسی! میں اکیلی وہاں کی آزاد دنیا میں کیسے سروائیو کر پاؤں گی اور مجھے تو انگریزی زبان بھی نہیں بولنا آتی......'' اس کے اپنے ہی مسائل تھے واثق بھائی پھیکے سے انداز میں مسکرائے۔ ''تو یہ کونسی اتنی بڑی پرابلم ہے تمہارا شوہر تمہیں بہت اچھی انگریزی بولنا سکھا دے گا انہیں اس کے اس ''بودے سے عذر'' سے الجھن بھری حیرت ہوئی تھی۔

''سعدیہ بتا رہی تھی وہاں پہ سارا دن عورتوں کو بھی جاب کرنا پڑتی ہے پھر گھر کے کام کاج، بچے پالنا ان سب کی الگ ذمہ داری...... اور میں اتنی ڈھیر ساری ذمہ داریاں اٹھانے کی اہل ہرگز نہیں ہوں واثق بھائی...... یوں کبھی بھی وہاں خوش نہیں رہ پاؤں گی اماں میری بات کبھی بھی سمجھ نہیں پائیں گی...... آپ تو مجھے سمجھتے ہیں ناں...... آپ تو میرے اچھے دوست ہیں ناں......'' پیا بہت بے چارگی سے معصومیت سے کہتی واثق کے دل

میں بچھتاؤں گا الاؤ دہکا رہی تھی وہ ان کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تھی جو وقت بڑی بے رحمی کے ساتھ ان سے چھین رہا تھا۔ پیا بہت بہادر لڑکی ہے...... وہ ہر طرح کے حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرے گی میں جانتا ہوں۔ انہوں نے بہت مشکل سے یہ آخری چند الفاظ کہنے پر خود کو آمادہ کیا تھا۔ ٹوٹے خوابوں کی جانے کتنی ہی کرچیاں ان کے دل کو زخمی کر رہی تھیں مگر انہوں نے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔ پیا ان کے لیے ایسا نہیں سوچتی تھی جیسی واثق کی چاہت اور خوشی تھی یہ دکھ خاصا ناقابل برداشت تھا مگر وہ کمال مہارت و مضبوطی سے برداشت کر گئے تھے کہ جذبوں کی ناقدری تو انہیں کسی صورت گوارا نہ تھی۔



سہ پہر ڈھلنے کے بعد حسب عادت پیا نے سارا صحن دھویا خود بھی نہائی اور مزے مزے کے آموں کو ٹھنڈے پانی کی بالٹی میں بھگو کر ٹھنڈے ہونے کو رکھ دیا...... اس نے گلابی اور عنابی امتزاج کا لان کا سوٹ پہن رکھا تھا حبس زدہ شام میں وہ بہار کا تر و تازہ جھونکا دکھ رہی تھی واثق بھائی کے آج کل پیپرز ہو رہے تھے سو وہ صبح کے گئے شام کو لوٹا کرتے گھر میں اکثر محلے سے کوئی نہ کوئی مہمان آیا رہتا مگر پیا کے دل کا موسم آنے والی جدائی کے صدمے سے بوجھل سا رہتا تھا۔ اس نے تو فرحاب شفیق پر ایک نگاہ غلط ڈالنا بھی گوارا نہ کی تھی جو پہلی نظر کی محبت کا دعویدار تھا۔ پیا نے ایک طائرانہ نگاہ دھلے دھلائے صحن پر ڈالی اور ناقدانہ نگاہوں سے خود کا جائزہ لیا برآمدے میں لگے بڑے سے آئینے میں اس کا عکس بڑا ابھرپور تھا۔

''کیا ہے اس چہرے میں...... جو فرحاب شفیق کے دل کو بھا گیا'' اس نے اپنے چہرے کے نقوش کو دیکھتے خود کلامی کی ''خوب صورت تو میں ہوں مگر اتنی بھی تو نہیں کہ کوئی لمحوں میں اپنا آپ یوں ہی لٹتا محسوس کرے۔'' ایک ہلکی سی مسکراہٹ نے اس کے کٹاؤ دار شنگرفی لبوں کا احاطہ کیا سوچ میں ہلکا سا غرور آ گیا۔

''فرحاب شفیق'' پیا نے دل ہی دل میں اس کا نام دہرایا۔ ''ابھی تک تو تمہارے نام پر میرے دل نے دھڑکن مس نہیں کی...... پیا کوئی عام لڑکی تھوڑی ہے جو اتنی آسانی سے اپنا دل کسی کو دے دے!'' پیا نے اس کے تصور سے ہمکلام ہوتے کہا جس کی ایک جھلک تک نہ دیکھی تھی۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی تھی تائی اماں نے اسے آئینے کے سامنے کھڑے دیکھا اور دروازہ کھولنے چل دیں۔ پیا نے آئینے میں نظر آتے مہمانوں کا عکس دیکھا تو ہاتھوں کے سارے توتے اڑتے محسوس کیے دوپٹہ سر پر اوڑھتی وہ جلدی سے ان کی جانب لپکی تھی۔ اس کی ہونے والی ساس، رشتے کی چچی کے ساتھ ان کے گھر ڈھیر سارے فروٹس اور مٹھائی سمیت موجود تھیں۔ پیا نے جھکتے ہوئے انہیں سلام جھاڑا انہوں نے جواباً بہت محبت سے اسے چٹاچٹ چومتے بوچھاڑ کر دی تھی وہ تو واری ہو رہی تھیں۔

''آپ نے تو میرا مان بڑھا دیا بہن! میں وعدہ کرتی ہوں کہ پیا کو بیٹی سے بڑھ کر محبت دوں گی!'' عابدہ خاتون نے اماں کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے انہیں یقین دلایا تھا۔

آپ ہی کی بیٹی ہے اب تو آج سے آپ کی ذمہ داری۔ اماں نے خوشی سے معمور لہجے میں جواب دیا۔

''انشاء اللہ ہم اپنی ذمہ داریاں خوب اچھے سے نبھانے کے قائل ہیں اور پیا تو خود اتنی نیک سیرت بچی ہے۔ بس بہن اب آپ ہمیں رخصتی

کی تاریخ دے دیں؟'' وہ تو آج سارے حساب کتاب چکانے کے موڈ میں تھیں پیا تو پیا اماں اور تائی اماں کے اوسان بھی خطا ہونے لگے۔ ''اتنی جلدی...... ایک نئی زندگی کا آغاز...... جس سے متعلق کوئی پلان، کوئی سوچ ترتیب ہی نہ دی تھی!'' ''فرحاب ایک ماہ کی چھٹی پر آیا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اب کی بار وہ واپس اپنی دلہن کو لے کر ہی جائے۔'' لیدر کے بیش قیمت بیگ سے نیلے مخملی کیس کو نکالتے ہوئے انہوں نے اپنی بات مکمل کی تھی۔ ''لیکن بہن! اتنی جلدی آخر...... بیٹی والے ہیں کچھ نہ کچھ تیاری بھی تو کرنی ہے ہمیں؟'' تائی اماں نے ہی بات سنبھالی تھی ورنہ اماں تو خاموش تھیں گویا انہیں تو کوئی اعتراض ہی نہیں۔

''ارے، بہن! تیاری کیسی پیا اپنے گھر ہی تو جا رہی ہے اور پھر اسے کون سا یہاں رہنا ہے جو اتنے سامان کی ضرورت ہو آپ بس اس بات کی ٹینشن مت لیں مجھے میری امانت جلدی سے دے دیں!'' انہوں نے مخملی کیس سے جگر جگر کرتی ہیرے کی انگوٹھی نکال کر پیا کی انگلی میں پہناتے اور سر چوم کر ڈھیروں دعائیں دیتے اپنی بات مکمل کی۔

''یہ منگنی کے شگن کے طور پر پچاس ہزار ہیں...... کپڑے پیا اپنی مرضی سے بنالے گی بری کے۔'' ''جیسے آپ کی مرضی عابدہ بہن! ہم مشورہ کر کے آپ کو تاریخ دینے کے لیے بلوالیں گے اماں نے کہتے کہتے بات ختم کی تھی پیا نے چونک کر ماں کی طرف دیکھا وہ تو نجانے کیا ٹھانے ہوئے تھیں نہ کسی سے صلاح نہ مشورہ بس فیصلہ صادر کیے دے رہی تھیں۔ پیا ان کی تواضع کے لیے اٹھ گئی۔ ڈھیروں لوازمات کے ساتھ بالٹی میں ٹھنڈے کیے آم بھی کاٹ کر پلیٹوں میں رکھ دیے تھے اور منگنی کی انگوٹھی پر نگاہیں جما کر آنے والی زندگی کے متعلق سوچ میں پڑ گئی ایک عجیب سا سرخوشی کا احساس من آنگن میں چٹکیاں لینے لگا تھا۔ انہیں لینے کے لیے فرحاب شفیق خود آیا تھا تائی اماں کی اوٹ میں کھڑی پیا نے چور نظروں سے اسے دیکھا وہ چھ فٹ لمبا کسرتی بدن رکھنے والا وجیہہ نوجوان تھا جس کی آنکھوں میں بے تحاشا چمک تھی جو پیا پر نظر پڑتے ہی دوگنی چوگنی ہوتی محسوس ہوئی تھی ایک تپش کی کوندی لپکتی محسوس ہوئی پیا کو اس کی آنکھوں سے اس کا وجود پسینہ پسینہ ہو گیا نگاہیں ایسی جھکیں کہ دوبارہ اٹھنے سے انکاری ہو گئیں۔ اس کا دل ایک عجیب سی لے اور طرز پر دھڑکنے لگا تھا پیا سے اپنا دل سنبھالنا بے حد مشکل ہو گیا آنکھیں خود بہ خود خوابوں کو رستہ دینے پر مجبور ہو گئیں۔



رات کو واثق گھر دیر سے آیا پیا اس کے انتظار میں جاگ رہی تھی فوراً اس کے لیے کھانا گرم کرنے کے ساتھ پھل اور مٹھائی بھی لے گئی تھی۔ واثق منہ ہاتھ دھو کر بستر پر آ کر بیٹھا ہی تھا جب پیا کھانے لے کر آئی۔

''کیسا ہوا پیپر؟ کھانا قریبی تپائی پر رکھتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔

''کافی سے زیادہ اچھا...... لیکن تھک بہت گیا ہوں یار۔ لمبی نیند سونا چاہتا ہوں۔'' انہوں نے گہری سانس لیتے آنکھیں موند کر جواب دیا پیا کو وہ واقعی میں بہت تھکے ہوئے لگے تھے۔

''چلیں پہلے کھانا کھالیں...... پھر سو جایئے گا!'' اس نے ٹرے پر کور ہٹا کر اس کے سامنے کیا! ''یہ اتنی ساری مٹھائی کس لیے؟'' واثق نے حیران ہو کر پوچھا پیا نے اپنا سپید ہاتھ ان کے سامنے کر دیا جس میں پڑی انگوٹھی اس کے ہاتھ کی دلکشی کو مزید بڑھا رہی تھی۔ واثق کو لگا کسی نے بے

دردی سے اس کے دل پر برچھی چلا دی ہو۔

''میری منگنی ہوگئی آج۔'' واثق کی آنکھوں میں دھواں سا بھرنے لگا۔

''شادی کی تاریخ بھی مانگ رہے تھے وہ لوگ...... اف میں اتنی پریشان ہوں واثق بھائی کہ بتا نہیں سکتی!واثق بھائی سے بولنا محال ہوگیا پوچھ ہی نہ سکے کہ اسے کس بات کی پریشانی ہے۔

''ڈائمنڈ رنگ کے ساتھ پچاس ہزار بھی دے کر گئی ہیں آنٹی...... کہہ رہی تھیں کہ اپنی مرضی سے کچھ بھی خرید لوں......'' اس نے مزید بتایا تھا۔

''تمہارے تو مزے ہوگئے بھئی!'' خوب عیش کرنا ان پیسوں سے۔ وہ بمشکل تمام اس کا دل رکھنے کو یہ چند جملے بول پائے الفاظ کا فقدان یکدم ہی محسوس کرنے لگے تھے وہ!

پیا کچھ دیر خاموش کھڑی سوچتی رہی پھر پوچھ بیٹھی۔

''ایک کنڈیشن دوں؟'' واثق بھائی نے نوالہ توڑ کر خود کو کھانا کھانے کے لیے آمادہ کرنا چاہا پر کر نہیں پائے پیا کی بات پر نوالہ واپس ٹرے میں رکھ کر متوجہ ہوگئے۔

''اب ایسی کسی کنڈیشن کی کیا ضرورت...... اب اپنے شوہر کو دینا ساری سچویشنز اور آپشنز۔

''ارے وہ تو شوہر ہوگا ناں...... دوست تو نہیں۔'' وہ اٹھ کر ان کے مقابل آبیٹھی اور آنکھیں بند کر کے کچھ دل ہی دل میں سوچنے لگی پھر ایک فگر ذہن میں رکھ کر تین فگرز واثق بھائی کے سامنے رکھ کر ان میں سے ایک چوز کرنے کو کہا۔

''تمیں چونتیس، اڑتیس ان میں سے کوئی ایک چوز کریں تاکہ مجھے پتا چل سکے کہ آپ کو میں کتنی عزیز ہوں!'' واثق بھائی کو اپنا آپ سنبھالنا بے حد مشکل ہوگیا وہ کس مشکل میں ڈال رہی تھی انہیں...... وہ ان کی زندگی کی اولین چاہت وخوشی تھی پر پیا کو پھر بھی یقین چاہیے تھا، مگر فائدہ کیا تھا۔ کیا مذاق ہے...... انہوں نے جیسے کچھ سوچتے ایک فگر بتا دیا۔ پیا نے پٹ سے آنکھیں کھول کر حیرت وخوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ انہیں دیکھا بالکل ویسے ہی تاثرات جو ہمیشہ واثق بھائی کے درست اندازے پر اس کے چہرے کی زینت بنا کرتے تھے۔

''چونتیس...... میں نے بھی یہی چوز کیا تھا اللہ واثق بھائی آپ نے ثابت کر دیا کہ میں آپ کو کتنی عزیز ہوں؟ واثق بھائی پھیکے سے انداز میں ہنس دیئے پھر کچھ دیر بعد بولے اور خود کو کمپوز کرنے کے بعد بول اٹھے۔

''تم مجھے بہت عزیز ہو پیا! شاید اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز...... زندگی میں کبھی کوئی پریشان کوئی مصیبت اگر آئے جہاں تم اکیلی پڑ کر گھبرانے لگو تو مجھے کہنا۔ خود کو کبھی بھی تنہا تصور مت کرنا میرے دل سے تمہارے لیے تمہاری خوشیوں کے لیے ہمیشہ دعائیں نکلتی رہیں گی بس تم کبھی دکھی مت ہونا ہمیشہ بہادر بن کر حالات کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرنا۔ حالات چاہے جیسے بھی آئیں پر تمہیں ثابت قدم رہتے اپنی استقامت دکھانی ہے!'' نہ چاہتے ہوئے بھی پیا سے وہ سب کہتے واثق رو دیئے تھے۔ دھندلائی آنکھوں سے انہوں نے پیا کی آنکھوں میں جھانکا جو پانیوں میں لبریز

تھیں وہ بھی رو رہی تھی اس رات وہ دونوں کزنز ایک انجانے دکھ پر روئے تھے اور بہت ڈھیر سارا روئے تھے کسی نے بھی ایک دوسرے کو چپ کروانے کی کوشش نہیں کی تھی......!



ساون کے مہینے میں واثق کی آنکھوں کو آنسوؤں کی بارش دے کر وہ رخصت ہوگئی تھی۔ فرحاب شفیق ہر طرح سے مکمل اور بھرپور شخصیت کا حامل تھا۔ شادی کی رات وہ پہلی مرتبہ اس کے روبرو ہوئی تھی اس کی مقناطیسی آنکھوں میں بلا کی کشش تھی ساحرانہ سی کہ مقابل کھنچا چلا جائے۔ پیا اس کی آنکھوں میں لحہ بھر سے زیادہ نہیں دیکھ پائی...... پیا کا جھینپا جھینپا سا انداز دیکھ کر وہ پیا جہاں کی تہاں بیٹھی رہ گئی کچھ دیر وہ آئینہ کے سامنے کھڑا کچھ سوچتا رہا دفعتاً اس کی جانب بیٹھا تھا۔ ''دو دن بعد ہماری فلائٹ ہے اور میری خواہش ہے کہ اپنی نئی زندگی کی شروعات ہم اپنے گھر میں کریں وہ گھر جسے میں نے بڑی مشکلوں سے بنایا ہے'' اور پیا کو بھلا کیا اعتراض ہوسکتا تھا فوراً سر جھکا کر تائیدی انداز میں ہلا کر اپنی رضامندی دے دی تھی۔

''تھینک سو چ پیا'' فرط جذبات سے فرحاب شفیق نے اس کا مومی ہاتھ چوم لیا۔ پیا اپنے آپ میں سمٹ کر رہ گئی۔



''اور یہ رہا تمہارا گھر۔'' گھر کے سامنے اترتے ہی فرحاب شفیق نے پیا کو محبت سے لبریز لہجے میں کہا تھا پیا سرشار سی ہوگئی اس نے فرحاب کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ سفید کلر کا بے حد خوبصورت اپارٹمنٹ تھا بلکہ صرف انہی کا گھر کیا کوئین سٹی ہاؤس کے سارے اپارٹمنٹ اسی اسٹائل کے تھے۔

''واؤ......کتنا پیارا گھر ہے؟'' پیا مبہوت سی بے ساختہ دو قدم آگے بڑھی۔

''آؤ تمہیں اس کا لان دکھاؤں! فرحاب نے اس کا ہاتھ تھامے اسے اندر چلنے کا اشارہ کیا۔

''پہلے سامان تو اٹھالیں...... '' پیا کو فکر ہوئی کہیں سامان میں سے کوئی چیز آگے پیچھے ہوگئی تو؟

''کم آن وائف! یہ نیویارک ہے پاکستان نہیں یہاں چوری چکاری کا کوئی ڈر نہیں ......'' فرحاب نے مسکرا کر کہتے اسے دیکھا۔ گھر کے آگے ہی چھوٹا سا لان تھا جو للی اور ڈیزی کے پھولوں سے بھرا ہوا تھا پیا کو وہ سب بے حد پیارا لگا اس نے لمحے بھر کے لیے سوچا تھا نیویارک تو اس کی سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت شہر ثابت ہوا تھا وہ اسے پہلی ہی نظر میں بے حد پسند آیا تھا۔ گویا وہ ادھر رہ سکتی تھی۔

''اور یہ رہا ہمارا بیڈ روم...... یہ اس کے سامنے ڈرائینگ روم ہے اور اس سے آگے باتھ روم...... ہر چیز آٹومیٹک ہے کوئی تنگی نہیں ہوگی تمہیں بلکہ برتن دھونے کے لیے میں نے مشین نصب کرا رکھی ہے۔'' محبت پاش نظروں سے دیکھتے فرحاب نے اسے کہا تھا۔ پیا دھیمے سے انداز میں مسکرا دی۔

''تھینک یو۔ مجھے کام کرنے سے سخت چڑ ہوتی ہے وہاں اماں کے گھر میں بھی مجھے سارا کام کرنا پڑتا تھا اور میں روتے دھوتے کام تو کرتی ہی تھی مگر سارا دن کوستی رہتی تھی کاموں کو...... آخر گھر کے کام ختم کیوں نہیں ہوتے روز کرنے پڑتے ہیں۔'' اس نے جوش سے کہتے فرحاب کی جانب نگاہ کی تو زبان دانتوں تلے دب کر سر جھکا گئی فرحاب جو اسے بے حد محبت اور محویت سے دیکھ رہا تھا اس کے فوراً خاموش ہوجانے پر چونکا۔

''کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئیں؟''

''آپ ایسے دیکھتے رہیں گے تو میں خاک بات کر پاؤں گی؟'' پیا کے لہجے میں ناراضی تھی فرحاب اس کے نروٹھے انداز پر دل کھول کر ہنسا تھا تبھی ڈور بیل بجی تھی۔ فرحاب اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا اٹھ کر دروازہ کھولنے چلا گیا تھا۔ پیا سفر کی تھکان سے بہت بوجھل محسوس کر رہی تھی سو باتھ روم میں فریش ہونے چلی گئی واپس آئی تو لاؤنج میں فرحاب کے ساتھ کچھ مہمان بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ جھجکتے ہوئے آگے بڑھی تو دیکھا ایک لڑکی ان کے اوپن ائیر کچن میں کھڑی کچھ پکا رہی تھی۔

''ارے آؤ پیا! ان سے ملو یہ ہمارے پڑوسی ہیں جسی سنگھ اور یہ ان کی بیوی پریت اور جسی پا ء جی اے تو اڈی بھرجائی پیا......'' فرحان شفیق نے بہت خوشگوار موڈ کے ساتھ ان کا تعارف کرایا فرحاب کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ لوگ ایک دوسرے سے کافی بے تکلف ہیں۔ سسری کال بھرجائی جی! جسی سنگھ فوراً پیا کی تعظیم میں اٹھ کھڑا ہوا تو پیا نے بھی جھجکتے ہوئے سلام جھاڑا تھا۔

''بابا جی سوں فرحاب بھائی! آپ کی ووہٹی تو بہت سوہنی اے۔'' پریت نے بہت اشتیاق سے پیا کی سپید رنگت اور گہری آنکھوں پر نظریں جماتے تعریف کی۔ پیا نے دیکھا وہ سانولی سلونی سی پرکشش لڑکی تھی بالوں میں لمبا پراندہ ڈال رکھا تھا۔ سلیولیس چھوٹی قمیص گھیر دار شلوار کے ساتھ پہن رکھی تھی اور بالوں میں انڈین اسٹائل کے بڑے بڑے آویزے...... وہ پیا کو پہلی نظر میں پنجاب (انڈیا) کی ماڈل لگی تھی پھر وہ پیا کے قریب آئی۔

''مائی نیم از پریت فرام چندی گڑھ پنجاب!'' پیا نے مسکراتے ہوئے اس سے مصافحہ کی بجائے معانقہ کیا تھا اسے وہ دونوں میاں بیوی پہلی ہی نظر میں بے حد اچھے لگے تھے۔ ''بہت خوشی ہوئی آپ سے ملکر خصوصاً آپ کا غیر ملک میں بھی اپنے ٹریڈیشن کو زندہ رکھنے کی کوشش۔'' پیا نے اس کے لباس اور انداز کی جانب دیکھتے اس کی تعریف کی۔

''تھینکس! مجھے تو امریکہ آئے دس سال ہو گئے ہیں جی! مگر میں نے تو ان کے کہنے کے باوجود بھی اپنا لباس بدلا نہ ہی زبان...... ہم سکھ برادری کے بچے ہیں ہم کیوں انگریزوں کی تقلید کریں روزی روٹی کے لیے بھلے اس دیس میں رہ رہے ہیں مگر اپنی اقدار کو کیوں ختم کریں ہم محنت کی روٹی کما کر کھا رہے ہیں مفت تو نہیں ناں...... میں شام کو پارٹ ٹائم جاب بھی کرتی ہوں یہاں کے ایف ایم پر اور وہاں پر بھی اسی لباس میں جاتی ہوں بلکہ میرا لباس و انداز تو اب میری پہچان بن چکا ہے۔'' پریت نے اسے تفصیل سے بتایا جو نہ چاہتے ہوئے بھی پیا کی ذہنی رو اپنے پاکستانی لوگوں کی طرف جا پڑی جو مغربی دنیا کی اندھی تقلید میں اپنا کلچر، رواج اور اقدار و روایات کو مسخ کر رہے تھے کاش ان لوگوں کی سوچ بھی پریت سنگھ کی طرح ہو جاتی۔ اس نے دل ہی دل میں دعا کرتے پریت کی اس خوبی کو سراہا۔

آپ لوگ بیٹھیں میں چائے بنا کر ساتھ میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں! پریت پراندہ جھلاتی اوپن ائیر کچن کی جانب مڑی تھی پیا کو واقعی میں چائے کی شدید طلب محسوس ہو رہی تھی۔ ''بھابھی...... پلیز ادرک والی چائے بنائیے گا۔'' فرحاب نے پیچھے سے فرمائشی ہانک لگائی تھی۔ ''آپ لوگ شام کا کھانا نہ بنانا آج...... آپ لوگوں کا کھانا آج ہماری طرف ہوگا۔'' جسی سنگھ نے کہا تو پیا ان کی مہمان نوازی پر دل ہی دل میں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی تھی اس نے سن تو رکھا تھا کہ سکھ دل کے بہت کھلے اور مہمان نواز ہوتے ہیں پر وہ دیکھ آج رہی تھی۔ ''یہ رہی جی گرما گرم چائے اور پریت کے

ہاتھ کے بنے لذیذ سموسے!'' تقریباً پندرہ منٹ بعد بھاپ اڑاتی چائے اور اشتہا انگیز سموسوں کے ساتھ پریت نے دوبارہ لاؤنج میں انٹری دی تھی پیا نے بہت حیرت کے ساتھ اس کو یک سرد کو دیکھا۔

''میں آتے ہوئے گھر سے چائے اور سموسوں کا سامان بنا کر لائی تھی! کیونکہ مجھے پتا تھا اتنا لمبا سفر کرنے کے بعد فرحاب پاء جی میں اتنی ہمت بالکل بھی نہیں ہوتی کہ بازار جا کر گھر کا راشن خرید کر لا سکیں اور پھر ہماری بھرجائی جی کیا سوچتی کہ اچھے پڑوسی ہیں کہ جنہوں نے نئی نویلی دلہن کی خبر ہی نہ لی!'' پریت کو شاید بولنے کا بہت شوق تھا تبھی تو اتنا تفصیلی بولا کرتی تھی فرحاب نے اپنی شادی کی اطلاع انہیں دے رکھی تھی اور واپسی کی تاریخ اور فلائٹ سے بھی وہ لوگ باخبر تھے۔ سو اسی لیے دونوں میاں بیوی منتظر تھے ان دونوں کے!

''ایسی کوئی بات نہیں مجھے فرحاب نے آپ لوگوں کے بارے میں بتا رکھا تھا اور پھر یہاں کی زندگی ہے ہی اتنی مصروف کہ خود کے لیے وقت نکالنا مشکل ہو جاتا ہے کجا پڑوسیوں یا دوستوں کے لیے وقت بچا کر ان سے ملنا...... لیکن آپ لوگوں نے وقت نکالا اتنی محبت سے پیش آئے اس کے لیے میں واقعی میں آپ کی ممنون ہوں۔'' پیا نے ان لوگوں کی محبت کے جواب میں نہایت حلاوت اور پیار سے کہا تھا ان دونوں میاں بیوی کی پہلی ہی ملاقات میں پیا کے ساتھ اچھی دوستی ہو گئی تھی۔



اس نے آنکھیں کھول کر خود کو اپنے گھر میں پایا تھا...... اس نے دوبارہ آنکھیں موند کر سوچنے کی کوشش کی کہ گزشتہ رات وہ کہاں پر تھا اور اسے اس کے گھر کون چھوڑ کر گیا تھا۔ بند آنکھوں کے پیچھے گزشتہ رات کسی فلم کی ویڈیو کی مانند اس کی آنکھوں کے آگے چلنے لگی تھی وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کلب میں تھا۔ وڈکا کے پیگ پر پیگ چڑھاتے بُری طرح وہ نشے میں دھت ہو گیا تھا اور اس کے دوست ہی اسے گھر کے اندر تک چھوڑ گئے ہوں گے...... اس نے بے اختیار اپنی جینز کی پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر اپنی اہم اور ضروری چیزوں کی تلاشی لی اور اس کا کریڈٹ کارڈ، موبائل فون اور گاڑی کی چابیاں تینوں غائب تھیں۔

''اوہ میکس! تم نے رات پھر زیادہ پی لی؟'' گولڈن براؤن بالوں میں انگلیاں پھنساتے اس نے لاؤنج کے صوفے پر آڑھے ترچھے لیٹے سوچا تھا۔ وہ جانتا تھا اس کی تینوں ضروری چیزیں اس کے چاروں دوستوں میں سے کسی ایک نے سنبھال کر رکھ لی ہوں گی مگر وہ میکس کو کسی صورت بھی اتنی آسانی سے اور بغیر قیمت چکائے چیزیں نہیں ملنے والی تھیں۔ اس نے اپنے چٹختے ہوئے اعصاب کو بمشکل کنٹرول کیا اور واش روم تک خود کو گھسیٹتے ہوئے لے گیا۔ پانی کے دو چار چھپاکے مارنے کے بعد اس نے نل بند کر دیا۔ برش کرنے کی زحمت اس نے گوارا نہیں کی کہ ٹوتھ پیسٹ کی خوشبو اور ذائقے سے زیادہ اسے وائن کی خوشبو پسند تھی۔ وہ وائن کا ایسا رسیا کہ اکثر پرفیومز بھی وہ ہی خریدتا جن میں الکحل بھاری تعداد میں استعمال کیا ہوتا۔ اس نے کچن میں آ کر دودھ گرم کرنے کو رکھا اور خود کپ میں کافی پھینٹنے لگا تھا۔ آج سنڈے تھا سو اسے آفس نہیں جانا تھا۔ اپنے لیے کافی کا زبردست سا شوگر فری کپ تیار کر کے وہ آنسر مشین کے پاس آ بیٹھا تھا کل رات اور آج آدھے دن کی اسے تمام فون کالز کا ریکارڈ چیک کرنا تھا اس نے کافی کا چھوٹا سا سپ لے کر آنسر مشین کا بٹن دبایا۔

''ہائے میکس! کہاں ہو تم ڈارلنگ! مجھ سے فوراً کانٹیکٹ کرو مائی سن۔ میں بہت پریشان ہوں ان فیکٹ تمہارے ڈیڈ بھی تمہارے لیے بہت وریڈ ہو رہے ہیں تم نے کہا تھا کہ تم آ ؤ گے ہمارے پاس یہاں لندن میں مگر تم نہیں آئے کیوں ڈارلنگ...... میری بھی تمہارا بار بار پوچھ رہی ہے میں اسے کیا......''پوری بات سنے بغیر ہی اس نے نیکسٹ مسیج اوپن کر لیا تھا ماں کی فکر اسے بالکل عجیب لگا کرتی تھیں۔''اوہ مام میکس از ناٹ اے ماماز بوائے؟''اس نے ہمیشہ کا دہرایا جملہ ایک بار پھر دہرایا تھا مگر اپنی ماں کو کال کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی دوسرا میسج اس کے دوست جوزف کا تھا۔

''ہیلو میکس! آج رات کانٹینینٹل ڈیپارٹمنٹ میں آجانا رات آٹھ بجے...... تمہاری چیزیں اور گاڑی میرے پاس ہے اچھا ساڈنر ساتھ ہی کریں گے وہاں پر ریڈ وائن کی بہت اچھی ورائٹی ملتی ہے۔''یو بلڈی...... جوزف کی بات میں چھپے مفہوم سے وہ اچھے سے واقف تھا۔ مطلب صاف ظاہر تھا اس کے کریڈٹ کارڈ سے دس پندرہ ہزار ڈالر کی قیمتی وائن پی جانا ان کا معمول تھا۔ خود میکس بھی ان کا ساتھ دیا کرتا تا مگر جب کبھی اسے یہ لگتا کہ اس کے دوست صرف اسے استعمال کر رہے ہیں تب وہ بدل جاتا بلکہ بدتمیزی کی حد تک اپنا رویہ روکھا کر لیا کرتا۔ آنسرنگ مشین سے مزید کوئی ریکارڈ مسیج سنے اس نے اسے آف کر دیا تھا اور اٹھ کر بالکونی میں آ کھڑا ہوا تھا۔ تبھی اس کی چندھیائی آنکھوں نے دور بہت دور کچھ نیا اور انوکھا دیکھا تھا اس نے اپنی مندی مندی آنکھوں کی پتلیوں کو سکیڑ کر دیکھا اسے کچھ منفرد اور نایاب نظر آیا تھا وہ فوراً الٹے پاؤں اپنے بیڈروم کی جانب یعنی دوربین اٹھانے کو بھاگا تھا چند سیکنڈ میں وہ بری طرح بھاگتے دوبارہ بالکنی میں کھڑا تھا اس نے دوربین کی نظر سے اس منظر کو دیکھنا چاہا تھا۔ ایک لڑکی اداس سی بالکنی کی منڈیر پر کہنیاں ٹکائے بیٹھی تھی۔''اوہ پور میکس تم تو گئے کام سے۔ اس نے وہ منظر دیکھتے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ وہ منظر اس قدر شاندار بھرپور اور اتنا دلفریب تھا کہ میکس کے اندر کا مصور تڑپ اٹھا وہ کتنے عرصے سے کسی ایسے ہی مشرقی چہرے کی تلاش میں تھا اور میکس کی سب سے بڑی بدقسمتی بھی یہی تھی کہ اسے جو بھی چیز پسند آ جاتی تھی وہ اس کا پورٹریٹ بنائے بغیر رہ نہیں پاتا تھا۔ اسے یاد تھا جب وہ نیا نیا فائن آرٹس میں منی ایچر پینٹنگ کی باریکیاں سمجھ رہا تھا انہی دنوں اسے اپنے کالج کے ہمراہ واشنگٹن ڈی سی جانے کا اتفاق ہوا تھا وہاں وائٹ ہاؤس کے سامنے سے گزرتے اسے پینٹ کرنے کی بچپن کی دل کی نہاں خانوں میں چھپی خواہش نے ایکدم سر ابھارا تھا اس نے وائٹ ہاؤس کو پینٹ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ دوسرے ہی دن وہ علی الصبح اپنا پور ٹیبل اٹھائے وائٹ ہاؤس کی شاندار عمارت کے سامنے اپنا ایزل سیٹ کیے کھڑا تھا ابھی اُس نے اسٹروک بھی نہیں لگایا تھا کہ وائٹ ہاؤس کے پہرے پر مامور آرمی اسٹاف نے اسے جا کر پکڑ لیا تھا انہوں نے بغیر پرمٹ کے اسے پینٹ کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ انہوں نے پہلی نظر میں اسے جاسوس سمجھا تھا مگر اس کے کالج پرنسپل نے بڑی مشکلوں سے ان کی غلط فہمی کو دور کرتے ان سے معذرت کی تھی تب جا کر اس کی جان خلاصی ہوئی تھی۔ مگر اس نے اپنا ارادہ ترک نہیں کیا تھا نہ ہی وہ آرمی اسٹاف سے خوفزدہ ہوا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے وائٹ ہاؤس کو پینٹ کرنا ہے اور اس نے اسے پینٹ کیا تھا وہ علی الصبح وائٹ ہاؤس سے ذرا دور اپنا پور ٹیبل اٹھا کر لے جایا کرتا اور بائی نوکیلر کی مدد سے دور کھڑے ہو کر بھی وائٹ ہاؤس کو پینٹ کر لیتا بالکل ویسے جیسے وہ پاس اس کی عمارت کے سامنے کھڑے ہو کر کر پاتا...... صبح چار بجے سے لے کر صبح سات بجے تک وہ وہاں پر رہتا اور ان تین گھنٹوں میں وہ وائٹ ہاؤس کو زیادہ سے زیادہ پینٹ کرنے کی کوشش کرتا۔ تین دن میں اس نے وائٹ ہاؤس کو پینٹ کر لیا تھا اور اپنی پینٹنگ لے جا کر اس نے اپنے فائن آرٹس کے ٹیچر کو دکھائی تھی۔ جی بھر کر حیران ہونے کے بعد انہوں نے دل کھول کر اس کے کام کی تعریف

کی تھی۔

''تم نے یہ کیسے پینٹ کی کیا تم نے اسے کسی تصویر سے کاپی کیا ہے؟؟'' ٹیچر ہیلن نے اس کے کام کی مہارت اور صفائی دیکھتے اس سے پوچھا مگر جواباً اس کی تفصیل سنتے ہی انہوں نے متاثر کن لہجے میں ایک ہی جملہ کہا تھا۔ جسے میکس نے عمر بھر کے لیے اپنے پلو سے باندھ لیا تھا۔

''تم زندگی میں کچھ بھی کر سکتے ہو میکس! تمہارے لیے ناممکن کا لفظ بنا ہی نہیں ہے!'' مگر اب میکس یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی یہ نئی خواہش وائٹ ہاؤس کو پینٹ کرنے سے بھی کہیں زیادہ بڑی تھی اور ضروری نہیں کہ ہر خواہش پوری کرنے کے لیے ہی ہو۔



فضا میں منجمد کر دینے والی ٹھنڈک کے احساس نے طول پکڑنا شروع کیا تو وہ اٹھ کر اندر آ گئی اسے تو ویسے بھی بہت سردی لگتی تھی۔ وہ سارا دن گھر کے کام ختم کرنے کے بعد بولائی بولائی سی پھرا کرتی یا بالکنی کی گرل پر کہنیاں ٹکا کر کوئین سٹی کے اپارٹمنٹ دیکھتی رہتی یا کونٹینینٹل ڈیپارٹمنٹ کی عمارت کو گھورتی رہتی۔ نیویارک تو ویسے بھی حد سے زیادہ صاف ستھرا شہر تھا نہ دھواں تھا نہ مٹی نہ ہی آندھی آتی تھی اور پیا تو ویسے ہی موسم کو دیکھنے کے لیے ترس گئی تھی۔ پاکستان فون کرنے پر وہ ساون کی بارش اور آندھی کا بالخصوص پوچھا کرتی سچ تو یہ تھا کہ وہ ان سب کاموں سے چڑنے کے باوجود بھی ان کی عادی ہو گئی تھی اور اجنبی ماحول میں اس مانوس اور گرم فضا کی کمی محسوس کرتی خصوصاً جب اسے زیادہ سردی لگتی تو اسے پاکستان کی گرمی بے حد یاد آتی۔ ابھی بھی وہ واثق بھائی کی سال گرہ کا دن یاد کر رہی تھی کہ پچھلی بار کیسے اس نے تائی اماں کے ساتھ مل کر ان کی سرپرائز برتھ ڈے سیلبریٹ کی تھی واثق بھائی بالکل بے خبر تھے جب اس نے اور تائی اماں نے ایک ساتھ ملکر بلیک فارسٹ کیک ریسپی دیکھ کر بنایا تھا واثق بھائی یونیورسٹی جاتے تھے امراء کے بچوں سے دوستیاں پال رکھی تھیں اکثر و پیشتر ان کے ہاں جانا رہتا وہاں ان کے خانساماؤں نے بیکنگ کی نت نئی ڈشز ایجاد کر کے ٹیبل سجا رکھی ہوتی تھیں۔ اسی لیے انہیں بیکنگ بہت پسند تھی اور اکثر ہی وہ پیا کو بھی بیکنگ سیکھنے کا مشورہ دیتے رہتے جسے پیا ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتی مگر اس روز اس نے تائی اماں کی منت سماجت کر کے ان سے وہ تمام اشیاء منگوائی تھیں جن سے بلیک فارسٹ کیک بنتا تھا۔ سارا دن اس کو بنانے میں گزرا۔ ہلکان و پریشان ایسی ہوئی کہ چاکلیٹ آئسنگ میں شوگر ڈالنا بھول گئی کیک بے حد نفیس اور خستہ بنا تھا۔ پیا اور تائی اماں نے خوشگوار انداز میں اس کیک کو نثار ہو جانے والی نظروں سے دیکھا اور فریج میں رکھ دیا رات واثق بھائی کے آنے کے بعد انہوں نے پیا کو اشارہ کیا پیا جھٹ واثق بھیا کی عمر کے مطابق کیک پر موم بتیاں سجا کر لے آئی۔ واثق بھائی کیک سے زیادہ اس پر موم بتیاں دیکھ کر حیران ہوئے۔ پھر کچھ کہے بغیر ان جلتی موم بتیوں کو ایک ایک کر کے اتار اارے پہلے انہیں بجھا تو لیں۔ پیا برہم ہوئی اماں نے بھی تائید کی اماں کو تو ویسے بھی واثق کو دیا جانے والا اس کا التفات ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا سو وظیفے میں مشغول رہیں۔ واثق بھائی نے ایک ہی سانس میں پچیس موم بتیاں بجھا ڈالیں پھر خوشگوار موڈ کے ساتھ کیک کاٹا۔

''ارے...... میری پسند کا کیک منگوایا آپ لوگوں نے؟ کیک کا چھوٹا سا پیس اماں کے منہ میں ڈالتے انہوں نے خوشی سے کہا تھا تائی اماں منہ بھینچے اس کڑواہٹ کو نگلنے کی سعی میں خاموش رہیں اور اماں کو کھلانے کے بعد واثق بھائی نے پیا کو کیک کھلایا تھا اور پھر اماں کو کھلانے کے لیے

آگے بڑھے ہی تھے کہ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا کیک چکھتے ہی پیا نے شدتوں سے دعا مانگی تھی کہ کوئی معجزہ ہو جائے اور واثق بھائی کیک نہ کھائیں اس کی ساری محنت اکارت گئی تھی اسے بری طرح سے رونا آ رہا تھا پیا کو تائی اماں کے ناقابل فہم تاثرات اور بھینچے لبوں کی وجہ اب سمجھ میں آئی تھی مگر پیا کی تو گناہ گار آنکھوں نے خود دیکھا واثق بھائی وہ کیک بہت مزے لے لے کر کھا رہے تھے سجاوٹ کے لیے اوپر لگائی اسٹرابریز انہوں نے نکال کر پیا کی پلیٹ میں رکھ دی تھیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ پیا کو اسٹرابریز بہت پسند ہیں اور خود کیک لے کر اپنے کمرے میں چلے گئے تھے پیا اور تائی اماں نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا تھا۔

''تائی آپ نے مجھے یاد کیوں نہ کروایا کہ اس میں میں نے شوگر بھی ڈالنی ہے؟'' واثق کے جاتے ہی پیا تائی اماں پر پھٹ پڑی تھی۔

''تو مجھے کیا الہام ہوا تھا کہ تو نے چینی نہیں ڈالی وہ تو اچھا ہوا کہ میں نے اسے بتایا نہیں کہ کیک تم نے بنایا تھا ورنہ خوامخواہ تمہاری کتنی سبکی ہوتی ناں؟'' آخری جملے پر نرمی لہجے میں سموئی وہ اسے چھوٹے بچے کی مانند پچکارتے ہوئے بولیں۔

''اسی اثناء میں واثق بھائی کیک کی خالی پلیٹ لیے باہر آئے تھے۔

''تھینک یو پیا! تم نے میرے لیے اتنی محنت سے اتنا اچھا کیک بنایا؟'' واثق بھائی نے تو ایسا کہہ کے پیا پر گھڑوں کے حساب سے پانی ڈالا تھا۔

''آپ کو کیسے پتا چلا کہ کیک میں نے بنایا ہے؟'' پیا کے لہجے انداز سے حیرت نمایاں تھی۔

''ارے اسے بتانے کی ایسی کیا ضرورت ہے تمہارے ادھورے کام ہی تمہاری شناخت ہیں دور سے ہی نظر آ رہا تھا کہ کیک صرف تم ہی بنا سکتی ہو؟'' اماں کا وظیفہ ختم ہو چکا تھا اب توپوں کا رخ پیا کی طرف ہو چکا تھا اور اماں کی زبان گولہ داغ چکی تھی۔ جہاں پیا جز بز ہوئی وہیں تائی اماں اور واثق بھائی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

''ارے نہیں چچی! پیا نے واقعی میں کیک بہت مزے کا بنایا ہے دیکھیں میں سارا کھا گیا!''

''لیکن واثق بھائی اس میں تو میں نے چینی ہی نہیں ڈالی تھی، تو آپ نے کیسے کھالیا؟'' پیا نے دہل کر اس خالی پلیٹ کی طرف دیکھا۔

''اچھا! اس میں تم نے چینی نہیں ڈالی کمال ہے مجھے تو محسوس ہی نہیں ہوئی اتنی بڑی کمی؟'' اور پیا کو اچھی طرح سے معلوم تھا کہ وہ صرف اس کا دل رکھنے کو ایسا نہ صرف کہہ رہے ہیں بلکہ سارا کیک بھی ختم کر گئے ہیں اور آج وہ ان سب سے اتنی دور بیٹھی اس دن کو یاد کر رہی تھی اور شاید نہیں یقیناً واثق بھائی کو اس کی فون کال کا انتظار ہوگا اور کتنے دن ہو گئے تھے اس نے گھر والوں کو فون نہیں کیا تھا۔ فرحاب بے حد موڈی تھا اس کا دل چاہتا تو پیا کو خود فون ملا کر بات کرنے کے لیے کہہ دیتا نہ چاہتا تو پیا کے بارہا کہنے کے باوجود بھی ان سنی سی کر دیتا۔ پیا دل مسوس کر رہ جاتی کہ اماں کی نصیحت تھی شوہر کے موڈ کے حساب سے بات کرنی ہے اور ضد تو بالکل بھی نہیں کرنی ضد کرنے والی بیویاں اپنے شوہر کے دل سے اتر جایا کرتی ہیں جبکہ پریت کہتی تھی کہ ''بیوی اگر شوہر سے ضد کرتی رہے تو محبت بڑھتی ہے اس طرح دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کی خواہشات کا احترام کر کے ایک دوسرے کو خوش رکھنے میں کوشاں رہتے ہیں اور زندگی سہل ہو کر گزرنے لگتی ہیں۔'' اب کونسا فلسفہ سچا اور درست تھا واللہ اعلم۔

''پیا...... او پیا کہاں گم ہو؟'' جانے فرحاب کس وقت اندر آیا تھا پیا کو یوں اداس اور گم صم دیکھا تو جانے کتنی ہی آوازیں دے ڈالیں۔

''نج......جی آپ کب آئے؟'' فوراً چونک کر آنسو صاف کرتے ہوئے ان کی جانب پلٹی تھی۔

''ابھی آیا ہوں.......تم رو کیوں رہی ہو پیا.......خیر تو ہے ناں؟'' وہ اس کے رونے سے پریشان ہوا تھا پیا کو جانے کیوں مگر یک گونہ سکون کا احساس ہوا۔ پیا اپنائیت کا احساس پاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ ''کیا ہوا پیا.......'' اس کا سر فرحاب کے سینے پر دھرا تھا اس کا سر سہلاتے انہوں نے بہت محبت سے پیا سے استفسار کیا تھا پیا کے رونے میں اور شدت آ گئی دل تو ویسے ہی بھرا ہوا تھا بعض دفعہ رونے کو جی تو چاہتا ہے مگر ٹھوس وجہ کوئی نہیں ہوتی مگر فرحاب کو تو وجہ چاہیے تھی وہ پریشان تھا.......ڈھیر سارا رو چکنے کے بعد پیا کو اپنی حماقت کا احساس ہوا تو فوراً پیچھے ہٹ گئی اماں واقعی میں سچ کہتی ہیں میں واقعی میں بہت احمق ہوں۔ اُس نے فرحاب شفیق کے پریشان چہرے کو دیکھتے دل ہی دل میں خود کو کوسا۔ ''اب بتاؤ کیا ہوا تھا؟'' اسے بازوؤں کے حلقے میں لیے وہ لاؤنج میں صوفے پر بٹھا کے بولا تھا۔ ''وہ میں اکیلی خوفزدہ ہو رہی تھی اور مجھے گھر والے بھی یاد آ رہے تھے تو آئی ایم سوری...... میں نے خوامخواہ میں آپکو پریشان کر دیا۔'' انگلیاں مروڑتی، پلکیں جھکائے شرمندگی سے بولتی فرحاب شفیق کو وہ اس سے زیادہ پیاری لگی بالکل ویسی ہی معصوم جیسے سعدیہ کی مہندی والے روز لگی تھی وہ دھیمے سے انداز میں مسکرا دیئے۔ دفعتاً پوچھ بیٹھے۔

آر۔ یو۔ شیور۔ کہ یہی وجہ ہے اور کوئی بات نہیں۔ پیا نے ان کے استفسار پر چونک کر اٹھایا پھر آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا۔

''آج واثق بھائی کی سالگرہ ہے...... ہم ان کی سالگرہ پر ہمیشہ سرپرائز دیتے تھے ناں انہیں پر آج نہیں دے سکی...... میں کھانا گرم کرتی ہوں؟'' اچانک بات ختم کرتے وہ اٹھ کر جانے لگی کہ فرحاب شفیق نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے پاس بٹھا لیا تھا پھر فون ڈائریکٹری اٹھا کر ان کے گھر کا نمبر ملایا ان کے ہاتھ میں پیا کا ہاتھ ابھی تک ویسے ہی تھا پیا نے اس سے ان کی آنکھوں میں عیاں ہوتی محبت اور چہرے پر پھیلے اس کے لیے تفکر کو غور سے دیکھا اس کا دل عجیب سی لے پر دھڑکا تھا اس نے بہت محبت سے فرحاب شفیق کے خوبصورت وجیہہ چہرے کو دیکھا اور مسکرا دی کال مل چکی تھی فرحاب دوسری جانب بہت محبت سے گھر والوں کا احوال دریافت کر رہے تھے۔ پھر گھر آنے کے بعد پیا کے رونے والا سارا قصہ بھی دہرا دیا پیا ان کی شرارت آمیز باتوں پر جھینپ کر مسکرا دی اور اماں نے تو حسب عادت خوب لتے لیے تھے وہ ایک بے حد سخت قسم کی ماں تھیں جو بچوں کی ہر عمر پر کڑی نگاہ رکھنے کی قائل تھیں۔ ''کیا ضرورت تھی اتنا ڈرامہ رچانے کی...... لے کے بچے بیچارے کو پریشان کر دیا۔ سالگرہ ہی تھی ناں ساری زندگی مناتے آئے ہیں اس سال نہ منا سکتے تو کونسی قیامت آ گئی...... جو بیویاں شادی کے بعد میکے کی ہڑک نہ چھوڑیں شوہر ان سے تنگ آ جاتے ہیں مگر تم تو نجانے کب سدھرو گی؟'' اماں...... پیا کے لبوں پر درد کی سسکاری نے ہچکی سی لی تھی اس کی ماں کتنی سنگدل تھی اچھا بس۔ آج آخری بار ہو گیا آئندہ ایسا اتاولا پن دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پیا نے شکر ادا کیا کہ اماں کے فرمودات سے وہ فیض یاب نہیں ہو پا رہے ورنہ شاید نہیں یقیناً یہ اس کی اپنے میکے آخری فون کال ہوتی۔

آئندہ دھیان رکھوں گی اماں۔ دھیرے سے کہہ کے آنسو پیتے اس نے فون رکھ دیا تھا۔ جانے اس کی ماں کو اس کی ذات سے کیسے تحفظات تھے جو اس قدر سخت اور روکھا رویہ رکھا کرتی تھیں پیا کو آج تک سمجھ نہ آ سکی تھی۔



تم جاب کیوں نہیں کرلیتیں......؟ پریت اسے کافی کا کپ تھما کر اس کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔ پیا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر خلوص اور اپنائیت کی ملاحت ہر وقت بکھری رہا کرتی تھی۔ پیا نے کافی کے کپ کی بیرونی سطح پر انگلی پھیر کر اڑتی بھاپ کو انگلیوں میں جمع کرنے کی کوشش پھر اس کی بات پر حیرت ہو کر اس کی طرف دیکھا۔

''کیا ہوا......ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟'' پریت نے اس کی الجھی نگاہوں کی بابت استفسار کیا۔ ''سوچ رہی ہوں کہ ایک انٹر پاس لڑکی کو یہاں نیویارک جیسے شہر میں کون جاب دے گا......!'' اس نے آہستگی سے کہتے ہوئے کافی کا مگ لبوں سے لگا لیا تھا۔

تم بس اپنا ارادہ بتاؤ جاب کی فکر چھوڑو۔ یہ نیویارک ہے جس کی ہمیشہ ہی یہ خوبی رہی ہے کہ یہاں کبھی کوئی بھوکا نہیں سویا اور پھر تمہیں کہیں اور جاب ڈھونڈنے کی ضرورت ہی کیا ہے فرحاب بھائی کا اپنا جنرل اسٹور ہے اور باباجی کی کرپا سے بہت اچھا چل بھی رہا ہے۔

''باباجی کی کرپا......'' پیا نے ناسمجھی سے دہرایا تو پریت نے اپنا ماتھا پیٹتے زبان دانتوں تلے داب لی۔

''میرا مطلب ہے اوپر والے کی مہربانی سے......اور پھر ہر بندے کا الگ مذہب الگ خدا تو اس نے اپنے خدا کی دعا ہی دینی ہے ناں۔'' پیا نے سمجھ کر سر ہلایا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے پریت! کیا فرحاب مان جائیں گے؟''

''تو کیوں نہیں مانیں گے یار......جب انہیں تم یہ بتاؤ گی کہ سارا دن اکیلی بور ہوتی رہتی ہوں دیواروں سے دل لگا لگا کے تو وہ کیوں نہیں تمہیں اپنے ساتھ کام پر لے جانے کو راضی ہوں گے؟'' اس کے خدشے کو پریت نے فوراً چٹکیوں میں اڑایا تھا۔

''پریت......مجھے تو کوئی کام ہی نہیں آتا میں وہاں پر کروں گی کیا؟'' اس کی اس بات پر پریت نے اسے عجیب نظروں سے گھورا پھر کچھ دیر بعد دل کھول کے ہنس دی۔

پرچیزنگ آفسر یا سیلز گرل کا کوئی بھی کام ہو......تم آسانی سے سیکھ جاؤ گی تم بس بات تو کرو۔ پریت نے اس کی خوب ہمت بندھائی تھی پیا نے تشکرانہ نظروں سے اس کی سمت دیکھا تھا۔ تمہارے پراندے بہت خوبصورت ہوتے ہیں پریت! پیا نے اس کے اورنج اور آتشی پراندے کو سوٹ کے ہمرنگ دیکھا تو کہے بغیر رہ نہ سکی تھی پریت میچنگ کی بے حد شوقین تھی۔ ''چندی گڑھ سے ہی بے بے منوا کر بھیجتی ہے ہمارے ہاں وہاں خود اجرت پر عورتیں تیار کر کے دیتی ہیں تم کہو تو تمہارے لیے بھی آرڈر کروں......اگلے مہینے جسی نے جانا ہے پنجاب واپسی پر لیتا آئے گا۔'' پریت نے فوراً ہی آفر کی تھی۔

''ارے نہیں! میں تو پراندے نہیں پہنتی بس تمہارے پہنے اچھے لگتے ہیں تمہیں سوٹ بھی تو بہت کرتے ہیں ناں۔'' پیا نے اس کی دل کھول کے تعریف کی تھی۔

حالانکہ اگر تم پراندہ بالوں میں ڈالو تو تم بے حد پیاری لگو گی! پریت کا انداز محبت سے بھرپور تھا۔

کھانا کھاؤ گی......آج میں نے دال چاول بنائے ہیں ساتھ میں لسی بھی بنائی ہے۔

نہیں......کھانا تو میں فرحاب کے ساتھ ہی کھاؤں گی۔ پیا نے ترنت انکار کیا تھا۔

ارے ان کے ساتھ تو روز ہی کھاتی ہو آج میرے ساتھ کھا لو...... مجھے تو آج کافی ہفتوں بعد ریسٹ کا موقع ملا ہے۔''وہ بات تو ٹھیک ہے پریت لیکن فرحاب کو بھی اکیلے بیٹھ کر کھانا کھانے کی عادت نہیں ہے۔'' پیا نے فوراً اپنی مجبوری بتائی تھی پریت خاموش ہوگئی تھوڑی دیر بعد پھر کچھ یاد آنے پر بولی تھی۔

''ارے......آج شام کو میکس کروک کی سولو ایگزیبیشن ہے مجھے آفس کی طرف سے فیملی پاس ملا ہے کیا خیال ہے وہاں نہ چلیں...... تھوڑی آؤٹنگ ہی ہو جائے گی تمہاری جب سے آئی ہو گھر میں ہی بند ہو بالکل کسی پنجرے میں بند پرندے کی طرح۔'' پریت نے فوراً جوش سے سارا منصوبہ طے کر لیا تھا مگر پیا تذبذب کا شکار تھی۔اس نے ابھی کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ پریت نے فوراً منع کر دیا۔

''بس......بس اب یہ نہ کہنا کہ فرحاب بھائی کو اچھا نہیں لگے گا...... بھئی انہیں کیوں اچھا نہیں لگے گا میں خود ان سے اجازت لیتی ہوں تم بس جا کے فٹافٹ تیار ہو جاؤ۔'' پھر اس کے بیٹھے بیٹھے ہی پریت نے فرحاب شفیق کو فون کر کے پیا کو اپنے ساتھ ایگزیبیشن میں لے جانے کی اجازت لے لی تھی کہ انہوں نے بخوشی دے بھی دی۔

''پر پریت...... میں تمہارے ساتھ چلی تو جاؤں پر یہ میکس کروک ہے کون اور اس کی کس چیز کی ایگزیبیشن ہو رہی ہے؟'' بہت دیر سے ذہن میں کلبلاتا ہوا سوال بالآخر نوک زبان پر آ کے دم توڑ گیا۔ میں بھی کتنی بے وقوف ہوں پیا...... تجھے بتایا ہی نہیں کہ میکس کروک نیویارک کا سب سے ینگ اور کامیاب ترین پینٹنگ آرٹسٹ ہے اور سال میں صرف ایک ایکسکلوسیو (Exclusive) سولو ایگزیبیشن کرتا ہے جو اتنی کامیاب ہوتی ہے کہ اس کی پینٹنگز ایگزیبیشن کے پہلے دن میں ہی ہاتھوں ہاتھ بک جاتی ہیں اور وہ میرا سب سے فیورٹ پینٹنگ آرٹسٹ ہے۔آنکھیں میچ کر میکس کرک کی شان میں رطب اللسان پریت پیا کو اس سے آئیڈیل فلمی ہیروز کے پیچھے مرنے والی ٹین ایجر لڑکی کی طرح سے لگی تھی وہ خود ایسا کوئی آئیڈیل رکھتی تھی نہ ہی کسی آرٹسٹ پر مرتی تھی چاہے شوبز سے تعلق رکھنے والا ہو یا کسی اور فیلڈ سے سو اسی لیے وہ بہت حیرت سے ایسی لڑکیوں کو دیکھا کرتی تھی جو ایک بندے کے کام کے پیچھے یا اچھی شخصیت کے ہاتھوں ان کی دیوانی بن جایا کرتی تھیں۔''سوری پریت...... پر میں تمہارے ساتھ نہیں جا پاؤں گی......'' پریت نے پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے حیرت سے دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں چھپی الجھن پڑھتے ہی پیا نے اپنی بات کی وضاحت کی تھی۔

اصل میں پریت...... مجھے تو پینٹنگ کی زبان سمجھ میں آتی ہی نہیں ہے نہ ہی آج تک میں نے کسی ایگزیبیشن میں شرکت کی ہے۔اس کی بات سن کے پریت نے خلاف توقع ہاتھ جھاڑے تھے۔''نیویارک میں آنے کے بعد تم یہاں بہت سے کام کرو گی جو زندگی میں تم نے پہلے کبھی نہیں کیے ہوں گے اس لیے کوئی بہانہ نہیں چلے گا اور بس جا کے اچھے سے تیار ہو جاؤ اپنا وہ لیمن ییلو فراک پہننا...... مجھے وہ تمہارا ڈریس بہت پسند ہے۔ اس نے قطعیت سے کہتے پیا کو اٹھنے کا اشارہ کیا تھا پیا کو مانتے ہی بنی تھی۔



اس نے پریت کی خواہش کے مطابق اپنا لیمن ییلو فراک ہی پہنا تھا ہونٹوں پر گلابی لپ اسٹک جما کے آنکھوں کو کاجل کی تحریر سے آراستہ کیا ہلکا سا گلابی عارضوں کو بلش آن کے بچ سے دہکایا اور بال کھلے چھوڑ کر انہیں ہلکے ڈھیلے سے بینڈ میں جکڑ دیا ڈوپٹہ اوڑھ کر گھر لاک کرنے کے بعد اس نے پریت کے گھر کی بیل بجائی جو خود بھی تیار ہو کر باہر ہی دروازہ لاک کر کے گاڑی نکال رہی تھی پیا کو دیکھا تو چند لمحے کھڑی دیکھتی ہی رہی پھر پیا کے قریب آنے پر محبت سے چور ہو کر بول دی۔

''بابا جی دی سوں......تو بہت سوہنی ہے پیا۔'' پیا اس کی کھلی تعریف پر دل سے مسکرا رہی دی۔ ویسے بھی سکھوں کی ایک خوبی ہے وہ چاہے جتنا مرضی پڑھ لکھ جائیں مگر اپنی پنجابی زبان کا چسکا کبھی نہیں چھوڑتے بلکہ بہت فخر سے اپنی زبان کا استعمال بڑی بڑی محفلوں میں کیا کرتے ہیں۔ وہ کسی کی اندھی تقلید کم ہی کرتے ہیں۔

''تم بھی غضب ڈھا رہی ہو پریت......جسی بھاجی کی بھی خیر نہیں آج تو۔''

رہن دے یار......بس دس سال ہو گئے اب تو اپنے اپنے کاموں میں ہم دونوں اتنا ہی بزی رہتے ہیں کہ ایک دوسرے کے پاس فرصت سے بیٹھنے کا حال احوال ایک دوسرے کا پوچھنے کو وقت ہی نہیں ملتا۔ اب اس نے کیا مجھے نوٹس کرنا ہے۔ پیا کو افسوس ہوا اس نے یہ بات آخر کی ہی کیوں تھی اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ پریت اولاد کی کمی کو محسوس کرتی ہے۔ بلکہ اسے تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ خود دونوں ابھی تک فیملی کا ارادہ نہیں رکھتے۔

تم نے اپنا علاج کیوں نہیں کروایا؟ پریت جو اپنے لان میں لگے پھولوں میں سے پیلا گلاب ڈھونڈ رہی تھی اس کی بات پر چونک کر مڑی پھر پھیکے سے انداز میں ہنس دی۔

جب واہے گرو بابا کا حکم ہو گا تب ہو جائے گی اولاد بھی......جب اوپر والے کا ارادہ بنا تو کہاں ضرورت پڑے گی کسی ڈاکٹر کو دکھانے کی یا میڈیکل چیک اپ کروانے کی......مگر پھر بھی تمہاری تسلی کو بتا دیتی ہوں کہ ہم دونوں بالکل فٹ ہیں بس میرے مالک کی مہربانی کی ضرورت ہے۔ لو یہ بالوں میں لگا لو بہت اچھا لگے گا......گلاب کے ڈھیر سارے پھولوں میں سے بالآخر اس نے ییلو گلاب ڈھونڈ ہی لیا تھا اور پیا نے بالوں میں لگا لیا۔ پیا اور بھی حسین نظر آنے لگی تھی۔ میں تمہارے لیے بہت ساری دعائیں کروں گی پریت! پیا نے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے کہا تھا۔ ایگزیبیشن میں آدھے سے زیادہ نیویارک امڈا ہوا تھا۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی اتنے ڈھیر سارے لوگ میڈیا والے، پریس والے بے شمار تصاویر بنانے کے ساتھ اس ایگزیبیشن کی چند ایک چینلز پر لائیو کوریج بھی دے رہے تھے۔ پیا کو پینٹنگ کی الف ب بھی پتہ نہیں تھی لیکن پھر بھی بہت دلچسپی سے شوخ رنگوں سے مزین تصاویر دیکھتی رہی۔ پریت ایک ایک پینٹنگ پر دل کھول کر تبصرہ کرتے اسے بھی فیض یاب کر رہی تھی ایک جگہ پر آ کر پیا کے قدم چند لمحوں کے لیے ساکت ہو گئے تھے۔ اس نے ایک پینٹنگ دیکھی تھی وہ پینٹنگ کم اور اسٹروک لگا امیج زیادہ دکھ رہی تھی۔ یا جانے اسے پینٹنگ کی زبان میں کچھ کہا جاتا ہو مگر پیا کی جانے بلا...... پیا نے اس پینٹنگ میں دکھائے گئے منظر کو غور سے دیکھ کر کچھ سوچنے کی کوشش کی اسے وہ منظر کچھ دیکھا دیکھا سا لگا تھا۔ شام کے وقت کو بڑی خوبصورتی سے دکھایا گیا تھا ایک لڑکی جس کا سراپا بے حد مبہم سا تھا جیسے کوئی الوژن ہو۔ بالکنی کی گرل پر کہنیاں ٹکائے فضا میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔ پیا کے قدم وہیں پر جانے کیوں مگر اس پینٹنگ کے سامنے فریز ہو گئے تھے۔ کچھ دیر بعد اسے احساس ہوا تو وہ اکیلی کھڑی تھی

پریت اس کے ساتھ نہیں تھی اس نے اردگرد متلاشی نگاہوں سے دیکھا تو چند قدموں کے فاصلے پر میڈیا اور پریس والے جمگھٹے میں کھڑے میکس کروک کی بغل میں کھڑی آٹوگراف بک آگے کیے پریت اسے دور کھڑی نظر آ گئی تھی تبھی اس نے میکس کو دیکھا۔ جو میڈیا والوں کے سوالات کے جوابات بڑی شائستگی اور عمدگی سے دے رہا تھا۔ وہ ایک سرو قد کا مضبوط ڈیل ڈول رکھنے والا ایک وجیہہ نوجوان تھا فتح کا نشہ جس کے چہرے کے خدوخال سے جھلکتا تھا۔ جانے یہ پیا کی نظروں کا ارتکاز تھا یا کیا کہ عین اس لمحے میکس کروک کی نظریں بھی پیا کی نظروں سے ٹکرائی تھیں اور میکس کروک کو لگا جیسے ساری دنیا ساکت ہو گئی ہو اس کا الوژن اس کا من پسند چہرہ اس سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑا تھا یہ اس کی خوش نصیبی تھی یا پیا کی بدنصیبی یہ فیصلہ ابھی تقدیر نے کرنا تھا! وہ بے اختیار اس کی جانب بڑھا تھا۔



کیسا رہا تمہارا وزٹ؟ لیپ ٹاپ بند کر کے اپنے فوکل گلاسز اتارتے فرحاب شفیق نے پیا سے پوچھا تھا وہ جو اس کے فارغ ہونے کی منتظر تھی اس کے پوچھنے پر جوش و خروش کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی تھی۔

''ایک دم فرسٹ کلاس...... پتا ہے میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار کوئی ایگزیبیشن دیکھی۔ رنگوں کی اپنی بھی ایک زبان ہوتی ہے اس قدر دلکش اور خوبصورت...... مجھے اندازہ نہیں تھا بلکہ مجھے تو یہ فقط وقت کا ضیاع محسوس ہوا کرتا تھا۔ مگر میکس کی پینٹنگز ایک الگ وزن اور میسج رکھتی ہیں اور اپنے اندر اور ایک پینٹنگ تو مجھے اس قدر پسند آئی کہ حد نہیں۔ اگر اتنی ہی پسند تھی تو خرید لینی تھی...... فرحاب نے اس کے جوش و خروش کے پیش نظر فوری کہا تھا۔ پیا بہت کم کسی چیز کی تعریف کیا کرتی تھی اسے کم کم ہی کوئی چیز اچھی لگا کرتی تھی۔ اس بات کا تو مجھے دھیان ہی نہیں رہا حالانکہ پریت نے وہاں سے دو پینٹنگز خریدی بھی تھیں وہ پر سوچ انداز میں افسوس سے بولی تھی فرحاب شفیق کو اس کی معصومیت پہ ساختہ پیار آ گیا تھا۔

''چلو صبح چلی جانا اگر وہ پینٹنگ موجود ہو تو جا کر خرید لینا...... پیسوں کی فکر مت کرنا وہ میں تمہیں دے دوں گا!'' فرحاب نے کھلے دل سے آفر دی مگر پیا کا منہ لٹک گیا۔

''کیا ہوا......؟'' تمہیں میری اتنی اچھی آفر پسند نہیں آئی کیا؟ اس کا منہ بنا دیکھ کر فرحاب شفیق کو اچنبھا ہوا تھا۔ نہیں نا...... آ...... آفر تو بہت پسند آئی ہے۔ پیا نے حسب عادت انگلیاں چٹخائیں۔ ''تو پھر؟'' فرحاب شفیق کا انداز سوالیہ تھا۔

''مسئلہ سارا تو اس زبان کا ہے...... مجھے انگریزی کہاں بولنی آتی ہے کل بھی وہ میکس جانے کیا کیا بولتا رہا میرے پلے تو خاک بھی نہ پڑا تھا اور پھر میں اکیلی اتنی دور جاؤں گی کیسے مجھے تو راستوں کا بھی علم نہیں...... اس کے بچگانہ انداز پہ فرحاب کو ہنسی آ گئی۔ ہاں یہ پرابلم بھی ہے اس کا بھی کوئی حل سوچتے ہیں ویسے تم کس میکس کا ذکر کر رہی ہو؟'' وہی میکس کروک...... جس کی ایگزیبیشن میں گئی تھی۔ ہمارے پاس آیا تھا ان فیکٹ وہ اپنے ایک ایک وزیٹر کے پاس جا کر ان کے سوالوں کے جوابات دیتا رہا تھا...... پریت نے بھی اس سے کئی سوالات کیے۔ میں جس پینٹنگ کے سامنے کھڑی تھی اس کو دیکھتے ہوئے اس نے مجھ سے کچھ کہا تھا۔'' جوش جذبات میں بولتی وہ ایک دم سے چپ ہوئی تھی۔

''کیا کہا تھا......'' فرحاب شفیق کو اس کے اچانک خاموش ہونے پر الجھن محسوس ہوئی تھی۔

''ایک منٹ!'' پیا اسے اشارہ کرتی ایک دم سے باہر بھا گی تھی کمرے سے باہر نکل کر چپل پاؤں میں اڑستے اس نے کھلے بالوں کا جوڑا بناتے تیز تیز قدموں سے گھر کا بیرونی چھوٹا سا لکڑی کا گیٹ پار کیا۔ اس نے فلالین کا گرم سوٹ پہن رکھا تھا ساتھ کسی بھی قسم کی سویٹر یا پرتھا نہ ہی گرم چادر جبکہ نیویارک میں اس وقت ٹھنڈی یخ بستہ ہواؤں کا راج تھا اس پر باہر نکلتے ہی کپکپی سی طاری ہوئی تھی لیکن وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ساتھ والے گھر کا دروازہ بجا چکی تھی۔ دروازہ حسب توقع پریت نے ہی کھولا تھا وہ اسے ایک لمحے کے لیے اس حالت میں دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔ ''پریت میکس کروک نے مجھے دیکھتے ہوئے اور اس پینٹنگ کو دیکھتے کیا کہا تھا؟'' وہ اتنی رات گئے اتنی ٹھنڈ میں صرف یہ پوچھنے کے لیے آئی تھی کیا بلوشے آفریدی سے زیادہ پاگل بھی کوئی ہوگا...... پریت نے لمحے بھر کو سوچا تھا پھر مسکرا دی تھی۔

''اندر آجاؤ...... باہر بہت ٹھنڈ ہے بیمار پڑ جاؤ گی۔''

''نہیں فرحاب اکیلے ہیں میں انہیں ایک منٹ کا کہہ کے آئی ہوں تم بس جلدی سے بتاؤ ناں کہ اس نے کیا کہا تھا؟''

اس نے پوچھا تھا کہ تمہیں وہ پینٹنگ کیسی لگی جس کے سامنے تم کھڑی تھیں؟

''اچھا......'' پیا کا اتنی سی بات سن کر منہ بن گیا تھا وہ بہت اچھی انگریزی زبان بول تو نہیں سکتی تھی مگر سمجھ سکتی تھی اور جو اس نے سمجھا تھا وہ یہ بات نہیں تھی۔

''ہاں پریت...... پر اس نے میرے بارے میں مجھے دیکھ کر کیا کہا تھا جب تم نے کہا تھا کہ اسے انگریزی بولنا اور سمجھنا نہیں آتی ہے؟''

پریت جانتی تھی کہ وہ یہ سوال ضرور پوچھے گی مگر پریت یہ بات اسے اس وقت نہیں بتا سکتی تھی۔

''گھر جاؤ پیا...... رات بہت ہوگئی ہے ہم صبح بات کریں گے تمہارا ایک منٹ کب کا پورا ہو چکا۔'' وہ بے دلی سے اثبات میں سر ہلاتی واپس آگئی تھی۔

کیا ہوا پریت نے کیا بتایا پھر......؟ فرحاب کو اچھے سے معلوم تھا کہ وہ پریت کے پاس ہی جائے گی پوچھنے کو اس لیے اس کے آتے ہی پوچھا تھا۔

پریت گھر پہ نہیں تھی۔ اس نے الجھتے ہوئے جواب دیا اور تکیے پر سر رکھ کر سوتی بن گئی حالانکہ فرحاب پوچھنا چاہتا تھا کہ اس نے پھر اتنی دیر کہاں لگا دی تھی۔



میکس کروک نے اپنی اس پینٹنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے سراپے کو یاد کیا...... اسے اس کی صورت حفظ ہو چکی تھی وہ چاہتا تو اس کی پینٹنگ بنا سکتا تھا مگر اسے یہ طریقہ غیر اخلاقی اور نامناسب لگتا تھا۔ وہ بچپن میں کچھ عرصہ اپنے پیرنٹس کے ساتھ انڈیا جا کر رہا تھا یہاں رہتے ہوئے اس نے ایشیاء کی بیوٹی اور ان کی اقدار کو قریب سے دیکھا تھا۔ اس کی مام چونکہ ایک فارن منسٹر کی مسز تھیں سو ان کا کافی مسلم فیملیز میں بھی آنا جانا رہا تھا۔ وہ اکثر ان کے ساتھ جایا کرتا تھا اور جو چیز وہاں جا کر اسے شدت سے محسوس ہوا کرتی تھی وہ ان کا پردہ سسٹم تھا۔ ان کی عورتیں پردہ کیا کرتی تھیں۔ حتیٰ کہ ان کے مرد حضرات مام کے سامنے سر جھکا کر تعظیم سے نگاہیں جھکائے مختصر بات چیت کیا کرتے تھے۔ وہ فطرتاً ایک آزاد منش

انسان تھا اسی لیے تو اٹھارہ سال کا ہوتے ہی اس نے امریکہ آکر اپنا فیوچر پلان کرنا مناسب سمجھا تھا۔ اس کی مام ڈیڈ اور باقی بہن بھائی لندن میں رہتے تھے مگر وہ اکیلا امریکہ میں رہتا تھا اس کے مام ڈیڈ اسے ایک کامیاب نیورو سرجن کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے مگر ان کی تو اس نے کبھی بھی نہیں مانی تھی۔ اس نے ضد کر کے فائن آرٹس کو پڑھا تھا۔ وہ ایک پینٹنگ آرٹسٹ بننا چاہتا تھا بہت بچپن میں اس کی انگلیوں کی بناوٹ دیکھتے ہوئے کسی نے اس سے یہ جملہ کہا تھا کہ اس کے ہاتھوں کی بناوٹ اسے پیدائشی مصور ظاہر کرتی ہے اس کے ذہن سے یہ فقرہ چپک کر رہ گیا تھا۔ اس کی انگلیاں کسی مصور کی انگلیوں جیسی ہیں اس لیے ان سے اسے ویسے ہی کام لینا چاہیے جن کے لیے قدرت نے انہیں ڈیزائن کیا ہے وہ گھنٹوں اپنی انگلیوں پر نگاہ جمائے جانے کیا کیا سوچتا رہتا تھا۔ خواب دیکھنا اسے ہمیشہ سے پسند رہا تھا اور آرٹسٹ بننے کی خواہش کے ساتھ تو اس کے خواب اور بھی حسین اور مکمل ہو گئے تھے وہ خوابوں میں خود کو لائم لائٹ میں اپنے فینز اور میڈیا والوں سے گھرا ہوا دیکھتا تھا۔ اس کی خواہش اب جنون کا رستہ اختیار کرتی جا رہی تھی وہ ایک بہت بڑے پینٹنگ آرٹسٹ کے طور پر دنیا کے سامنے آنا چاہتا تھا اور پھر وقت اور تقدیر نے یقیناً اس کا ساتھ دیا تھا تبھی تو وہ آج نیویارک کا سب سے کم عمر مگر مشہور ترین آرٹسٹ تھا۔ اس نے پھر اس پینٹنگ میں موجود ''مبہم وجود'' کی طرف غور سے دیکھا...... وہ چہرہ مبہم ہونے کے باوجود بے حد خوبصورت تھا وہ چاہتا تو فی الفور اس کو پینٹ کر سکتا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اس کا تعلق انڈیا یا پاکستان سے ہے اور اس کا چہرہ بغیر اس کی اجازت پینٹ کرنا اس کے لیے بہت سی مشکلات کھڑی کر سکتا ہے۔ اسے اس سے کل رات والی اپنی اور اس کی ملاقات یاد آئی تھی۔ وہ کسی مقناطیسی کشش کے تحت اس کے پاس کھنچا ہوا پہنچا تھا۔ وہ پینٹنگ دیکھنے میں بری طرح سے محو تھی۔ میکس کو دل ہی دل میں ہنسی آئی وہ اپنے ہی سراپے کو اپنے ہی انداز کو اس قدر غور سے دیکھ رہی تھی مگر وہ یہ تو نہیں جانتی تھی کہ اتنے بڑے پینٹنگ آرٹسٹ نے بظاہر اس معمولی سی لڑکی سے متاثر ہو کر ہی اسے پینٹ کیا ہے۔ اس نے لیمن ییلو رنگ کی لانگ فراک پہن رکھی تھی اور ہلکے پیلے رنگ کا گلاب بھی کان کے پیچھے اڑس رکھا تھا۔ میکس کروک کو اسے دیکھتے ہی ایک بات کا اعتراف کرنا پڑا تھا کہ آج تک اس نے کسی لڑکی کو بھی لیمن ییلو رنگ میں اس قدر حسین نظر آتے نہیں دیکھا تھا۔ وہ بھیڑ میں گھرا تھا اور وہ اکیلی اس پورٹریٹ کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ بے اختیار اس کی طرف بڑھا تھا۔ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ اس کی طرف کیوں کھنچا چلا جا رہا ہے۔ اس نے اس لڑکی کے چہرے کی ملاحت و صباحت میں گم ہوتے بمشکل خود کو کمپوز رکھتے اس سے اپنی ایگزیبیشن کے متعلق استفسار کیا تھا۔ ''کیا آپ کو میری'' یہ'' پینٹنگ بہت اچھی لگی ہے؟ بہت سارے سوالات کرنے کے بعد کسی ایک کا بھی جواب نہ ملنے کے بعد اس نے اس سے پوچھا تھا اس لڑکی سے جس کے چہرے کا وہ اسیر ہوا تھا اور جس کا وہ نام تک نہ جانتا تھا۔ اس نے جواباً آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا تھا اس کی بڑی بڑی روشن سیاہ آنکھوں میں حیرت پنہاں تھی۔

''کس چیز نے آپ کو اس میں سب سے زیادہ متاثر کیا؟'' اس کے جواب دینے پر اس نے ایک طاقت سی اپنے اندر اترتی محسوس کی تھی جبھی اگلا سوال پوچھ لیا مگر پیا کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ اس کا کیا جواب دے سو خاموش ہو رہی مگر میکس ناامید نہیں ہوا اس نے اس سے اگلا سوال پوچھا تھا۔

''کیا میں تمہارا نام پوچھ سکتا ہوں؟ اور اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ اس پینٹنگ کو میں نے تمہیں دیکھ کر بنایا ہے تو کیا تم یقین کرو گی؟''

''نہیں...... جواب اس کی بجائے اس کی دوست نے دیا تھا وہ چونک کر پلٹا تھا۔ ہائے مائی نیم از پریت اور یہ کیا آپ اس ایگزیبیشن میں

موجود تمام لوگوں کو بھی اس بات کا یقین دلائیں کہ آپ نے اس لڑکی کے حسن سے متاثر ہو کر یہ پینٹنگ بنائی ہے تو کوئی بھی یقین نہیں کرے گا کیونکہ آپ کی ایگزیبیشن سال میں صرف ایک دفعہ ہوتی ہے جبکہ پیا کو نیویارک آئے صرف ڈیڑھ ماہ ہی ہوا ہے اور ایگزیبیشن کی تیاری دو مہینے پہلے تک مکمل ہو چکی تھی! رواں انگریزی میں بولتی وہ لڑکی خاصی پراعتماد سی تھی اس کا انداز بیاں غضب کا تھا میکس اس سے متاثر ہوا تھا۔ ''اور اگر میں یہ کہوں کہ یہ پینٹنگ میں نے صرف ایک رات میں مکمل کی ہے تو......؟'' میکس کو اس سے بحث کرنے میں مزہ آنے لگا تھا۔

''تو ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر میں پھر بھی یقین کرنے میں متامل رہوں گی کہ آپ نے یہ چہرہ دیکھا کہاں......؟'' پریت کی بات میں وزن تھا جواباً میکس نے اسے اس روز والے واقعے کی ساری تفصیل سے آگاہ کر دیا تھا جسے سن کر چند لمحوں کے لیے پریت حیرت زدہ رہ گئی تھی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایک اتنا بڑا آرٹسٹ ایک معمولی چہرے سے اس قدر متاثر ہو سکتا ہے کہ دن رات اس کے چہرے کے متعلق سوچتا رہے۔

''میں آپ کی خوبصورتی کو دنیا کے سامنے لانا چاہتا ہوں آپ کا پورٹریٹ بنانا چاہتا ہوں۔ کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیں گی؟'' اچانک میکس پیا سے براہِ راست مخاطب ہوا تھا۔ اس سارے عرصے میں پریت پہلی بار مسکرائی تھی۔

''یہ یہاں نئی ہیں اور انگریزی بولنا نہیں جانتیں...... پریت نے میکس کو بتایا تھا جس کے چہرے پر واضح پریشانی کے آثار تھے۔ پیا البتہ اس تمام عرصے میں مسلسل مسکراتی رہی تھی اور یہ مسکراہٹ اسے میکس کی نظروں میں اور بھی حسین بنا رہی تھی۔

تو اب میں انہیں اپنی بات کیسے سمجھاؤں؟

''اردو سیکھ لیجیے......یا پھر اس کے انگلش سیکھنے کا انتظار کیجیے؟ وہ کہہ کر پیا کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گئی تھی میکس وہیں کھڑا کا کھڑا رہ گیا تھا۔



''اردو سیکھ لوں۔'' میکس نے پریت کا مشورہ یاد کرتے سوچا تھا۔ ''ہاں اتنا مشکل بھی نہیں ہے میں اُردو زبان سیکھ سکتا ہوں...... یہ زبان میرے بہت کام آ سکتی ہے۔'' رَم کا پیگ ہونٹوں سے لگائے اس نے خلا میں تکتے بہت کچھ سوچا تھا۔

''لیکن اپنے لباس اور انداز سے وہ ایک پاکستانی مسلم لڑکی لگ رہی تھی کیا وہ مان جائے گی؟'' اس نے رَم کا دوسرا پیگ چڑھاتے سوچا تھا۔

مگر میں اس کی مرضی ومنشا کے متعلق کیوں سوچ رہا ہوں مجھے وہ چہرہ اچھا لگا ہے اور اس سے پینٹ کر سکتا ہوں اور استفسار پر بڑی آسانی سے یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ میں نہیں جانتا کہ ایسا چہرہ بھی دنیا میں موجود ہے یہ تو خاص میرا الوژن تھا او کے ڈن میکس تم اس چہرے کو پینٹ کر رہے ہو کیونکہ تمہارا اصول رہا ہے کہ تمہیں جو چیز متاثر کر جائے اسے تم حاصل کر کے رہتے ہو...... اس نے خود کلامی کرتے سوچا تھا۔ اس نے رَم کا خالی گلاس ٹیبل پر رکھتے فیصلہ کر لیا تھا مگر وہ فوراً اٹھا اور ایزل سیٹ کر کے اسٹروکس لگانے لگا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹک کر رک گیا تھا۔

''نو میکس! یہ تو زیادتی ہو گی اس لڑکی کے ساتھ...... تم کسی کا دل کیسے دکھا سکتے ہو...... اس نے رنگوں والی پلیٹ ٹیبل پر پٹخ دی تھی اور اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔ وہ بے حد پریشان و مضطرب ہو اٹھا تھا۔



''تم جاب کروگی...... تم...... جو ذمہ داریوں سے اتنا کتراتی ہو؟'' فرحاب شفیق پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے وہ پیا کی بات سن کر استہزائیہ انداز میں بولا تھا۔

''ہاں...... تو کیا حرج ہے پھر یہاں بور بھی تو ہوتی ہوں سارا دن۔'' پیا کو اس کے اعتراض کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

''پھر بھی...... تم جو گھر کی ذمہ داری اٹھانے سے کتراتی ہو پھر جاب کیسے کروگی یہاں تو بہت کام کرنا پڑتا ہے گھر اور جاب کی ذمہ داری ایک ساتھ نبھانا پڑتی ہے؟'' وہ حیران تھا ''تو آہستہ آہستہ ذمہ داری کی عادت بھی ہو جائے گی فرحاب! مجھے ایک کوشش تو کر لینے دیں......'' پیا نے استہزائیہ انداز کو نظر انداز کرتے نرمی سے کہا تھا۔ ''ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی...... دیکھ لو آزما کر خود کو ایک دفعہ...... مگر جاب کروگی کہاں اور کس قسم کی کرنا چاہتی ہو......'' فرحاب نیم رضامندی سے بولا تھا۔

''میں آپ کے ساتھ اسٹور پر جایا کروں گی!'' پیا نے فوراً اپنا فیصلہ سنایا تھا یوں لگتا تھا جیسے وہ کچھ پہلے سے ہی پلان کر کے بیٹھی ہو۔

''مگر میرے اسٹور پر پہلے ہی سے ورکرز کی تعداد پوری ہے بلکہ میں تو ایک آدھ کو نکالنے کا سوچ رہا ہوں کسی نئے ورکر کی سیلری افورڈ نہیں کر سکتا ہاں اگر تم ایز اے والنٹیئر میرا ہاتھ بٹانا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔'' نچلے ہونٹ کا کونا دانتوں تلے دبائے وہ شرارت کے موڈ میں نظر آ رہا تھا۔

''ارے واہ اتنی چالاکی...... سیلری تو میں لوں گی لازمی!'' پیا بضد ہوئی۔

''اور اگر میں نہ دوں تو؟'' فرحاب کا انداز خاصا شرارتی تھا اور نٹ کھٹ سا تھا! تو میں چوری کر لوں گی اپنے حصے کی رقم؟ پیا نے بھی صاف کہا تھا کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر ادھار اس نے بھی نہیں رکھا تھا۔

''ہاں...... تم یقیناً چوری ہی کروگی...... چور تو تم بہت اچھی ہو بہت صفائی ہے تمہارے ہاتھ میں......'' فرحاب شفیق نے اسے محبت پاش نگاہوں سے تکتے ہوئے کافی کا خالی مگ ٹیبل پر رکھتے کہا تھا۔ پیا نے شانے اچکا کر شانِ بے نیازی کا ثبوت دیا تھا۔

''تو پھر ٹھیک ہے چلو پھر کل صبح سے میرے ساتھ۔ لیکن ایک بات بتا رہا ہوں پہلے ہی...... مجھے گھر گندا بالکل بھی نہیں چاہیے...... اور اپنا ہر کام وقت پر مکمل ہوا ملنا چاہیے......'' فرحاب شفیق نے تنبیہ کرنا مناسب سمجھا تھا۔

''جو حکم میرے سرکار......'' پیا جواباً کورنش بجا لائی تھی مگر وہ اندر سے بے حد ایکسائیٹڈ تھی دوسرے ہی روز وہ فرحاب کے ساتھ سٹور پر جانے لگی تھی۔



تمہارے ہاتھ میں ذائقہ کتنا ہے پریت...... جو بھی پکاتی ہو اتنے مزے کا بنتا ہے کہ انگلیاں چاٹ کر کھا جانے کو جی کرتا ہے۔ ندیدوں کی طرح کڑھی پکوڑے کھاتے پیا ساتھ ساتھ بے لاگ تبصرہ بھی جھاڑ رہی تھی۔ پریت بے حد مخلص اور کھلے دل کی گھریلو سی لڑکی تھی۔ جو جاب اور گھر کو بہت اچھے سے مین ٹین کیے رکھتی تھی پیا اس سے اس کی ہر خوبی سے بے حد متاثر تھی۔

''اچھا...... اگر ایسا ہے تو پھر دل کھول کے کھاؤ۔ کیونکہ میری کوکنگ کی تعریف آج تک ماسوائے تمہارے کبھی کسی نے بھی نہیں کی ہے۔''

وہ اس کی پلیٹ میں ابلے ہوئے چاول اور کڑھی مزید ڈالتے ہوئے بولی تھی اس کی بات سن کر پیا نوالہ حلق سے اتارنا بھول گئی تھی۔ ہاں......اس کا منہ واضح طور پر کھل گیا تھا۔

''وجی بھائی تمہاری تعریف نہیں کرتے کیا؟'' پریت نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔ ''یہ تو سراسر زیادتی ہے تمہارے ساتھ پریت......فرحاب تو میرے بنائے ہر کھانے کی دل کھول کر تعریف کرتے ہیں۔''

وہ تو شروع سے ہی ایسے ہیں وہ پہلے بھی یونہی......اچانک کچھ کہتے پریت نے لب سختی سے بھینچے تھے پیا کو اس کی اچانک خاموشی بُری طرح کھلی مگر بولی کچھ نہیں۔ ایک بات بتاؤ پریت......پیا نے چمچ پلیٹ میں رکھتے سنجیدگی سے پوچھا تھا اس کے اچانک سنجیدہ ہونے والے تاثر پر پریت سمجھ گئی کہ کچھ خاص بات وہ پوچھنے والی ہے۔ ہاں پوچھو......! اپنے لیے کڑھی اور پکوڑے پلیٹ میں نکال کر وہ اس کے ساتھ ٹیبل پر آ بیٹھی تھی۔

''میکس کروک نے اس روز میرے بارے میں کیا کہا تھا؟'' پیا نے بات کے دوران پریت کا چہرہ غور سے دیکھتے اسے جانچنے کی کوشش کی تھی۔

''مجھے اندازہ تھا کہ تم یہی پوچھنے والی ہو۔ پریت ہولے سے مسکائی تھی۔

''وہ تمہاری پورٹریٹ بنانا چاہتا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اس نے وہ تصویر تمہیں دیکھ کر بنائی تھی......'' پیا دم بخود رہ گئی۔

''مجھے دیکھ کر......پر مجھے کہاں دیکھا اس نے پریت؟'' پیا الجھی ہوئی تھی۔

اپنے ٹیرس سے......دوربین کے ذریعے وہ یہاں سے کچھ ہی دور رہتا ہے اور پھر جس علاقے میں ہم رہتے ہیں وہ نیویارک کے اچھے رہائشی علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ پریت نے تفصیل بتا کر پیا کو مزید حیران کر دیا۔

''لیکن وہ میری پورٹریٹ کیوں بنانا چاہتا ہے۔ مجھ میں ایسا کیا ہے؟''

''مصور کی نگاہ، لکھاری کی سوچ عام انسان سے بہت مختلف اور گہری ہوتی ہے پیا۔ جو چیز ہم تمام انسانوں کو خاص نہیں لگتی وہی چیز کسی مصور یا رائٹر کے لیے بے حد اہم یا خاص ہوتی ہے اور پھر تم تو ہو ہی اتنی پیاری بالکل مونا لیزا جیسی......تمہیں کوئی مصور کیوں نہ پینٹ کرے گا بھلا......'' پریت نے حسب عادت اس کی تعریف کی ''تو تم نے یہ بات اس روز مجھے کیوں نہ بتائی میں فرحاب کو بھی بتاتی!''

''ایک بات کہوں پیا؟'' فرحاب بھائی کو کبھی بھی یہ بات پتہ نہ چلنے دینا......پریت نے الفاظ ترتیب دینے کی کوششوں کی ایسے آسان فہم الفاظ کہ پیا ساری بات سمجھ سکے اور زیادہ سوالوں سے اجتناب بھی کرے۔

''لیکن کیوں بھئی......کیا حرج ہے اس میں؟

''شاید تم یقین نہ کرو مگر مجھے ایسا لگتا ہے جیسے فرحاب بھائی بہت شکی مزاج مرد ہیں......میرا مطلب ہے وہ کبھی بھی نہیں چاہیں گے کہ ان کی بیوی کی خوبصورتی کو کوئی مصور یوں بازار میں بکنے کے لیے پیش کرے......اور پھر شوہر کی خوشنودی میں ہی ہم بیویوں کی بھلائی ہوتی ہے اور ازدواجی زندگی میں قدم پھونک پھونک کر رکھنا پڑتا ہے ہماری ذرا سی لغزشیں ہمیں کسی بہت بڑے طوفان سے دوچار کر سکتی ہیں۔'' آہستگی سے اپنا

ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھتے اس نے تسلی آمیز لہجہ اختیار کیے اسے سمجھایا تھا۔ پیا کو پریت اور بھی اچھی لگی۔ ''تم بہت اچھی ہو پریت...... جو اتنی اچھی باتیں مجھے سکھاتی رہتی ہو۔ پیا نے تشکر سے اسے دیکھتے کہا تھا'' پریت نرمی سے مسکرا دی تھی۔

''کھانا کھاؤ...... ٹھنڈا ہو رہا ہے۔'' اس نے موضوع بدل دیا تھا۔ پیا سر جھکا کر کھانا کھانے لگی تھی۔ پر تھوڑی ہی دیر بعد وہ پھر اسی جگہ کھڑی تھی۔

''پر پریت...... مجھے تو کبھی بھی نہیں لگا کہ فرحاب شکی مزاج مرد ہیں۔''

''اچھی بات ہے ناں پیا...... کہ اپنے کسی عمل سے انہوں نے اپنی اس خامی کا اظہار نہیں ہونے دیا تو کیا ضروری ہے کہ تم انہیں اپنے کسی عمل سے اس کا موقع دو۔'' پریت نے نرمی سے اس سے پوچھا تھا پیا نے آہستگی سے نفی میں ہلایا تھا مگر سوچ کا ایک نیا در اس پر وا ضرور ہو گیا تھا۔



اس نے کافی دنوں کے بعد پاکستان فون کیا تو اماں خلاف توقع بے حد ناراض نظر آ رہی تھیں۔ ''اتنی مصروف ہو گئی ہے تو...... کہ اپنی ماں کو ایک فون تک کرنے کا ٹائم نہیں ہے تیرے پاس۔'' وہ بے حد ناراضی سے بولی تھیں۔

''ایسی بات نہیں ہے اماں! بس جاب کی وجہ سے اتنی مصروفیت ہو گئی ہے کہ سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملتی...... رات کو تھکے ہارے جب گھر آتے ہیں تو کھانا کھانے کی بھی طلب نہیں رہتی بس بستر پر جانے کی خواہش ہوتی ہے...... آپ پلیز ناراض مت ہوں میں آئندہ جلدی کال کرنے کی کوشش کروں گی۔'' پیا نے لجاجت سے انہیں مناتے ہوئے اپنی مجبوری بتائی تھی۔

تو کس نے کہا تھا کہ نوکری کا شوق پال لے...... آرام سے گھر بیٹھ کر گھر داری کرتیں تجھے تو کوئی مجبوری بھی نہیں تھی تیرا شوہر تو اچھا خاصا کما بھی رہا ہے اور اس نے تجھے مجبور بھی نہیں کیا تھا! اماں حسب عادت جلال میں آئیں پیا دھیمے انداز میں مسکرائی پہلے کی طرح اماں کی یہ بات اسے چبھی نہیں تھی بلکہ وہ تو پردیس میں ان کی ایسی ہی باتوں کو بہت مس کیا کرتی تھی۔

''بات مجبوری کی نہیں تھی اماں...... ٹائم کی تھی۔ سارا دن گھر میں بولائی بولائی رہتی تھی یہاں کے لوگ اس قدر مصروف رہتے ہیں اماں کہ بعض دفعہ لگتا ہے جیسے وہ آرام تو کرتے ہی نہیں...... ایسے میں میں گھر کی تنہائی سے کتنا دل لگاتی فرحاب تو صبح کے گئے رات گیارہ بجے گھر آتے ہیں تو آپ خود ہی بتائیں کہ میں جاب نہ کرتی تو اور کونسی مصروفیت ڈھونڈ نکالتی گھر میں...... جبکہ دو بندوں کا کام بھی زیادہ نہیں ہوتا اور یہاں تو ہفتوں گھر کی صفائی نہ بھی کرو تو بھی گھر صاف رہتا ہے۔'' پیا کی بات سن کر اماں کو حیرت سے زیادہ صدمہ ہوا تھا جبھی تو دکھ سے چور لہجے میں بولی تھیں۔

کیسی زندگی تو گزار رہی ہے پیا...... یہ میں نے تجھے کس جگہ بھیج دیا جہاں تو سارا دن اکیلی گدھوں کی طرح سے کام میں جتی رہتی ہے......

پیا ان کی بات سن کر مسکرا دی تھی تبھی شرارت آمیز لہجے میں بولی تھی۔

''اسی لیے تو آپ سے کہا کرتی تھی کہ مجھے باہر مت بھیجو مجھے اپنے آس پاس ہی کہیں بیاہ دو مگر آپ کو بھی شوق تھا کہ اکلوتی بیٹی باہر بیاہنے کا......'' پیا کا مذاق اماں کو بری طرح کھلا ''اور کوئی مجھے اس قابل بھی تو نہیں لگا ناں کہ تیرا ہاتھ اس کے ہاتھ میں پکڑا سکتی...... کوئی تھا اس قابل بتا......

اور پھر کیسی ٹھاٹھ کی زندگی ہے تیری اپنا کماتی ہے شوہر کا کھاتی ہے اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے بہت کچھ جمع کر لینا تاکہ انہیں اچھا مستقبل فراہم کر سکو۔''اماں کے لہجے کی ٹون یکدم بدلی تھی پیا کی مسکراہٹ میں اضافہ ہو گیا اسے اندازہ ہو گیا کہ اماں کے پاس کوئی آ کر بیٹھا ہے جسے سنانے کے لیے اماں یہ سب کہہ رہی تھیں۔

''آپ کے پاس اس وقت کون ہے اماں؟''

''واثق ہے بات کرے گی؟''اماں اس کی مسکراہٹ سے خائف ہوتے فوراً بولی تھیں وہ اپنے ددھیال والوں کی ہی تھی وہ جتنا مرضی اسے دور کرنے کی کوشش کرتی مگر پیا کی محبت میں اتنا ہی اضافہ ہوتا محسوس کرتیں۔

''ارے..... جلدی سے کروائیں واثق بھائی سے۔آج کہاں سے سورج نکلا کہ وہ گھر پر موجود ہیں؟''اس نے جلدی سے کہا تھا مگر اماں نے اس سے پہلے ہی کارڈلیس واثق کو تھما دیا تھا اور انہوں نے اس کا آخری جملہ سن لیا تھا۔

''سورج تو ہمیشہ کی طرح مشرق سے ہی نکلا ہے ہاں اب ایک انسپکٹر کے پاس اتنا ٹائم تو نہیں ہوتا کہ ملک وقوم کی خدمت کی بجائے گھر پر ہی پڑا اینٹھتا رہے؟''پیا کھل کر مسکرائی تھی شاید بہت دنوں کے بعد۔

''کیا بات ہے بھئی..... ٹھاٹھ ہیں آفیسر کے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی بہت بڑی خواہش پوری کر دی آپ کو شوق بھی تو بہت تھا ناں پولیس لائن میں جانے کا!''پیا کو وہ دن بھی یاد تھے جب واثق بھائی نے کرائم برانچ میں جاب کی درخواست دی تھی اور وہ منظور ہو گئی تھی مگر تائی اماں نے کراچی کے حالات سے ڈر کر انہیں جوائن نہیں کرنے دیا تھا مگر واثق بھائی نے ہار نہیں مانی تھی کیونکہ یہ ان کا پیشن تھا۔

''ہاں بس دیکھ لو..... تمہیں بھی تو امریکہ میں جا کر بسنے کا کریز تھا..... اللہ نے تمہاری بھی تو خواہشیں پوری کی ناں؟''واثق بھائی نے پیا کو جان بوجھ کے چھیڑا تھا۔وہ کارڈلیس تھامے اپنے کمرے میں آ گئے تھے۔

اللہ اللہ واثق بھائی! جانے دیں اتنا بڑا الزام۔خیر پولیس والے ہیں آپ لوگ تو کوئی بھی الزام لگا دو جرم تو آپ ہی آپ ثابت ہو جاتا ہے۔اور سنائیں کوئی لڑکی ملی بھی یا نہیں.....؟

ہک ہا پیا! پولیس والے تو بیچارے رشوت خور، ظالم اور نجانے کیا کیا مشہور ہیں کون لڑکی بھلا ہم سے متاثر ہو گی اس لیے میں نے اس ٹاپک کو بند کر رکھا ہے فی الحال! واثق نے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس پر نگاہ جماتے شرارت سے کہا تھا۔دل البتہ درد کے گہرے سمندر میں موجزن ہونے لگا تھا۔

خیر آپ کو لڑکیوں کی کیا کمی آپ تو اتنے ہینڈسم..... آدھی بات اس کے منہ میں ہی رہ گئی تھی کہ فرحاب شفیق نے کارڈلیس اس کے ہاتھ سے آ کر چھین لینے والے انداز میں تھام لیا تھا پیا حیرت سے پلٹی تھی فرحاب شفیق کے ماتھے کے بل بہ آسانی گنے جا سکتے تھے اس کے چہرے پر سنجیدگی معمول سے کہیں زیادہ تھی۔پیا کو پریشانی سے زیادہ حیرت ہوئی۔اس کی آنکھوں میں سوال تھا جیسے پوچھ رہی ہو کہ کیا ہوا ہے شادی کو دو ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا مگر فرحاب شفیق کا ایسا انداز اس نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔

''دن رات گدھوں کی طرح سے کماتا ہوں پیا! میری محنت کی کمائی ہے جسے تم یوں اتنی بے دردی سے لٹا رہی ہو......؟ الفاظ تھے کہ انگارے'' پیا کو بے حد جلن محسوس ہوئی تھی۔ دو گھنٹے سے زیادہ ہو گئے تمہیں کال کرتے ہوئے......کچھ تو احساس کرو کہ موبائل فون پر اس کے کتنے چارجز بن رہے ہوں گے......مگر تمہیں کیا'' فرحاب شفیق نے گرم گرم سلگتے انگارے بالٹی بھر کے جیسے پیا کے وجود پر الٹ دیئے تھے۔ اتنا شدید ردعمل اور وہ بھی اتنی چھوٹی سی بات پر...... پیا کو بات ہضم نہیں ہوئی۔ یقیناً بات کچھ اور تھی جسے وہ چھپا کر غصہ کہیں کا کہیں نکال رہا تھا۔

''آئم سوری......آئندہ دھیان رکھوں گی!'' کہہ کر وہ دھیرے سے پلٹ گئی تھی مگر اس کا ذہن الجھ گیا تھا فرحاب سر جھٹک کر رہ گیا۔



آج نیویارک کا موسم بے حد شدت پسندی پہ اترا ہوا تھا۔ ہوا میں خنکی حد سے زیادہ تھی آسمان ہلکے ہلکے سرمئی بادلوں سے اٹا ہوا تھا۔ لگتا تھا آج بارش نیویارک کی اونچی عمارتوں پر خوب خوب برسے گی۔ گلاس وال کے شیشے سے نظر آتے سرمئی آسمان کو دیکھ کر پیا کو پاکستان کا ساون یاد آیا تھا۔ ساون کا مہینہ وہ بے حد بھرپور انداز میں منایا کرتی تھی جی بھر کر پکوڑے، چپس اور کچوریاں تلی جاتی گھر پہ سموسے بنائے جاتے کبھی کبھار حلوہ پوری کا موڈ بن جایا کرتا کبھی نمکین کے ساتھ میٹھے کا دور چل جاتا مگر نیویارک کے سرد موسم میں بس کافی یا چائے کے ساتھ وہ کوکیز ہی کھا پاتی جب سے جاب شروع کی تھی وہ پیٹ بھر کر کھانا کھا ہی نہ سکی تھی اوپر کے چونچلوں کے لیے پھر وقت کہاں پھر ماحول ہی ایسا نہ تھا جو جذبات کو گرماتے ایک توانائی سی بھر دیتا۔ نیویارک شہر کا موسم بے حد ظالم تھا سرد اور سفاک، ٹھنڈا اور بے رحم......! اس نے ٹھنڈی آہ فضا کے سپرد کی اور گروسری سیکشن میں آیا ہوا نیا سامان ریک میں سجانے لگی۔ اس نے گرم موٹی اونی جرسی کے نیچے ریڈ ویلوٹ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ سردی شدید تھی اور پیا کو ویلوٹ پر جرسی تنگ بھی خوب کر رہی تھی۔ ویلوٹ کا لچکیلا کپڑا اونی جرسی کو اپنے اوپر ٹھہرنے نہیں دے رہا تھا۔ نتیجتاً کبھی ادھر کو لڑھک جاتا تو کبھی اُدھر تو تنگ آ کر اس نے جرسی اتار کر کاؤنٹر کے پیچھے بنے شیلف پر رکھ دی اور خود آ کر سامان سمیٹنے لگی۔ اچار، جیم، مارجرین کی بوتلیں ان کے ریک میں ترتیب کے ساتھ رکھتے وہ اپنے کام میں منہمک تھی جبھی اسے کسی نے پکارا تھا وہ چونک کر پلٹی تھی۔ ''یس'' نووارد کو دیکھ کر اس نے شائستگی سے کہا تھا اس سٹور میں ضرورت کی ہر چیز سامنے رکھی مل جایا کرتی تھی ہاں کبھی اگر کوئی چیز شارٹ ہو جاتی تو اکثر گاہک کاؤنٹر یا ورکرز کی مدد لے لیا کرتے تھے پیا کو بھی یہی لگا کہ شاید اس کے سامنے کھڑے بندے کو بھی اسی طرح کا کوئی کام ہو سکتا ہے مگر وہ غلط تھی۔

''میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا پیا!'' نووارد کے منہ سے اپنا نام سن کر اسے چار سو چالیس واٹ کا کرنٹ لگا تھا۔ وہ اسے بالکل بھی نہیں پہچان پائی تھی جبکہ اس کے چہرے کے تاثرات سے واضح طور پر ظاہر ہو رہا تھا۔

''لگتا ہے آپ نے مجھے پہچانا نہیں شاید'' وہ دھیرے سے مسکرایا اور شفق کے رنگوں سے مزین پیا کے حسین چہرے پر نگاہیں گاڑے سوال کیا پیا نے حیرت سے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے اسے پہچاننے کی کوشش کی مگر ہر روز سینکڑوں لوگوں کو وہ ڈیل کرتی تھی۔ ہر ایک سے اچھے انداز میں بات چیت بھی کیا کرتی تھی اب اسے کہاں یاد رہ پاتا کہ وہ کب کہاں کس سے ملی ہے اسی لیے سر ہولے سے نفی میں ہلا کر اپنی بے چارگی ظاہر کر دی۔ میں جانتا تھا......وہ جواباً دھیرے سے مسکرایا اس بار پیا کو اس کی مسکراہٹ شناسا سی لگی۔

میں میکس کروک ہوں...... آپ سے اپنی ایگزیبیشن میں ملا تھا! اس نے نہایت شائستگی سے اپنا تعارف کروایا۔ پیا کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اس نے میکس کو دوبارہ دیکھا۔ اس نے جاننے کی کوشش کی کہ وہ اسے پہچان کیوں نہیں پائی لمحہ کے ہزارویں حصے میں اس کے ذہن نے کام کرنا شروع کر دیا جو ویسے بھی ایسے کاموں میں خوب ٹائم سے چلتا تھا۔ اس نے میکس کے چہرے پر نگاہ جمائی۔ پہلی بار جب وہ اس سے ملی تھی تو وہ اس کے بالوں کا رنگ برگنڈی تھا اور وہ کلین شیو تھا۔ جبکہ آج اس کے بالوں کا سنہری بھورا ہونے کے ساتھ ساتھ فرنچ داڑھی بھی رنگی ہوئی تھی کان میں پلاٹینم کی بالی ڈلی تھی۔ ہاتھوں میں چند ایک انگوٹھیاں اور کلائیوں میں ڈھیر سارے بریسلٹس نما بینڈز...... اب اس میں ہی کوئی انسانوں والی بات ہوتی تو وہ اسے پہچانتی ناں...... پیا نے ہولے سے سر جھکا اور زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی۔ ''نائس ٹو میٹ یو۔'' سوری ملے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ناں تو میں فوری طور پر آپ کو پہچان نہیں پائی! اس کی پچھلی آفر ذہن میں آتے ہی وہ فوراً شائستگی سے بولی تھی۔ آخر کو وہ نیویارک کا ایک نامور مصور تھا اور پیا کے پورٹریٹ بنانے کا خواہشمند تھا۔ ''ملے ہوئے تو کافی عرصہ نہیں گزرا البتہ آپ کے ذہن سے ضرور محو ہو گیا ہوں شاید۔'' اپنائیت کی حد تھی اور پیا زبان سے نابلد...... سو جہاں انگریزی کا جملہ ذہن سے محو ہوا وہیں پر مسکراہٹ چہرے پر دوبارہ سے عود آئی۔

''اٹس او کے...... یہ میرا کارڈ رکھ لیں جب بھی ضرورت ہو مجھے کال کر سکتی ہیں اینی ٹائم'' وہ جاتے جاتے پلٹا پیا کے ہاتھ میں کارڈ ابھی بھی ویسے ہی تھا ہوا تھا۔ ایک ریکویسٹ کی تھی میں نے آپ سے...... آپ کا چہرہ مجھے ایشیا کے تمام خوبصورت چہروں سے زیادہ خوبصورت لگتا ہے اور میں آپ کا پورٹریٹ بنانا چاہتا ہوں...... پلیز یہ میری دل کی خواہش ہے اور دل کی خواہش پوری کرنے کی میں ہر ممکن کوشش کیا کرتا ہوں۔ میں آپ کو منہ مانگی قیمت دوں گا! اتنا کہہ کر وہ رکا نہیں تھا جلدی سے آگے بڑھ گیا تھا پیا حیرت سے گم صم پتھر کی مورت بنی کھڑی رہ گئی۔

کیسا ساحر سا اجنبی تھا...... اس کی باتوں کے سحر میں گم رہنے کے بعد وہ دھیرے سے چونکی اور میکس کروک کے حوالے سے اپنی پہلی رائے نیویارک شہر کی فضاؤں کے سپرد کی تھی۔



کیا اس نے تمہیں معاوضے کی بھی آفر دی......؟ پریت جو صوفے سے ٹیک لگا کر نیم دراز تھی پیا کی ساری بات سننے کے بعد لیٹے سے اٹھ بیٹھی پیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''منہ مانگی قیمت!'' پیا نے مزید بتایا۔

ہوں! پریت نے پرسوچ ہنکارا بھرا۔ معاملہ تو کافی سیریس لگتا ہے۔ اس نے پیشانی کو مسلتے اٹھ کر گلاس وال پر پڑے پردے سرکائے۔ شام کا اندھیرا گہرا ہونے لگا تھا کوئین سٹی اپارٹمنٹ کی ہلکی اور تیز روشنیاں ماحول کو سنہرا روپ پہنانے لگیں۔ پیا نے ایک لمحے کو ان سنہری روشنیوں پر نگاہ جما دی......! اسے میکس کروک کی سنہری آنکھیں اور ان میں چھپا سنہرا پن یاد آیا...... شاید کہ اسے اندازہ ہوا ہو کہ اس کی آنکھوں کا سنہرا پن کتنا پراثر اور دلفریب دکھتا ہے کہ دیکھنے والا مسحور و مبہوت ہو کر بس دیکھتے ہی رہنے کی خواہش کرنے لگتا ہے۔ ''تو تم کیا چاہتی ہو...... اس کی آفر قبول کر لینا چاہتی ہو یا نہیں؟'' پریت نے فریج سے فروٹ پڈنگ کا پیالہ نکال کر لاتے اس کو گہری سوچ میں گم بیٹھے دیکھ کر پوچھا تھا۔ ''پتہ نہیں...... میں کیا چاہتی

ہوں مجھے تو یہ تک نہیں معلوم کہ اسے میرا چہرہ ایشیا کے تمام خوبصورت چہروں سے زیادہ حسین کیوں دکھتا ہے؟'' شیشے کے پیالے میں اپنے لیے پڈنگ نکالتے اس نے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا تھا۔

''خیر...... خوبصورت تو تم ہو اگر وہ ایسی کوئی خواہش رکھتا بھی ہے تو میرا نہیں خیال کہ وہ کچھ ایسا غلط بھی ہو سکتا ہے؟'' پریت نے پڈنگ کا چمچ بھر کر منہ میں رکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔ ''میری جگہ اگر تم ہوتی تو کیا کرتیں؟'' پیا نے پیالہ خالی ٹیبل پر رکھتے اس کی طرف دیکھا تھا۔

''سمپل...... خود کو خوش نصیب تصور کرتے فوراً ہاں کر دیتی...... مگر تمہارا ذرا مسئلہ دوسرا ہے! فرحاب بھائی ذرا'' وکھرے ٹائپ اور مزاج'' کے ہیں پھر تمہارا مذہب بھی ان سب خرافات میں پڑنے سے منع کرتا ہے تمہیں ان سب باتوں پر بھی دھیان دینا چاہیے! تم فرحاب کے بارے میں اکثر ایسی الجھی اور غیر مبہم سی باتیں کر جاتی ہو...... مجھے تو فرحاب میں ایسا کچھ غلط نہیں نظر آتا جس کا اشارہ مجھے تمہاری باتوں سے ملتا ہے۔ پیا نے الجھ کر پریت کو دیکھا تھا جو اس کی بات سن کر دھیمے سے مسکائی تھی۔

''تم فرحاب بھائی کو کتنے عرصے سے جانتی ہو؟'' پریت نے ایک الگ اور انوکھا سا سوال کیا تھا۔

''ظاہر ہے پچھلے تین ماہ سے ہی! جب سے میری شادی ان کے ساتھ ہوئی ہے۔'' پیا کو اس بے وقت کے سوال سے کوفت ہوئی پریت اس کی بات سن کے دھیمے سے مسکرائی۔

''میں انہیں پچھلے سات سالوں سے جانتی ہوں۔ تب سے جب وہ یہاں نئے نئے شفٹ ہوئے تھے۔ کچھ ان کے ماضی کے بارے میں جانتی ہو۔'' پریت نے اگلا سوال کر کے پیا کو مزید حیران اور لاجواب کیا تھا۔

''نہیں'' پیا کا لہجہ کمزور تھا۔

''لوگوں کو جاننے کا دعویٰ کبھی بھی اتنی جلدی نہیں کرنا چاہیے پیا! اور شوہروں پر بھی یہ دعویٰ پورا نہیں اتر پاتا کیونکہ مرد کی فطرت ایسے ریشمی گتھی کے جیسی ہوتی ہے جسے سلجھاتے سلجھاتے عمر گزر جاتی ہے مگر گتھی کی بعض گرہیں ویسے ہی مضبوط رہتی ہیں اور کبھی کھل بھی نہیں پاتیں۔

''تم انسانوں کی زبان میں بات نہیں کر سکتیں کیا...... مجھے فلسفہ جھاڑنے والوں سے شدید چڑ محسوس ہوتی ہے۔'' پیا نے چڑ کر اسے ٹوکا تھا۔ پریت نے کندھے اچکائے۔

''تم افراح کو جانتی ہو؟'' اچانک پریت کو یاد آیا تو پوچھ بیٹھی۔

''یہ محترمہ کون ہیں؟'' پیا کی بےزاری عروج پر تھی۔

''تمہیں فرحاب بھائی نے بتایا نہیں؟'' پریت کے لہجے میں حیرت تھی۔ پیا کو مزید الجھن محسوس ہوئی۔

''اب بتا بھی چکو پریت! مجھے بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے تمہارے پزل!'' پریت نے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھا جس پر واضح طور پر پریشانی کے سائے لرز رہے تھے۔

''ایسی تو کوئی خاص بات نہیں تھی یار! بس وہ بھی تمہاری طرح بہت خوبصورت لڑکی تھی ایران کی تھی تو مجھے یاد آ گئی......'' پریت نے بات

بنائی حالانکہ اس کا لہجہ واندازواضح طور پر بات بدلنے کا اشارہ دے رہے تھے۔

پھر فرحاب کا ذکر تم نے کیوں کیا؟ پیا نے پریت کی طرف جانچتی نظروں سے دیکھا۔ وہ فرحاب بھائی کی منگیتر رہی تھی کافی عرصہ! پریت نے دھماکہ کرکے پیا کے وجود کے پرخچے اڑائے وہ حق دق بیٹھی رہ گئی۔

''تو...... فرحاب نے اس کے ساتھ شادی کیوں نہ کی؟'' پیا کو نئی الجھن نے گھیر لیا تھا۔ پتہ نہیں یہ معمہ تو حل نہیں ہو سکا مگر دونوں میں انڈرسٹینڈنگ کمال کی تھی محبت بھی بہت تھی۔'' پریت نے اوپن ائیر کچن میں کھڑے کافی پھینٹتے ہلکے پھلکے لہجے میں جواب دیا تھا۔'' آخر کوئی وجہ تو ہوگی ناں پریت۔'' پیا کی آواز اور لہجہ دھیما تھا وہ بھی لاؤنج سے اٹھ کر اس کے پیچھے کچن میں چلی آئی تھی۔

جہاں تک میرا تجربہ ہے تو اس نے محبت اور منگنی کا ڈھونگ فرحاب بھائی سے صرف اپنا الوسیدھا کرنے کے لیے رچایا تھا۔ وہ فرحاب بھائی سے محبت نہیں کرتی تھی اپنے کزن ایشل سے کرتی تھی جو وہیں ایران میں ہی رہتا تھا۔ وہ یہاں پڑھنے کے لیے آئی تھی اور یہاں کی رہائش، کھانا پینا اور دیگر ضروریات سب فرحاب بھائی کے ذمے تھیں حتیٰ کہ اس کی یونیورسٹی کی فیس تک میں نے فرحاب بھائی کو پے کرتی دیکھی تھی۔ مگر وہ فرحاب بھائی کے ساتھ مخلص نہیں تھی۔ اس نے اپنا مطلب پورا ہوتے ہی آنکھیں ماتھے پر رکھ کر بہت چھوٹی سی بات کو جواز بنا کر منگنی توڑ دی اور واپس ایران چلی گئی تھی۔ پریت نے خاموش ہو کر پیا کا چہرہ دھواں دھواں دیکھا۔

''کیسا جواز؟'' پیا کے لہجے میں حیرت و دکھ کی سی ملی جلی آمیزش تھی۔

''اس کا ایشل کے ساتھ کزن سے زیادہ بے تعلقی کا رشتہ دیکھا تھا میں نے...... سرعام ایک دوسرے کے گلے میں بازو حمائل کر کے پھرتے رہتے تھے دونوں...... ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ وقت بتانا اور آدھی رات سے زیادہ باہر رہنا...... فرحاب بھائی جیسے پوزیسو مرد کی برداشت سے باہر تھا مگر افراح کو لگتا تھا کہ فرحاب بھائی اس پر اور اس کی محبت پر شک کرتے ہیں۔ وہ ایک نفسیاتی مریض ہیں حالانکہ ہر مرد پوزیسو ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے جس خطے سے تعلق رکھتا ہو جس مذہب کا پرچار کرتا ہو۔ سوائے چند ایک کو چھوڑ کر مرد کی فطرت اوپر والے نے ایک ہی بنائی ہے سارے مرد ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔'' کافی کا گرم گرم مگ اس کے سامنے رکھتے اس نے اپنی بات مکمل کی تھی۔'' اور ویسے بھی وہ تو موقع کی تلاش میں تھی۔ اسی بات کو جواز بنا کر بڑھاوا دے کر بھاگ نکلی اپنے ملک...... فرحاب بھائی کو اس کے بعد میں نے بہت عرصہ گم صم رہتے دیکھا تھا یا سچ میں اس کا عورت ذات پر سے اعتماد ختم ہو گیا تھا...... بہرحال وہ پسند نہیں کرتے اور شاید ہر عورت کو ہی اب افراح کی طرح سے سمجھتے ہوئے کسی کو بھی قابل اعتبار نہیں گردانتے......'' اس کی بات کے ختم ہوتے ہی پیا کے ذہن میں جھماکا ہوا تھا اسے چانک اس روز جب وہ واثق سے بات کر رہی تھی تو فرحاب کا کارڈلیس چھین لینا یاد آیا تھا۔ تو یہ وجہ تھی اس نے سمجھ کر سر ہلایا فرحاب کو پیا کا واثق کے ساتھ فری انداز میں بات کرنا پسند نہیں آیا تھا۔ تو ایسا بھلا کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ میکس کروک کو اس کا پورٹریٹ بنانے کی اجازت دے دیں گے...... کچھ بھی ہو پر پیا کو اپنے کردار کو اپنے کسی عمل و فعل سے فرحاب کی نظروں میں مشکوک نہیں بنانا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ میکس کو انکار کر دے گی!



بالکنی میں کھڑے ہو کر اس نے ایک نظر دوربین کی مدد سے دور کوئین سٹی اپارٹمنٹ کی رہائشی اس لڑکی کا چہرہ کھوجنے کی کوشش کی جو آج کل شاید ہر کام سے زیادہ اس کے لیے اہم ہوگئی تھی وہ لڑکی میکس کروک کے حواسوں پر چھا گئی تھی۔ اس نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں کے نزدیک کی...... لیکن بالکنی خالی تھی میکس کو بے حد کوفت ہوئی وہ پچھلے ڈیڑھ دو ماہ سے روزانہ ہر کام چھوڑ کر شام کو بالکنی میں آکھڑا ہوتا تھا لیکن اب وہ بالکنی میں نہیں آتی تھی۔ اسے اس چہرے کو دیکھنے کی شدید طلب ہو رہی تھی اور یہ طلب بری تھی مگر وہ مجبور و حیران تھا کہ آخر وہ چہرہ اس کے ذہن پر اس قدر سوار کیوں ہو گیا ہے اس چہرے کا ایک ایک نقش بولتا تھا اور ہر بولتا نقش میکس کے دل پر نقش تھا...... اس نے آنکھیں موند کر کرسی کی بیک سے سر ٹکاتے اس کو تخیل کے پردے پر دیکھا...... گہری سیاہ بھوری آنکھیں...... جو انہیں گہرائی سے دیکھنے والوں کو اپنا اسیر بنا کر بھی حیرت سے دیکھتی رہتی ہیں چہرے پر سادگی و بھولپن ایسا کہ بڑے بڑے بادشاہ وقت اسی معصومیت پر اپنا تخت و تاج قربان کر دیں ہونٹ گداز...... مگر نرمی کا ایسا تاثر دکھتا گویا گلاب کی نازک پنکھڑی ہو راج ہنس جیسی اٹھی ہوئی گردن، مشرقیت کا ثبوت دیتے لمبے گھنے سیاہ بال اور سراپا ایسا گویا قدرت نے کسی سانچے میں ڈھال کر تخلیق کیا ہو۔ ہاتھوں کی انگلیاں سپید اور مرمریں اور پاؤں کی ایڑیاں بے حد نرم کہ جن سے خون کی بوندیں ٹپکتی محسوس ہوں...... وہ قدرت کا شاہکار تھی۔

''پور میکس! یہ لڑکی تمہیں پاگل کر کے ہی چھوڑے گی۔'' میکس خود کلامی کرتے آنکھیں مند کر اس روز اپنی اور اس کی اسٹور پر ہونے والی ملاقات یاد کر رہا تھا۔ وہ اپنے کام میں اس قدر منہمک تھی کہ میکس اس کے پیچھے کافی دیر تک کھڑا اس کے بالوں میں ڈلے بل گنتا رہا تھا مگر اسے احساس تک نہ ہوا تھا اس کے بال اتنے نرم اور چمکدار تھے کہ میکس کا دل بے اختیار چاہا وہ ان بالوں کی نرمی کو محسوس کرے چاہے صرف ایک بار...... بس ہلکا سا ہی سہی مگر وہ ان کو چھو کر محسوس ضرور کرے۔ مگر اسے بے حد دکھ ہوا تھا کہ وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی وہ سوال پر سوال کرتے زیادہ سے زیادہ اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ اتنی ہی خاموش تھی یا شاید کم گو...... یا پھر میکس کے ذہن میں جھما کا ہوا تھا اسے زبان کا مسئلہ ہو وہ یہاں نئی نئی آئی تھی اور ہوسکتا ہے اس نے انگریزی زبان نہ سیکھی ہو اسے خود پر بے حد حیرت ہوئی تھی ایک خیال برقی کوندے کی مانند اس کے دماغ میں لپکا اور وہ اندر اپنا سیل فون اٹھانے گیا تھا جلدی سے واپس آنے کے بعد اس نے جوزف کو کال کی تھی دوسری جانب اسے اس کی بے زاری ہیلو سنائی دی تھی غالباً وہ آفس میں تھا۔

''تمہیں میامی بیچ جانا ہے میرے ساتھ۔'' اس نے فوراً اسے اس کی طبیعت کے مطابق لالچ دینے کے لیے کہا تھا۔

''تمہارے جیسے کھڑوس کے ساتھ کیوں جانے لگا...... اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ کیوں نہ جاؤں'' میکس ہولے سے مسکرایا۔

''اوکے ڈن...... میامی کے سب سے لگژری ری زورٹ میں بکنگ میری طرف سے منظور۔ دوسری جانب آفس کی کرسی پر اونگھتا جوزف پٹ سے آنکھیں کھول کر سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

''اتنی بڑی اور مہنگی آفر کس خوشی میں؟'' اس کی حیرت بجا تھی۔

''بس تو دوست ہے تو سوچا تجھے کچھ عرصے کے لیے کسی صحت افزا مقام پر فریش ہونے کے لیے بھیجا جائے۔''

''اتنی مہربانی کس لیے جانتا ہے ناں پورے 35 ہزار ڈالر ایک ہفتے کی بکنگ کے ہیں کسی بھی اچھے ری زورٹ کے چارجز......اور تو دمڑی پلا کر رونے والا آخر اتنی بڑی آفر دے بات ہضم ہو بھی تو کیسے......!'' میکس کروک قہقہہ لگا کر دل کھول کے ہنسا۔

''خیر.....تم جیسے ناشکرے دوستوں سے تو مدد میری ہی بچائے جتنا بھی کھلا دوں تم احسان نہیں مانو گے.....'' میکس نے اپنے تئیں اسے شرم دلانے کی کوشش کی۔

''او بابا......احسان کیسا جتنا مشکل اور لمبا چوڑا کام تم مجھے سونپتے ہو اس کو کرتے کرتے میں کم از کم سو بار خود پر لعنت بھیجتا ہوں؟'' جوزف بے حد چڑا تھا۔

''ہوتے ہیں ناں تجھ جیسے کچھ دوست......آستین کا سانپ جو دوست کی خوشی کے لیے نیک تمنائیں تک نہیں رکھتے دل میں......مدد کرنا تو دور کی بات۔'' میکس نے اسے شرمندہ کرنے کی اپنے تئیں ایک مرتبہ پھر کوشش کی۔

''اچھا بولو......کیا کام ہے؟'' وہ ذرا ڈھیلا پڑا۔

''یہ ہوئی ناں بات......'' میکس بچوں کی مانند جذبات سے اچھلا۔

اچھا زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ آفر واپس لے لوں گا! چل جلدی بول!

''مجھے اردو سیکھنی ہے۔ میکس نے جوزف کے سر پر دھما کہ کیا۔

''کیا......'' جوزف تو آفس کی کرسی پر بیٹھا ہوا میں دو فٹ اچھلا ''تو کہیں مصوری کرتے کرتے پاگل تو نہیں ہو گیا......!''

''ہاں شاید......میکس نے پیا کے سراپے کو تخیل کے پردے پر لہراتے دیکھ کر اعتراف کیا۔

''مگر کس لیے یار......پاکستانی انگریزی سیکھتے ہیں تو ان کی زبان سیکھے گا آخر تجھے ملے گا کیا......!'' وہ ابھی تک حیرت میں تھا غلط بھی نہیں تھا میکس کروک کو بیٹھے بٹھائے ایسے ہی انوکھے کام سوجھتے تھے۔

''ملے گا تو بہت کچھ تو بس کسی پاکستانی ٹیوٹر کا بندوبست کر دے اور ایک بات اور......شام کو میرے اپارٹمنٹ آنا کچھ دیگر ضروری باتیں تم سے ڈسکس کرنی ہیں۔'' نیا حکم دیتے جوزف کو حیران چھوڑتے اس نے فون بند کر دیا تھا۔ جوزف کا دل چاہا اپنا بغیر بالوں والا سر نوچ لے۔



تو پاگل ہے یار! شام کو حسب وعدہ وہ اس کے گھر پہنچا تھا۔ میکس کی بات سنتے اس نے حیرت سے استفسار کیا تھا!

''پتہ نہیں یار......میں خود یہ بات نہیں جانتا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے وہ چہرہ مجھے یوں اس قدر کیوں دیوانہ بنا رہا ہے میں بہت کوشش کرتا ہوں اس کا خیال دل سے نکالنے کی مگر وہ اس قدر میرے ذہن پر سوار رہتی ہے!'' میکس کروک کے لہجے میں بے چارگی تھی۔ ''اردو زبان اسی کے لیے سیکھنا چاہتے ہو!'' جوزف نے تصدیق کے سے انداز میں پوچھا تھا۔ ''ہاں......اسے انگریزی بولنا نہیں آتی جوزف......اور کیا ضروری ہے کہ میں اس کے انگریزی سیکھنے کا انتظار کروں میں خود بھی تو اس کی زبان سیکھ سکتا ہوں''

''اور اگر وہ اپنا پورٹریٹ بنانے پر بھی رضامند نہ ہوئی تو کیا کرو گے؟''

''میں اس کی زبان سیکھ ہی اسے لیے رہا ہوں کہ اسے قائل کر سکوں...... میں نہیں جانتا کہ اس چہرے میں ایسا کیا ہے جو اوروں سے الگ ہے، وہ اتنی پاکیزہ اتنی معصوم اور اتنی پارسا دکھتی ہے کہ دل چاہتا ہے کہ اس کی پرستش کی جائے۔ اگر مدر میری کا وجود ہمارے زمانے میں ہوتا تو یقیناً وہ اس جیسی ہوتیں۔'' میکس کروک نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

''تم بہت بڑی بات کر رہے ہو میکس!'' جوزف نے اسے ٹوکا تھا۔

''غلط نہیں کہہ رہا......تم خود بھی میری بات کی تائید کرو گے!''

''ٹھیک ہے تم مجھے اس گروسری اسٹور کا ایڈریس دے دو جہاں وہ کام کرتی ہے باقی کی معلومات میں خود پتہ کر لوں گا منڈے کی صبح میرے آفس آ جانا تمہاری مطلوبہ معلومات میرے ٹیبل پر ہوں گی!'' جوزف نے گہری سانس فضا کے سپرد کرتے کہا تھا وہ جانتا تھا میکس کروک ویل آرگنائزڈ بندہ ہے وہ سیدھے اور شفاف راستے کا انتخاب کرتا ہے شارٹ کٹ اسے مطمئن نہیں کر پاتے۔ اگر جوزف اس کی جگہ ہوتا تو اس لڑکی کو بغیر بتائے آبزرو کر کے یا اس کی کسی بھی ہڈن کیمرے (Hidden Camera) سے فوٹیج لے کر پورٹریٹ بنا کر اپنے اگلے ایگزیبیشن میں اچھے سے کیپشن کے ساتھ لگا دیتا۔ اور پوچھ گچھ پر صاف اسے اپنے تخیل کی پرواز سے تشبیہ دے کر جان چھڑا لیتا مگر وہ میکس کروک تھا جو ایسا نہیں کر سکتا تھا۔

''نہیں منڈے کو رہنے دو......منڈے کی شام مجھے اٹلی کے لیے نکلنا ہے۔ فلورنس میں میری سیکنڈ ایگزیبیشن ہے سنڈے کی شام تک اگر ہو سکے تو گھر چلے آنا اکھٹے ڈنر کے لیے نکلیں گے......!'' جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے اس سے آنے کا وعدہ کیا تھا۔



وہ اکیلی ہی اسٹور پر تھی فرحاب شفیق دو دن کے لیے بوسٹن گیا ہوا تھا۔ پیا بہت جلدی تمام کام سیکھ گئی تھی اور فرحاب کو اب اسٹور کی کوئی پریشانی بھی نہیں رہی تھی۔ ناصر (ہیلپر) کے ہمراہ اب پیا سٹور بہت اچھے انداز میں ہینڈل کر سکتی تھی سو وہ بہت مطمئن انداز میں اسے دو دن بعد آنے کا کہہ کر چلا گیا تھا ہاں البتہ اس نے پیا کو جلدی اسٹور بند کر کے جانے کی ہدایت کرنے کے ساتھ ساتھ پریت اور جسی بھاجی کو بھی اس کا خاص خیال رکھنے کی تاکید کی تھی۔ آج دن میں خوب بارش برسی تھی اور اب نیویارک کی فضائیں سرد اور برفیلی ہو رہی تھیں۔ پیا نے پریت کو کال کر کے اسے پک کرنے کا کہا تھا وہ اسے اسٹور بند کرنے کا کہہ کر کونے والی فوٹو شاپ پر آنے کے لیے کہہ رہی تھی پیا نے حامی بھر کر فون ابھی رکھا ہی تھا کہ کچھ امریکن حبشی مرد و خواتین گروسری کرنے اسٹور میں داخل ہوئے تھے۔ پیا اب گھر جانا چاہتی تھی رات کے نو بجے تھے مگر بارش کی وجہ سے رات زیادہ گہری اور ہولناک دکھ رہی تھی ناصر چار بجے ہی کیش بینک میں جمع کروانے لے گیا تھا سو پیا کو اب لاک ہی لگانے تھے اس نے باقی سیکشنز کی لائٹس آف کر دیں صرف وہی سیکشن جلتا رہنے دیا جس میں حبشی مرد اور خواتین شاپنگ کی اشیاء دیکھ رہے تھے اس نے کاؤنٹر کے پیچھے سے اپنا لانگ کوٹ اور پرس اٹھایا ہی تھا کہ اس نے اپنی کن پٹی پر کسی سخت چیز کا گمان کیا اس نے بے اختیار مڑ کر دیکھا تو دو حبشی خواتین ریوالور اور اس کی کنپٹی پر رکھے اس سے پیسوں کا تقاضا کر رہی تھیں۔

''پیسے کہاں ہیں...... ویئر از منی...... ! جپسی مرد بھی ہاتھوں میں چاقو پکڑے اب اس کے نزدیک آ گئے تھے۔ پیا نے ان کے ہاتھوں میں پکڑے چاقو دیکھے اور پھر ان چاروں کو دیکھا...... اس کے اوسان خطا ہونے لگے تھے۔ اسے بچانے والا کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ اجنبی پردیس ملک میں چند پیسوں کے عوض جپسیوں کے ہاتھوں بے دردی سے ماری جائے گی اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا وہ کسی کو پکار بھی نہیں سکے گی۔

ویئر از منی...... گیوی...... چاقو کی نوک سے اس کی ٹھوڑی چھوتے ہوئے اونچے لمبے قد کا جپسی غرایا تھا اور اس کا غرانے کا یہ منظر گلاس وال کے پار کسی نے حیرانی سے دیکھا تھا۔ اس نے فوراً معاملے کی تہہ تک پہنچتے پولیس کو کال کی اور خود گاڑی سے نکل کر سپر اسٹور کی جانب بڑھا۔ پیسے نہیں ہیں میرے پاس...... ہم یہاں کیش نہیں رکھتے! پیا کے جواب دینے پر اس جپسی نے پیا کی ناک پر پوری قوت سے مکا مارتے اسے غلیظ گالی دی تھی۔ پیا کی ناک سے خون کا فوارہ پھوٹ نکلا تھا۔

''گیوی وا سائنڈ چیک...... گیوی ہری اپ!'' ایک اور مکا اس کے سر میں کنپٹی کے نزدیک مارتے اس نے اسے اگلا آپشن دیا تھا پیا کے سامنے کنپٹی پر لگنے والے مکے سے زمین و آسمان گھومنے لگے تھے وہ تو انہیں چیک بھی نہیں دے سکتی تھی کیونکہ بینک اکاؤنٹ فرحاب شفیق کے نام تھا پیا اور اس کا جوائنٹ اکاؤنٹ بھی نہیں تھا۔ ''میں یہاں معمولی ورکر ہوں...... میرے پاس کوئی چیک بک نہیں ہے۔'' اس نے گھومتے سر کو بمشکل دونوں ہاتھوں سے تھامتے انہیں جواب دینے کی کوشش کی تھی۔

''یو بلڈی......'' چاقو پوری قوت سے اس کے سینے میں اتارتے اس جپسی کے ہاتھ کو کسی نے اچانک ہی پکڑا تھا۔ اسی وقت پولیس کی گاڑی کا سائرن بجنے لگا تھا جپسیوں نے وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت جانی تھی مگر ایک جپسی کو میکس نے پکڑ لیا تھا دوسرے جپسی ابھی زیادہ دور نہیں گئے تھے یقیناً انہیں بھی پولیس پکڑ سکتی تھی اور پھر وہ کوئی پاکستانی پولیس تو تھی نہیں...... پریت پچھلے پندرہ منٹ سے پیا کا نکڑ پر کھڑی انتظار کر رہی تھی جو دو منٹ کا کہہ کے ابھی تک نہیں آئی تھی فضا میں پولیس کے بجتے سائرن اور مرکزی سڑک پر لوگوں کی بھیڑ بھاڑ دیکھ کر پریت کو انہونی کا احساس ہوا تھا اس نے فوراً سپر اسٹور جس کا نام انہوں نے اے۔ بی سپر سٹور رکھا تھا گاڑی فوراً ان کی جانب موڑی تھی مگر آگے کا منظر دیکھ کر پریت کو اپنے اوسان خطا اور ہاتھوں پیروں سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔ چند پولیس اہلکار ایک نوجوان لڑکے کی مدد سے بے ہوش پیا کو اٹھاتے گاڑی میں ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ حواس باختہ سی پریت فوراً بھیڑ کو چیرتی پیا تک پہنچی تھی۔ میکس کروک نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا وہ یقیناً پریت ہی تھی جو اس کی ایگزیبیشن والے روز اس کے ساتھ ساتھ تھی۔

''کیسے ہوا یہ سب!'' پریت بے ہوش پڑی پیا پر نگاہ جمائے پوچھ رہی تھی۔

چند ایک جپسیوں نے روبری کرنے کی کوشش میں پیا کو زخمی کر دیا ہے وہ تو اتفاق سے میں یہاں سے گزر رہا تھا جو میری نظر پڑ گئی ورنہ شاید بہت دیر ہو جاتی! میکس نے ہسپتال پہنچ کر پیا کو ایمرجنسی میں ایڈمٹ کروانے کے بعد تسلی سے پریت کو ساری تفصیل سے آگاہ کیا تھا۔

''تھینکس اے لاٹ سر...... میکس اگر آپ نہ ہوتے تو یقیناً بہت دیر ہو جاتی......'' ساری تفصیل سننے کے بعد پریت نے تشکر سے کہا تھا۔

''پلیز ایسا کہہ کے مجھے شرمندہ مت کریں...... انسانیت کے ناطے یہ تو میرا فرض تھا اور فرائض کی ادائیگی میں شکریہ کیسا!'' جواباً وہ بہت

اپنائیت سے بولا تھا تبھی ایک ڈاکٹر اور نرس باہر نکل کر ان کے نزدیک آئے تھے۔

''مریض کا خون بہت بہہ چکا ہے اور ہمیں فوری طور پر بلڈ کی ضرورت ہے 0 پازیٹو بلڈ کا فوری طور پر انتظام کریں۔ ہمارے بلڈ بینک میں ختم ہو چکا ہے۔''

او پازیٹو تو میرا بھی ہے۔ ڈاکٹر میں بلڈ دینے کو تیار ہوں۔ وہ پریت کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر ان کے ساتھ چل پڑا پریت اس کی حرکات وسکنات اور افراتفری دیکھ کر رہ گئی تھوڑی دیر بعد جسی سنگھ بھی آ گیا تھا پریت نے ساری صورتحال اور پیا کی کنڈیشن بتاتے اسے میکس کروک کے متعلق بتایا تھا۔ ''بلڈ میکس نے دیا ہے...... جسی بھاء جی کے لہجے میں بے حد حیرت پنہاں تھی۔ سارے چارجز بھی اس نے دیئے!'' پریت نے جسی سنگھ کی حیرت میں مزید اضافہ کیا۔

''کیا بات ہے پریت! انسانیت کے جذبے سے لبالب بھری شخصیت کا مالک ہے پھر تو...... حالانکہ اتنا مشہور بندہ ہے پر غرور نام کو نہیں......'' اپنے سادہ انداز بیان میں اس نے ایک بڑی بات کی تھی سکھ برادری چاہے جتنا مرضی پڑھ لکھ جائے پر اپنے اقدار، رواج اور زبان کی اہمیت کو کبھی بھی نہیں بھولتے۔ آپ لندن یا کینیڈا جہاں بھی سکھوں کو دیکھیں گے وہ اپنی زبان پر موٹ کرتے نظر آئیں گے جذبہ دوستی اور ہمدردی و خلوص اس قوم کی رگ رگ میں سینچ سینچ کر بھرا ہوا ہے۔

''ہاں...... میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ میکس کروک کی ذات عاجزی وانکساری کا منبع ہے...... آج جس طرح سے اس نے پیا کی مدد کی وہ واقعی میں قابل تعریف وتحسین ہے......!''

''پر مجھے ایک بات بہت پریشان کر رہی ہے پریت!'' جسی بھاء جی نے پیشانی مسلتے فکرمندی سے کہا تھا۔

''کون سی بات......'' پریت کو بھی تجسس ہوا تھا۔

''میکس کروک کیتھولک ہے جبکہ پیا مسلمان...... کیا خبر ایک مسلمان لڑکی کو اجازت نہ ہو ایک غیر مسلم سے بلڈ لینے کی......'' جسی سنگھ نے ایک خاص اور اہم نکتہ اٹھایا تھا جس پر شاید باقی کسی کی سوچ ہی نہ جاتی! پریت کا جی چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

''ہائے بابا جی...... تسی پاگل ہو گئے او...... انسانیت کا رشتہ سب سے بڑا رشتہ ہے اور جب کسی کی زندگی کا سوال ہو تو ایسے چھوٹے موٹے مسائل نظرانداز ہو جاتے ہیں اور پھر جتنا میں نے قرآن کا مطالعہ کیا ہے تو اس میں مجھے وہ خیر کا دین لگا ہے اور ایسے نازک وقت کے حساب سے بھی یقیناً کوئی نرمی ہو گی ان کے مذہب میں۔'' تو ٹھیک کہہ رہی ہے پریتو! جسی سنگھ نے اس سے متفق ہوتے کہا تھا۔ کتنی مرتبہ کہا ہے کہ مجھے پریتو نہیں پریت کہا کریں مگر آپ بھی ناں جان بوجھ کے مجھے جلاتے رہتے ہیں! پریت کے خفا خفا انداز پر جسی سنگھ کو بے اختیار ہنسی آ گئی تھی۔ اوئے تجھے جلانے کا بھی تو اپنا ہی مزہ ہے۔ انہوں نے پریشان بیٹھی پریت کو چھیڑ کر اس کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کی۔

انہیں وہاں بیٹھے تقریباً ایک گھنٹے سے زائد ہو گیا تھا جبھی نرس نے انہیں آ کر پیا کے ہوش میں آ جانے کی خوشخبری سنائی تھی۔ میکس ابھی لیبارٹری میں تھا۔ جسی سنگھ نے اس کے لیے گرماگرم کافی کے ساتھ کچھ اسنیکس منگوائے تھے کہ خون دینے کے بعد جسم میں بے حد نقاہت محسوس ہوتی

ہے اسی لیے ڈاکٹر بلڈ ڈونیٹ کرنے والے کو فوری طور پر گرم دودھ چائے یا کافی پینے کو کہتے ہیں تاکہ گرما گرم مائع خون کی مقدار یکساں کر کے جسم کے تمام حصوں کو خون فری طور پر مہیا بھی کرے اور مریض کسی قسم کی کمزوری یا نقاہت بھی محسوس نہ کرے۔ پریت پیا کی جانب بڑھی تھی مگر اس سے پہلے ہی پولیس اس کا بیان ریکارڈ کرنے کے لیے پہنچ چکی تھی۔ وہ پیا کے پاس جانے کے بجائے میکس کے پاس چلی آئی تھی جہاں جسی اسے کافی کے ساتھ ایک آدھ اسنیکس کھلانے کی کوشش کر رہے تھے اور میکس تھا کہ ضدی بچے کی طرح سے اینٹھ رہا تھا۔

''لو دیکھ لو پریت...... تمہارے فیورٹ پینٹنگ آرٹسٹ تو بہت ضدی واقع ہوئے ہیں کچھ کھا رہے ہیں نہ پی رہے ہیں۔'' پریت کو اپنے نزدیک آتے دیکھ کر فوراً جسی نے شکایت لگائی تھی۔ ''یہ تو بالکل بھی اچھی بات نہیں ہے میکس! دو ڈرپس بلڈ کی دینے کے بعد کچھ نہ کچھ آپ کو لازمی کھانا پڑے گا اور یہ ڈاکٹر کی ہدایت ہے جس پر عمل ہر اچھے اور فرمانبردار مریض کو کرنا چاہیے۔'' وہ جسی سنگھ کے ہاتھوں اسنیکس والی پلیٹ تھامتے بولی تھی ''ایسی کوئی بات نہیں پریت! بس میں نہ تو نقاہت محسوس کر رہا ہوں نہ ہی میرے دل کو گھبراہٹ ہو رہی ہے بلکہ میں تو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہا ہوں بہت خوشگوار موڈ ہو گیا ہے سکون سا محسوس کر رہا ہوں!'' اس نے کھلے دل سے اعتراف کرتے بے حد دوستانہ انداز میں بتایا تھا پریت کو حیرت بالکل بھی نہیں ہوئی کہ میکس کو ایسا ہی محسوس ہونا تھا مقابل اس کی پسندیدہ ترین ہستی جو تھی۔

''اوکے...... فی الوقت مجھے اجازت دیجیے کل مجھے اٹلی کے لیے نکلنا ہے۔ ابھی مجھے پیکنگ بھی کرنی ہے......'' اس نے کافی کا خالی مگ ٹیبل پر رکھتے اجازت طلب کی تھی۔ کافی کی مگ اور اسنیکس والی پلیٹ دونوں ہی ڈسپوزیبل تھے۔

''ارے پہلے پیا سے تو مل لیجیے۔'' پریت نے فوراً کہا تھا۔

''از شی او کے ناؤ؟'' اس نے جاتے جاتے مڑ کر پوچھا تھا۔ پریت نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

پاکستان میں بیٹھی اماں کو نجانے کیوں کل کا سارا دن اور رات ہول اٹھتے رہے تھے۔ ان کا دل طرح طرح کے واہموں اور اندیشوں سے گھرا ہوا سا تھا ایک دھڑکا سا تھا جو ان کے دل کو لگا تھا جانے کیوں مگر رہ رہ کر ان کی پیاسی ممتا پیا کے لیے تڑپ رہی تھی۔ وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھیں...... فی الفور...... زندگی میں پہلی مرتبہ انہیں اپنے کسی فیصلے پر پچھتاوا ہوا تھا۔ اور وہ پیا کو اتنی دور بیاہ کر بے حد پچھتا بھی رہی تھیں اگر وہ ان کے پاس ہوتی تو فوری طور پر اس کی خیریت سے آگاہ ہو جایا کرتیں مگر اب وہ سات سمندر پار بیٹھی تھی کہ جہاں دن اور رات کے اوقات میں ہی دن رات کا فرق تھا...... جب پیا کے ہاں دن ہوتا ان کی رات ہو رہی ہوتی اور جب وہ جاگ کر دن کے امور سرانجام دے رہی ہوتیں تب پیا آرام کے مزے لوٹ رہی ہوتی تھی۔ شام کو واثق گھر آیا تو انہوں نے بڑی بے تابی کے ساتھ اسے پیا کو کال کرنے کا کہا تھا۔ کچھ اس انداز میں کہ خود واثق بھی گھبرا گیا تھا۔ ''خیریت چچی جان؟'' نمبر ملاتے وہ متوحش پوچھ رہا تھا۔

''پتا نہیں خیریت ہے بھی کہ نہیں بیٹا...... مجھے تو طرح طرح کے واہمے ستا رہے ہیں۔'' ''اچھا آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہوگا انشاء اللہ! اس نے گھر کا نمبر ڈائل کیا تو وہ بند تھا اس نے پیا کا نمبر ٹرائی کیا تو وہ بھی بند تھا۔

''نمبرز آف جا رہے ہیں لینڈ لائن کوئی اٹھا نہیں رہا!''

''ہائے اللہ..... خیر کرنا میرے بچوں کے ساتھ..... ان کا فون تو کبھی بھی آف نہیں جاتا آج کیوں جا رہا ہے.....''تم نے فرحاب کا نمبر ملایا؟

''ہو گیا ہو گا کوئی مسئلہ چچی جان! آپ جانتی تو ہیں پیا کی لاپرواہ فطرت کو..... بزی ہو گی اپنے کسی کام میں اور سیل فون کسی نہ کسی کونے یا صوفے کے نیچے پڑا دہائی دے رہا ہو گا۔ ہاں فرحاب بھائی کا ملا کر پتہ کرتا ہوں!'' تھوڑی دیر بعد فرحاب سے بات چیت کرنے کے بعد انہوں نے چچی جان کو تسلی کروائی تھی۔

فرحاب بھائی تو کسی کام سے بوسٹن گئے ہوئے ہیں صبح لوٹیں گے..... میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ پیا سے رابطہ کر کے کہیں کہ آپ سے بات کر لے..... ویسے وہ اسے اپنے کسی سکھ دوست کی فیملی کے پاس چھوڑ کر بوسٹن گئے تھے۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں! واثق نے اماں کو تسلی دی تھی مگر ان کا وہمی دل پھر بھی مطمئن نہیں ہوا تھا۔

''گیٹ ویل سون پیا!'' میکس کروک نے اس کے زرد سے کھنڈے خوبصورت و حسین چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔ پیا کو شدید چوٹیں آئیں تھیں چیپی کا بھاری طرح طرح کے سٹونز سے مزین پلاٹینم کی انگوٹھی والا بھاری ہاتھ پوری قوت سے پیا کی ناک پر لگا تھا شکر تھا کہ ناک کی ہڈی ٹوٹنے سے بچ گئی تھی مگر اس کی ناک دائیں نتھنے سے بائیں تک پھٹ گئی تھی اس پر اسٹیچز لگائے گئے تھے۔ یہی حال کنپٹی کی چوٹ کا بھی تھا مگر وہاں اسٹیچز لگانے کی نوبت نہیں آئی تھی مگر اس کی ناک اور سر سے کافی سے زیادہ خون بہہ گیا تھا اور اسے ری کور کرنے میں یقیناً چند دن لگنے تھے۔

''تھینکس اے لاٹ فار ایوری تھنگ!'' پیا نے بمشکل تمام خود کو بولنے پر آمادہ کرتے کہا۔

یہ تو میرا فرض ہے پلیز ایسا کہہ کر مجھے شرمندہ مت کریں! اس نے مروت سے زیادہ شاید دل لگی نبھائی تھی شام سے جانے کتنی ہی بار اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرتے اس نے خود کو شاباش دی تھی اس نے بغیر اس کے علم میں لائے اس کا پورٹریٹ نہیں بنایا تھا وہ شادی شدہ تھی اور اس کا شوہر بے حد ماڈرن نظر آنے کے باوجود بھی بے حد پوزیسو اور کنزرویٹو خیالات کا مالک تھا۔ اس کے علاوہ تمام دیگر معلومات جوزف نے اسے شام کو بتائی تھیں وہ کانٹی نینٹل ڈیپارٹمنٹ سے وہاں لوٹ رہا تھا جب ایک آخری بار وہ اس کا چہرہ دیکھ کر اپنے جنون کو پرکھنا چاہتا تھا کہ آیا اس چہرے کو پورٹریٹ کرنا اس کے لیے ناگزیر ہے یا اس خواہش سے دستبردار ہوا جا سکتا ہے مگر اسے غور کرنے کا موقع نہیں مل سکا تھا گلاس ونڈو سے نظر آنے والا منظر اتنا دلخراش تھا کہ اس کے اپنے بھی ہوش اڑ گئے تھے۔ وہ چیپی مردوں اور عورتوں کی فطرت سے بخوبی آگاہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ پیسہ کی لالچ میں وہ اس کے خوبصورت وجود کا کیا حشر کر سکتے ہیں سو اس نے فوراً گاڑی سے نکلنے سے پہلے پولیس کو کال کرتے ان تک رسائی کی تھی بہت بچپن ہی میں وہ کراٹے میں بلیک بیلٹ رہ چکا تھا اور اس روز اس نے اپنی اسی صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے اس چیپی کو پکڑا تھا جس نے پیا پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ اور پھر اسے ہسپتال لانے اور بلڈ ڈونیٹ کرنے تک وہ سب کچھ میکانکی انداز میں ہوا تھا اس کے ذہن میں اور کوئی سوچ نہیں تھی ماسوائے اس کے کہ پیا کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔

وہ پیا کو اس حالت میں دیکھ کر بے حد پریشان تھا اس کے ذہن پر بس پیا ہی سوار تھی۔ کچھ دیر کو اس نے سوچا کہ وہ اپنا اٹلی جانا کینسل کر دے وہ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے ہی والا تھا کہ اس کے آرگنائزر کا فون آ گیا تھا۔ وہ اس سے ایگزیبیشن کے حوالے سے بات چیت کرتے ہوئے اٹلی کے لوگوں کے میکس کروک کی اپنے ملک میں ایگزیبیشن پر بے حد جوش و خروش کے بارے میں بتا رہا تھا۔ اٹلی جو فن پاروں کی زرخیز زمین

تھی جہاں آرٹ سڑکوں پر بکھرا ملتا ہے میکس نے اٹلی میں سڑکوں پر پینٹنگز بنی دیکھی تھیں اور اس قدر خوبصورت آرٹ کہ کیا ہی کوئی آرٹسٹ ایزل پر بنا پایا ہوگا۔ وہ لوگوں کی اس کی آمد کے متعلق خوشی اور جوش وجذبات کے ساتھ ساتھ اس قدر انتظار پر اپنی سوچ کو عملی جامہ نہیں پہنا پایا تھا وہ انہیں انکار نہیں کر پایا تھا سو اس نے اپنی ایگزیبیشن ختم ہوتے ہی وہاں سے واپسی کا قصد کرنے کا سوچا تھا حالانکہ اسے فلورنس کے علاوہ روم میں بھی اپنی ایگزیبیشن کرنا تھی پر اب اس کا ارادہ بدل گیا تھا۔

واثق کے فون کے بعد فرحاب نے پیا کا موبائل نمبر ٹرائی کیا تھا وہ بند تھا پھر اس نے سپر سٹور پر کال کی تو وہاں کسی نے بھی نہیں اٹھایا گھر پر کیا تو بھی یہی حال تھا فرحاب نے سوچا گھر کو لاک لگا کر وہ پریت کے ساتھ اس کے گھر چلی گئی ہوگی۔ لیکن پھر بھی اسے اپنا سیل فون تو اپنے پاس رکھنا چاہیے تھا۔ اسے پیا کی لاپروائی پر غصہ آ رہا تھا۔ اس نے جس وقت جسی بھاء جی کو کال کی تو اس وقت پیا دوبارہ بے ہوشی میں چلی گئی تھی کچھ ڈاکٹرز نے اسے خود بھی پرسکون رہنے کے لیے انجکشنز دیے تھے۔ جسی بھاء جی کے بتانے پر فرحاب کو شدید صدمہ پہنچا تھا اس کی ابھی اپنے سپر اسٹور کی انشورنس بھی مکمل نہیں تھی اور روبری کے دوران یقیناً وہاں توڑ پھوڑ بھی ہوئی ہوگی پھر پیا کو جو شدید چوٹیں آئیں تھیں اس کے علاج معالجے میں بھی کافی رقم خرچ ہونا تھی پولیس کیس میں وکیل کی فیس الگ بھرنی پڑتی۔ فرحاب شفیق نے لمحوں میں سارا حساب کتاب لگایا تھا وہ ایک کاروباری ذہن کا بندہ تھا جو نقصان یا گھاٹا کسی بھی طور پر گوارا نہیں کرتا تھا اس کے حالات بھی ایسے نہ تھے۔

''پیا اب کیسی ہے؟'' چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے تھکے تھکے سے لہجے میں پوچھا تھا۔ بہتر ہے...... مگر ابھی ہوش میں نہیں ہے۔ جسی بھاء جی نے اس کی پریشانی بھانپتے اسے تسلی دی تھی وہ جانتے تھے کہ فرحاب شفیق اپنی بیوی کے زخمی ہونے کی خبر سن کر بے حد مضطرب ہوا ہے حالانکہ وہ پیا سے زیادہ ان تمام اخراجات کے لیے پریشان ہوا تھا جو اس سارے ''کھڑاک'' کی صورت اسے بھرنے پڑتے۔ مگر فرحاب شفیق اپنے جذبات اور عزائم کو ہوا تک نہ لگنے دینے والا بندہ تھا۔ سو اس نے تاثر یہی دیا کہ وہ پیا کے لیے فکر مند ہوا ہے۔

''او کے...... میں جلدی ہی پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔''

''نہیں...... تم اپنا کام ختم کر کے لوٹو...... یہاں سارا معاملہ میں سنبھالوں گا ڈونٹ وری بھرجائی جی اب پہلے سے بہت بہتر ہیں۔'' جسی بھاء جی نے اسے تسلی دی تھی مگر فرحاب شفیق کو اب سکون کہاں آنا تھا بیٹھے بٹھائے اتنا خرچ اس کے حصے میں آ چکا تھا۔ ''نہیں یار...... کام تو میرا ابھی تقریباً ختم ہو چکا ہے میں آج رات ہی ٹکٹ بک کرواتا ہوں صبح تک انشاء اللہ میں پہنچ جاؤں گا۔''

''ٹھیک ہے یار...... جیسے تمہاری مرضی!'' جسی بھاء جی نے فون بند کیا تھا۔ فون بند کرنے کے بعد اس نے پاکستان فون کر کے بے حد پریشانی کا مظاہرہ کرتے پیا اور اپنے گھر والوں کو اطلاع کی تھی......

فرحاب شفیق کو دیکھ کر پیا خود پر ضبط نہیں کر پا رہی تھی اور بے اختیار رو دی تھی۔ فرحاب شفیق نے بے حد نرمی سے اس کا سر سہلاتے اسے خاموش کروایا تھا۔ چند لمحے کے لیے پیا کی مخدوش حالت دیکھ کر اسے اپنی سوچ پر بے حد شرمندگی ہوئی تھی۔ کچھ بھی تھا وہ اس کی بیوی تھی جو اس سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی وفادار بھی تھی۔ حالانکہ اس نے تو عرصہ ہوا عورت ذات پر اعتبار کرنا تو دور کی بات اسے درخور اعتنا سمجھنا ہی چھوڑ دیا

تھا۔افراح کی ذات سے ملنے والے صدمے نے اسے اس قابل چھوڑا ہی کہاں تھا وہ تو شادی کے نام سے ہی خائف تھا مگر پاکستان جانے پر اماں کی منت سماجت اور پھر خاندان کی شادی میں پیا کو دیکھ کر اس کا دل ایک مرتبہ پھر عورت ذات کے لیے گداز ہوا تھا۔اس کا دل ایک مرتبہ پھر اپنی زندگی کو رنگوں سے مزین کرنے کو چاہا تھا اور پھر پیا کی ذات نے اسے مایوس بھی نہیں کیا تھا وہ بے حد مخلص، بے ریا اور سادہ لڑکی تھی جو زمانے کی چالاکیوں سے لاعلم بس سیدھے راستے کی مسافر تھی ہیر پھیر یا راستہ بدلنے کی اسے عادت ہی نہ تھی۔

''جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پی! مجھ سے تمہاری یہ حالت دیکھی نہیں جارہی......!''

وہ اس کا ہاتھ نرمی سے سہلاتے ہوئے اب کی بار دل سے کہہ رہا تھا۔ پیا نے اس کے الفاظ سے نئی زندگی کی لہر اپنے پورے وجود میں دوڑتی محسوس کی تھی۔

''اب آپ آگئے ہیں نا اب میں جلدی ٹھیک ہو جاؤں گی!'' نقاہت کی وجہ سے اس سے بولا نہیں جارہا تھا مگر پھر بھی اس نے فرحاب شفیق کو جواب ضرور دیا تھا۔

''آپ ناصر سے ملے کیا؟'' کچھ دیر بعد اس نے پوچھا تھا۔

''میں سیدھا ہسپتال ہی آرہا ہوں.....کیوں؟'' انہیں حیرت ہوئی تھی۔

''اتفاق سے اس روز میں نے ناصر کو چار بجے ہی کیش بینک میں جمع کروانے کو بھیج دیا تھا۔سٹور میں اس وقت اکیلی تھی جب وہ حادثہ ہوا لیکن شکر ہے کہ کیش بچ گیا!'' ''اوہ پی! تم کتنی سمجھدار ہو۔تم جانتی ہو وہ ہمارے چھ مہینے کی سیونگز اور پرافٹ تھا جو میں نیا سٹور شروع کرنے کی غرض سے جمع کر رہا تھا!'' فرط جذبات سے مغلوب ہو کر فرحاب شفیق نے پیا کا ہاتھ چوم لیا تھا۔وہ اکثر اسے بہت لاڈ میں ''پی'' کہہ کے مخاطب کرتا تھا اور پیا اکثر واثق بھائی بھی تو کہا کرتے تھے۔

''طبیعت خراب تو نہیں اب تمہاری......'' پیا نے اس کے پوچھنے پر نفی میں سر ہلایا تھا۔

آر۔یو۔شیور کہ تمہیں کوئی درد یا تکلیف نہیں ہے؟ فرحاب شفیق کی پھر بھی تسلی نہیں ہو پائی تھی۔''او کے......اگر ٹھیک ہو تو پھر اپنی اماں سے بات کرلو۔بہت پریشان ہیں تمہارے لیے۔......'' اس نے جیب سے سیل فون نکال کر نمبر ملاتے ہوئے کہا تھا۔

''آپ نے انہیں بتایا تو نہیں کہ میں ہاسپٹل میں ہوں!'' پیا نے تشویش سے پوچھا تو فرحاب شفیق دھیمے انداز میں بولا۔

''وہ ماں ہیں پیا! اور ماں تو اپنے اولاد کے دکھ پر عالم برزخ میں بھی تڑپ جاتی ہے ماؤں کے دل کو سب خبر ہو جایا کرتی ہے انہیں کچھ بتانے کی نوبت ہی نہیں آیا کرتی!'' انہوں نے اسے سیل فون تھماتے کہا جس پر اب بیل جارہی تھی۔ پیا نے خاموشی سے سیل فون تھام لیا تھا مگر اس کے گلے میں کھارا پانی جمع ہونے لگا اپنوں سے دوری اور اپنی مخدوش حالت......ایکدم سے بے بسی وحشت بن کر پورے وجود میں چکرانے لگی تھی۔

''السلام علیکم اماں'' کیسی ہیں آپ! پیا نے اماں کی آواز سنتے ہی خود کو فریش کرنے کی کوشش کی۔تو مجھ نمانی کی چھوڑ......اپنی بتا تو کیسی ہے میں تو کانٹوں پر لوٹ رہی ہوں یہاں تیری پریشانی میں......اماں نہ چاہتے ہوئے بھی رو دیں۔

''میں اب بہت بہتر ہوں اماں۔ زیادہ چوٹیں نہیں آئیں مجھے۔ ایک دو روز میں بالکل ٹھیک ہو کر کام پہ جانے لگوں گی!'' اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ماں کو تسلی دی تھی۔ فرحاب شفیق کو یہ منظر دیکھ کر بھلے کچھ خاص نہ لگا ہو مگر دروازے کے فریم میں کھڑے میکس کروک کو یہ دھوپ چھاؤں جیسا منظر بے حد دل پذیر محسوس ہوا تھا۔ ماں کو تسلی دیتے سے پیا کی آنکھوں میں آنسو اور ہونٹوں پر نرم سی مسکان تھی۔ ''ارے کام کو مارو گولی! ابھی بھی کیا کوئی کسر رہ گئی ہے......'' وہ تو یوں بدکیں گویا کسی نے بالٹی بھر ٹھنڈا پانی ان پر انڈیل دیا ہو۔

''تو اماں......یوں فارغ بھی تو نہیں رہ سکتی...... یہاں اتنی تنہائی اور اکیلا پن ہے اماں...... کہ انسان اپنی ہی آواز بھول جاتا ہے یہاں کی مشینی زندگی میں سروائیو کرنے کے لیے مشین بننا پڑتا ہے۔'' اس نے بے حد نرم خوئی سے اماں کو سمجھایا تھا ایک ہاتھ میں فون پکڑا ہوا تھا اور دوسرے سے چہرے پر آئے بال ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ میکس نے وہ دلفریب منظر دلجمعی سے دیکھا تھا۔

پلوشے......وہ اماں کے تخاطب پر چونکی اماں اسے اسکے پورے نام سے تب ہی پکارا کرتی تھیں جب ایسی کوئی بہت خاص بات کہنی ہوتی تھی۔

''جی اماں؟'' پیا کا رواں رواں کان بن گیا۔

''کبھی کبھار مجھے لگتا ہے میں نے تیرے ساتھ بڑی زیادتی کر دی...... تجھے تیری مرضی کے خلاف پردیس میں بیاہ کے......!'' ان کے لہجے میں پچھتاوے کی سنگینی تھی اور ہوکے تھے۔ ''کیسی باتیں کرتی ہیں اماں...... زیادتی کیسی اور پھر آپ میری ماں ہیں میرے بھلے کے لیے ہی کیا آپ نے یہ سب پھر میں اپنی ازدواجی زندگی میں بے حد خوش اور مطمئن ہوں اور یہ شہر اتنا خوبصورت ہے اماں...... کہ نظر اس کی اونچی اونچی بلڈنگ پہ ٹھہرتی ہی نہیں۔ یہاں کا سمندر، مارکیٹیں پکنگ پوائنٹس، میوزیم آرٹ گیلری سب بے حد منفرد اور اچھوتی تاریخ سموئے ہوئے ہیں اپنے اندر...... مجھے تو سچ میں بہت اچھا لگا ہے یہاں آ کر۔'' اس نے بھرپور انداز میں ماں کی تشفی کروائی تھی۔ تبھی بات کرتے کرتے پیا کی نظر دروازے میں کھڑے میکس کروک پر پڑی تھی۔

''ابھی رکھتی ہوں اماں...... بعد میں بات کروں گی ابھی کچھ مہمان آئے ہیں۔'' اس نے جلدی سے کہہ کر فون بند کر دیا تھا پیا نے دروازے میں کھڑے میکس کی طرف ایک خیر مقدمی مسکراہٹ اچھالی تھی۔

''ہائے...... ہاؤ آر یو۔'' گرے ڈریس پینٹ میں لائٹ گرے شرٹ پہنے بلیک ٹائی لگائے وہ بے حد ڈشنگ لگ رہا تھا۔ اس نے گرے کلر کا کوٹ اپنے بائیں بازو پر پھیلا رکھا تھا۔

''میں ٹھیک ہوں۔'' پیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا فرحاب شفیق بے اختیار سیدھا ہو کر آنے والا کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے میکس کروک کو پہچان لیا تھا اسے کون نہیں پہچان سکتا تھا۔

یہ میرے ہزبینڈ ہیں فرحاب! پیا نے تعارف کی رسم نبھائی تھی۔ جسی بھاء جی اور پریت کی زبانی فرحاب کو میکس کروک کے حوالے سے ساری جانکاری تھی سو اس نے بے حد احترام اور خلوص کے ساتھ میکس کے ساتھ آداب میزبانی نبھائی تھی۔

''بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر......اور بہت بہت شکریہ میکس اگر اس روز آپ نہ ہوتے تو......

"جان بچانے والی تو اوپر والے کی ذات ہے۔ میں تو فقط ذریعہ بنا ان کے لیے اور پلیز شکریہ ادا کر کے مجھے شرمندہ مت کریں۔" اس نے فرحاب شفیق کی بات کاٹتے نرمی اور عاجزی سے کہا تھا۔ پھر اپنے ہاتھوں میں پکڑے سرخ گلاب کے بوکے کو پیا کی جانب بڑھا دیا تھا۔

دس از فار یو۔ پیا نے مسکراتے ہوئے پھول تھام کر ان کی خوشبو سونگھی تھی۔ بے حد معطر اور دلفریب مہکتی ہوئی خوشبو تھی۔ پیا نے اپنی سانسیں تک مہکتی محسوس کیں۔

تھینک یو سو مچ میکس! کافی پئیں گے! پیا نے شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بے تکلفی سے پوچھا تھا وہ شخص اس کا محسن تھا اس نے پیا کی زندگی بچائی تھی اپنا خون تک دیا تھا وہ کیسے نہ اسے اہمیت دیتی اس کا بس چلتا تو اس کے قدموں تلے نچھاور ہو جاتی!

"نہیں پھر کبھی سہی......اس وقت میں ذرا جلدی میں ہوں......ابھی ابھی ائیر پورٹ سے سیدھا آ رہا ہوں۔" میکس کے معذرت کرنے پر فرحاب نے پوچھا تھا۔

ائیر پورٹ......کہیں گئے ہوئے تھے کیا؟

"ہاں......میں اٹلی میں تھا پچھلے دو دن سے میری ایگزیبیشن تھی ادھر فلورنس میں، روم میں بھی تھی مگر اٹینڈ نہیں کر سکا۔ سو آج واپس چلا آیا۔"

"ارے بھئی خیریت تھی ناں......آپ کی اتنی اہم ایگزیبیشن تھیں اور آپ ادھوری چھوڑ کر چلے آئے......" میکس پہلی بار پیا ت کر کے پچھتایا تھا، جس وجہ سے وہ لوٹا تھا وہ فرحاب شفیق کو نہیں بتا سکتا تھا وہ اسے کیسے بتاتا کہ تمہاری بیوی کی پریشانی اور اسے ایک نظر دیکھ لینے کی چاہ اسے اٹلی میں قیام کرنے سے روکتی رہی ہے وہ وہاں بے حد مضطرب اور بے چینی رہا ہے فرحاب شفیق تو اسے لمحے کے ہزارویں حصے میں تھرڈ فلور سے اٹھا کر نیچے پھینک دیتا......!" میکس یہ سب سوچتے دھیمے سے مسکرایا تھا۔

"ہاں یہاں ایک کلائنٹ کے ساتھ میٹنگ تھی سو اپنا پروگرام تبدیل کرنا پڑا اگلے دو دن میں بہت بزی تھا سوچا آج ہی آپ کی مسز کی خیریت دریافت کرتا چلوں!" فرحاب شفیق نے اس کی باتیں غور سے سنتے تائید میں سر ہلایا تھا۔

پھر تو آپ کو کافی ضرور پینی چاہیے میکس......یقین کریں میں بہت اچھی کافی بناتا ہوں۔ فرحاب ہلکے پھلکے سے لہجے میں کہتا الیکٹرک کیٹل کی جانب بڑھا تھا۔ میکس کروک نے اس روز ان کے ساتھ دو گھنٹے بتائے تھے۔



پریت آفس سے آنے کے بعد سیدھا پیا کے گھر چلی آئی تھی وہ کل شام کو ہی ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر گھر آ گئی تھی اس کے اسٹیچز کھل گئے تھے تاہم زخم ابھی بھی اندرونی طور پر کچے تھے پھر بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے کمزوری بھی بے تحاشا ہو گئی تھی جسم میں۔ ڈاکٹرز نے ابھی اسے آرام اور صرف آرام کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ صبح کا ناشتہ تو فرحاب اسے کروا کے گئے تھے ساتھ میں چائے کی فلاسک اور کیک بھی سائیڈ ٹیبل پر بنا کر رکھ گئے تھے کہ جس وقت بھی بھوک محسوس ہو کھا لے......پیا کی دواؤں میں بے حد سکون تھا وہ تو سارا دن پڑی سوتی رہی تھی ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے اٹھی تو شام کے چھ بج رہے تھے اس نے بمشکل تمام اٹھ کر پانی کے دو چار چھپاکے منہ پر مارے اور چائے کا فلاسک ابھی اٹھایا ہی تھا کہ دروازے پر زور کی بیل

ہوئی تھی۔ پیافلاسک رکھ کر دروازہ کھولنے چلی گئی...... دروازہ کھولا تو سامنے ہی سبزی گوشت کے شاپر زتھامے تھکی تھکی سی پریت کھڑی تھی۔

''کیسی ہو؟'' پیانے اسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا۔ تبھی اس کی طرف مسکرا کر دیکھتی پریت نے اس سے پوچھا تھا۔

''پہلے سے بہتر ہوں!'' پیانے اختصار سے کام لیتے اس کے ہاتھ سے شاپر لینے چاہے۔ ''نہیں...... نہیں رہنے دو میں کرلوں گی...... کیسا گزرا آج کا سارا دن؟'' پریت نے سبزی کا شاپر کچن کاؤنٹر پر رکھتے بشاش لہجے میں پوچھا تھا۔

''سو کر گزرا۔'' پیانے پیشانی مسلتے جواب دیا اور صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

''تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ ابھی ابھی اٹھی ہو۔ چائے پیو گی یا کافی؟'' سبزیاں دھو کر ٹوکری میں نچڑنے کے لیے رکھتے اس نے مصروف سے انداز میں پوچھا تھا۔

''پہلے دم بھر سانس تو لے لو پریت! ابھی تو تھکی ہاری آئی ہو اور آتے ہی کام میں جت گئی ہو۔''

''ارے بھئی میں کوئی نہیں تھکتی وکتی...... عادت ہے برسوں پرانی میری......'' اس نے چائے کے لیے پانی چڑھاتے برنر جلا کر جواب دیا تھا۔

''میں شروع سے ہی کافی پھرتیلی ہوں۔ جسی تو مجھے تیز گام کہا کرتے تھے۔ اپنے پنڈ کی میں سب سے ہوشیار کڑی تھی ہائے وہ بھی کیا دن تھے یار......!

جب نیا نیا جسی چندی گڑھ کے کالج میں بھرتی ہوا تھا اور ہر ہفتے میرے لیے شہر سے رنگ برنگی چوڑیاں اور مٹھائیاں لایا کرتا تھا۔'' ماضی کی حسین یادوں نے پریت کے سانولے رنگ کو سنہرا پن عطا کر دیا تھا پیا مبہوت سی اس سنہرے پن کو دیکھتی رہی۔

''اور اب...... اب بھی تو جسی بھاء جی تمہارے لیے تحائف لاتے ہیں ناں پریت......!'' پیا کو لگا وہ اداس ہو رہی ہے جبھی اس کی یاسیت کو کم کرنے کی غرض سے اسے یاد دلایا تھا۔

''ہاں لیکن...... اب ان تحائف میں چندی گڑھ کے سوہن حلوے اور کالج کی چوڑیوں والا سواد کہاں...... اب تو مشینی زندگی ہے لاکھوں کماتے ہیں پر چین وسکون یا خوشی نام کو بھی نہیں ملتی......!'' پریت نے چائے تیار کر لی تھی اب کپوں میں ڈال کر اس کے سامنے آ بیٹھی تھی۔

''میری مانو تو تمہیں اب کسی ڈاکٹر سے کنسلٹ کرنا چاہیے پریت...... دس سال بہت ہوتے ہیں انتظار کے!'' پیانے نرمی سے اس کے تھکن زدہ چہرے کی طرف دیکھتے سمجھایا تھا۔

''جب باباجی کا حکم ہوا ہو جائے گی اولاد بھی اور پھر اولاد نے کیا نور نامہ کرنا ہے لے کے ہمیں اولڈ ہوم ہی میں ہی پھینکنا ہے ناں؟'' پریت کے لہجے میں محسوس کی جانے والی چبھن تھی۔

''ایسا کیوں سوچتی ہو پریت...... وہ تمہاری اولاد ہوگی تم جیسی مخلص اور بے ریا لڑکی کی...... جو غیروں میں محبتیں بانٹتی پھرتی ہے تو کیا اس کی اپنی اولاد اس کی محبت کا بدلہ محبت سے نہیں دے گی کیا؟'' اور ٹھیک اسی لمحے پیانے پریت کی آنکھوں میں آنسو چمکتے دیکھے تھے اولاد کی خواہش کسے نہیں ہوتی ظاہر ہے پریت کو بھی تھی۔ مگر وہ لاپروائی اور ہنسی مذاق میں اتنا بڑا غم و کسک چٹکی میں اڑاتے پھرتی تھی۔

''اچھا چھوڑو ساری باتیں......تم سناؤ میکس آیا کہ نہیں؟''

''آیا تھا پرسوں......فرحاب سے بھی ملا تھا اٹلی سے سیدھا ہاسپٹل ہی آیا تھا'' پیا نے خالی کپ سامنے ٹیبل پر رکھتے کہا تھا۔

''کیا بات ہے بھئی......اتنا بڑا آرٹسٹ ایک حسین چہرے کے پیچھے اتنا خوار ہو رہا ہے کہ اٹلی سے سیدھا ہاسپٹل......واہ واہ؟'' اس کے اس طرح مذاق اڑانے پر پیا اسے کشن مارنے کو لپکی تھی۔



''شام ذرا اہتمام کر لینا......آج میکس کروک ہمارے ساتھ ڈنر کرے گا!'' دوپہر کو پیا ابھی نہا کر تیار ہوئی تھی کہ فرحاب کی کال آ گئی تھی یہ چندروز بعد کی بات تھی۔ ''جی اچھا......''لیکن؟ وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی تھی۔ مگر اس نے خود ہی بتا دیا تھا بروک لائن ہاسپٹل کے سارے ڈیوز اور چارجز میکس نے ادا کیے ہیں پی......اور میرے بارہا اصرار پر بھی لینے سے صاف انکار کرتے ہوئے اچھے سے کھانے کی فرمائش کی ہے اس نے......تو اگر ایک اچھا انسان اتنا پروٹوکول دے کر آ پریٹ کرے تو پھر اخلاقی طور پر ہمیں بھی اس کے خلوص کا جواب خلوص سے ہی دینا چاہیے ناں کہ نہیں......؟

''آپ کی بات ٹھیک سہی پر......وہ ہماری دیسی فوڈ کھالے گا شوق سے؟'' پیا الجھن کا شکار تھی۔

''ہاں......اس نے بطور خاص فرمائش کی ہے بریانی کی......تم اچھی سی بریانی بنا لینا ساتھ شامی کباب اور لوکی کا رائتہ لازمی ہو باقی اپنی مرضی سے جو بنانا چاہو بلکہ ایسا کرنا پریت کو اور جسی بھاء جی کو بھی دعوت دے لینا آخر وہ اتنے روز ہمارا ہر طرح سے خیال کرتے رہے ہیں۔'' فرحاب نے اسے کہا تو پیا نے سر اثبات میں ہلاتے ذہن میں مینیو ترتیب دینا شروع کر دیا تھا۔

''چلیں ٹھیک ہے......آپ جسی بھاء جی کو کال کر دیں میں پریت کو کہہ کر آتی ہوں۔'' اس نے فون بند کرتے ہی پریت کا نمبر ملایا تھا وہ بند جا رہا تھا لہٰذا اس نے ٹائم دیکھ کر گھر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ پریت ابھی گھر پر ہی تھی اس نے ایف۔ ایم پر اپنا پروگرام اب ہفتے میں تین دن رکھ لیا تھا سو اب وہ اکثر گھر مل جایا کرتی تھی۔ اس نے ڈور بیل بجائی تو پریت نے کی ہول سے اسے دیکھتے فوراً دروازہ کھولا تھا وہ اس وقت بالکل گھریلو حلیے میں سادہ سی سفید قمیض اور شلوار میں ملبوس تھی جسے اس نے ٹخنوں تک فولڈ کر رکھا تھا۔ ہاتھ میں ویکیوم کلینر تھا مطلب وہ گھر کی تفصیلی صفائی میں جتی ہوئی تھی۔

''ایک تو میں جب بھی آتی ہوں تم کام میں ہی بزی نظر آتی ہو۔ صوفے پر دھب سے بیٹھتے پیا نے شکوہ کیا تھا'' اسے پریت کے لاؤنج میں رکھے یہ اسپرنگ والے صوفے بے حد پسند تھے ایک دفعہ زور لگا کر ان پر گرو تو جانے کتنی ہی دیر مزید جھولتے رہو۔ پریت اسے جھولتے دیکھ کر مسکرائی تھی اس کی عمر کی طرح اس کی حرکتیں بھی بے حد بچگانہ تھیں۔

''تو کیا کروں یار......میں فارغ بیٹھ ہی نہیں سکتی عجیب سی بے چینی ہونے لگتی ہے۔'' پریت کے لہجے میں واضح طور پر بے چارگی تھی۔

''خیر......زندگی میں اور بھی کام ہیں مسز پریت! ویسے میں تمہیں بلاوا دینے آئی تھی۔ آج شام کا کھانا تم لوگ ہمارے ساتھ کھا رہے ہو......رات آٹھ بجے......'' پریت نے ویکیوم کلینر کا پلگ نکالتے حیرت سے اسے دیکھا۔

''خیریت......کھانا کس خوشی میں کھلا رہی ہو؟'' پیا مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

''بس ایسے ہی دل چاہ رہا تھا۔'' پریت نے اس کے صبیح چہرے پر بکھری ملاحت وزمی کو نظر بھر کر دیکھا وہ رو بہ صحت ہو رہی تھی ہاں ناک کی پھننگ پر ابھی بھی اسٹیچز کے نشانات تھے مگر وہ اتنے برے نہیں لگ رہے تھے۔

''جانے دو پیا! ابھی تو بیماری سے اٹھی ہو ہماری خاطر اتنا تکلف مت کرو ہاں کسی اور کے لیے اگر کر رہی ہو تو میں تمہارا ساتھ ضرور دے سکتی ہوں مدد کروا کے۔''

''ہمارے گھر کی پہلی دعوت ہے اور ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ تم لوگوں کے بغیر ہو اور پھر مجھے فرحاب نے خود کہا ہے کہ تمہیں کہہ آؤں جسی بھاء جی سے وہ خود ہی کہہ دیں گے...... تم بس فٹافٹ تیار ہو جاؤ!'' پیا نے فوراً صفائی دیتے کہا تھا۔

''کون آ رہا ہے پیا!'' پریت کو تجسس ہوا تو پوچھ بیٹھی۔

''میکس کروک!'' پریت نے حیرت در حیرت میں گھرتے پیا کے لاپرواہ چہرے کو دیکھا تھا۔''اتنی حیران مت ہو...... بروک لائن کے سارے چارجز اور ڈیوز کی ادائیگی اس نے کی ہے اور فرحاب کے کہنے پر بھی پیسے واپس نہیں لیے پھر فرحاب کو اس نے خود ہی کہا کہ اگر اتنا ہی اصرار کر رہے ہیں تو میں آپ کے ساتھ ڈنر کر لوں گا اور بریانی کی فرمائش بھی اس نے خود ہی ہے اور یہ تم مجھے ایسے گھور کر کیوں دیکھ رہی ہو؟'' وہ تفصیل بتاتے اس کی طرف دیکھتے بولی تھی لہجہ خائف اور کسی قدر زچ ہوا ہوا تھا۔

''کچھ نہیں...... بس یہ سوچ رہی ہوں کہ آخر میکس کروک کی اتنی ڈھیروں ہمدردیوں کا مقصد و محرک کیا ہے۔'' پیا نے لاعلمی کا اظہار کرتے کندھے اچکائے تھے۔

''تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ وہ بہت نائس بندہ ہے غرور نام کو بھی نہیں ملتا......''

غلط نہیں کہا تھا یار مگر تمہاری حادثاتی طور پر اس نے جان بچائی، پھر ہاسپٹل میں خون دیا یہاں تک تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن اٹلی سے واپسی پر ایئر پورٹ سے سیدھا ہاسپٹل تمہاری خیریت دریافت کرنے آنا اور پھر ڈیوز کی ادائیگی بات تو حیران کرنے والی ہے ناں پیا؟ آخر وہ یہ سب کیوں اور کس لیے کر رہا ہے پھر اب ڈنر کی فرمائش؟ پریت نے سوچ کے گھوڑے کی لگام کھلی چھوڑیں جیسے بھی سہی پر وہ اس بات و مقصد کا کھوج لگانا چاہتی تھی۔

''اس کا کیا مقصد ہے کیا نہیں تم آج شام کو خود آ کر دیکھ لینا میں ابھی چلتی ہوں، بہت کام کرنا ہے مجھے!'' وہ چھپاک سے باہر کی جانب لپکی تھی۔

''ارے چائے تو پیتی جاؤ...... میں بس بنانے ہی والی تھی۔ پریت نے پیچھے سے پکارا تھا۔'' بعد میں آ کر پی لوں گی ادھار رہی۔ گیٹ سے باہر نکلتے اس نے زور سے آواز لگاتے کہا تھا۔ پریت کام ختم کرتے ہی اس کا ہاتھ بٹانے کی غرض سے آ گئی تھی دونوں نے ملکر بریانی، دال مکئی، اور ڈھیر ساری چائنیز ڈشز بنائی تھیں۔ ہاں سرخ مرچ کی مقدار انہوں نے کم سے کم رکھنے کی کوشش کی تھی مگر پھر بھی میکس کروک کھانا کھاتے سے برابر میں ناک پونچھتا رہا تھا۔

''آپ نے پہلے کبھی بریانی ٹرائی کی میکس!'' محبت و لگاوٹ کا اعلیٰ مظاہرہ کرتے پریت کی زبان میں کھجلی ہوئی تو پوچھنے لگی۔

''ہاں میں اکثر انڈین وپاکستانی ریسٹورنٹس میں کھاتا رہتا ہوں'' میکس نے سادگی سے جواب دیا تھا۔ مگر پریت کا جواب سن کر انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہی ہو کہ لگ تو نہیں رہا پھر۔

''لیکن ہر بار میری ایسی ہی حالت ہوتی ہے جواب ہو رہی ہے۔'' اس نے جیسے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اس کا ذہن پڑھ لیا تھا۔

''ہاہ پریت! پھر اسے کیا ضرورت ہے خود پر اتنا ظلم کرنے کی!'' پیا نے حیرت سے پریت کے کان میں سرگوشی کی تھی مگر میکس نے بہ آسانی سن لی تھی وہ اردو سیکھ رہا تھا وہاں موجود کوئی شخص اس بات سے باخبر نہیں تھا مگر میکس نے جواب دیئے بغیر کھانے کی طرف توجہ مبذول رکھی۔ پریت نے اس کی سرگوشی پر پیا کو ٹہوکا دیتے غیر اخلاقی حرکت کا اشارہ دیتے اسے چپ رہنے کا کہا تھا۔

''یہ دال مکئی تو ٹرائی کریں میکس! یہ تو ہماری ٹریڈیشنل ڈش ہے!'' جسی بھاء جی نے ڈونگا ان کی جانب بڑھاتے خوشدلی سے کہا تھا۔ اس نے شکریہ کہہ کے ایک چمچ اپنی پلیٹ میں نکالتے چپاتی بھی لی تھی اور بے حد رغبت سے کھاتے پریت اور پیا کو حیران کیا۔ ''کھانا بہت لذیذ تھا میں نے معمول سے زیادہ کھا لیا آج!'' نیپکن سے ناک اور منہ صاف کرتے میکس نے کہا تھا۔

''اٹس آور پلیژر مسٹر میکس! کہ آپ نہ صرف ہمارے غریب خانے تشریف لائے بلکہ ہمارے ساتھ کھانا کھا کر ہمیں عزت بھی بخشی!'' فرحاب شفیق نے دل سے کہا تھا۔

''ارے نہیں..... ایسا مت کہیں میں کوئی بہت خاص بندہ نہیں ہوں پھر میں تو خود کو خوش نصیب سمجھ رہا ہوں آپ لوگوں کے درمیان بیٹھ کر اور یہ خوش قسمتی اور بھی بڑھ جائے اگر آپ لوگ میرے ساتھ پارٹنر شپ کریں تو.....'' اس نے بات روک کر جملہ حاضرین کو دیکھا تھا۔

''کیسی پارٹنر شپ؟'' فرحاب شفیق نے بے حد الجھ کر پوچھا تھا پیا اٹھ کر سویٹ ڈش لینے کی غرض سے سامنے بنے اوپن ائیر کچن کی جانب بڑھی۔ میکس کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔

پیا نے فریزر سے چاکلیٹ کیک جو آتے وقت میکس کروک لایا تھا نکالا تھا ساتھ ہی فروٹ ٹرائفل بھی نکالا جو اس نے گھر پر بنایا تھا۔ میکس نے اسے مہارت سے کیک کے پیس کاٹتے دیکھا اور جواب دیا۔

''ایکچوئلی پچھلے تین سال سے میرے فینز کی خواہش تھی کہ میری پینٹنگز تمام اسٹور پر قدرے کم قیمت پر دستیاب ہوں..... میں سوچتا تھا کہ ایسا کوئی اسٹور کھولوں جہاں میری استعمال شدہ اور دستخط شدہ اشیاء کے ساتھ ساتھ میری پینٹنگز بھی عام وخاص لوگوں کے حصول میں ہوں مگر میں وقت کی کمی کے باعث بھرپور توجہ نہیں دے سکتا تھا۔ پھر کوئی ایسا قابل اعتبار پارٹنر بھی ساتھ نہیں تھا۔'' اس نے توقف کیا تو پیا نے چاکلیٹ کیک اور ٹرائفل سے سجی پلیٹ اس کے سامنے رکھی تھی۔ ''لیکن اب آپ لوگوں کو دیکھ کر مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرا طویل انتظار بے جا نہیں تھا۔ میری خواہش ہے کہ آپ لوگ میری پینٹنگز کو اپنے اسٹورز پر رکھیں۔ اور پرافٹ ہم آدھا آدھا بانٹ لیا کریں گے!'' فرحاب شفیق جیسے کاروباری ذہن کے مالک بندے نے منٹوں میں حساب لگایا تھا میکس کروک کی پینٹنگز اپنے اسٹور پر رکھنے کا مطلب تھا کہ ڈالروں میں کھیلنا۔

وہ میکس کروک سے آدھی قیمت پر اس کی پینٹنگز خرید کر انہیں دگنی قیمت پر فروخت کر کے ڈھیر سارا پیسہ کمانے کے ساتھ ساتھ شہرت بھی

حاصل کر سکتا تھا اور جو فن کے دلدادہ میکس کی بنائی پینٹنگز کی تلاش میں اے بی اسٹور پر آتے وہ جاتے جاتے...... ونڈو شاپنگ کرتے کرتے بھی کافی کچھ خرید کر لے جا سکتے تھے ڈیل بے حد سود مند تھی۔ ''مجھے منظور ہے۔ اپنے دل کی خوشی چھپاتے فرحاب شفیق نے بظاہر سنجیدگی سے کہا تھا۔''

''ایک بات اور......'' میکس نے کیک کھاتے رُک کر کہا تھا فرحاب سمیت سب کی سوالیہ نگاہیں میکس کے چہرے پر گڑی تھیں۔

''ان پینٹنگز کی میں کوئی قیمت آپ سے نہیں لوں گا بلکہ ہم پرافٹ تقسیم کریں گے'' اب کی بار تو فرحاب شفیق پر شادیٔ مرگ کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ یعنی وہ اپنی مرضی کے دام لگا سکتا تھا۔

''مجھے منظور ہے۔'' فرحاب شفیق نے پورے جوش سے کہا تھا میکس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میری ایک درخواست بھی ہے۔ جملہ حاضرین نے چونک کر میکس کے ناقابل فہم تاثرات کو جانچنے کی کوشش کی!

''جی کہیے!'' فرحاب شفیق نے تمام ممکنات ذہن میں رکھتے کہا پیا نے الجھ کر پریت کو دیکھا جو خود بھی الجھی الجھی سی نظر آ رہی تھی۔

''میں آپ دونوں میاں بیوی کا پورٹریٹ بنانے کی خواہش رکھتا ہوں! اگر آپ دونوں کی اجازت ہو تو......'' میکس نے بے حد شائستگی سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

''یہ درخواست نہیں ہمارے لیے خوش قسمتی کی بات ہے مسٹر میکس!! کہ آپ ہمارا پورٹریٹ بنانا چاہتے ہیں آپ جس وقت کہیں گے ہم حاضر ہو جائیں گے۔'' فرحاب شفیق نے ایسا کہتے پیا اور پریت کو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن کیا تھا۔



''دیکھا میں نہ کہتی تھی کہ دال میں کچھ کچھ کالا ہے۔'' اگلی صبح پریت مارے حیرت کے آفس ہی نہیں جا سکی تھی سیدھا پیا کے گھر بھاگی تھی۔

''میں تو خود مارے حیرت کے ساری رات سو نہیں سکی!'' پیا کے لہجے میں بھی بے چارگی تھی۔

''صرف تمہارا پورٹریٹ بنانے کی خواہش میں وہ اتنی بڑی قربانی دے رہا ہے ورنہ خود سوچو وہ بندہ اگر چاہے تو اپنی ذاتی آرٹ گیلری بنا سکتا ہے۔'' پریت نے ہاتھ پر ہاتھ مارتے کہا تھا۔ پریت! مجھے تو اب اپنے چہرے سے خوف آنے لگا ہے۔ پیا رونے والی ہو گئی۔ خیر اب رونے والی بات تو نہیں ہے...... مگر ایک بات تو ماننی ہی پڑے گی...... بندہ ہے بڑا جنونی اپنے کام میں...... جو سوچ لے وہ کر کے ہی رہتا ہے، اور پریت نے بالکل صحیح اندازہ لگایا تھا میکس کروک بالکل ایسا ہی تھا۔ وہ پیا کا چہرہ پینٹ کرنے کے لیے اس سے بھی بڑی قربانی دے سکتا تھا اس نے صرف رابطہ بڑھانے کی غرض سے فرحاب شفیق کو اپنی پینٹنگز سیل کرنے کی آفر دی تھی حالانکہ اگر وہ چاہتا تو اپنے ذاتی اسٹورز کی چین بھی کھول سکتا تھا۔ مگر کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا تو پڑتا ہے اور میکس کا ماننا تھا کہ کچھ بہت اچھا پانے کے لیے اگر آپ تھوڑا بہت کھو بھی دیں تو کوئی حرج نہیں کہ دل کی خواہش معمولی تو نہیں ہوا کرتی اور میکس کا دل کبھی بھی کسی عام چیز کے لیے نہیں دھڑکا تھا۔ وہ ہمیشہ کسی بہت خاص چیز کی طرف ہی ہمکتا تھا اور پیا بھی کوئی عام لڑکی تو نہ تھی۔

''فرحاب بھائی تو بہت خوش ہوں گے!'' پریت کا انداز جانچتا ہوا تھا۔

''ہاں بہت!'' بلکہ انہیں بہت خواہش تھی کہ کوئی ان کا پورٹریٹ بنائے اور وہ اسے اپنے آفس میں لگوائیں بھی...... پیا نے اثبات میں سر ہلاتے سنجیدگی سے بتایا تھا۔ پریت کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

''ویسے ایک بات کہوں...... ہو تم دونوں میاں بیوی قسمت کے دھنی...... لوگ محبت کیا اپنا دل تک نچھاور کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں تم دونوں پر......''

''ایسا تمہیں کیوں لگا!'' پیا کے انداز میں ہلکی سی کاٹ تھی۔

''اب دیکھو ناں...... میں اتنے سالوں سے میکس کی ہر ایگزیبیشن میں جا کر اس کی پینٹنگز خریدتی ہوں اور جانے کتنی ہی مرتبہ میں نے اس سے ریکویسٹ بھی کی ہے کہ وہ میرا پورٹریٹ بھی بنائے مگر اس نے کبھی نہیں بنایا حالانکہ میں منہ مانگا معاوضہ بھی دینے کو تیار تھی اور تمہیں وہ خود معاوضہ دینے کی بات کر رہا تھا اور اب صرف تمہارا چہرہ پینٹ کرنے کے لیے وہ تمہارے شوہر کے ساتھ پارٹنرشپ بھی کر رہا ہے تو ہوئے ناں تم لوگ خوش قسمت۔''

''ہوسکتا ہے جو تم سوچ رہی ہو وہ غلط ہو؟'' پیا نے تردیدی انداز اپنایا۔

''تم نہ مانو تو الگ بات ہے ورنہ سچ تو وہی ہے جو میں نے اینالائز کیا۔'' پریت نے کندھے اچکاتے اس کی تردید کو چٹکیوں میں اڑایا تھا۔

''تمہاری اکثر باتیں مجھے الجھا دیتی ہیں پریت!'' پیا نے بے چارگی سے کہا تھا۔

''جس دن میری باتوں پر غور کرنے لگو گی اس دن سے الجھنا چھوڑ دو گی!'' پریت کا انداز بہت برجستہ اور بے ساختہ تھا۔

''میں نے ایک فیصلہ کیا ہے پریت!'' پیا نے رک کر چند لمحے دیکھتے رہنے کے بعد کہا تھا۔

''میں اپنا پورٹریٹ نہیں بنانے دوں گی میکس کو۔'' اس نے پریت کے سر پر دھماکہ کیا تھا۔

''کیوں؟'' پریت کے لبوں سے سرسراتے ہوئے نکلا۔

''مجھے خوف آتا ہے۔'' بہت دیر گزر جانے کے بعد اس نے آہستگی سے اعتراف کیا تھا۔

''کس بات سے پیا!''

''میکس کی آنکھوں میں چھپے جنون سے...... کبھی تم نے دیکھا وہ کیسے ٹکٹکی باندھے مجھے دیکھا کرتا ہے اس کی آنکھیں...... مجھے اپنے وجود سے چپکی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ میں کبھی نہیں چاہوں گی کہ میرے اور فرحاب کی زندگی میں کوئی کلیش ہو۔'' بے ربط سے انداز کہتے اس نے اپنی الجھن بیان کی تھی۔

مگر فرحاب اور تمہاری ازدواجی زندگی پر اس پورٹریٹ کا کیا اثر ہوگا بھلا؟ پریت کے لہجہ و انداز میں جھنجھلاہٹ تھی۔

اس پورٹریٹ کا نہیں مگر اس پارٹنرشپ کا تو پڑ سکتا ہے!

''تم خوامخواہ میں وہمی ہو رہی ہو حالانکہ ایسا کچھ نہیں ہے!'' پریت نے اسے سمجھایا تھا۔ مگر خود کو نہیں سمجھا سکی تھی۔



''ہائے مام!'' میکس نے چہکتے ہوئے اپنی مام کو کال ملاتے ہی کہا تھا۔

''میکس...... کیسے ہو؟'' مام کی آواز سے چھلکتی خوشی بے پایاں تھی میکس نے کوئی چھ ماہ بعد انہیں خود سے کال کی تھی۔

''ٹھیک ہوں! آپ کیسی ہیں ڈیڈ اور باقی سب'' اس نے فرداً فرداً سب کا پوچھتے مام کو حیرت میں غوطہ زن کیا تھا۔

''سب تمہیں بہت مس کرتے ہیں میکس!'' مام نے آنسو ضبط کرتے بے حد دھیمی آواز میں کہا تھا۔

''میں آؤں گا مام!'' میکس ماں کو انکار نہیں کر سکا۔

''کب...... میکس پچھلے چار سال سے یہ سب تو کہہ رہے ہو۔'' بالآخر وہ رو ہی تو دیں تھیں۔

''ایک پروجیکٹ میں الجھا ہوا ہوں جیسے ہی وہ مکمل ہوا آجاؤں گا آپ بس میرے لیے دعا کیا کریں۔''

''میری اچھی لڑکی ہے میکس! اور تم اسے اپنے وعدے کی زنجیریں باندھ گئے تھے وہ تمہاری واپسی کی منتظر ہے مائی سن!'' اس سے پہلے کہ وہ فون آف کرتا مام نے جلدی جلدی ساری دل کی باتیں کہہ ڈالی تھیں۔

''میری سے کہیں کوئی فیصلہ کرلے مام! آج کسی کو بھی اپنی زندگی کسی کی خاطر تباہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور پھر میرا ابھی شادی وادی کا کوئی پلان بھی نہیں ہے اور میں آپ سے کیا جھوٹ بولوں مام...... میری میرا ٹین ایج کا بلنڈر تھا...... میں اس بات کو اب بھولنا چاہتا ہوں!'' اس نے نہایت بے دردی و آسانی سے اپنا فیصلہ سنا کر مام کو انگشت بدنداں کر دیا تھا۔

''تم میری سے منگنی کو بلنڈر کہہ رہے ہو میکس!'' مام کے لہجے سے حیرت دو چند تھی۔ ''وہ بلنڈر ہی تھا مام! اسے کوئی بھی عقلمند ذی ہوش بندہ سمجھداری کا فیصلہ نہیں مانے گا آپ جانتی ہیں ڈیڈ اور میرے درمیان میری ہی وجہ تنازعہ بنی تھی۔ اس نے اپنی مام کو یاد دلایا کہ کیسے کروک میڈلسن میری سے رشتہ جوڑنے پر اس سے ناراض و بدگمان ہو گئے تھے مگر وہ میکس کی فرینڈ تھی اس کی ماں کیتھولک جبکہ باپ سیاہ فام بدھسٹ تھا اور کروک میڈلسن کو اختلاف ہی میری کے باپ کے بدھسٹ ہونے پر تھا'' مگر میکس نے ان کی ضد میں آکر میری سے زبردستی رشتہ استوار کرتے گھر کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہا تھا۔ میکس فطرتاً ایک متلون مزاج کا حامل جولانی بندہ تھا پل میں تولہ پل میں ماشہ ضد اور ہٹ دھری اس کے انگ انگ میں کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی۔ میری کا ساتھ اور محبت اسے ویسے نہیں اپنا اسیر کر پائی جیسے اس نے سوچا تھا پھر نیویارک آنے کے بعد نئی دنیائیں دریافت کرنے کے بعد میری جانسن کا وجود کہیں پس منظر میں چلا گیا تھا وقت اور زمانے کی تیز رفتاری کی ایسی گرد پڑی کہ آج میکس اور میری کی محبت کے آئینے میں محبت گرد سے اٹے عکس کی مانند بے حد دھندلی نظر آرہی تھی۔ اتنی دھندلی کہ ہاتھ سے جس کی گرد صاف نہ ہو پائے بلکہ میکس تو اس محبت کے آئینے کو توڑ دینے کی بات کر رہا تھا۔

''اسے کہیں میرا انتظار نہ کرے مام...... میں واپس آؤں گا پر اس کے لیے نہیں!'' سفاکی کی آخری حد پر کھڑے ہوتے اس نے اپنا فیصلہ سناتے فون بند کیا تھا۔ مام فون کا ریسور ہاتھ میں لیے جہاں کی تہاں بیٹھی رہ گئی تھیں۔



اکتوبر کا شروع تھا۔ سرد تیز ہوائیں پورے نیویارک کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھیں۔ یخ بستہ سرد ہوائیں پورے وجود میں سنسنی سی بھر دیا کرتی تھیں اونی گرم کپڑے ڈھیروں کے حساب سے ہر باشندے نے اپنے اوپر لاد رکھے تھے۔ پیا کو تو ویسے ہی سردی زیادہ لگتی تھی سو اس نے تو اپنا پورا انتظام کر رکھا تھا ٹائٹس، جینز، جرابیں، جرسی جیکٹ مفلر اور اونی ٹوپی ایک ہی وقت میں پہنے رکھتی......اور پریت تو اس کا حلیہ دیکھ کر برملا کہتی۔

صرف چوسنی کی کمی رہ گئی ہے پیا......وہ بھی منہ میں لے لو!

وقت پڑنے پر وہ بھی لے لوں گی......تمہارا مشورہ اچھا ہے اس پر غور کیا جا سکتا ہے! وہ پریت کو چڑانے کی غرض سے کہا کرتی اور وہ دونوں جب باہر گھومنے کے لیے نکلتیں تو پیا آئسکریم کھانے کے لیے مچل اٹھتی۔ اس روز بھی وہ دونوں موسم کی سختی اور سردی کو انجوائے کرنے کے لیے کافی پینے کے لیے گھر سے نکلی تھیں لیکن مارکیٹ تک آتے آتے پیا کا ارادہ یکدم بدلا تھا اس نے فوراً ہی پریت کو آئسکریم بار کی جانب دھکیلا تھا۔

چل پریت......آئس کریم کھاتے ہیں!

''یہ فاؤل ہے پیا!'' ہم کافی پینے آئے تھے۔ پریت تو اس بے ایمانی پر چیخ اٹھی تھی۔ کافی بھی پئیں گے مگر پہلے آئسکریم......اس نے اس کا بازو پکڑ کر اسے آگے کو دھکیلا۔ تم بہت خراب ہوتی جا رہی ہو پریت نے آئسکریم کا آرڈر دیتے نروٹھے پن سے کہا تھا۔

''تمہاری محبت ہے یار!......کیا کہہ سکتے ہیں! وہ ہولے سے گنگنائی تھی'' اس کے زخم پہلے سے کافی مندمل ہو گئے تھے رنگت میں گلابیاں گھل گئی تھیں اور سردی کی شدت نے اس کی ناک کی پھننگ ہلکی سرخ سی کر دی تھی وہ پہلے سے قدرے موٹی بھی ہو گئی تھی مگر اس کا صحت مند سراپا اس پر جچ رہا تھا۔

''تم لوگ پنجاب کب جا رہے ہو؟'' آئسکریم کا بڑا سا چمچ منہ میں بھرتے اس نے پریت سے پوچھا تھا۔

''اگلے ماہ کا ارادہ بنا ہے میرے بھاء جی کی روکے کی رسم بھی ہے ناں......تو ہمارا ارادہ تھا کہ اس میں بھی شرکت کر لیں گے!'' پریت نے تفصیل بتائی تو کچھ محسوس کرتے پیا چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

''جلدی آنا پریت......میں تو تمہارے بغیر بالکل ہی نکمی اور ناکارہ ہوں یار......میں کیسے رہوں گی تمہارے بغیر اتنے دن......!'' پیا نے چونک کر ارد گرد دیکھتے اس سے کہا تھا۔

''تو تم بھی ساتھ چلو ناں ہمارے......اتنا مزہ آئے گا تمہیں وہاں سب سے ملکر......سب بہت اچھے لوگ ہیں تمہیں اپنائیت کی خوشبو ملے گی!'' پریت نے اسے کھلے دل سے آفر کی تھی......پیا نے الجھ کر ارد گرد دیکھا اسے لگا اسے کوئی اپنی گہری نظروں کے حصار میں رکھے ہوئے ہے۔ اس نے ارد گرد جانچنے کی تلاشنے کی کوشش کی مگر اسے کوئی نظر نہیں آیا۔

''کیا ہوا......کیسے ڈھونڈ رہی ہو؟'' پریت نے اس کی نظروں کے ارتکاز کو محسوس کرتے پوچھا تھا۔

''کچھ نہیں......بس ویسے ہی ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔'' پیا نے صاف ٹالنے والے انداز میں بات بنائی تھی تبھی کوئی ان کی ٹیبل کے پاس آیا تھا اور اس نے ہلکی آواز سے ان کی ٹیبل بجا کر انہیں اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ دونوں نے ایک ساتھ چونک کر آنے والے کو دیکھا تھا۔ ''ہائے

لیڈیز! کیا میں آپ لوگوں کو جوائن کرسکتا ہوں؟'' میکس کروک نے بے تکلفی سے کرسی دھکیلتے ان کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا۔

''اف...... پریت یہ ہمیشہ ہمارا پیچھا کرتا ہے یا ہم ہی وہاں پہنچ جاتے ہیں جہاں اتفاق سے یہ موجود ہوتا ہے!'' پیا کے انداز سے صاف دکھ رہا تھا کہ اسے میکس کی بے وقت مداخلت پسند نہیں آئی سو اس کا فوراً اظہار بھی کر دیا۔ پریت نے اسے بری طرح سے آنکھیں دکھائیں۔ ''کیسا عجیب اتفاق ہے ناں میکس کہ آج یوں سرراہ آپ سے ملاقات ہوگئی!'' پریت نے مسکرا کر کہا تھا دونوں ہی اس بات سے بے خبر تھیں کہ وہ اُردو جانتا ہے میکس دھیمے سے مسکرایا''ہاں میں ہمیشہ نیچر کے قریب ہی رہتا ہوں کیا کروں آرٹسٹ ہوں ناں اور ہمیں اونچی بلڈنگز کے آرام کردہ کمروں میں بیٹھ کر شاہکار تخلیق کرنے کی عادت نہیں ہے بلکہ ہم سڑکوں پر مارے مارے پھر کر ہی نیچر کو تخلیق کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اسرار ورموز سمجھنے کی کوشش میں رہتے ہیں!'' بات کرنے کے دوران اس کی نگاہیں مسلسل پیا کے چہرے کا طواف کرنے میں مگن تھیں مگر پیا ہنوز الجھتے ہوئے جیسے پورے ہال میں کچھ کھوجنے کی کوشش میں ہلکان نظر آ رہی تھی۔ ''آپ کیوں خاموش ہیں مونالیزا......!'' میکس نے اچانک ہی پیا کو مخاطب کیا تھا۔

''نن...... نہیں تو میں تو ٹھیک ہوں!'' اس نے برا سا منہ بناتے جواب دیا تھا۔

''لگتا ہے آپ کو میرا یہاں آنا برا لگا ہے؟'' میکس نے اچانک ہی دونوں سے مخاطب ہوتے کہا تھا۔''ارے بالکل بھی نہیں میکس! ایسا کیسے سوچ لیا آپ نے؟'' پریت نے تڑپ کر اس کی غلط فہمی دور کی تھی پیا اور بھی چڑ گئی۔

''جھوٹ کیوں بول رہی ہو پریت...... ہمیں واقعی میں اس کا آنا اچھا نہیں لگا ہے۔'' پیا نے فوراً ہی اردو میں کہہ کر اسے جتلایا تھا میکس نے صاف سمجھ کر اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کرتے سوچا کہ آخر یہ لڑکی آج اتنی چڑی ہوئی کس بات پر ہے حالانکہ وہ نہایت حلیم طبع اور محبت کرنے والی نٹ کھٹ سی لڑکی تھی۔

''بری بات ہے پیا! تمہیں ایسا کرنا بالکل بھی زیب نہیں دیتا...... میکس تمہارا محسن بھی ہے۔'' پریت کو بالآخر اسے کہنا ہی پڑا تھا۔ مگر پیا متوجہ نہیں تھی یکا یک میکس اور پریت نے پیا کے چہرے پر خوف اور دہشت کے سائے پھیلتے محسوس کیے تھے وہ اچانک ہی اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی کہ ابھی بھاگ کھڑی ہوگی۔

''چلو پریت...... گھر چلتے ہیں۔'' اس نے فوراً ہی ہراساں ہوتے کہا تھا۔

''کیا ہوا خیریت...... یوں اچانک؟'' پریت کو اچنبھا ہوا تھا۔

''کیا میں آپ لوگوں کے کسی کام آسکتا ہوں؟'' میکس نے پیا کے ہوائیاں اڑاتے چہرے کو نظر میں رکھتے استفسار کیا تھا۔

''نہیں...... آپ ہماری وجہ سے کسی مشکل میں مت پڑیں۔'' پیا خوف ودہشت سے لرزتی آواز میں بولی تھی۔

''پیا...... ہوا کیا ہے آخر...... تمہاری ایسی حالت پہلے تو کبھی نہیں ہوئی!......'' پریت نے نرمی سے اس کا ہاتھ بہلاتے فکرمندی سے پوچھا تھا۔

''وہ...... وہ سامنے دیکھو پریت...... وہی حبشی بیٹھے ہیں جنہوں نے اس رات مجھ پر حملہ کیا تھا......'' خوف سے اٹکتے اس نے بالآخر اپنی بات مکمل کی تھی میکس اور پریت نے پیا کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا وہ حبشی مرد آپس میں مگن بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے میکس نے انہیں

پہچان لیا تھا وہ واقعی میں وہی لوگ تھے۔اب اسے پیا کے ناراض لہجے کی سمجھ بھی آگئی تھی۔

''آپ لوگ گھر چلیں ابھی......انہیں میں دیکھ لیتا ہوں!''میکس نے فوراً ہی ان کی جانب قدم بڑھائے تو بالکل غیر ارادی طور پر پیا نے اس کے بازو کو پکڑ کر اسے روک لیا تھا۔

''نو میکس۔ناٹ ایٹ آل......ناٹ اگین!''پیا نے آہستگی سے ڈبڈبائی آنکھوں سے کہا تھا میکس کو اپنا آپ ان آنکھوں کے گہرے پانیوں میں ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔اس نے اس کے خوف زدہ گلابی چہرے پر بکھرے ڈر کو دیکھا اس کی آنکھوں میں جنگل کی ہراساں کسی ہرنی کا سا عکس تھا اس کے لرزتے ہونٹوں پر ایک طلاطم برپا ہوتا محسوس ہوا تھا میکس کروک کو اپنی رگ رگ میں......وہ بے خودی میں ڈوبنے لگا۔پلیز......آپ یہاں سے چلے جائیں!اسے پیا کی آواز سنائی نہیں دی بس لرزتے ہونٹ نظر آرہے تھے وہ بے خود سا مدہوش سا ارد گرد سے بے نیاز ایک نئی وادی کے نظر آتے پرکشش راستے پہ محو سفر تھا جہاں پر صرف وہ تھا اور پیا کی خوبصورت آواز کی ساحرانہ بازگشت۔

''میکس!پیا نے اسے اپنی جانب محویت سے تکتا پا کر جھنجھوڑا''وہ جیسے کسی خواب سے جاگا تھا۔پیا بے حد خوفزدہ تھی اس نے ان چلبیوں کی آنکھوں میں شناسائی کا گہرا رنگ دیکھا تھا۔اگر وہ اسے پہچان گئے تو میکس کروک تو اس شہر کا مشہور ترین اور ورلڈ فیمس بندہ تھا وہ اسے کیونکر نہ پہچان پاتے۔

''وہ لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے پیا۔یو ڈونٹ وری۔''وہ یقیناً بیل پر رہا ہوئے ہوں گے ان کا کیس ابھی بھی کورٹ میں ہے وہ کسی طور پر بھی نیا رسک نہیں لے سکتے آپ اطمینان رکھیں اور اب گھر جائیں میں سب دیکھ لوں گا!''بے حد نرمی سے کہتے اس نے پیا کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑاتے کہا تھا۔اتنی دیر تک وہ دونوں چھچھی آئسکریم کا بل پے کرتے آخری بھرپور نگاہ ان تینوں پر ڈال کر وہاں سے چلے گئے تھے پیا نے ان کے وہاں سے جاتے ہی سکھ کا سانس لیا۔

''ارے آپ لوگوں کی تو آئسکریم ہی پگھل گئی ہیں اور منگواتا ہوں۔''

''رہنے دیجیے میکس!ہم اب گھر جا کے کافی پئیں گے۔پیا کی حالت ایسی نہیں ہے کہ کچھ دیر مزید یہاں بیٹھا جائے۔''آئسکریم بار کے گرم پر حدت ماحول میں واقعی ہی آئسکریم پگھل گئی تھی مگر اب دونوں کو ہی طلب نہیں رہی تھی۔اس واقعے کا بہت گہرا اثر پیا کے ذہن میں نقش ہو گیا تھا اس بات کا اندازہ پریت کو آج والے واقعے کے ذریعے بہت اچھی طرح سے ہو گیا تھا۔اسی لیے اس نے نہایت سہولت سے میکس کو انکار کر دیا تھا۔

''آئیں میں آپ لوگوں کو گھر تک ڈراپ کر دیتا ہوں!''اس نے فوراً ہی آفر کی تھی۔اس سے پہلے کہ پریت بولتی کافی دیر سے خاموش کھڑی خود کو سنبھالتی پیا بول اٹھی۔

''رہنے دو پریت!اس کے ساتھ گھر گئے تو اخلاقی طور پر اسے بھی کافی پلانا پڑے گی اور میں اس وقت کسی کو بھی کمپنی دینے کے موڈ میں نہیں ہوں۔''پریت نے مزید کچھ کہے بغیر کیسے اس کے ساتھ چلنے کی حامی بھر لی تھی۔پیا کا منہ سوج گیا تھا اسے یہ بات پسند نہیں آئی تھی بار سے باہر نکلتے سمے اس نے ان دونوں چلبیوں کو پھر کھڑے دیکھا تھا خوف سے پیا نے خود پر لرزہ طاری ہوتا محسوس کیا تھا۔گاڑی کی پچھلی سیٹ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھتے اس نے کرب سے آنکھیں موند لیں تھیں راستہ بھر وہ خاموش رہی تھی اور سارا راستہ پریت ہی میکس کے ساتھ باتیں کرتے آئی

تھی اترتے سے پریت نے حسب عادت اسے کافی کی آفر کی تھی مگر اس نے انکار کر دیا تھا۔ پیا حیران رہ گئی تھی اپنی دلی خواہش کے پورا ہونے پر...... اس نے وہاں سے بھاگ جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی اور میکس کو نہ شکریہ کہا نہ ہی خدا حافظ...... اور بھاگتے ہوئے اپنے اپارٹمنٹ کا لاک کھول کر اندر غائب ہو گئی تھی۔ پریت نے بہت اچھے اور جذباتی و والہانہ انداز میں پر جوش ہو کے اسے کافی کی آفر کرتے اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔ پریت کے جانے کے بعد میکس فوراً ہی گاڑی بھگا کر کوئن سٹی اپارٹمنٹ سے کچھ دور لے آیا تھا اس نے گاڑی سائیڈ میں پارک کرنے کے بعد اسٹیرنگ پر سر گرا دیا تھا اور آج اپنی پیا کے چھونے پر محسوس ہونے والی کیفیت پر غور کرنے لگا تھا۔



جانے کتنی دیر گزر گئی تھی میکس کو وہاں اسٹیرنگ پر سر گرائے سوچوں کی یلغار میں پھنسے...... اس نے سرتب اوپر اٹھایا جب پچھلی گردن کے حصے میں درد کی ٹیسیں سر ابھارنے لگی تھیں۔ اس نے بیک ویو مرر میں اپنی آنکھوں کو دیکھا جن میں وحشت سرخی بن کر دوڑتی پھر رہی تھی اور اک کا وہ لمحہ بڑا جان لیوا تھا۔ میکس نے اپنی رگ رگ میں تھکن بھرتے محسوس کی تھی۔ رہ رہ کر ڈیڈ بائی وحشت زدہ آنکھیں ذہن کے پردے پر نمودار ہوتی رہیں میکس کے اندر دھواں سا بھرنے لگا بے کسی سی بے کسی تھی جو گھسن گھریاں ڈالے اس کے وجود میں خیمہ زن ہو گئی تھی کیسی راہ کا وہ مسافر بن بیٹھا تھا کہ جس کی نہ کوئی منزل تھی نہ ہی راستہ...... اور زادِ راہ کے نام پر فقط وہ جذبات جو شاید نہیں یقیناً یکطرفہ تھے۔ کافی دیر سے بجتے موبائل کو اس نے ایک نظر دیکھا جوزف کی کال آ رہی تھی اس نے اسٹیو کو کال ملا کر آج کی اپنی ہر میٹنگ کینسل کروائی اور خود گھر آ گیا۔ رم کا پیگ بناتے اس نے خود کو صوفے پر گرایا تھا۔ وہ اس کی زبان سمجھنے لگا تھا تبھی تو اس کے جذبات و خیالات سے بھی آگہی نصیب ہوئی تھی اسے...... وہ اسے بالکل بھی پسند نہیں کرتی تھی۔ وہ کتنا بڑا مصور ہے اسے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے نہ ہی پرواہ...... وہ اس کے لیے کیا کچھ کر رہا ہے اس کی جانے بلا...... اس نے اپنے اسٹوڈیوز میں ایزل پر لگے اس مبہم پورٹریٹ کو دیکھا جس میں اس کا واضح مگر مبہم سا عکس تھا میکس کو وہ ہر جگہ نظر آتی تھی اور پچھلے چھ ماہ سے وہ بنانا کچھ اور چاہتا تھا مگر بنا اس کا چہرہ دیتا تھا اپنی اس حالت پر وہ خود بھی حیران تھا۔ اس کی خواہش اب کی بار تو اسے نکما بنانے پر تلی ہوئی تھی وہ اپنے بال نوچنے کی حد تک پریشان ہوا تھا۔

اسے یاد آیا جب پہلی بار بہت بچپن میں اس نے "لیونارڈو ڈاونسی" کی مشہور زمانہ پینٹنگ مونا لیزا دیکھی تھی اور دیکھتا ہی رہا تھا اس قدر بھرپور، مکمل اور خوبصورت پورٹریٹ شاید ہی اس نے کبھی اپنی زندگی میں دیکھا ہو اور اس کے بعد شاید ہی کوئی بنا پایا ہو...... اس نے انٹرنیٹ پر سرچ کر کے لیونارڈو کے بارے میں ساری معلومات لی تھیں 503 اعیسوی سے 1506 عیسوی کے درمیانی عرصے میں بنائی جانے والی یہ پینٹنگ محض لیونارڈو ڈاونسی کا تخیل نہیں تھا جسے اس نے رنگوں سے تصویر کی شکل دے کر اتنی شہرت حاصل کی وہ اک زندہ جاوید حقیقت تھی اور آج پانچ صدی گزرنے کے باوجود بھی اس اٹالین آرٹسٹ کے ریکارڈ کو کوئی بھی مصور بریک نہیں کر پایا تھا۔ کیا مونا لیزا کے بعد ان گزری پانچ چھ صدیوں میں کوئی بھی حسین چہرہ پیدا نہیں ہو پایا تھا۔ لیکن روم کے میوزیم میں مونا لیزا کے پورٹریٹ اور لیونارڈو ڈاونسی کے بنے اسٹیچو کے سامنے کھڑے ہو کر میکس کروک نے عہد کیا تھا کہ اس کا ریکارڈ بریک کرے گا اور ایسا ہی چہرہ دنیا کے سامنے لائے گا جو اس سے زیادہ مکمل اور خوبصورت ہو گا کہ اس پر کسی سچ میں کسی الیزا کا گمان ہونے لگے گا۔

لیکن پچھلے پانچ سالوں میں بے تحاشا شاہکار تخلیق کرنے کے باوجود بھی اس کا من پیاسا تھا اس کے اندر کا مصورا سے چیخ چیخ کر اس عہد کی یاد دلاتا تھا جو اس نے لیناڑ ڈو کے مجسمے کے سامنے کھڑے ہو کر خود سے کیا تھا۔ میکس کو ساری دنیا میں وہ چہرہ نہیں ملا تھا مگر جب ملا تو اپنے اردگرد ہی پا کر وہ بے حد حیران ہوا تھا۔ وہ پلوشے آفریدی کا چہرہ تھا۔ جو پاکستان سے بیاہ کر فرحاب شفیق جیسے معمولی شخص کے ساتھ نیویارک شہر میں آ بسی تھی جو نیویارک کے باسیوں کی زبان اور طرز زندگی سے نابلد تھی جو اس بات سے بے خبر تھی کہ اس کا چہرہ میکس کروک کی نظر میں دنیا کا سب سے حسین ترین چہرہ ہے اور جس کا یہ ماننا ہے کہ اگر وہ اس چہرے کو پینٹ کرے تو لیناڑ ڈو داونسی کا پانچ صدی قبل بنایا جانے والا ریکارڈ توڑ سکتا ہے...... پر وہ کیسے جان پاتی یہ تو میکس کی خواہش اس کی سوچ تھی...... اور اس کی زندگی اس کی خواہشات اور اس کے عزائم سے اس کا کیا لینا دینا...... میکس کو یہی بات تکلیف دیتی تھی دے رہی تھی۔



پاکستان سے کال آئی تھی فرحاب کی والدہ کی طبیعت بے حد خراب تھی دو روز پہلے انہیں شدید نوعیت کا ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑتے آئی سی یو میں فرحاب کی منتظر تھیں...... فرحاب بے حد فکرمند و پریشان تھا۔ پیا نے سنا تو وہ بھی پریشان ہوگئی۔

''مجھے فوری پاکستان جانا ہوگا!'' فرحاب نے گھر آتے اسے فوراً ہی کہا تھا۔

''میں بھی ساتھ چلوں گی!'' وہ بھی تیار ہوگئی۔

''نہیں...... ہم ایک وقت میں دونوں ہی نہیں جاسکتے پی! یہاں سٹور پر ہم میں سے کسی ایک کی موجودگی ازحد ضروری ہے۔'' فرحاب نے اس کا گال تھپتھپاتے اسے پیار سے سمجھایا تھا پیا ایک دم سے بجھ سی گئی وہ جو اتنی پرجوش ہوگئی تھی کہ اسی بہانے پاکستان میں باقی سب سے بھی مل آئے گی اس کے جوش و خروش پر پانی پھر گیا۔

''مگر فرحاب! میں یہاں آپ کے بغیر رہوں گی کیسے اور وہ بھی اتنے دن......!'' پیا روہانسی ہی تو ہوگئی فرحاب نے اس کے روٹھے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کے چہرے پر نگاہ جماتے اس کی آنکھوں میں غور سے دیکھا!

''حادثے بار بار نہیں ہوا کرتے پیا! اور پھر حادثات انسان کو مضبوط کرنے کے لیے رونما ہوتے ہیں ان سے ڈرنا نہیں چاہیے ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ خود کو مضبوط بناؤ اپنے قدم زمین پر مضبوطی سے جمانا سیکھو خود کو کسی سہارے کا محتاج مت کرو اپنا سہارا خود بنو......'' فرحاب اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کیے بے حد دھیمے پرفسوں لہجے میں کہہ رہا تھا اس کی سانسوں کا زیر و بم اس کی گرمی وحدت پیا نے اپنے چہرے پر پڑتی محسوس کی۔ پیا کی آنکھیں پانی سے لبریز ہوگئیں جانے کیوں......! مگر وہ اپنی کیفیت سمجھ نہیں پائی تھی آنسو تھے کہ امڈے چلے آ رہے تھے دل بھر بھر کے آ رہا تھا فرحاب شفیق نے اس کے آنسوؤں کو وقتی در آنے والی جدائی اور خوف پر محمول کرتے دھیرے سے اس کے آنسو اپنے پوروں پر چن کر ہوا میں چٹکی سے اڑا دیے اور اس کے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی کچھ اس طرح کہ پیا کو اپنا روم روم شانت ہوتا محسوس ہوا تھا۔ شادی کے اتنے عرصے میں پہلی بار فرحاب کی طرف سے ایسا والہانہ اور وارفتگی سے بھرپور اظہار ہوا تھا۔

''میں بہت کمزور دل کی لڑکی ہوں فرحاب! مجھے ہمیشہ کسی کا ہاتھ پکڑ کر چلنے کی عادت رہی ہے میں اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھڑا کر کبھی بھی اپنے پیروں پر نہیں کھڑی ہو سکوں گی اس بات کا مجھے یقین ہے جیسے...... میں اکیلی کبھی کچھ نہیں کر سکتی!'' اس کے لہجے میں بے بسی تھی پسپائی اور شکستگی تھی فرحاب نے اس کومل سی لڑکی کی نرمتا کو محبت سے دیکھا اور یقین کیا کہ عورت کا ایک روپ ایسا بھی ہوتا ہے۔ نرم و نازم، سادہ اور معصوم...... ہر لڑکی افراح ایرانی جیسی نہیں ہوتی دھوکہ باز، مفاد پرست اور مکار...... ہر عورت کی زندگی میں ایشل بخاری نہیں ہوتا۔ بیشتر کی زندگیوں میں صرف اور صرف ایک مرد ہی ہوتا ہے جن کی انگلی پکڑ کر وہ اپنی زندگی کا سفر تمام کرنے کی خواہش رکھنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل پیرا بھی رہتی ہیں۔ ''میں جلد ہی لوٹ آؤں گا تم بس گھبرانا مت روز تمہیں فون کیا کروں گا!''

''اب میری پیکنگ کرو...... صبح تین بجے کی فلائٹ ملی ہے مجھے!'' اس نے پیا کے آنسو صاف کرتے محبت سے کہا تھا پیا نے اثبات میں سر ہلاتے اٹھ کر پیکنگ کی تھی تب تک فرحاب کافی بنالایا تھا ایک کپ اسے پکڑایا اور دوسرا خود پکڑ لیا۔

''آپ پہلے بتا دیتے کہ آج رات کی فلائٹ ہے میں آج کچھ شاپنگ ہی کر لیتی گھر والوں کے لیے...... امی جان (ساس) اور باقی سب کے لیے۔''

میں خود اتنا پریشان ہو گیا تھا پی...... کہ مجھے کچھ ہوش ہی نہیں رہا ان شاء اللہ پھر جب کچھ عرصے تک اکٹھے گئے تو ڈھیر ساری شاپنگ کر کے جائیں گے سب کے لیے! فرحاب کو خود بھی اندازہ ہوا تو پیا کا دل رکھنے کو بول دیا حالانکہ ماں کی پریشانی میں اسے یاد بھی کہاں تھا سب۔'' آپ امی جان کو یہاں لے آئیں ناں ادھر ہمارے پاس رہیں گی تو اچھا علاج بھی کروائیں گے دنوں میں یوں صحت مند ہوں گی؟'' پیا نے چٹکی بجاتے کہا تھا۔

''تم بس ان کی صحت اور زندگی کی دعا کرو پی...... اب کی بار تو میں انہیں ساتھ لے کر ہی آؤں گا! جانتی ہو پیا...... میری ماں نے میرے لیے اپنی زندگی میں بہت قربانیاں دیں ہیں۔ ددھیال والوں کے دھتکارنے کے بعد ابا کی پنشن اور امی جان کی سلائیوں سے ہونے والی آمدنی سے ہی میری اتنی اچھی تعلیم مکمل ہو پائی تھی اور جب میں امریکہ آنے پر بضد تھا تو امی جان نہیں چاہتی تھیں کہ انہیں چھوڑ کر اتنی دور آؤں مگر وہ صرف میری خوشی کی خاطر اتنی بڑی قربانی ایک مرتبہ پھر دے گئی تھیں اور مجھے دیکھو میں ایسا بدبخت کہ ان کی خاطر کچھ بھی نہیں کر پایا۔'' پیا نے اس سے دکھ پچھتاوے کے گہرے احساس میں گھرے فرحاب شفیق کی نم آنکھوں میں تیرتی بے بسی کو دیکھا۔

''مائیں تو بس اولاد کو دیکھ دیکھ کر جیا کرتی ہیں فرحاب! ان کی تو اپنی کوئی خواہش کوئی مرضی ہوتی ہی نہیں اولاد کی ہر خوشی ہر مرضی ہی ان کی مرضی بن جایا کرتی ہے آپ دکھی مت ہوں امی جان آپ سے بہت خوش ہیں اور اب آپ جا رہے ہیں تو انہیں اپنے ساتھ ہی لائیے گا ہم ان کی جی جان سے خدمت کر کے انہیں بہت خوش رکھیں گے انشاء اللہ!'' وہ اٹھ کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے نرمی سے اس کا کندھا سہلاتے ہوئے بہت پیار اور فکرمندی سے بولی تھی۔

''تم بہت اچھی ہو پی!'' فرحاب شفیق نے فرط جذبات میں گھر کے مغلوب سے انداز میں کہا تو وہ دھیمے سے انداز میں مسکرا دی تھی۔



صبح اسٹور پر جانے سے پہلے وہ پریت سے ملنے آئی تھی۔ دروازہ خلاف توقع جسی بھاء جی نے جمائیاں لیتے کھولا تھا وہ اسے اپنے سامنے دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔

''گڈ مارننگ بھاء جی! صبح کے اجالے کی طرح پر نور اور سپید وتر و تازہ سی پیا نے چہکتے ہوئے صبح کا سلام جھاڑا'' جسی بھاء جی نے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھ کر آنے والی جمائی کو زبردستی روکا تھا۔

گڈ مارننگ بھرجائی جی آپ اتنی سویرے سویرے خیر ہے ناں؟ وہ اسے اندر آنے کا راستہ دینے کے لیے ایک طرف ہوتے ہوئے بولے تھے پیا دلکشی سے مسکرائی۔ ''فرحاب آج صبح تین بجے کی فلائٹ سے پاکستان گئے ہیں ابھی ابھی ائیر پورٹ سے آئی ہوں تو سوچا کہ ناشتہ آپ لوگوں کے ساتھ کیا جائے۔'' اس نے تفصیل سے بتاتے صوفے پر اچھلنے کا ارادہ ترک کیا۔ جسی بھاء جی نہ ہوتے تو یقیناً وہ اچھل کر ہی بیٹھتی۔

''پریت ابھی تک اٹھی نہیں؟'' اس نے اپنے اردگرد دیکھتے ہوئے اسے تلاشنے کی کوشش کی۔

''ایسا کبھی پہلے ہوا ہے کہ پیا پریت کے گھر آئے اور پریت پڑی سوتی رہے؟''

ہشاش بشاش لہجے میں بولتے وہ اپنے بال سمیٹتی کمرے سے باہر آئی تھی پیا اسے دیکھ کر محبت سے مسکرائی پریت کا وجود واقعی میں اس کے لیے دم غنیمت تھا اگر وہ نہ ہوتی تو پیا کا اس ملک میں ٹھہرنا واقعی میں ناممکن تھا۔

''تو پھر جلدی سے اچھا سا ناشتہ کرواؤ..... پراٹھے بالکل ویسے ہی بنانا جیسے شادی سے پہلے جسی بھاء جی کے لیے بنایا کرتی تھیں دیسی گھی کے بل دار اور بے حد خستہ.....'' پیا نے جسی بھاء جی کی طرف شرارت سے دیکھتے پریت کو چھیڑا تھا۔

''ہمیں تو عرصہ ہو گیا ان کے ہاتھ کے پراٹھے کھائے بھرجائی جی..... آپ کے لیے شاید آج بنا دیں اسی بہانے ہم بھی سواد لے لیں گے!'' جسی بھاء نے فوراً ہی مصنوعی ہوکا بھرا۔

''ہاں جیسے آج سے پہلے تو آپ نے کبھی چکھے ہی نہیں..... حسرت سے تو ایسے بول رہے ہیں۔'' پریت کی توپوں کا رخ بے چارے جسی بھاء جی کی طرف گولہ باری کرنے لگا تھا۔ پیا ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی۔

''ہاں تو سچ ہی بول رہا ہوں..... مجھے تو اب روزانہ براؤن بریڈ کھا کھا کے پراٹھوں کا سواد ہی بھول گیا ہے۔ بس کیا بتاؤں بھرجائی..... چندی گڑھ کے وہ گزارے دن بڑے ہی روما نچک (رومینٹک اور بھرپور مزے لیے ہوتے) تھے۔ ایسے تتلی کی مانند میرے اردگرد پھرا کرتی تھی جیسے شہد کی مکھی پھولوں کا رس چوسنے کے لیے ان کے اردگرد منڈلاتی ہے۔'' جسی بھاء جی کسی حسین یاد کے زیر اثر تھے۔

''کچھ تو خوف کریں آپ..... کیا کہانیاں لے کر بیٹھ گئے ہیں صبح ہی صبح..... اس بے چاری کو ناشتہ تو کر لینے دیں.....'' کچن میں کھٹر پٹر کرتی پریت نے انہیں وہیں سے ٹوکا تھا۔

''اور آج یہ حال ہے کہ میرا بولنا ہی گوارا نہیں ان محترمہ کو.....'' جسی بھاء جی نے بات مکمل کرتے ہوکا سا بھرا تھا۔ جس میں موجود مصنوعی پن دور سے ہی دکھ رہا تھا۔ ''حوصلہ کریں بھاء جی..... یہ سب تو پھر زندگی کے ساتھ ساتھ چلتا ہی رہتا ہے۔'' پیا نے اپنے نادیدہ آنسو صاف کرتے

بھاء جی کو تسلی دی تھی۔

''تم بھی مل گئی ان کے ساتھ...... بڑی خراب ہو نہیں تو بس ہمدرد چاہیے اور کچھ نہیں۔ سبھی کو اپنا ہمنوا بنا لیتے ہیں۔'' پریت نے پر اٹھا جلتے وہیں سے نروٹھے پن سے ہانک لگائی تھی وہ اے۔ جی سپر سٹور جب پہنچی تو صبح کے دس بجے رہے تھے۔ آج وہ خاصی لیٹ ہوگئی تھی حالانکہ آج تو فرحاب بھی نہیں تھے ناصر بے حد ایماندار اور مخلص لڑکا تھا صبح ہی صبح آجایا کرتا تھا۔ پیا نے کل کی سیل کا ریکارڈ کمپیوٹر ڈیٹا میں فیڈ کیا تھا اس کام میں اسے اتنی دیر ہوگئی کہ وقت کا پتہ ہی نہ چلا تھا فرحاب کی غیر موجودگی میں اسے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ کتنا کام اکیلے نپٹانے کے عادی ہیں۔ اس نے انٹرکام پر اپنے لیے کافی کا آرڈر دیا اور اپنی پیشانی دو انگلیوں اور ایک انگوٹھے کو ملا کر مسلنے لگی۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی تھی پیا بے اختیار سیدھی ہوئی اسے لگا ناصر کافی لے کر آیا ہوگا۔

''یس'' پیا نے فائل اٹھا کر اپنے سامنے رکھی جس کے بارے میں اسے ناصر کے ساتھ ڈسکس کرنا تھا۔ مگر نوارد کو دیکھ کر وہ چند لمحے کے لیے بول ہی نہیں سکی تھی آنے والا میکس تھا۔ جو بالکل ہی غیر متوقع طور پر وہاں آیا تھا۔ پیا نے یاد کرنے کی کوشش کی اس کا آج ادھر اسٹور پر آنے کا کوئی ارادہ تھا نہ ہی فرحاب نے ذکر کیا تھا۔ پیا اسے دیکھ کر چند لمحوں بعد مسکرائی اس کی مسکراہٹ خیر مقدی مگر ذرا الجھی الجھی سی تھی۔ ''گڈ مارننگ پیا...... کیسی ہیں؟'' اپنے پیچھے دروازہ بند کرتا وہ اسے غور سے دیکھتا بولا۔

''میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں پلیز آیئے ناں بیٹھیے۔'' اس نے آداب میزبانی نبھاتے فوراً شائستگی سے کہا۔ وہ شکریہ ادا کرتے بیٹھ کر بغور پیا کا جائزہ لے رہا تھا۔ پیا انٹرکام پر کافی آرڈر کرنے لگی۔ اس نے آج گہرے سبز رنگ کی شلوار قمیض کے ساتھ لمبا دوپٹہ لے رکھا تھا۔ چونکہ کمرے میں ہیٹر آن تھا اس لیے کسی بھی قسم کی جرسی یا پر وغیرہ نہیں پہن رکھا تھا۔ اس کی رنگت قدرتی طور پر بے حد سفید تھی جس میں ہلکا ہلکا سندور بھی گھلا محسوس ہوتا تھا آنکھیں سیاہ بھنورا سی مگر بے حد روشن اور چمکدار تھیں آنکھوں میں ٹھہرا گہرا کاجل اور گالوں پہ جمی بلش آن کی تہہ بے حد نیچرل نظر آنے کے ساتھ ساتھ اسے بے پناہ حسین ظاہر کرتے تھے۔ میکس کو اسے دیکھ کر ہر مرتبہ ہی اپنا فیصلہ بے حد درست نظر آیا کرتا۔

''ناصر بھائی دو کپ کافی بھجوایئے گا پلیز اور ہاں ذرا جلدی۔'' اس نے انٹرکام جیسے ہی رکھا ساتھ ہی اس کا جائزہ بھی ختم ہوا۔ مسکراتے ہوئے وہ میکس کی جانب پلٹی تھی۔ جو اب بڑی مہارت سے اپنی نظروں کا ارتکاز بدلے کمرے کے وسط میں لگی اپنی ہی بنائی پینٹنگ بڑی محویت سے دیکھ رہا تھا۔ پیا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور دھیمے سے انداز میں مسکراتے وضاحت کرتے بولی تھی۔ آپ کی بنائی یہ پینٹنگ مجھے بے حد پسند آئی تھی اور فرحاب سے ضد کر کے میں نے اسے یہاں لگوایا ہے اس کے کہنے پر دوبارہ میکس نے اپنی بنائی پینٹنگ کو دیکھا جس میں سمندر کے کنارے ڈوبتے سورج کا منظر نہایت خوبصورتی سے ابھارا گیا تھا۔ شفق کی لالی شام کے گہرے سرمئی رنگ میں اس قدر خوبصورتی سے مدغم ہو رہی تھی کہ حقیقت کا گمان گزر رہا تھا۔ سمندر کی اٹھتی لہروں سے بے نیاز ایک لڑکی نیچے ریت پر سر جھکائے افسردہ سی اس منظر کو دیکھ رہی تھی اور سمندر کی لہریں اس کے پیروں کو چھو کر واپس جا رہی تھیں اس لڑکی کے چہرے کے تاثرات اتنے واضح اور بھرپور تھے کہ جیتی جاگتی لڑکی کا گمان گزر رہا تھا پیا کو یہ پینٹنگ اسی لیے زیادہ پسند تھی کیونکہ حقیقت کا عکس اس میں بہت گہرا اور شفاف تھا۔ ''آپ بہت اچھی پینٹنگز بناتے ہیں۔ پیا نے کھلے دل سے میکس

کی تعریف کی تھی۔'' میکس کی تعریف تو لاکھوں لوگ کیا کرتے تھے مگر پیا کی تعریف کا انداز اسے بے حد منفرد اور انوکھا لگا تھا۔ اس کے چہرے کو بے اختیار مسکراہٹ نے چھوا تھا۔ وہ جو یہ سمجھتا تھا کہ اسے بالکل بھی مصوری کی سدھ بدھ نہیں ہے غلط تھا جب پیا نے اس تصویر پر اپنا گہرا تجزیہ پیش کیا تو میکس کو اپنا مشاہدہ غلط ہوتا محسوس ہوا۔

''بہت شکریہ مادام! مجھے خوشی ہے کہ آپ کو میری بنائی پینٹنگ نے انسپائر کیا۔''

''ارے نہیں! آپ واقعی میں بہت ہی اچھے آرٹسٹ ہیں آپ کی پینٹنگز میں ایک واضح وژن ہے جذبات ہیں احساسات ہیں آپ کی پینٹنگ محض پینٹنگ نہیں لگتی بلکہ زندہ و جاوید حقیقت نظر آتی ہے۔'' جوش و خروش سے بولتی پیا ایک دم سے خاموش ہوئی تھی میکس اسے بے حد حیرت سے اس قدر روانی سے انگلش بولتے دیکھ کر حیران ہو رہا تھا حیرت کے مارے اس کی زبان گنگ ہو رہی تھی۔ وہ اتنی جلدی یہ زبان سیکھ گئی تھی اور میکس کو اندازہ ہی نہ ہو سکا تھا۔ اسی دوران ناصر کافی لے کر اندر آیا تھا۔ ایک کپ احترام سے میکس کے سامنے رکھا اور دوسرا پیا کے سامنے رکھتے وہ واپس کو مڑ گیا تھا۔ پیا نے دراز سے چاکلیٹ کوکیز نکال کر میکس کے سامنے رکھے تھے۔

''آپ کے ہزبینڈ نظر نہیں آ رہے؟'' کوکیز اٹھا کر کھاتے اس نے پوچھا تو پیا کو یاد آیا کہ اس نے تو میکس کی آمد کے متعلق پوچھا ہی نہیں کہ آیا کس سلسلے میں ہے۔

''ایکچو کلی انہیں اچانک ہی پاکستان جانا پڑا...... ان کی مدر بہت بیمار ہیں ناں۔''

اوہ ویری سیڈ کیا ہوا انہیں؟ میکس کے پوچھنے پر اس نے ساری تفصیل اس کے گوش گزار کی۔

''میکس آپ کوئی ایسی پینٹنگ بنا سکتے ہیں جس میں ایک خزاں رسیدہ جنگل ہو اور اس کے درختوں کے پتے جنگل کی زمین پر بکھرے ہوئے ہوں اور ان بکھرتے پتوں پر ایک لڑکی اداس اور دلگرفتہ سی بیٹھی اس منظر کا حصہ دکھائی دے!'' اچانک پیا نے اس سے پوچھا تھا۔ میکس ہولے سے مسکرایا۔

''ایسی پینٹنگ میں آل ریڈی بنا چکا ہوں میرے گھر پر ہے اسٹوڈیو میں رکھی ہے آپ کو چاہیے کیا؟'' میکس نے فوراً ہی اس کی من پسند بات کی تھی۔

''ارے کیا واقعی...... مجھے واقعی میں ایسی پینٹنگ چاہیے اپنے گھر میں لگانے کے لیے۔'' پیا بے حد پرجوش ہو گئی میکس نے خوشی کی قوس قزاح اس کے چہرے پر بکھرتے دیکھی تھی۔

''لیکن میری ایک شرط ہے۔''

''کیسی شرط۔'' پیا نے حیران ہوتے پوچھا تھا۔

''آپ کو میرے ساتھ دوستی کرنا پڑے گی۔ میکس نے شرط بتا کر اس کی طرف دیکھتے اس کے تاثرات نوٹ کرنے کی کوشش کی تھی۔

''ارے آپ تو میرے محسن ہیں آپ سے تو احسان مندی کا رشتہ ہے میرا...... اور پھر آپ فرحاب کے دوست اور پارٹنر ہیں تو اس حساب

سے میں بھی آپ کو اپنا دوست مانتی ہی ہوں۔"

"تو پھر ایک دوست آپ کو بار بار درخواست کر رہا ہے کہ وہ آپ کا پورٹریٹ بنانے کا خواہش مند ہے پھر اس غریب کی خواہش کی تکمیل میں اتنی دیر کیوں؟" میکس نے بے چارگی سے کہتے پیا کو ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا اس کی نقرئی گھنٹیوں جیسی ہنسی کی جلترنگ کمرے کی فضا میں بکھر گئی تھی میکس نے خود پر مدہوشی طاری ہوتے محسوس کی تھی۔

"ارے......بس فرحاب کے آتے ہی ہم آپ کی یہ خواہش بھی پوری کر دیں گے۔" اس نے آنکھوں میں آیا پانی صاف کیا۔

"اوکے......ابھی چلتا ہوں۔ وعدے کی پاسداری کا انتظار کروں گا!" اس نے اٹھتے سے جیب سے کارڈ نکالتے اس کی جانب بڑھایا تھا۔

"یہ میرا کارڈ رکھ لیجیے جب بھی کوئی مشکل پیش آئے فوراً کال کر لیجیے گا۔ بندہ حاضر ہو جائے گا۔"

"مگر میرے پاس پہلے ہی آپ کا کارڈ موجود ہے آپ نے ہی دیا تھا!" پیا نے کارڈ پکڑتے جھجکتے ہوئے کہا۔ "ہاں مجھے یاد آیا ہے اس پر میرا سیل نمبر موجود ہے گھر کے نمبر بھی ہیں وہ آفس کا کارڈ تھا اور مجھے خوشی ہو گی اگر آپ کسی بھی مشکل یا پریشانی میں مجھے مدد کے لیے پکاریں گی تو۔

"جی ضرور......!" پیا نے مسکراتے ہوئے کارڈ تھامتے یقین دہانی کروائی تھی۔"



وہ واش روم سے فریش ہو کر باہر نکلی تو اس کا موبائل بج رہا تھا موبائل کی جلتی بجھتی اسکرین اسے باتھ روم کا دروازہ کھولتے ہی نظر آ گئی تھی اس نے لپک کر فون اٹھایا تھا کہ اسے فرحاب کی کال کا بے صبری سے انتظار تھا۔

"امی جان مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہیں پیا......انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی میں نے انہیں اتنی آوازیں دیں مگر کسی ایک بھی بات کا جواب نہیں دیا مجھے!" اس کے ہیلو کے جواب میں فرحاب شفیق کی لرزتی روتی تڑپتی آواز اسے سنائی دی۔ پیا بے اختیار نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔

"فرحاب!" اس کے لبوں سے سرسراتے ہوئے نکلا تھا حیرت سی حیرت تھی جس نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

"میں نے کہا تھا ناں پیا......کہ میں بہت بدبخت ہوں دیکھو میں واقعی میں ہوں میں مرتے وقت بھی اپنی ماں کے پاس نہیں پہنچ پایا۔ میں ان سے مل نہیں پایا انہیں پیار کر پایا نہ ہی ان کا پیار لے پایا۔" بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روتے اس نے اپنا دکھ اور غم پیا سے شیئر کیا اور پیا تو مارے دکھ کے کچھ بول ہی نہ پا رہی تھی، تسلی کے دو بول تک اس کے پاس نہیں تھے جو وہ فرحاب کے ساتھ بول پاتی اور اس وقت جو فرحاب کی حالت تھی کیا فرحاب کو پیا کے چند جملوں سے تسلی مل جاتی؟

"مت روئیں فرحاب......پلیز حوصلہ کریں شاید اللہ کو یہی منظور تھا آپ پلیز خود کو سنبھالیں اگر آپ اسی طرح روتے رہے تو امی جان کی روح کو تکلیف ہو گی!" اس نے اتنی دور بیٹھے بھی فرحاب کی مخدوش حالت کا اندازہ لگا لیا تھا اس نے اپنی تمام تر ہمت مجتمع کرتے فرحاب کو دلاسہ دینے کی کوشش کی تھی حالانکہ اسے خبر ہی نہ ہو سکی تھی وہ خود بھی رو رہی تھی۔ فرحاب نے جواب میں کچھ کہنے سے پہلے ہی فون کاٹ دیا تھا۔ پیا نے جلدی سے واثق کو کال ملائی تھی۔

''واثق بھائی! فرحاب اس وقت تنہا اور دکھی ہیں پلیز ان کے پاس جا کر انہیں سنبھالیں...... وہ بہت ٹینشن میں ہیں۔'' ساری تفصیل سننے کے بعد واثق نے اسے فوراً ہی وہاں پہنچنے کا وعدہ کرتے فون بند کیا تھا۔ پیا چند لمحے وہیں بیٹھی افسردہ ہوتی رہی پھر ریت کو بتانے کی غرض سے باہر آئی تو اسے یاد آیا کہ وہ تو ابھی آفس سے ہی نہ لوٹی تھی سو وہ ٹیرس پر چلی آئی تھی۔ کوئین سٹی ہاؤس اسٹائل اپارٹمنٹ گہری کہر میں دب رہا تھا سردی شام ہوتے ہی بڑھ گئی تھی دھند ہی دھند تھی پیا حسب عادت ٹیرس پر کہنیاں ٹکائے دور دھندلی نظر آتی اسٹریٹ لائٹس کو دیکھنے لگی تھی جو گہری دھند میں ٹمٹماتے دیے جیسی دکھ رہی تھیں۔ اس نے لمبی سانس کھینچ کر آکسیجن پھیپھڑوں کو منتقل کرنے کی کوشش کی...... شام بہت گہری اور اداس تھی اس کا دل ویران اور خالی تھا...... دونوں میں ہی کسی قدر مماثلت تھی اور وہ ڈوبتی شام کا منظر تھا۔ اپنے اسٹوڈیو میں بے حد اہم پینٹنگ پہ کام کرتے میکس پل بھر کو چونکا تھا ایک عجیب سے احساس نے اس کا گھیراؤ کیا تھا۔ اس نے باہر نکل کر فضا میں جمے کہرے کو دیکھا پھر اپنی اسٹینڈ پہ لگی بائی نوکیلر کو ایک خاص زاویے پر سیٹ کرتے کوئین سٹی ہاس کے سامنے نظر آتے اس ٹیرس پر دیکھا جہاں پیا کہنیاں گرل سے ٹکائے اداس اور مغموم جھکی ہوئی تھی۔ میکس اسے وہاں دیکھ کر پریشان ہوا اٹھا تھا۔ وہ اتنی سردی میں بے نیازی نظر آ رہی تھی اگر وہ بیمار پڑ گئی تو......؟ میکس کا دل بے اختیار چاہا کہ وہ اسے روک دے۔ پیا کو وہاں کھڑے آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا گہری شام اب رات کی سیاہی میں پگھلتی قطرہ قطرہ بن کر بہہ رہی تھی۔ پیا کو ایک ایک لمحہ ایک صدی کے مترادف گزرتا محسوس ہوا۔ وقت جیسے اس تیز ترین شہر میں بھی ٹھہر سا گیا تھا۔ تبھی اچانک اس کی نگاہ نیچے اسٹریٹ پولز کے قریب پڑی تھی اسے وہاں کسی بے حد باریک اور چھوٹا سا روشنی کا نقطہ نظر آیا تھا۔ گول دائرے کی صورت بے حد چھوٹا سا سرخ رنگ کا انگارہ...... شارٹ سرکٹ پیا کے ذہن میں دھماکہ ہوا...... مگر اس کا تو اس شہر میں سوال ہی نہیں اٹھتا تھا۔ پیا نے نظر جمانے کی کوشش کی اور غور سے دیکھا دو آدمی سٹریٹ پول کے پاس کھڑے سگریٹ پی رہے تھے پیا کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی رات کا وقت تھا اور وہ گھر میں بالکل اکیلی تھی ہر طرح کی احتیاط کے باوجود تھی آخر لڑکی ہی...... اسے پہلا خیال ان جیبیوں کا ہی آیا تھا۔ اس نے فوراً ہی اندر بھاگ کر ٹیرس کا دروازہ بند کرتے ان کے آگے پردہ گرایا اور صوفے پر لیٹ کر سانسیں ہموار کرنے لگی۔

میکس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے گھر کا نمبر ملایا تھا۔ پیا نے لپک کر سی ایل آئی پر غور سے دیکھا تو نمبر انجان اور پرائیویٹ سیریل سے تھا۔ وہ تذبذب کا شکار ہو گئی کہ فون اٹھائے کہ نہیں تبھی اس کے گھر کی کال بیل بجنے لگی تھی اور متواتر ہی بج رہی تھی۔ پیا کی سمجھ ہی نہ آیا کہ پہلے فون سنے یا دروازہ کھولے اور پھر اگر دروازہ ناک کرنے والے وہی جیبی ہوئے تو...... پھر وہ کیا کرے گی...... فون بجتا بند ہو چکا تھا پیا نے دروازہ کھولنے کا ارادہ کیا اور کمرے کے دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ فون ایک مرتبہ پھر بجنے لگا تھا۔ پیا نے لپک کر فون اٹھایا تو دوسری طرف سے آنے والی آواز اسے متحیر کر گئی تھی۔

''باہر سردی بہت زیادہ ہے پیا...... اور آپ بغیر گرم کپڑوں کے ٹیرس پہ کھڑی ہیں بیمار ہو جائیں گی تو آپ کا خیال کون کرے گا پھر یہاں فی الحال فرحاب بھی نہیں ہے۔'' پیا نے ریسور کان سے ہٹا کر دیکھا اور پھر سنا آواز واقعی میں میکس کر وک کی ہی تھی لیکن اسے کیسے پتا چلا کہ میں باہر ٹیرس پہ ہوں یہی سوال اس نے میکس سے بھی کیا تھا۔

''میرے اپارٹمنٹ کی ٹیرس سے آپ کی ٹیرس نظر آتی ہے۔'' اس نے کھلکھلاتے ہوئے جواب دیا تھا۔

''اوہ اسی لیے آپ نے اس پینٹنگ سے متعلق دعویٰ کیا کہ وہ آپ نے میری شبیہ سے متاثر ہو کر بنائی ہے؟'' پیا نے اسے گزشتہ بات یاد دلائی تو میکس لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کی تائید کرتے ہنسا۔

''جی ہاں! اور میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ اس روز میں نے آپ کو بائی نوکیلر کی مدد سے دیکھ دیکھ کر پینٹ کیا تھا۔ پیا کو حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوئی ڈور بیل بند ہو چکی تھی سو وہ بھی مطمئن ہو کر باتیں کرنے لگی تھی۔

''لیکن اس پینٹنگ میں تو میرا چہرہ واضح نہیں تھا سب کچھ بے حد مبہم مبہم سا نظر آ رہا تھا۔'' میکس جانتا تھا کہ وہ یہ سوال کرے گی اسی لیے اس نے فوری طور پر جواب دیا تھا۔ اس کی دو وجوہات تھیں...... ایک تو یہ وجہ تھی کہ میں اس چہرے کو اپنے سامنے بٹھا کر اس کی خوبصورتی کو مکمل طور پر فیل کر کے پینٹ کرنا چاہتا تھا دوسری اور اہم وجہ آپ کا چہرہ ایشیائی چہرہ تھا اور بچپن میں ہی کچھ عرصہ انڈیا رہا تو اردگرد کے مسلم ممالک اور انڈیا میں موجود مسلم فیملیز سے بھی انٹریکشن رہا جس کے سبب ایسی چھوٹی چھوٹی اہم باتوں کا دھیان میں رکھنے لگا ہوں کہ کسی کا پورٹریٹ اس کی اجازت کے بغیر نہیں بنانا چاہیے اور ویسے بھی تو یہ غیر اخلاقی حرکت ہے۔'' ایک ہی دن میں یہ ان کی دوسری تفصیلی بات چیت تھی پیا نے مطمئن اور متاثر ہو کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔

''ویسے میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ آرٹسٹ تب تک اس چہرے کو پینٹ نہیں کر سکتا جب تک وہ چہرہ یا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے نہ ہو مطلب پورٹریٹ وغیرہ واٹ ایور...... آپ سمجھ رہے ہیں ناں کہ میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں!''

''ہاں میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں...... آپ کی بات کسی حد تک صحیح ہے لیکن ہر آرٹسٹ کے لیے یہ کوئی ضروری بھی نہیں ہے کم از کم میرے جیسے مصور کے لیے...... میں کسی بھی منظر، جگہ یا چہرے کو ایک نظر بھی دیکھ لوں تو وہ میرے ذہن میں نقش ہو جاتی ہے مجھے اسے بار بار دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔''

''لیکن پھر اس روز میرے چہرے کو آپ نے کیوں بار بار دوربین کی مدد سے دیکھ کر بنایا تھا حالانکہ وہ تو تھا بھی بہت غیر واضح سا؟'' پیا نے اچانک ہی تنقیدی نکتہ اٹھا کر میکس کو حیران کیا وہ اس کی ذہانت اور زیرک نگاہی کا قائل ہو گیا تھا۔

اس سوال کا میرے پاس بہت اچھا جواب ہے پیا...... مگر میں آپ کو فی الحال بتا نہیں سکتا مگر میں آپ کو بتاؤں گا ضرور مگر ابھی نہیں۔ میکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کب بتائیں گے پھر؟'' پیا کو بے حد جلدی تھی شاید تبھی بے صبری سے فوراً پوچھا تھا۔ ''جب آپ کا پورٹریٹ بنا کر اسے اپنی ایگزیبیشن میں انٹروڈیوس کراؤں گا اپنے ماسٹر پیس کے طور پر...... اس روز میرا وعدہ ہے آپ سے میں آپ کے پوچھنے سے پہلے ہی بتانے آؤں گا!'' میکس نے دھیمے سے مسکراتے اس کے تخیل کے پردے پر لہراتے عکس کو محبت سے دیکھتے جواب دیا تھا پیا سن کر اداس سی ہو گئی کہ ابھی تو جانے کب اس کا پورٹریٹ بن پاتا اور اس کی ایگزیبیشن بھی جانے کب منعقد ہونا تھی۔ مگر وہ بولی کچھ نہیں تھی۔ تبھی ڈور بیل دوبارہ بجی تھی۔

''او کے میکس...... ابھی رکھتی ہوں باہر ڈور بیل ہو رہی ہے شاید پریت آئی ہے!'' ''اپنا خیال رکھیے گا پیا...... اور اگر کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو پلیز بلا جھجک مجھ سے کہیے گا آپ کے کام آ کے مجھے دلی خوشی ہوگی۔'' فون بند کرتے وہ یاد دہانی کروانا نہیں بھولا تھا۔ پیا نے اثبات میں سر ہلاتے کال کاٹ دی تھی!



فرحاب بھائی کی دوبارہ کال آئی پھر؟ جاگنگ ٹریک پر چلتے چلتے اردگرد کا بھرپور جائزہ لیتے پریت نے پیا سے پوچھا تھا۔ جو بڑی محویت سے اردگرد بھاگتے دوڑتے انگریزوں کو دیکھ رہی تھی اتنے ماہ ہو گئے تھے اسے یہاں آئے ہوئے مگر وہ ابھی تک باہر نکلتے ہی گوروں اور ان کے بچوں کو بے حد اشتیاق سے دیکھا کرتی تھی۔

''نہیں...... اس روز کے بعد ان سے دوبارہ تفصیلی بات نہیں ہو سکی میری!'' پیا نے ایک انگریز بچے کو پرام میں لیٹے اپنی طرف مسکراتا دیکھ کر ہاتھ ہلاتے جواب دیا تھا۔

''کتنا کیوٹ بچہ ہے ناں پریت!'' پیا نے پریت کی توجہ اس بچے کی جانب مبذول کروائی جو انہی لوگوں کی طرف دیکھ رہا تھا پریت نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔

''ہاں...... واقعی میں...... بہت پیارا بچہ ہے۔''

''مگر فرحاب کو بچے اچھے نہیں لگتے۔'' پیا نے اچانک بے حد مغموم ہو کر کہا تھا پریت حیرت کے مارے چند ثانیے کچھ بول ہی نہ سکی تھی۔

''کیا مطلب پیا!''

''فرحاب کو ابھی بچے نہیں چاہئیں...... ان فیکٹ ان کو بچوں سے چڑ ہے روتے بسورتے ضد کرتے بچے انہیں کوفت میں مبتلا کرتے ہیں!''

پیا نے فرحاب کی بات من وعن پریت کے سامنے دہرائی تھی۔ پریت نے بے حد دکھ سے پیا کا ضبط کرتا لال چہرہ دیکھا۔ ابھی چند روز پہلے ہی تو اس نے فرحاب سے کہا تھا کہ ہمیں اب اپنی فیملی کے متعلق سوچنا چاہیے تو کیسا روکھا سا جواب دیا تھا۔

''ابھی فی الحال اس بارے میں سوچو بھی مت...... ایک عمر پڑی ہے یہ سب کرنے کے لیے ابھی خود کو اسٹیبل کرنے میں میری مدد کرو......'' پیا اس کا جواب سن کر چپ رہ گئی تھی۔ ابھی اور وہ کتنا اسٹیبلش ہونا چاہتا تھا۔

''لیکن فرحاب...... سب پوچھتے ہیں اب...... کسی ڈاکٹر سے کنسلٹ کرنے کا مشورہ بھی دیتے ہیں میں اب انہیں کیا کہوں؟''

''لوگوں کی باتوں کی طرف دھیان نہیں دیا کرتے پی! اپنا فائدہ اور نقصان دیکھا کرتے ہیں ہمیشہ......'' فرحاب نے اسے سمجھایا مگر پیا چڑ گئی تھی۔

''وہ لوگ نہیں ہیں فرحاب! ہمارے اپنے ہیں اور پھر ہم اپنی اپنی ماں کی اکلوتی اولاد ہیں انہیں ہماری اولاد کی خواہش ہونا ایک فطری سی بات ہے۔

تو مجھے اس بات سے انکار کب ہے پی...... میں بس کچھ وقت مانگ رہا ہوں...... میں اپنے بچوں کو سسکتی ہوئی زندگی نہیں دینا چاہتا...... میں اپنے بچوں کو ایک لگژری لائف دینا چاہتا ہوں جو محرومیاں میں نے اپنی زندگی میں دیکھی ہیں میں ان محرومیوں کا سایہ بھی اپنے بچوں پر نہیں پڑنے دینا چاہتا اور پیا اس کی اتنی لمبی چوڑی تفصیل سننے کے بعد پوچھ ہی نہیں سکی کہ اس کی محرومیاں کیا تھیں۔

''تو پرابلم کیا ہے پیا...... تم کیوں اتنا دل پہ لے رہی ہو؟'' پریت نے ساری بات سننے کے بعد اس سے پوچھا تھا۔

''کچھ نہیں مجھے کیا پرابلم ہے میں تو بس ایسے ہی تمہیں بتا رہی تھی۔ عادت جو ہے تم سے سب کہنے کی......'' پیا نے پرام لے کر دور جاتی اس کی ماں کو دیکھا جو جھک جھک کر جانے اس سے کیا باتیں کیے جا رہی تھی۔ پریت نے رک کر اسے دیکھا۔

''اداس ہو رہی ہو فرحاب بھائی کے لیے؟''

''نہیں......'' ہاں میں سر ہلاتے اس نے آنسوؤں کو روکتے انکار کیا تھا۔

رات میں اکیلی اتنی خوفزدہ ہوتی رہی...... میں اکیلی پہلے کبھی نہیں رہی!

اوہ گاڈ...... پیا آئی ایم سوری یار...... میرے ذہن میں بالکل بھی نہیں تھا یہ سب؟ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں مجھے اب اتنی شرمندگی ہو رہی ہے۔ پریت کو بے حد شرمندگی ہوئی تھی پیا کا رویا رویا متورم چہرہ اسے پشیمان کر رہا تھا۔

''اٹس او کے پریت! میں نے تمہیں اس لیے تو یہ سب نہیں بتایا کہ تم شرمندہ ہو...... بس ایسے ہی دل بھر آیا تو بے ربط سی جانے کیا کیا بول گئی۔'' پیا نے فوراً ہی اس کی شرمندگی دور کرنے کی کوشش کی۔

''ویسے آج تو سورج مغرب سے نکلا ہے...... ہے ناں پریت...... پیا نے اچانک ہی کہا پریت نے جیسے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

''آج وہ میکس کروک کہیں سے نمودار نہیں ہوا ناں...... جو فطرت کے قریب رہنے کا دعویدار بنا رہتا ہے ہر وقت......'' پریت کا جاندار قہقہہ فضا میں بلند ہوا تھا اس کی بات سن کے پیا واقعی میں سچ کہہ رہی تھی آج ایسا حسین اتفاق ان کے ساتھ نہیں ہوا تھا۔ ''کیا معلوم یار...... وہ واقعی میں رہتا ہو فطرت کی خوبصورتی کی تلاش میں...... تم خوامخواہ میں اس سے بدگمان مت ہوا کرو......'' پریت نے اسے ٹوکا تو پیا ہمیشہ کی طرح مسکراتے ہوئے برے سے منہ بنانے لگی تھی۔

''کل آیا تھا میرے آفس...... پھر رات کو بھی کال آئی تھی اس کی؟'' پیا نے ٹریک کی سرخ ٹائلوں پر تیز تیز چلتے بتایا تھا موسم آج قدرے بہتر تھا مگر ہوا بہت تیز تھی، اور فضا میں اوس بھی کافی تھی مگر پھر بھی سردی کی شدت پہلے سے قدرے کم ہی تھی۔

''اچھا...... کیا کہہ رہا تھا؟'' پریت کو تجسس ہوا تو پھولی سانسوں کو ہموار کرتے پوچھنے لگی۔ ''فرحاب سے ملنے آیا تھا پھر مجھے کہا کہ اگر کسی مدد کی ضرورت ہو تو اس سے بلا جھجک بول دوں...... ایک پینٹنگ دینے کا بھی وعدہ کیا ہے۔'' آخری جملے پر پریت کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

''کیسی پینٹنگ؟'' پریت کو فوری تجسس ہوا تھا۔ پیا اس کی عادت سے واقف تھی۔ جب بھیجے گا تب دیکھ لینا...... ابھی واپس چلو دیر ہو رہی ہے۔

''پیا...... کیوں نہ ہم وہ پینٹنگ میکس کروک کے گھر خود لینے جائیں بے چارہ خوش بھی ہو جائے گا اتنے عرصے سے انوائٹ جو کر رہا ہے۔''

''دماغ خراب ہے تمہارا پریت......ہم کیوں جائیں اس کے گھر؟'' پیا تو سنتے ہی تڑخی تھی وہ بھلا فرحاب کی اجازت کے بغیر کیوں جانے لگی کہیں......اور اگر اس کی اماں کو پتا چل جائے ناں کہ وہ یوں یہاں شتر بے مہار دندناتی پھر رہی ہے تو وہیں سے اسے ایسی صلواتیں سنائیں کہ پیا کی عقل ٹھکانے آجائے جبکہ پریت مسلسل اسے لے جانے کو ضد کر رہی تھی۔

''کچھ نہیں ہوگا پیا! ہم جلدی لوٹ آئیں گے بس ایک کپ کافی پئیں گے اور کچھ نہیں!'' پیا نے اسے گھور کے ایسے دیکھا تھا گویا کچا ہی چبا جائے گی۔

''پلیز پیا......صرف ایک بار ساتھ چلی چلو! سچ اس کا گھر اتنا آرٹسٹک ہے کہ دل چاہتا ہے بس دیکھتے ہی رہو کمروں کی چھتوں، فرشوں اور دیواروں تک پہ پینٹنگز بنی ہوئی ہیں......'' پریت جوش سے بولی تھی۔

''میں نہیں جا رہی اس کے عجائب خانے میں۔ پیا نے صاف ہی جھنڈی دکھائی تھی۔

''پلو شے آفریدی! تم ابھی دس منٹ بعد میرے ساتھ میکس کروک کے گھر چل رہی ہو'' پریت نے تحکم زدہ انداز اپنایا تھا پیا کا منہ اور بھی برا ہو گیا۔''نو منٹ رہ گئے ہیں!'' اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی پریت پہلے ہی بول اٹھی تھی۔

پریت بس پھر کسی دن...... دیکھو پریت، ہم پھر کسی دن۔

''آٹھ منٹ'' پریت نے اس کی بات کاٹتے ٹائم بتایا تھا۔

''پریت پیا غصے سے چیخی تھی۔''

''اچھے سے تیار ہونے کے لیے سات منٹ تمہارے لیے ناکافی ہیں پیا......'' پریت نے اسے اور بتایا تھا پیا پاؤں پٹختے ہوئے انداز میں وہاں سے پلٹی تھی اور ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں میکس کروک کے عالیشان محل کے سامنے کھڑی ڈور بیل بجا رہی تھیں۔



شام کے سائے ہولے ہولے میکس کروک کے عالیشان محل پر لرزاں تھے جب وہ دونوں وہاں پہنچی تھیں...... پیا نے ناقدانہ نگاہ اپنے حلیے پر ڈالی تھی جلدی جلدی میں وہ صرف کپڑے ہی چینج کر پائی تھی الٹا سیدھا بالوں میں برش پھیرا اور آنکھوں میں بے ربط سی کاجل کی ہلکی سی لہر...... مگر وہ دلکش تھی سو ہمیشہ خوبصورت ہی دکھتی تھی۔ اس نے گہرے سرخ رنگ کا انارکلی فراک پہن رکھا تھا۔ جس پر مونگیا رنگ کی ہلکی سی کڑھائی کی ہوئی تھی۔ دامن پر اور بازوؤں کی آستینوں پر ہلکا ہلکا بارڈر بنا ہوا تھا جو بہت خوبصورت نظر آ رہا تھا۔

''بہت غضب ڈھا رہی ہو ہمیشہ کی طرح......اندر چلو'' پریت نے اسے خود کو تنقیدی نگاہ سے خود کا ایکسرے کرتے دیکھا تو کہے بغیر وہ نہ رہ سکی وہ صرف پریت کی جلدی جلدی کی وجہ سے سات منٹ میں ہی تیار ہوئی تھی۔

''تم تو اب یہی کہو گی ناں...... برش تک تو بال تم نے مجھے کرنے نہیں دیا!'' پیا روٹھی ہوئی تھی پریت ہولے سے مسکرائی تھی خود تو وہ ہمیشہ خاص الخاص تیاری کیے رکھتی تھی سو اسے کیا ٹینشن...... پیا نے کلس کر سوچا پریت کال بیل پہ ہاتھ رکھ چکی تھی۔''ہمیں میکس سے ملنا ہے؟'' اس کے

پیون نے دروازہ کھولا تھا پیا نے غور سے دیکھا اس کے لان میں بے تحاشا پھولوں کے ساتھ طرح طرح کے اسٹیچو تھے قسم قسم کے جانوروں اور پرندوں کے جن میں ترتیب دار خوبصورت پھول اگائے گئے تھے۔ پتھروں کی روش پر چلتے وہ پیون کے پیچھے گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ رہی تھیں۔ بائیں ہاتھ پر گیراج بنا تھا جس میں ریڈ فراری کے علاوہ بھی دو گاڑیاں کھڑی تھیں۔ پیا اشتیاق سے اس کا گھر دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہی تھی اس نے اس قدر خوبصورت آرٹسٹک گھر آج تک نہیں دیکھا تھا۔ گھر کیا تھا کوئی خواب محل تھا...... سفید ماربل سے بنا عالی شان گھر محل نما گھر پیون نے انہیں ڈرائنگ روم میں لا کر بٹھا دیا تھا! پیا نے اچک اچک کر دیواروں پر بنی پینٹنگز کی زبان اور مقصد سمجھنے کی کوشش کی...... انٹیریئر کمال کا تھا غرض ہر چیز میں نفاست اور معیار دور سے ہی دکھ رہا تھا۔

''کتنا خوبصورت گھر ہے پریت...... بالکل خواب محل جیسا!'' پریت کے کان میں سرگوشی کرتے پیا کے چہرے پر بچوں جیسا اشتیاق بکھرا ہوا تھا۔

یہ میکس کروک کا گھر ہے پیا! ورلڈ فیمس آرٹسٹ کا گھر...... ! پریت نے اس کی حیرت کم کرنے کو یہ چند الفاظ چبا چبا کر ادا کیے تھے۔ تبھی میکس چلا آیا تھا بالکل عام سے گھریلو حلیے میں۔ پیا نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا آج اس کے بالوں کا رنگ کالا تھا مگر فرنچ داڑھی نہیں تھی۔ نچلے ہونٹ کے نیچے ہلکے سے بال رکھ کر جانے کسی فیشن کا ناس مارا ہوا تھا۔ کانوں میں آج بھی پلاٹینم کی بالیاں تھیں گلے میں ہولی کراس کا لاکٹ اور دائیں کلائی میں تین چار اکٹھے بینڈز...... اس کی لمبی انگلیوں کی پوروں پہ ہلکے ہلکے رنگ لگے تھے جیسے وہ پینٹنگ درمیان میں چھوڑ کر انہیں ملنے آیا تھا۔

گڈ ایوننگ لیڈیز! بے حد شان سے چلتا وہ ان دونوں کے سامنے رکھے صوفے پر آ بیٹھا تھا اس نے ایک بھرپور نگاہ پیا کے وجود پر ڈالی پیا کی نظریں بے اختیار جھک سی گئیں۔ پیا اس کے اس طرح سے دیکھنے پر چھوئی موئی سی ہو گئی میکس کروک کو وہ اس طرح آفس والی ملاقات سے بالکل ہٹ کر لگی تھی آج اس کے چہرے پر روٹھا پن تھا۔ جھینپ تھی جب کہ اس روز اعتماد تھا تروتازگی تھی وہ اپنے آپ سے مطمئن اردگرد کے ماحول سے مطمئن بے حد پر اعتماد انداز میں ڈیلنگ کر رہی تھی۔ مگر اس بات کا اعتراف میکس کروک کے پروفیشنلسٹ دل نے بھی کیا تھا کہ وہ آج بھی دلکش دکھ رہی تھی ہمیشہ کی طرح خوبصورت مہکتی ہوئی تازہ باد صبا جیسی...... جسکے وجود سے خوشبو کی لپیٹیں اٹھتی محسوس ہوتی تھیں کم از کم میکس تو نئی زندگی ملتی محسوس کرتا تھا اسے دیکھ کے...... محبت دنیاوی حدود و قیود شرط شرائط سے بے نیاز ہوا کرتی ہے یہ تو روحوں کے ملن کی کہانی ہے اس میں دنیاوی معیار، شان و شوکت یا رشتوں کی پاسداری اہم نہیں ہوتی اس میں خواہش کا حصول اہم نہیں ہوتا۔ اس میں صرف محبت سے محبت تک کا سفر جاری و ساری رہتا ہے اگر محبت یہ دیکھ کر ہو کہ فلاں کسی کا شوہر یا کسی کی بیوی ہے تو کیا ہی بات ہے...... محبت ایک بے بس کر دینے والا جذبہ ہے اور اسی محبت نے میکس کروک جیسے بندے کو بھی بے بس کر دیا تھا۔ وہ لمحہ بہ لمحہ مفلوج ہوتا جا رہا تھا۔ مگر مقابل ہر بات سے بے خبر وانجان کہ وہ کسی کی ہستی را کھے ہوئے جا رہی ہے کوئی اپنا دل خاک ہوتا محسوس کر رہا ہے مگر مقابل کی وہی ازلی بے نیازی بام عروج تک پہنچی ہوئی تھی۔

آپ کا گھر بہت پیارا ہے میکس! پیا نے اس کے حال احوال پوچھنے کے بعد فوراً ہی کہہ اٹھی تھی۔

''پہلے نہیں تھا مگر اب شاید واقعی میں یہ گھر خوبصورت ہو گیا ہے!'' میکس نے بظاہر ہنستے مسکراتے گہری بات کی تھی۔ پیا نے ناسمجھی سے

سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

''آپ کا گھر پہلے بھی خوبصورت تھا میکس......'' پیا نے فوراً برجستہ جواب دیا تھا۔''ہاں لیکن اب پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا ہے۔'' میکس نے دھیمے سے انداز میں مسکراتے کہا تھا پھر ذرا سنبھل کر دوبارہ بولا تھا۔''گھر کے مکین کو گھر اس وقت اور بھی زیادہ خوبصورت لگنے لگتا ہے پیا...... جب اس کے من پسند لوگ بطور مہمان ان کے گھر کو رونق بخشتے ہیں...... اور مجھے آج یہ گھر بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔''آپ نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی میکس!'' اس کی وضاحت کے جواب میں پریت کو شاید یہی سوال پوچھنا زیادہ مناسب لگا تھا۔ بالکل گھریلو حلیے میں ملبوس وہ انہیں ایک عام گھر، گھر والوں کی کمی محسوس کرنے والا مرد ہی لگ رہا تھا۔ جو کسی قدر تنہا، اکیلا اور اداس سا رہتا ہے۔ پریت کے سوال پر وہ دھیمے سے انداز میں مسکرایا تھا۔

''مجھے نہیں لگتا کہ میں ایک فیملی کو سنبھالنے کی اہلیت رکھتا ہوں...... میری ذات سے شاید اور کسی کو ہو نہ ہو لیکن میری بیوی کو بہت سی شکایات ہوں گی!'' وہ بات کے اختتام پہ خود ہی ہلکا سا قہقہہ لگا کے ہنسا تھا ایسے محسوس ہو رہا تھا گویا وہ اپنی لاپروائی پہ ہنس رہا ہو یا مستقبل کے کسی خوش کن خیال کا تصور ہی اسے محظوظ کر رہا ہو اسی اثناء میں اس کا شیف کھانے پینے کے لوازمات سے سجی ٹرالی ان کے پاس لے آیا تھا۔ شیف اپنے مخصوص یونیفارم میں تھا۔ بلیک شرٹ اور وائٹ پینٹ کے ساتھ بلیک ''بو'' ٹائی لگائے بے حد مؤدب سے انداز میں انہیں اسٹرابیری بلیک فارسٹ کیک سرو کر رہا تھا۔ پیا کو بے اختیار بلیک فارسٹ دیکھ کر واثق بھائی کی سالگرہ کا دن یاد آ گیا اور اسی خیال کے ساتھ ہی اسے فرحاب کی یاد آئی تھی جانے وہ پاکستان میں کس حال میں ہوں گے...... ان کی طبیعت اور ذہنی حالت کچھ سنبھلی بھی ہو گی یا نہیں...... پیا کا دل ایکدم سے جیسے اس ماحول سے اچاٹ ہو گیا اس کے بدلتے اتار چڑھاؤ اور تاثرات کو بغور دیکھتے میکس کروک چونک کر متوجہ ہوا تھا۔

''کیا بات ہے پیا...... آپ بہت اپ سیٹ لگ رہی ہیں؟'' میکس جانے کیوں خود کو پوچھنے سے روک نہیں پایا تھا۔ پیا نے فوراً خود کو سنبھالا تھا بے ساختہ ہی چہرے پر ہاتھ پھیرا...... خود کو تروتازہ کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی۔

''میں ٹھیک ہوں۔ اس نے فوراً ہی کیک کی پلیٹ پر جھکتے جواب دیا۔''

''مسز فرحاب کی والدہ کی طبیعت اب کیسی ہے؟'' میکس نے فوراً ہی پوچھا تھا۔ وہ پیا کو آج کے دن خاموش نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ اس کے گھر آئی تھی وہ بے حد خوش تھا مگر وہ اپنی خوشی میں پیا کی اداسی نہیں برداشت کر سکتا تھا۔''ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔ پیا نے ضبط کی طنابیں اپنے ہاتھ سے چھوٹتی محسوس کی تھیں تنہائی کا احساس شدت سے اس پر غالب آیا تھا۔

اوہ...... ویری سیڈ۔ کب ہوئی ان کی ڈیتھ...... مجھے کیوں نہیں بتایا آپ لوگوں نے؟'' ''اکچولی میکس! فرحاب کو خود بھی کسی بات کا ہوش نہیں ہے انہوں نے اپنی والدہ کی ڈیتھ کا بہت شدید اثر لیا ہے ادھر پیا اکیلی ہے اور ان کے لیے بے حد پریشان بھی...... میں اس لیے آج اسے یہاں لے آئی تھی کہ تھوڑی فریش ہو جائے گی......'' پریت نے ہی اسے ساری صورتحال سمجھاتے تفصیل بتائی تھی۔

''میری خوش قسمتی ہے کہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا...... آپ پلیز پریشان و اداس مت ہوں۔ پیا...... فرحاب جلد آ جائیں گے!'' پیا

اس کے دلاسے پر پھیکے سے انداز میں مسکرائی تھی۔ ''آئیں میں آپ کو اپنا گھر دکھاتا ہوں.....'' وہ لوگ کافی وغیرہ پی چکے تھے تبھی میکس نے انہیں اپنا گھر دکھانا شروع کیا تھا پورے گھر میں اور بالخصوص کوریڈور میں بے تحاشا پینٹنگز لگی تھیں ایک پینٹنگ دیکھ کر پریت اور پیا ایک ساتھ چونکی تھیں پورے گھر میں اتنا خوبصورت آرٹ بکھرا نظر آتا تھا ایسے میں ایک پینٹنگ کی انہیں سمجھ نہیں آئی تھی۔ پیا نے ذرا قریب جاکے دیکھا تو وہ ہاتھ کی بنی پینٹنگ نہیں بلکہ فوٹوگرافر کی بنائی فوٹو تھی مگر اسے بہت خوبصورت انداز میں فریم کروا کے انلارج کروا کے لگایا گیا تھا۔ وہ ایک گاڑی کی فوٹو تھی۔

''رائلز رائے'' پریت نے ٹھٹک کر سرگوشی کی تھی۔ اپنی دھن میں اسٹوڈیو کی جانب چلتا میکس پلٹا پھر ان کو اس تصویر کے پاس کھڑا دیکھ کر مسکراتے ان کے پاس آیا تھا۔

''یہ میرے بچپن کا خواب ہے جو ابھی تک پورا نہیں ہو پایا.....اس نے رائلز رائے کی جانب اشارہ کرتے بتایا تھا رائلز رائے گاڑی دنیا کی بیش قیمت گاڑیوں میں سے ایک.....جس کے سال بھر میں صرف ایک سو پچیس ماڈلز ہی بنتے ہیں جو صرف اور صرف آرڈر پر ہی تیار کیے جاتے ہیں۔ امراء کے اسٹیٹس اور معیار کے پیش نظر تیار کی جانے والی ایک بیش قیمت لگژری کار.....'' عام بندہ جس کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا مگر میکس کے لیے تو یہ اتنی بڑی بات نہیں تھی۔

بہت بچپن میں میں اپنے فادر کے ساتھ ایک پرائم منسٹر کے گھر ڈنر پر گیا تھا میرے ڈیڈ فارن منسٹر رہے ہیں اس پرائم منسٹر کے پورٹیکو میں کھڑی اس گاڑی کو دیکھ کر ہی میں نے فیصلہ کیا تھا کہ میں اپنے لیے بڑا ہو کے یہ گاڑی ضرور خریدوں گا.....''تو ابھی تک خریدی کیوں نہیں؟'' پیا نے جانے کس احساس کے تحت پوچھ لیا تھا۔

''ہاں.....اچھا سوال ہے.....یہ بچپن کا خواب تھا لیکن بڑے ہونے کے بعد خواب بھی بڑے ہو گئے۔ جوانی کے خواب اتنے اتاولے ہوتے ہیں کہ کچھ اور کرنے ہی نہیں دیتے۔ بس اپنی تکمیل کے لیے بندہ کو زچ کیے رکھتے ہیں۔ سو ابھی تک یہ خواب پورا نہیں ہو سکا۔ جس کے لیے شاید اتنی محنت بھی کی ہے۔'' وہ دلگرفتگی سے ہنسا۔

''مگر بچپن کے خواب بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان میں آپ کے معصوم بچپن کی جھلک ہوتی ہے۔ آپ کو پہلے اپنا یہ خواب پورا کرنا چاہیے تھا گو کہ یہ خواب بھی کوئی چھوٹا سا نہیں ہے اس گاڑی کی خواہش تو شاید دنیا کے ہر مرد کی ہوگی چاہے وہ ساٹھ سال کا بڈھا ہو یا 30 سال کا نوجوان.....!'' پیا نے بے ساختہ کہا تھا مگر میکس کو اپنی جانب محویت سے تکتا پاکے فوراً خاموش ہوئی تھی۔

''آپ نے بہت اچھی بات کی پیا.....میں واقعی میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے کبھی آج سے پہلے اس بارے میں نہیں سوچا تھا آپ نے بہت اچھی طرح میری توجہ دلائی ہے۔'' میکس نے جوش وخروش سے اس کی بات کے جواب میں سر دھنا تھا۔ پیا کو سمجھ میں نہ آیا وہ طنز کر رہا ہے یا سراہ رہا ہے.....پریت البتہ لب دانتوں میں دبائے اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کی تھی۔

''ہمیں آپ کی گاڑی دیکھنے کا انتظار رہے گا.....فی الحال تو ہمیں وہ پینٹنگ دے دیجیے جس کا وعدہ آپ نے پیا کے ساتھ کیا تھا!'' پریت نے کہا تو میکس فوراً ہی اسٹوڈیو کی جانب بڑھا تھا ان دونوں نے بھی اسکی تقلید کی تھی اس کا اسٹوڈیو بے حد بڑا تھا۔ اسٹوڈیو کے کمرے میں بے

تحاشا کھڑکیاں تھیں جن پر امریکن اسٹائل کے اسٹائلش مگر پرانی طرز کے پردے گرے ہوئے تھے۔ سفید شفیون کے جھالردار...... ہوا کی شوریدہ سری سے اڑتے وہ کیسا خوابناک سا منظر پیش کرتے تھے۔ اسٹوڈیو کی دیواریں ہر طرح کے آرٹ سے مزین تھیں۔ تقریباً دو سے ڈھائی سو پینٹنگز دیواروں پر آویزاں تھیں۔ پیا مبہوت سی اس رنگوں کی دنیا میں کھوسی گئی وہ دنیا اسقدر انوکھی، منفرد اور دلفریب تھی کہ نگاہیں ہٹنے پر آمادہ ہی نہ تھیں۔

''یہ رہی آپکی پینٹنگ!'' میکس کروک نے ایک بے حد خوبصورت آئل پینٹنگ پیا کے سامنے لا کر رکھی...... وہ پینٹنگ ہو بہو ویسے ہی تھی جیسی پیا کی خواہش تھی۔

''واؤ...... واٹ آ بیوٹی فل پینٹنگ!'' پیا تو پیا پریت بھی ستائشی لہجے میں کہتی آگے بڑھی تھی۔ میکس پیا کے چہرے پر پھیلی مسرت وخوشی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

''اسے میں اپنے بیڈروم میں لگاؤں گی۔'' پیا نے پریت کو مخاطب کرتے کہا تھا۔

''بیڈروم میں نہیں...... ڈرائنگ روم میں لگانا آنے والوں پر اچھا امپیکٹ پڑے گا...... آخر مہمانوں کو بھی تو پتہ چلے ناں کہ میکس کروک کی پینٹنگ لگا رکھی ہے،'' پریت نے اسے بڑے پرجوش سے انداز میں مشورہ دیا تھا۔

''جی...... نہیں یہ میری پسند کی ہے اور اسے میں اپنے بیڈروم میں ہی لگاؤں گی تاکہ میری آنکھوں کے سامنے رہے......'' خزاں کے گرے زرد پتوں پر نرمی سے انگلی پھیرتے پیا نے پرجوش سے انداز میں پریت کے مشورے کو چٹکی میں اڑایا تھا...... کسی کام میں منہمک مگر سارا دھیان ان دونوں کی گفتگو کی طرف لگائے میکس کو نجانے کیوں مگر پیا کے جواب پر گہری طمانیت کا احساس ہوا تھا۔ جیسے وہ خود بھی یہی چاہتا ہو۔

میں اس کی پے منٹ کروں گی میکس۔ چلتے سے پیا نے لحہ بھر کو میکس کروک کے سامنے ٹھہرتے کہا تھا۔

''ہمارے مذہب میں بھی تحفہ دینا محبت اور خلوص کی نشانی سمجھا جاتا ہے...... پلیز اسے میری طرف سے تحفہ سمجھ کر رکھ لیں......'' پیا کو تذبذب کا شکار دیکھ کر وہ فوراً ہی بے صبری سے بولا۔

''لیکن میکس...... ایسے اچھا نہیں لگے گا آپ نے اتنی محنت سے اس پینٹنگ کو بنایا ہے اور میں آپ سے ایسے ہی لے لوں ڈیس ناٹ فیئر......'' پیا نے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا۔

''اچھا تو یہ بھی نہیں لگے گا کہ میں گھر آئے مہمانوں کو اپنی پینٹنگز فروخت کروں؟'' میکس نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے آہستگی سے کہا تھا۔ پریت نے ایک لمحے کو اس کی آنکھوں سے پھوٹتی محبت کی روشنی کو دیکھا اور دھک سے رہ گئی جو کچھ ہو رہا تھا وہ بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا...... اور پیا انجان اور معصوم اس نے پیا کا ہاتھ دبا کر اسے پینٹنگ پر بحث نہ کرنے کو کہا تھا۔



''ایسا کرو تم بھی رات کو ہمارے ہاں آ کر ٹھہر جاؤ...... میں رک جاتی مگر صبح جسی نے چندی گڑھ کے لیے روانہ ہونا ہے۔'' گھر کے سامنے گاڑی روکتے پریت نے بے حد پریشانی وشرمندگی سے اسے کہا تھا۔

''اٹس او کے۔۔۔۔۔تم جسی پا،جی کے ساتھ وقت گزارو۔۔۔۔۔پھر تو ایک ماہ بعد ملنا ہوگا۔۔۔۔۔میں مینج کرلوں گی۔'' پیا نے پینٹنگ کو احتیاط سے اٹھا کر گود میں رکھتے گاڑی سے نکلتے کہا تھا۔

''لیکن پیا۔۔۔۔۔رات بھی تم اکیلی خوفزدہ ہوتی رہی ہو۔'' پریت کے لہجے میں تشویش گہری چھوتی اور فکرمندی عروج پر تھی۔

''وہ فرسٹ ٹائم تھا ناں۔۔۔۔۔اب روز روز تو خوفزدہ ہونے سے رہی اور پھر فرحاب کہتے ہیں کہ حادثے انسان کو مضبوط بنانے کو زندگی میں واقع ہوتے ہیں ان سے حوصلہ سیکھنا چاہیے ڈر کر خود پر سوار نہیں کرلینا چاہیے۔۔۔۔۔سو آج میں پورے دل سے اس پر عملدرآمد کرنے کا سوچ رہی ہوں! بلیوی۔۔۔۔۔اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو تمہیں کال کر کے بلوالوں گی۔۔۔۔۔'' اس نے پریت کے چہرے پر بے یقینی دیکھتے اسے یقین دلایا تھا۔ پریت نے شفق کے شوخ رنگوں جیسی ہستی رکھنے والی اس کومل اور نرمل سی لڑکی کو دیکھا سادگی ولاپروائی جس کے انگ انگ سے نمایاں تھی۔ دلنوازی و دلکشی جیسے چہرے پہ ثبت ہو کے وہیں قیام کرنے پر خود کو مجبور تصور کرتی تھیں دلربائی آنکھوں میں بسیرا کیے جس کے خیمہ زن تھی۔۔۔۔۔وہ چلتی پھرتی قیامت تھی اور وہ اپنی اس خوبی سے انجان۔۔۔۔۔اور جو کوئی اور تیز طرار زمانے کا شعور رکھنے والی ہوتی تو جانے دنیا کے کتنے فی صد لوگوں کو انگلی کے اشاروں پر نچا چکی ہوتی۔۔۔۔۔مگر پریت کو اس کی اسی سادگی سے ڈر لگتا تھا۔۔۔۔۔

''کھانا بھیجوں تمہارے لیے؟'' وہ گھر کی جانب بڑھ رہی تھی کہ پریت نے اسے پھر پیچھے پکار لیا تھا۔۔۔۔۔وہ رکی ضرور تھی مگر پلٹی نہیں تھی۔

''نہیں۔۔۔۔۔میکس کے گھر اتنا کچھ کھالیا تھا کہ ساری رات بھوک لگنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔۔۔۔؟'' اس نے چلتے چلتے ہی جواب دے کر پاؤں کی ٹھوکر سے اپنے اپارٹمنٹ کے چھوٹے سے لکڑی کے دروازے کو کھولا جس کا ہک وہ اکثر و بیشتر لگانا بھول جایا کرتی تھی۔ پریت نے اس کے اندر جانے تک اسے دیکھا پھر وہ بھی گاڑی اندر بڑھا کر لے گئی تھی۔۔۔۔۔پیا نے گھر میں داخل ہوتے ہی اس پینٹنگ کو احتیاط کے ساتھ صوفے پر رکھا اور خود کپڑے چینج کرنے کی غرض سے باتھ روم کے اندر بڑھ گئی۔ باتھ روم کے آئینے میں اس نے خود کا جائزہ کسی ناقد کی طرح لیا تھا۔۔۔۔۔وہ خوب صورت و دلکش تھی ناز و ادا بھی رکھتی تھی اور نخرہ بھی۔۔۔۔۔فیشن تھا اسٹائل تھا مگر سادگی بھی قیامت کی تھی پھر معصومیت اور اخلاص طرۂ امتیاز ثابت ہوتے تھے۔۔۔۔۔اپنی خوبصورتی سے گہری آشنائی اسے امریکہ آنے کے بعد ہی نصیب ہوئی تھی ورنہ کراچی جیسے شہر میں رہ کر بھی وہ خود سے انجان اور کسی قدر بے نیاز ہی رہی تھی خیر بے نیازی تو اس کی آج بھی عروج پر ہی تھی اسے اپنا آپ اچھا لگتا تھا خود کو سنوارنا پسند تھا مگر اتنا بھی نہیں کہ خودی کی پرستش میں مبتلا ہو کر باقی دنیا کو حقیر سمجھتی ہیچ جانتی۔۔۔۔۔پیا نے آئینے میں نظر آتے اپنے گلابی چہرے کو دیکھا پریت نے اتنی جلدی کا شور مچایا تھا کہ لپ اسٹک لگانے ہی نہیں دی تھی حالانکہ اس دہکتے ہوئے انگارے کے رنگ کی لپ اسٹک اس نے پورے طارق روڈ پر چھان کر بمشکل ڈھونڈی تھی۔ تین بار تو اس نے مطلوبہ رنگ نہ ملنے کی بناء پر جا کے واپس کی تھی تائی اماں تو بے حد جھنجھلاسی گئی تھیں۔۔۔۔۔مگر پیا تو کم کم ہی ضد کیا کرتی تھی پھر پردیس جانے کے خیال سے چپ رہ کر اس کا ساتھ دیتی رہی تھیں۔۔۔۔۔پیا کے ہاتھ میں لپ اسٹک تھی لبوں پر مسکان جبکہ آنکھوں میں ٹوٹتے مچلتے ڈھیروں ڈھیر آنسو۔۔۔۔۔آنسوؤں کے ساتھ ہی فرحاب کی یاد کی یورش کا غلبہ۔۔۔۔۔دو دن ہو گئے فرحاب کی آواز سنے ہوئے۔۔۔۔۔انہیں دیکھے تو آج چوتھا روز تھا۔۔۔۔۔ پیا نے اپنے گداز ہونٹوں کے کٹاؤ کو واضح کیا۔ کپڑے تبدیل کرنے کو دل نہ چاہا یونہی لپ اسٹک لگا کے خوش ہو کے خود کو دیکھنے لگی اسی اثناء میں اس کا

موبائل فون بجا تھا...... جو وہ میکس کے گھر جانے سے پہلے ادھر بیڈ پر ہی چھوڑ گئی تھی...... لپک کر دیکھا تو فرحاب کے نام سے موبائل سکرین پر ستارے جگمگا رہے تھے۔

''السلام علیکم فرحاب!'' فون آن کرتے ہی اس نے ڈھیروں اطمینان اپنے اندر محسوس کرتے کھلکھلاتے کہا تھا دوسری جانب غم سے نڈھال پژمردہ سے فرحاب پر پیا کی دلکش و مسحور کن آواز رم جھم برستی پھوار کی مانند برسی تھی وہ تن من سیراب ہوتا گیا تھا۔

''کیسی ہو......'' فرحاب کے لہجے میں تھکن تھی مگر شدت کو واضح کرتی ہوئی۔ ''آپ کے بغیر اتنے دن رہنے کی بالکل عادت نہیں ہے فرحاب! پلیز جلدی واپس آ جائیں ناں...... میں خود کو بہت تنہا محسوس کر رہی ہوں۔'' پیا کی آواز نہ چاہتے ہوئے بھی بھرا گئی تھی فرحاب کا دل بھی منوں بوجھ تلے دب سا گیا۔

''دس پندرہ روز تو لگ ہی جائیں گے پی! ابھی تو آج امی جان کا سوئم کا ختم دلوایا ہے پھر ساتواں اور گیارہواں ابھی کروانا ہے میرا یہاں ہونا بہت ضروری ہے۔ بلکہ ابھی تو تمہیں بھی بلوانے کا سوچ رہا ہوں کوشش کر کے دیکھتا ہوں...... پھر اکٹھے واپس چلے جائیں گے!'' اور پیا اچھے سے جانتی تھی کہ وہ صرف اس کا دل رکھنے کو ایسا کہہ رہا ہے ورنہ اگر ایسا کرنا ممکن ہوتا تو وہ پہلے ہی اسے ساتھ لے کر کیوں نہ جاتا۔ ''ڈرنا مت پیا...... میں جلد ہی لوٹنے کی کوشش کروں گا تم بس اپنا بہت سا خیال رکھنا۔'' ''آپ بھی اپنا خیال رکھیں فرحاب! میں تو یہ سوچ سوچ کر ہولتی ہوں کہ آپ ٹینشن اور صدمے میں خود سے بھی غفلت برتتے ہوں گے...... اس طرح سے تو آپ بیمار ہو جائیں گے......'' پیا کے لہجے کی فکرمندی میں گھلی محبت فرحاب کو اتنی دور بیٹھے بھی سیراب کر کے ہلکا پھلکا کر گئی تھی...... بے اختیار مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔ ''کھانا کھایا تھا دوپہر کو......؟'' پیا کی انویسٹی گیشن پر فرحاب کو ہنسی آ گئی تھی۔

''ابھی یہاں صبح کا وقت ہے پی......!'' ''اوہ'' پیا نے اپنا ماتھا پیٹا تھا وہ کیوں بھول گئی تھی کہ یہاں رات ہو تو پاکستان میں دن کا سمے ہوتا ہے۔

''تو ناشتہ کر لیں ناں۔'' پیا نے اپنی شرمندگی مٹاتے فوراً ہی کہا تھا۔

''کر لوں گا...... تم بتاؤ اسٹور کے معاملات ٹھیک چل رہے ہیں ناں...... میکس آیا تھا کیا؟'' فرحاب نے اچانک ہی پوچھا تو پیا کو آج والی اس کی ملاقات یاد آ گئی اس نے سوچا اسے بتا دے مگر بتا نہیں سکی۔

''ہاں اس روز آفس میں آئے تھے آپ سے ملنے...... مگر آپ کی والدہ کی بیماری کا سن کر پریشان بھی ہو رہے تھے پھر اپنی آمد کا مقصد واضح نہیں کیا اور چلے گئے اور ہم لوگ......'' مگر بات مکمل نہیں ہو پائی تھی فرحاب نے بات درمیان میں ہی اچک لی تھی۔

''وہ پے منٹ لینے آیا ہوگا...... دے دینی تھی لیکن یار...... میکس کروک جیسا بندہ خود پے منٹ لینے کیوں آئے گا بھلا...... یقیناً انہیں کوئی اور کام ہوگا ٹھہرو میں خود ان سے بات کر لیتا ہوں اور تم ابھی فوراً سو جاؤ...... بالکل بھی مت جاگ کر کوئی کتاب پڑھنا صبح پھر جلدی اٹھنا بھی ہوتا ہے تمہیں......'' بہت ڈھیر ساری ہدایات دیتے اس نے فون بند کرتے سے پیا کو میکس کو فون کرنے کے بارے میں بتایا تھا پیا نے مسکرا کر ٹھنڈی سانس بھر کے فون رکھنے سے پہلے فرحاب شفیق کو خدا حافظ کہا تھا۔



رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب اس کی آنکھ ہلکے سے کھٹکے سے کھلی تھی۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے گھر کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے...... پیا نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ آواز کس سمت سے آ رہی ہے...... وہ رات کو سونے سے پہلے تمام دروازے کھڑکیاں لاک کر کے سوئی تھی مگر اس وقت شدید پریشانی اور خوف کی کیفیت میں وہ یہ یقین بھول گئی کہ اس نے دروازے لاک کیے ہیں وہ بے حد خوفزدہ ہو گئی تھی...... آواز مسلسل آ رہی تھی جیسے کوئی چاقو یا ریتی کے ساتھ لاک کو اس طرح سے رگڑ کر لوز کرے کہ وہ بآسانی کسی بھی چابی کے لگ جانے سے کھل سکے...... آن کی آن میں پیا نے پسینے کے قطرے اپنے ماتھے پر پھوٹتے محسوس کیے پھر اپنی ہتھیلیاں اسی پانی سے بھیگی دیکھیں...... بمشکل چیخوں کا گلا گھونٹے وہ کارڈلیس اٹھانے میں کامیاب ہو پائی تھی۔ سراسیمگی ایسی کہ پریت کے گھر کا نمبر ہی بھول بیٹھی تھی ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ڈائریکٹری اٹھا کر دیکھی تو آنکھوں کے سامنے چھائی دھند نے سارا منظر دھندلا کر کے رکھ دیا تھا۔ سائیڈ ٹیبل کی دراز میں رکھے کچھ وزیٹنگ کارڈز تھے پیا نے خوف سے ادھموا ہوتے ان نمبرز میں سے مطلوبہ نمبر تلاش کرنے کی کوشش کی...... کارڈلیس پر ری ڈائل کا بٹن دبا کر دیکھا کہ شاید آخری کال پریت کی آئی ہو یا اسے کی ہو مگر وہ اسٹور پر جا ملی تھی...... پیا نے سراسیمہ سا دروازے کے پار آتی آواز کی جانب دیکھا وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ اسے یاد ہی نہیں رہا کہ وہ پولیس کو رپورٹ کرے جو ہمہ وقت اپنے شہریوں کی حفاظت کے لیے چوکنا رہتی ہے مگر اس نے میکس کروک کو کال کی تھی...... اس کا کارڈ اس کی آنکھوں کے سامنے ہی دھرا تھا اس نے بغیر سوچے سمجھے فون کیا تھا رات کا کون سا پہر تھا کیا وقت تھا پیا کو اندازہ نہیں تھا۔ تیسری بیل پر کال ریسیو کر لی گئی تھی پیا نے میکس کی نیند میں ڈوبی مخمور اور بھاری آواز سن کر سکون کی سانس لی۔

''میرے گھر کے باہر کچھ لوگ دروازے توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں آپ پلیز میری مدد کریں۔'' بغیر سلام دعا کے بغیر اپنا نام بتائے اس نے فقط مدعا بیان کیا تھا میکس کروک کی ساری حسیات یکدم بیدار ہو گئی تھیں۔

''پیا''

''آپ پلیز جلدی آ جائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے!'' پیا نے روتے ہوئے ایسے کہا کہ میکس کو اپنی روح جسم کا ساتھ چھوڑتی محسوس ہوئی۔

آپ روئیں مت میں ابھی آ رہا ہوں۔ میکس نے اسے تسلی دیتے فون بند کیا تھا پیا نے چند گہرے لمبے سانس لے کر خود کو بحال کر کے پریت کا نمبر یاد کیا...... اس نے اٹھ کر کمرے کے دروازے کا لاک دوبارہ چیک کیا وہ اچھی طرح سے لاک تھا باہر سے کٹ پٹ کی آوازیں نہیں آ رہی تھیں یا تو وہ لوگ واپس چلے گئے تھے یا دروازہ کھول کے اندر چلے آئے تھے پیا نے سسکتے ہوئے پریت کو کال ملائی اور سارا ماجرا کہہ سنایا تھا پیا کو اگلے پانچ منٹ کے اندر اندر اپنے اپارٹمنٹ کے باہر گاڑیاں رکنے کی آواز آئی تھی۔ باہر کچھ لوگوں کی آوازیں اور شور سنائی دے رہا تھا پیا گھٹنوں میں سر دیئے زمین پر کان لپیٹے بیٹھی رہی تھی۔ کچھ دیر بعد اس کے بیڈروم کا دروازہ دھڑ ادھڑ ایا جانے لگا۔ پیا نے خوفزدہ ہو کے اپنی سسکی کا گلا گھونٹ کر منہ پر ہاتھ رکھا۔

''پیا...... دروازہ کھولو...... میں ہوں پریت!'' پیا دروازہ کھولتے ہی پریت کے گلے لگ کر رونے لگی تھی میکس کروک نے پولیس والوں سے بات کرتے کرتے پیا کی دگرگوں حالت دیکھی تو انہیں بعد میں بیان لینے کی کارروائی کے لیے کہتے مجرموں کو پکڑوا کے بھیج دیا...... پیا نے بس ایک لمحے کے لیے ان مجرموں کی طرف دیکھا اور دھک سے رہ گئی اس کے گھر چوری کرنے بھی وہی حبشی آئے تھے۔



''آپ کا بے حد شکریہ مسٹر میکس! اگر بروقت آپ نہ آتے تو نہ جانے کیا ہو جاتا آج۔'' کچھ دیر بعد پیا کی حالت سنبھلی تو اس نے میکس سے کہا تھا۔''اب آپ ایسا کہہ کے مجھے شرمندہ کر رہی ہیں پیا! ایک دوست ہونے کے ناطے آپ نے مجھے کال کی مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے اور ایک دوست ہونے کے ناتے میں نے آپ کی اگر ذرا کی سی مدد کر ہی دی تو اس میں نہ تو کوئی شکریہ بنتا ہے نہ ہی کوئی احسان......'' میکس نے اسے بغور دیکھتے نرمی و حلاوت سے مگر تھوڑے سے خائف لہجے میں کہتے اسے دیکھا تھا جواب قدرے سنبھل گئی تھی۔ پریت کچن میں کافی بنا رہی تھی وہ ان دونوں کی گفتگو سن رہی تھی مگر ان کے ساتھ گفتگو کر نہیں رہی تھی۔

''میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر وہ لوگ مجھ سے چاہتے کیا ہیں کیوں میری جان کے دشمن بن گئے ہیں؟'' پیا نے پریشانی سے کہتے اپنے لمبے ناخنوں کو دیکھا جو دروازہ بند کرتے سمے دروازے میں آنے سے تھوڑے سے ٹوٹ گئے تھے۔

''ایسا صرف آپ کے ساتھ ہی نہیں ہے پیا! دراصل جپسی مرد حضرات بہت کینہ پرور اور مفاد پرست ہوتے ہیں۔ خانہ بدوش ہوتے ہیں اس لیے لوٹ مار کر کے ہی عموماً گھر کا چولہا گرم کر پاتے ہیں بہت کم جپسی ایسے ہوتے ہیں جو شرافت سے خود کما کر اچھی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بہر حال آپ فکر مت کریں اب دوسرا واقعہ ہے کہ وہ ارادہ قتل سے آپ کے گھر میں داخل ہوئے ہیں اب یہ لوگ آسانی سے نہیں بچ پائیں گے پہلے تو ان کی Bale (ضمانت) کورٹ سے منظور ہو گئی تھی مگر اب میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔'' پیا پھیکے سے انداز میں مسکرائی تھی۔''آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں بار بار...... فرحاب ہینڈل کر لیں گے!''

''نہیں میرے خیال میں فرحاب جس ذہنی فیز سے گزر رہے ہیں وہ بہت بڑا کرائسس ہے انہیں مزید ڈسٹرب مت کریں میرا وکیل ہیلن اب خود ہی ان سے نپٹ لے گا۔''

''میکس ٹھیک کہہ رہے ہیں پریت! فرحاب بھائی پہلے ہی ذہنی کشمکش اور صدمے سے دو چار ہیں انہیں مزید پریشان نہیں کرنا چاہیے میکس نے یہ کیس اپنے ہاتھ میں لیا ہے تو وہی اس کا حل بھی نکال لیں گے...... اور میں ان جپسیوں کو اچھی طرح سے جانتی ہوں پوری قوم ہی ایسی ہے لوٹ مار کرنے والی، فراڈ اور دھوکے باز اور پھر یہ لوگ افسردہ ہو کر شکوہ کرتے ہیں کہ انہیں دوسرے شہریوں کی طرح عزت کی نگاہ سے دیکھا نہیں جاتا...... ان کی شادیوں میں انہیں میرج ہال تک بک کر کے آرگنائز کرنے نہیں دیا جاتا......'' میکس آپ پلیز اپنے لائر سے بات کریں جب نیو یارک جیسے شہر میں ہمیں تحفظ کا یقین اور آسرا نہیں تو پھر باقی شہروں کی کیا بات! بلیک کافی کا مگ میکس کی جانب بڑھاتے اس نے تفصیل سے کہا تھا۔ دوسرا مگ اس نے پیا کو پکڑایا تھا اس نے بے دلی سے تھام کر سائیڈ پر رکھ دیا تھا اس کی گود میں کشن دھرے تھے جن پر وہ دونوں ہاتھ رکھے بیٹھی تھی میکس نے ایک نظر اس کے سفید ہاتھوں کے ٹوٹے گلابی ناخنوں کو دیکھا اور افسوس سے سر جھٹکا وہ ہمیشہ پرفیکٹ دکھتی تھی اسے شام کا منظر یاد آیا جب وہ اس سے ملنے اس کے گھر آئی تھی۔

''آپ بالکل بھی فکر مت کریں...... میں سب ہینڈل کر لوں گا اور پیا آپ نے بالکل بھی پریشان نہیں ہونا بلکہ بہت بہادری کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنا ہے وہ جپسی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے......!''

''آپ نے پہلے بھی تو ایسا ہی کہا تھا۔'' پیا کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا میکس اس کی بات سن کے دھیمے سے مسکرایا تھا۔

''ہاں مجھے یاد ہے کہا تھا ایسا...... مگر وہ واقعی میں آپ کا کچھ بگاڑ تو نہیں سکے ناں...... اب آپ کو تنگ بھی نہیں کریں گے جو ذہنی پریشانی آپ کو فیس کرنا پڑی ہے اب اس سے بھی نجات مل جائے گی!'' پیا بدقت تمام مسکرائی تھی اس کا دل ابھی تک دھڑک رہا تھا۔

''میری وجہ سے آپ دونوں کی نیند خراب ہوگئی......''

''غیروں والی باتیں مت کریں...... مجھے تو ویسے بھی رات رات بھر جاگ کر کام کرنے کی عادت ہے بس آج ہی تھوڑی دیر آرام کی غرض سے لیٹ گیا تھا!''

''تو اب جا کر سو جائیں ناں...... تاکہ صبح فریش اٹھ سکیں۔''

''صبح تو اب ہو چکی...... پانچ بج رہے ہیں کافی آپ نے پلا دی اب جا کے کام شروع کروں گا پھر دس بجے ایک کلائنٹ کے ساتھ میٹنگ بھی ہے سو گیا تو پھر اٹھنا مشکل ہوگا میرے لیے......!''

''آرام بھی صحت کے لیے بے حد ضروری ہے ایسے تو آپ بیمار پڑ جائیں گے...... آرام بھی کیا کریں۔''

پریت اور پیا نے انہیں دروازے تک سی آف کیا تھا چلتے سمے پریت نے ہی ان سے کہا تھا میکس جواباً مسکرایا تھا مگر جواب دینا ضروری خیال نہیں کیا تھا۔

۞......۞......۞

کافی دنوں سے فریزر میں چکن کا پیکٹ رکھا تھا۔ فرحاب تو تھا نہیں جو وہ اس کے لیے اہتمام کرتی خود وہ کچھ بھی روکھی سوکھی کھا کر گزارہ کرلیا کرتی تھی اسے اپنے لیے اہتمام کرنا کچھ پسند نہیں تھا ہاں فرحاب کی موجودگی میں وہ دل لگا کر بہت اچھے اچھے کھانے بنایا کرتی تھی پیا نے کچھ سوچتے ہوئے چکن کا پیکٹ نکال کر اسے دھویا اور پریشر ککر میں نمک پسا ہوا لہسن ڈال کر چکن کو تھوڑے سے پانی میں گلنے کے لیے رکھ دیا ساتھ ہی اس نے فریج چیک کی تو خوش قسمتی سے ساری سبزیاں موجود تھیں یوں بھی ان کی فریج کا سسٹم ہی ایسا تھا کہ سبزیاں کئی کئی روز تک کم از کم بھی ایک ہفتے سے زائد تک فریش رہ سکتی تھیں۔ سو اس نے سرخ اور پیلے رنگ کی شملہ مرچیں اٹھائیں ساتھ ہی ٹماٹر، بروکلی، وغیرہ اٹھا کر انہیں کاٹا اور دیگر سبزیاں اور اشیاء ملا کر پریشر ککر کو بند کیا اور چکن کے چھوٹے چھوٹے ریشے کر کے چکن پکوڑوں کا آمیزہ تیار کیا ان کا سٹور پاکستانی سٹور کہلاتا تھا اس لیے کیونکہ ان کے سٹور پر اسپائسی دیسی فوڈ کی تمام ورائٹی کے ساتھ ساتھ تمام مصالحہ جات بھی دستیاب ہوتے تھے سو پیا کو کبھی بھی یہاں آ کر بدیسی کھانے نہیں کھانے پڑے تھے پریت کا بھی یہی حال تھا۔ بلکہ وہ تو کئی مصالحہ جات اکثر انڈیا سے بھی لے کر آیا کرتی تھی۔ چکن پکوڑوں کا آمیزہ تیار کرنے کے بعد اس نے املی کی چٹنی بنائی تھی پھر پریت کو کال ملائی تھی وہ ابھی آفس میں تھی۔ ''چکن پکوڑے املی کی چٹنی کے ساتھ تمہارے منتظر ہیں...... کتنی دیر میں آ رہی ہو۔'' پکوڑوں اور املی کا سن کے پریت کے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ ''صرف آدھے گھنٹے میں...... جو مجھے راستہ میں درکار ہے تم تلنا شروع کرو میں بس ابھی آئی......'' پیا نے اثبات میں سر ہلاتے مسکراتے ہوئے فون بند کیا اور ایپرن پہن کر جلدی سے

کڑاہی میں تیل ڈالا......جبھی اس کے موبائل فون کی بیل سنائی دی اس نے آنچ دھیمی کی اور کاؤنٹر پر رکھے فون کو اٹھالیا دوسری طرف فرحاب تھا۔ پیا کو اس کی آواز سن کر خوشگوار حیرت ہوئی۔

آج تو یقیناً کچھ اور بھی مانگ لیتی تو مل جاتا۔ میرا بہت دل چاہ رہا تھا آپ سے بات کرنے کو......وہ کھلکھلائی تھی۔

''اتنا دل چاہ رہا تھا تو کر لیتی کال......'' پیا فون کان سے لگائے ایک ہاتھ سے گرم تیل میں پکوڑے ڈالنے لگی تھی۔

''جناب میں نے کال کی تھی مگر آپ کا نمبر آف جا رہا تھا جو کہ مسلسل اب آف جا تا رہتا ہے۔ اس نے پکوڑوں کی سنہری پرت پلٹ کر اوپر کی اور دوسری طرف سے پکانے کو آنچ مزید دھیمی کر دی......دوسری جانب فرحاب دل سے مسکرایا تھا دل پر چھائی کثافت کی تہہ جیسے سرکنے لگی۔

''ہاں فون آف تھا میرا......سیڑھیوں سے گر گیا تھا دو روز پہلے......اس لیے بار بار آف ہو جاتا ہے۔'' پکوڑوں کو کفگیر سے دباتے ہوئے تاکہ وہ اندر سے پک جائیں سن کے پیا حیران ہوئی تھی۔

''کیسے گرا موبائل فرحاب! وہ تو آپ کا اتنا قیمتی موبائل تھا۔'' بس یار......زاہدہ باجی کے بیٹے کے پاس تھا وہ کھیل رہا تھا تو اس کے ہاتھ سے پھسل گیا۔ خیر تم سناؤ کیسی ہو......گھبرا تو نہیں رہیں؟ فرحاب کا پوچھنا تھا پیا تو پھٹ پڑی تھی وہ تو ویسے بھی بھری بیٹھی تھی سو موقع ملنے کی دیر تھی۔

''آپ کو کیا پروا......میں جیوں یا مروں آپ تو مجھے بہادر بننے کو چھوڑ گئے ناں اس اجنبی ملک میں......سچ اگر پریت کا ساتھ نہ ہوتا ناں تو میرا تو کب کا ہارٹ فیل ہو چکا ہوتا اکیلی کا یہاں......'' اس کا انداز روٹھا اور خفگی سے بھرپور تھا۔ ''پریت کے سہارے ہی تو چھوڑ آیا ہوں تمہیں......انہی دونوں میاں بیوی کی تسلی ہے مجھے ورنہ شاید تمہیں وہاں اکیلا نہ چھوڑتا بلکہ کافی سارے نقصانات کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑتا مجھے......'' پریت نے تلے ہوئے پکوڑے ایک بڑی سی چوکور پلیٹ میں ٹشو کے اوپر نکال کر رکھے تاکہ ٹشو پلیٹ میں جما یا زائد تیل خشک کرے۔

''مگر میں تمہیں بہت مس کر رہا ہوں۔'' فرحاب کا کہنا تھا اور پیا کے اردگرد تتلیوں کا رقص شروع ہو گیا یہ تتلیاں محبت کی تھیں اعتماد کی تھیں وفا کی تھیں ایثار کی تھیں اور ان کا رقص بہت انوکھا تھا اور خوبصورت تھا۔ تو پھر آجائیں ناں......کیوں رکے ہوئے ہیں وہاں اتنے دنوں سے؟ پیا نے کڑاہی میں اور پکوڑے ڈالتے ہوئے کہا تھا۔

''میں تو خود جلد از جلد آنا چاہ رہا ہوں یار مگر کیا کروں......ایک مسئلے میں الجھ گیا ہوں۔'' دوسری جانب فرحاب نے تھکے تھکے سے لہجے میں بتایا تو پیا کے کان کھڑے ہو گئے۔

''کیسا مسئلہ فرحاب......آپ نے پہلے تو ذکر نہیں کیا۔''

''میں اپنے آبائی گھر کا سودا کرنا چاہ رہا ہوں......زاہدہ باجی کے علاوہ مقیم چچا بھی انٹرسٹڈ ہیں لیکن میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی یہ گھر دینے پر تیار نہیں ہوں۔'' فرحاب نے کھلے دل سے پیا سے اپنے دل کی بات شیئر کی تھی حالانکہ وہ یوں دل کے راز آسانی سے افشاء کرنے والا بندہ نہیں تھا۔

''کیوں؟''

''دونوں ہی لالچی ہیں یار...... اونے پونے دام دے کر ادھار کے چکر میں ہیں تم نے گھر دیکھا ہی ہوا ہے اچھے علاقے میں اچھی لوکیشن پر بنا ہوا ہے اور امریکہ آنے کے بعد میں نے سب سے پہلے اس گھر کی رینوویشن کروائی تھی...... اب یہ لوگ کوڑیوں کے دام محل جیسا گھر خریدنا چاہ رہے ہیں اور ایسا تو میں ہرگز بھی نہیں کروں گا......'' فرحاب کے لہجے میں تلخی وغصہ آپ ہی آپ سمٹ آیا تھا جیسے انہیں ان لوگوں پر بے حد غصہ تھا۔

''لیکن فرحاب گھر بیچنے کی ضرورت ہی کیا ہے...... وہ آپ کا خاندانی گھر ہے اور پاکستان جانے پر ہمیں کہیں نہ کہیں تو رہنا ہی ہوگا تو پھر اپنا گھر ہوگا آسانی رہے گی اور امی جان کی آخری نشانی بھی...... ان کی یادیں جڑیں ہیں اس گھر سے، گھر کے ایک ایک کونے سے ان کی مہک آتی ہوگی اور آتی رہے گی ہمیشہ......'' اس نے اپنی حیرت کو چھپاتے اسے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی تھی پکوڑوں کی مہک سارے اپارٹمنٹ میں کھلنے لگی تھی۔

''میں پاکستان سے اپنا کسی بھی قسم کا تعلق اور یاد وابستہ نہیں رکھنا چاہتا پی! آج کے بعد مجھے کبھی بھی شاید پاکستان آنے کی خواہش نہ ہو اور شاید کیا یقیناً میں کبھی آؤں گا ہی نہیں۔'' اس کی آخری بات پر پیا کے دل کو دھکا سا لگا تھا آخر وہ ایسا کیوں کہہ رہا تھا دوسری جانب پیا کی خاموشی سے شاید فرحاب کو بھی اپنے سنگین جملے کا احساس ہو گیا تھا تبھی وضاحت طلب انداز اپناتے سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا تھا۔

''پیا تم سمجھنے کی کوشش کرو...... ہم واپس تو آئیں گے نہیں کل کو ہمارے بچے ہوں گے وہ بھی یقیناً بالکل بھی پسند نہیں کریں گے امریکہ جیسے ملک کو چھوڑ کر پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں رہنا...... اور کبھی کبھار آنا ہوا بھی تو تمہارے میکے تو خیر سے ہیں ناں......'' فرحاب کی بات سن کے پیا نے ٹھنڈی آہ فضا کے سپرد کی تھی اس کا دھیان پکوڑوں سے ہٹ گیا۔'' آپ جو بھی کہیں فرحاب...... مگر اپنا گھر اپنا ہی ہوتا ہے اور اپنا ملک بھی...... اور ہمیں اپنی جڑیں کاٹ کر نہیں پھینکنی چاہئیں وقت اور حالات کبھی بھی پلٹا کھا سکتے ہیں اور پاکستان برا کیسے ہوا جس نے ہمیں شناخت دی پہچان دی پال پوس کر اتنا بڑا کیا کہ آج ہم دوسرے ملک کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہیں۔'' اف میری استانی جی...... بے حد معذرت میں یہ کیسے بھول گیا کہ ایک محب الوطن لڑکی کے سامنے ایسی بات کر رہا ہوں جو اپنے ملک کے بارے میں کچھ بھی ایسا ویسا سننا پسند نہیں کرتی......

۞......۞......۞

دھکا سا لگا تھا آخر وہ ایسا کیوں کہہ رہا تھا دوسری جانب پیا کی خاموشی سے شاید فرحاب کو بھی اپنے سنگین جملے کا احساس ہو گیا تھا تبھی وضاحت طلب انداز اپناتے سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا تھا۔

پیا تم سمجھنے کی کوشش کرو...... ہم واپس تو آئیں گے نہیں کل کو ہمارے بچے ہوں گے وہ بھی یقیناً بالکل بھی پسند نہیں کریں گے امریکہ جیسے ملک کر چھوڑ کر پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں رہنا...... اور کبھی کبھار آنا ہوا بھی تو تمہارا میکہ تو خیر سے ہے ناں...... فرحاب کی بات سن کے پیا نے ٹھنڈی آہ فضا کے سپرد کی تھی اس کا دھیان پکوڑوں سے ہٹ گیا۔

''اب جو بھی کہیں فرحاب...... مگر اپنا گھر اپنا ہی ہوتا ہے اور اپنا ملک بھی...... اور ہمیں اپنی جڑیں کاٹ کر نہیں پھینکنی چاہئیں وقت اور حالات کبھی بھی پلٹا کھا سکتے ہیں اور پاکستان برا کیسے ہوا جس نے ہمیں شناخت دی پہچان دی۔ پاس پوس کر اتنا بڑا کیا کہ آج ہم دوسرے ملک کو بھم فائدہ پہنچا رہے ہیں۔''

اف میری استانی جی...... بے حد معذرت میں یہ کیسے بھول گیا کہ ایک محب وطن لڑکی کے سامنے ایسی بات کر رہا ہوں جو اپنے ملک کے بارے میں کچھ بھی ایسا ویسا سننا پسند نہیں کرتی۔ اس نے ٹھنڈی گہری سانس لیتے ہلکے پھلکے لہجے میں اعتراف کیا تھا۔ پیا مسکرا بھی نہیں سکی وہ تو ابھی تک حیرت سے ہی نہیں نکل سکی تھی...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد فرحاب نے اسے آہستگی سے محبت سے لبریز لہجے میں پکارا تھا...... پیا نے بھیگی آنکھیں صاف کیں اور خود کو کمپوز کیا

فرحاب! آپ جانتے ہیں مجھے ساری عمر یہاں نہیں رہنا...... یہاں میں صرف آپ کی مجبوری کی وجہ سے رہ رہی ہوں حالانکہ میں اس ماحول سے خود کو ابھی تک مانوس نہیں کر پائی اس بات کا اندازہ اچھی طرح سے ہے آپ کو...... پھر بھی آپ ایسی باتیں کر کے میرا دل دکھا رہے ہیں اس گھر کو مت بیچیں پلیز......ہم واپس جائیں گے پاکستان اپنے ملک......اپنے گھر؟ اس نے آہستگی سے بات ختم کرتے تصور کی آنکھ سے بہت آس وامید چہرے پر سجائے فرحاب کو دیکھا۔ ''گھر بیچنا میری مجبوری ہے! میں فیصلہ کر چکا ہوں اور اپنے فیصلوں میں میں ردو بدل نہیں کرتا......'' اس کا انداز دو ٹوک اور سنجیدہ تھا۔

چاہے وہ فیصلے غلط ہی کیوں نہ ہو؟ پیا نے جلتے ہوئے کلس کر کہا ساتھ ہی نظر کڑاہی میں ڈالے پکوڑوں کی طرف گئی جواب جل کر کوئلہ ہو چکے تھے'' آہ...... میرے سارے پکوڑے جل گئے'' اس کی بے ساختہ چیخ نکلی تھی فرحاب جو جواب دینے ہی والا تھا دل مسوس کر رہ گیا۔

آپ کی باتوں میں میرے سارے پکوڑے جل گئے فرحاب جان بوجھ کے مجھے اتنا سینٹی مینٹل کر دیتے ہیں...... وہ نروٹھے پن سے کہتی کڑاہی سے جلے ہوئے پکوڑے نکالتے اندر کا غبار نکال رہی تھی فرحاب دل کھول کے ہنسا تھا۔

تو اب کرو گی میرے فیصلوں سے انحراف' دوسری جانب جیسے وہ محظوظ ہوا تھا۔ ''ہاں...... وہ تو کروں گی ہمیشہ کروں گی'' اس نے بھی ایک ادا سے کہا تھا نخرہ ناز وادا دکھانے والی پیا ایک دم سے اس کے اندر جاگی تھی۔

تو پھر یونہی پکوڑے جلتے رہیں گے تمہارے اس نے جیسے دھمکایا تھا

میں نے آپ کے فیورٹ چکن پکوڑے بنائے تھے آج؟ وہ رونے والے انداز میں بولی تھی' اور میرے بغیر کسے کھلاؤ گی؟' وہ مائل بہ شرارت ہوا۔

پریت کو...... پیا نے اپنی ہنسی دباتے شرارت سے کہا تھا

فرحاب ایک کنڈیشن دوں؟ پیا نے جانے کس لہر میں آ کے کہا تھا فرحاب چونک گیا تھا۔

کیسی کنڈیشن؟ وہ اب کے ذرا سا سنبھل گیا تھا۔

میں آپ کو چند فگرز دوں گی آپ کو ایک سلیکٹ کرنا ہوگا اگر آپ نے وہی فگر سلیکٹ کیا جو میں دل میں چوز کروں گی تو مجھے یقین آ جائے گا کہ آپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں......!

تو تمہیں پہلے یقین نہیں میرا......لو ایٹ فرسٹ سائٹ کا شکار ہوا جلد سے جلد تمہیں اپنی زندگی میں شامل کس لئے کیا...... محبت کی خاطر ہی

ناں......اسے پیا کی نرالی منطق نے حیران کیا۔

''وہ میں سب جانتی ہوں آپ مجھے بتائیں جو میں نے کہا ہے' بائیس' پچیس' ستائیس......ایک فگر چوز کریں میں نے کرلیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کا فگر میرے چوز کیے فگر سے میچ کرتا ہے یا نہیں؟'' وہ بضد ہوئی اس نے پچیس سلیکٹ کیا تھا۔

ستائیس' فرحان نے ترنت کہا تھا۔ پیا کے دل کو دھکا سا لگا فرحاب نے غلط فگر بتایا تھا جس کا مطلب تھا پیا کے بقول کہ فرحاب اس سے محبت نہیں کرتا۔

''آپ نے مجھے غلط فگر بتایا ہے فرحاب......میں نے پچیس چوز کیا تھا!''

اس کی آواز ولہجہ پست تھا دکھ کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبا ہوا......!

کم آن......اس میں کیا ہے یار......غلط فگر بتا دینے سے میری محبت تو غلط نہیں ہوسکتی ناں......فرحاب ایک سے کو جھنجلایا تھا مگر پیا تو جیسے سناٹے کی کیفیت میں تھی۔

''مجھے فرق پڑتا ہے فرحاب! بہت فرق پڑتا ہے' محبت غلط نہیں ہوسکتی کیونکہ یہاں اس کے غلط ہونے کا تو سوال ہی نہیں ہے یہاں تو محبت کا سوال ہے کہ وہ ہے بھی یا نہیں؟''

پیا......آر۔یو۔میڈ۔تم اتنی سی بات کو اتنا گہرائی سے کیوں لے رہی ہو؟

''میں ہوں پاگل فرحاب......اس معاملے میں میں پاگل ہوں؟'' وہ ہلکی سی آواز میں تکرار کرتے چلائی تھی۔ آج تک ایسا نہیں ہوا کہ واثق بھائی کو بتائی گئی میری کنڈیشن غلط نکلے تو پھر آپ نے ٹھیک سے گیس کیوں نہیں کیا۔

پیا......فرحاب کے لہجے میں سنجیدگی کا عنصر آپ ہی آپ سمٹ آیا تھا۔ یہاں واثق کا کیا ذکر......اور پھر تمہیں کتنی مرتبہ کہا ہے کہ میرے اور اپنے درمیان کسی تیسرے فرد کا ذکر مت کیا کرو......واثق کا بھی نہیں؟ اس نے جیسے بے حد کڑے لہجے میں انتباہ کیا تھا پیا سناٹے کی کیفیت میں کھڑی رہ گئی حتی کہ فرحاب کو لگا اس نے کال کاٹ دی ہے اس نے بھی تھک ہار کر فون آف کیا تھا۔ مگر اس کے دل میں کچھ ٹوٹ گیا تھا بڑی خاموشی سے......



انہیں کیا پلیٹ میں نظر بٹو کے طور پر رکھا ہے؟ پریت نے کوئلے کی مانند جلے ہوئے پکوڑے سنہری پکوڑوں کے اوپر رکھے دیکھے تو پھر پوچھے بغیر رہ نہ سکی تھی۔

اوہ......آئم سوری! پیا نے فوراً ہی انہیں الگ پلیٹ میں نکالا تھا بے خیالی میں اسے یاد ہی نہیں رہا تھا نکال کر علیحدہ کرنا؟

''کیا بات ہے موڈ کیوں آف ہے تمہارا۔ ابھی آدھے گھنٹہ پہلے تو چہک رہی تھیں کسی بلبل کی طرح......؟'' پریت نے اسے بغور دیکھتے پوچھا تھا جس کے چہرے سے بے زاری تھکن اور پژمردگی مان عیاں ہو رہی تھی!

نہیں......تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مجھے کچھ نہیں ہوا؟ اس نے پریت کی کھوجتی نگاہوں سے خائف نظریں چراتے کہا تھا۔ پریت چند

ثانیہ اسے غور سے دیکھتی رہی پھر جانے کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیا جا رہی ہو؟ پیا اسے جاتے دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

جب تم مجھ سے اصل بات چھپاؤ گی تو پھر میرا یہاں ٹکنے کا فائدہ؟ وہ جاتے جاتے پلٹی تھی۔ یونو واٹ پیا...... تم جھوٹ نہیں بول سکتیں صاف تمہارے چہرے سے عیاں ہو جاتا ہے کہ تم کسی الجھن میں ہو...... پیا کو ایک دم ڈھیر ساری شرمندگی نے آن گھیرا تھا وہ تو بس پریت کو اپنی پریشانی کی وجہ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ مگر وہ یہ بھول گئی تھی کہ پریت اسے اچھے سے جانتی تھی اور اس کے اس انداز و حرکت سے اس کا زیادہ دل دکھ سکتا ہے۔

''کوئی خاص بات نہیں ہے پریت اور پھر میں تمہیں آفس سے آتے ہی پریشان کرنا شروع کر دوں؟ پلیز آؤ ناں...... پکوڑے ٹھنڈے ہو رہے ہیں!'' اس نے لجاجت سے کہتے پریت کو واپس بلایا تھا پریت سر جھٹکتے واپس آ کے بیٹھ گئی تھی۔ ''فرحاب اپنا آبائی گھر بیچنا چاہ رہے ہیں؟'' املی کی چٹنی اور ٹماٹو کیچپ پریت کے سامنے رکھتے اس نے دھما کہ کیا پریت حیرت زدہ رہ گئی۔

لیکن کیوں......؟ پریت متحیری تھی۔

ان کا کہنا ہے انہیں پاکستان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا...... کسی بھی قسم کا اور مجھے ساری عمر یہاں نہیں رہنا مجھے کبھی نہ کبھی جلد یا بدیر واپس اپنے ملک اپنی سرزمین پر جا کے بسنا ہے پریت! وہ جان بوجھ کے وہ گھر بھی بیچ رہے ہیں تا کہ انہیں کبھی بھی واپس نہ جانا پڑے پاکستان کے بارے میں ان کے خیالات بھی کچھ اچھے نہیں ہیں اگر ہماری دھرتی ماں بری ہے تو امریکہ کہاں سے اچھا ہو گیا یہاں بھی تو وہی لوٹ مار ہو رہی ہے۔ جو وہاں پر بھوک افلاس کے مارے لوگ کر رہے ہیں...... تم نے دیکھا پریت وہ چیپس کس طرح سے میری جان کے پیاسے ہو رہے ہیں کس طرح مجھے خوف و ہراس کا شکار کر رہے ہیں۔ یہ امریکہ ہے جو ساری دنیا پر حکومت کر رہا ہے اور جس کے شہریوں کو جان و مال کے تحفظ کا احساس تک نہیں ملتا یہاں پر۔

اس کی جذباتی تقریر سن کے پریت نے باقاعدہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔

''بس کرو پیا...... اگر کسی امریکی نے سن لیا تو ہمیں ڈیپوٹ کروانے میں ایک ہفتے سے زیادہ نہیں لے گا......'' پیا نے بے ساختہ کھسیائے اپنی ہنسی دبائی تھی۔ پھر زوٹھے پن سے بولی تھی۔

''میں اسی لئے تمہیں نہیں بتانا چاہ رہی تھی؟'' املی کی چٹنی میں پکوڑا ڈوب کر کے کھاتے اس نے کہا تھا۔

مذاق کر رہی تھی یار...... اچھا میکس نے رابطہ کیا پھر؟ اچانک پریت نے یاد آ جانے پر پوچھا تھا۔ پیا چونکی۔

''نہیں...... کیوں؟'' پیا نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

''اس کے لائر نے بھی تم سے کوئی رابطہ نہیں کیا کیس کے سلسلے میں؟''

ہاں اس کے وکیل ہیلن ڈی کروز کی کال آئی تھی آج سٹور پر...... ملنے کو کہہ رہا تھا میں نے کل اسے اپنے آفس میں بلایا ہے مگر پریت مجھے یہ سب اچھا نہیں لگا۔ پریت کے چہرے پر بکھرے تحیر کو دیکھ کر اس نے وضاحت کے سے انداز میں کہا تھا۔

یوں میکس کروک سے بار بار مدد لینا جبکہ ہم تو ابھی تک اس کے کسی کام بھی نہیں آ سکے!

میکس اچھا انسان ہے پیا! اور اچھے لوگ کبھی بھی ان معمولی باتوں پر دھیان نہیں دیا کرتے...... تم خواہ مخواہ ٹچی مت ہو وکیل اگر وہ ہائر کر رہا ہے تو فیس تم دے دینا ہیلن ڈی کروز کو...... سمپل! احسان بھی نہیں رہے گا اور تمہیں گلٹ بھی نہیں ہوگا! پلیٹ میں بچا آخری پکوڑا کھاتے پریت نے سنہری مشورے سے نوازا تھا۔

میں نے ایسا ہی سوچا تھا مگر میکس نے سختی سے انکار کر دیا ہے۔ یار...... اس نے صاف کہا ہے کہ اگر میں نے ایسا سوچا بھی تو ہم لوگوں سے ناراض ہو جائے گا اور اس کی ناراضگی کا مطلب ہے پارٹنر شپ کا ختم ہو جانا...... جو کہ فرحاب کو کسی صورت بھی اچھا نہیں لگے گا کیا کروں یار میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا! وہ بے حد پریشان تھی۔

تو ٹھیک ہے پیا...... تمہیں میکس کروک کے خلوص پر شک نہیں کرنا چاہئے۔ ابھی جیسا وہ کر رہا ہے اسے کرنے دو بعد میں خود ہی فرحاب بھائی ہینڈل کر لیں گے...... اس نے خلوص دل سے اسے سچے مشورے سے نوازا تھا پیا اثبات میں سر ہلا کے مطمئن ہو گئی تھی۔



پریت کے کزن کی شادی تھی ادھر نیویارک میں ہی وہ بھی رہتا تھا آج کل انڈیا سے اس کی ساری فیملی بھی آئی ہوئی تھی۔ پریت نے پیا کو بھی مدعو کیا تھا سو اس روز وہ جلدی میں سٹور سے ناصر کو سارا کام سمجھا کے اٹھ آئی تھی۔ اس واقعے کے بعد اب وہ جلدی ہی سٹور بند کر دیا کرتی تھی۔ وہ سٹور سے باہر نکلی تو آسمان بادلوں سے اٹا محسوس ہوا تھا۔ بارش بس برسنے کو تھی اس نے آج دوپہر کو لنچ بھی نہیں کیا تھا اسے بھوک بھی بے حد ستا رہی تھی۔ ابھی کیب کی تلاش میں وہ چند قدم آگے بڑھی ہی تھی کہ اسے پاپا پرونی کا فوڈ ٹرک نظر آیا تھا (Papa Paroni) پاپا پرونی فوڈ ٹرک اٹالین فوڈ سرو کرتا تھا اور پورے شہر میں گھومتا تھا نیویارک میں ایسے کئی ٹرکس فوڈ سروس کا کام انجام دیتے تھے کم قیمت میں اور قلیل وقت میں یہاں کھانے کو بہت اچھا مل جاتا تھا۔ سو ایک دو مرتبہ پہلے بھی وہ پریت کے ساتھ پاپا پرونی والوں کا کھانا ٹیسٹ کر چکی تھی اور حلال چیزوں کی بھی اب اسے سمجھ آ گئی تھی کہ کس چیز میں کیا استعمال کیا جاتا ہے اور کیا اسکے کھانے لائق ہے۔ سو اس نے پاپا پرونی ٹرک کے پاس آ کے ایلن چینی اٹالین ڈش کا آرڈر دیا تھا۔ یہ ایک قسم کے چکن بالز تھے جنہیں چکن یا ٹرکی کے میٹ سے بنایا جاتا ہے۔ ساتھ چاول اور پنیر بھی استعمال ہوتا ہے کئی قسم کی ساسز اور سلاد کے ساتھ اس کا ذائقہ لاجواب تھا۔ ڈسپوزیبل پیپر پلیٹ میں اسے بڑے بڑے دو بالز ملے تھے ٹرک کے پاس ایک میلا سا لگا ہوا تھا پیا وہیں ایک سائیڈ پر بیٹھ کر کھانے لگی تھی...... ایلن چینی بے حد مزیدار تھے۔ سو اس نے منٹوں میں ختم کرتے ایک اور آرڈر کرنے کا فیصلہ کیا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اٹھ کر اپنا آرڈر لکھواتی اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی تھی۔ اس نے بے ساختہ مڑ کر بائیں طرف دیکھا میکس کروک اپنی گاڑی میں بیٹھا اسے ہاتھ ہلا کر اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ وہ حیران سی اس کی جانب بڑھی تھی۔

ہائے...... گاڑی کا فرنٹ ڈور اس نے پیا کو دیکھتے ہی وا کر دیا تھا۔ پیا خاموشی سے گاڑی کے اندر جا کے بیٹھ گئی تھی تبھی میکس نے اسے مخاطب کرتے اس سے اس کا حال احوال پوچھا تھا۔

پاپا پرونی کی فوڈ رینج آپ کی فیورٹ ہے؟

ارے نہیں......بس ایک آدھ مرتبہ پریت کے ساتھ یہاں کا ایلن چینی ٹرائے کیا تھا تو بس آج بھی یونہی بھوک مٹانے کو خرید بیٹھی۔ پیا کو نجانے کیوں شرمندگی سی ہوئی تھی میکس کروک دھیمے سے انداز میں اسے دیکھتے مسکرایا تھا۔

''ایلن چینی تو میرا بھی فیورٹ ہے۔ آپ نے کبھی ہاٹ ڈاک ٹرائی نہیں کیا؟''

پیا کو تو نام سن کے ہی ابکائی آنے لگی تھی۔

''چھی......میں کیوں کھانے لگی سور کا گوشت؟'' بے ساختہ اس نے منہ بنا کے اردو میں کہا تھا مگر میکس اردو بہت اچھے سے سمجھتا اور بولنا جانتا تھا اب کے میکس نے اپنے چہرے سے واضح نہیں ہونے دیا کہ اسے سب سمجھ آ گئی ہے۔

شاید آپ نے کبھی ٹرائی نہیں کیا؟ میکس نے دوبارہ دہراتے ہوئے پوچھا تھا پیا نے بے اختیار اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اصل میں تھوڑی ہی دیر میں بارش شروع ہونے والی تھی میں یہاں سے گزرا تو آپ کی طرف بے اختیار نظر اٹھ گئی۔ اسی لئے رک گیا کہیں آپ کو گھر پہنچنے میں کوئی دشواری نہ ہو دوسرا مجھے آپ سے کیس کے سلسلے میں بھی کام تھا۔ پیا نے مسکرا کر اسے دیکھا اسے میکس کا یہ انداز چھا لگا تھا۔

''تھینکس فار دس! کیا بات کرنا تھی آپ کو مجھ سے؟'' پیا نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اس کے بال آج سیاہ تھے جانے یہ بندہ ہر وقت اپنے بالوں کو ڈائی کیوں کیے رکھتے تھا۔ مگر پیا نے دیکھا اسے سیاہ بال بے حد سوٹ کر رہے تھے سیاہ بالوں کے ساتھ کلین شیو میں وہ تھوڑی تھوڑی ایشین لڑکوں جیسی تشبیہ بھی دے رہا تھا۔

کانوں میں ویسے ہی پلاٹیم کی بالیاں تھیں ہاں ہاتھوں میں سے انگوٹھیاں غائب تھیں بریسلیٹ بھی پہن رکھے تھے مگر ان کی تعداد میں کمی تھی۔

آپ کا کیس کورٹ میں جا چکا ہے اور اگلی سماعت میں فیصلہ آپ کے حق میں ہو جائے گا امید ہے کہ ان دونوں جیبیوں کو ارادہ قتل اور چوری کے جرم میں سات سال قید با مشقت ضرور سنائی جائے گی اس کیلئے آپ کو ایک مرتبہ کورٹ میرے ساتھ چلنا ہوگا۔

میں......میں کیسے جاؤں گی؟ پیا ایک دم خوفزدہ ہو گئی تھی۔

ڈونٹ وری پیا......میں آپ کے ساتھ جاؤں گا آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ پیا نے بے اختیار اس کی آنکھوں میں جہاں عجیب سی مقناطیسی کشش کی لائٹس نکلتی دکھائی دے رہی تھی شعاعوں کا ایسا طوفان امڈا تھا کہ پیا نظریں چرا کر رہ گئی اور ٹھیک اسی لمحے میکس کروک کا دل چاہا وہ اس ہراساں نظر والی ہرنی جیسی آنکھوں والی لڑکی کو خود میں سمو کر کہیں چھپا لے مگر......وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا اور ایسا سوچنے کا حق بھی نہیں رکھتا تھا وہ ایک مسلم لڑکی تھی اور کسی کی بیوی تھی اور وہ لڑکی اس پر اعتماد کرتی تھی اسے اچھا دوست سمجھتی تھی اور اسے بالکل بھی یہ حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ اس کے بارے میں ایسی ویسی سوچ رکھے اس نے پیا کے خوبصورت وجود سے نگاہیں ہٹا کر سامنے ونڈ اسکرین کی جانب مبذول کرتے کہا تھا۔

آئیں آپ کو گھر ڈراپ کروں؟ اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی!



پیا نے اپنی ہی دھن میں دروازہ کھولا اور آنے والے کو دیکھ کر سن ہوگئی تھی۔

فرحاب! بے ساختہ اس سے لپٹتے اس نے خوشی سے چہکتے اسے چھو کر اس کی موجودگی کو محسوس کیا کہ کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی۔

واٹ آ لولی سرپرائز...... وہ اسے اپنے سامنے یوں اچانک دیکھ کر بے حد پرجوش ہو رہی تھی۔

کیسا لگا میرا سرپرائز؟ فرحاب نے اسے بازوؤں کے حلقے میں لے کر اندر آتے پوچھا تھا۔

''بہت خوبصورت بند اس؟ تھینک گاڈ آپ آ گئے فرحاب...... آپ سوچ بھی نہیں سکتے میں نے آپ کو کتنا مس کیا۔'' اس کا لگیج لے کر کمرے میں رکھتے اس نے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے بتایا فرحاب اسے پہلے سے خاصا کمزور لگا تھا...... کچھ سفر کی تھکان بھی چہرے سے ہویدا تھی۔

''آپ نہا کر فریش ہو جائیں میں کافی بناتی ہوں؟'' اس نے فرحاب کو عجلت میں کہتے کچن کا رخ کیا۔ فرحاب فوراً ہی اٹھ کر گیا تھا پیا نے دو کپ کافی بنائی اور کمرے میں لے گئی فرحاب فریش ہو کر کمرے میں بیڈ کی پچھلی دیوار پر نصب میکس کروک کی پینٹنگ دیکھ رہا تھا۔ پیا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو مسکرا کر آگے بڑھی۔

اچھی پینٹنگ ہے ناں؟ فرحاب نے اسے ایک خاموش نظر دیکھا مگر بولا کچھ نہیں۔ ''یہ سٹور سے لائی ہو؟'' اس کا انداز سنجیدہ سا تھا اس نے کسی بھی قسم کی گرم جوشی کا اظہار نہیں کیا جیسا پیا نے سوچا تھا!

''سٹور سے تو نہیں البتہ میکس کروک کے گھر سے ضرور لائی ہوں؟'' کافی کا مگ اس کی سمت بڑھاتے پیا نے اپنی ہی دھن میں بتایا تھا۔

''تم اس کے گھر کب گئیں؟'' فرحاب کو بے حد اچنبھا ہوا۔

یہی کوئی دس بارہ روز پہلے؟ پیا نے بتاتے کندھے اچکائے انداز بے حد لاپرواہ سا تھا۔

''کس کے ساتھ؟'' فرحاب کافی کا سپ لینا بھول گیا۔

''آف کورس فرحاب پریت کے ساتھ...... اکیلی کبھی میں کہیں جاتی ہوں بھلا'' تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ فرحاب نظر انداز نہیں کر سکا ویسے بھی اپنی مرضی سے وہ پیا کو جتنی مرضی ڈھیل یا چھوٹ دے دیتا اسے فرق نہیں پڑتا تھا مگر پیا اپنی مرضی سے کچھ کرے اسے کسی طور پر گوارا نہیں تھا۔

''یاد نہیں رہا؟''

بھولنے والی بات بھی یہیں تھی؟

فرحاب پلیز...... میکس کا ذکر ہی نہیں ہوا کہ میں آپ کو بتا پاتی اور اگر مجھے چھپانا ہی تھا تو اب کیوں بتاتی آپ کو؟ فرحاب نے ایک لمحے رک کر اس کے چہرے پر لکھی سچائی کو دیکھا اور ہلکا پھلکا ہو گیا شاید عورت ذات پر اعتبار وہ ابھی بھی نہیں کرتا تھا۔

اٹس اوکے...... میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا کیسا تھا پھر اس کا گھر؟ اب وہ اس سے گھر کی تفصیل پوچھ رہا تھا...... پیا نے جوش و خروش سے بتانا شروع کر دیا تھا۔



اکتوبر کا آخیر تھا ہلکی ہلکی برف باری نیویارک شہر کی اونچی بلڈنگز پر گرنے لگی تھی پیا نے پریت کے لان میں آرکیڈز اور للی کے پھولوں پر کیرا جما دیکھا......ایک عجیب طرح کی اداسی نے سارے نیویارک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ پیا کچھ زیادہ ہی اداس اور بجھی تھی کیونکہ پریت اور جسی پاء جی انڈیا جا رہے تھے...... پریت کے بھائی کا روکا (منگنی) تھا ویسے بھی پریت کو دو سال ہونے کو آئے تھے وہ چنڈی گڑھ نہیں جا سکی تھی...... جسی پاء جی تو ابھی پچھلے مہینے ہی ہو کر آئے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ بیگم کے بغیر سسرال جانا بھی کوئی جانا ہے اور ویسے بھی وہ پریت کے بغیر ایک ماہ بھی نہیں رہ سکتے کجا تین ماہ رہنا ہو وہ دونوں آج جا رہے تھے...... پیا کو بے اختیار ان میاں بیوی پر رشک سا آیا دونوں کی موجودگی ایک دوسرے کیلئے ناگزیر تھی۔ جسی سنگھ کو فرحاب شفیق کی طرح پیسہ اور صرف پیسہ جمع کرنے کا لالچ نہیں تھا۔ وہ پریت کی خوشی کو اہمیت دیتے تھے وہ زندگی کو زندگی کی مانند جیتے تھے وہ لمحہ لمحہ سے خوشی کشید کرتے تھے حالانکہ پریت کو پھر بھی ان سے بے حد گلے تھے شاید دنیا کی ہر بیوی کو ہر شوہر کی طرح اپنے شوہر سے بے شمار شکوے ہوتے ہیں؟

''جلدی آنا پریت......اس شہر میں تمہارے علاوہ میرا اور کوئی دوست نہیں ہے؟'' چلتے سمے پریت کے گلے لگتے اس نے ڈبڈبائی آنکھوں اور بھرائے لہجے میں اس سے کہا تھا۔ نجانے اسے کیوں لگا تھا کہ وہ پریت سے ہمیشہ کیلئے بچھڑ رہی ہے!

میں جلدی لوٹ آؤں گی پیا...... پریشان مت ہونا فرحاب بھائی اور میکس بھی تو ہے ناں......اور پھر میں تمہیں فون برابر کرتی رہوں گی بس تم اپنا فون اپنے پاس رکھا کرنا......؟ پیا روتے روتے ہنس دی تھی اس کی لاپروا فطرت سے سب ہی نالاں رہتے تھے مگر اس کی محبت میں چپ رہتے تھے۔

پریت......میں تین ماہ تمہارے بغیر کروں گی کیا؟

''مزے کرنا......زندگی کو انجوائے کرنا اور ہاں جب میں آؤں تو میکس کروک کی آرٹ گیلری میں تمہارا پورٹریٹ لگا ہوا دیکھوں!

''یہ سارے کام میں نہیں کر پاؤں گی پریت؟'' اس سے دوبارہ گلے ملتے سمے اس نے سوچتے ہوئے کہا مگر سر کو اثبات میں جنبش دی تھی۔



وہ کمبل میں دبک کر سونے کی کوشش کر رہی تھی فرحاب لاؤنج میں بیٹھے لیپ ٹاپ پر اپنا کوئی کام کر رہے تھے۔ وہ انہیں کافی بنا کر دے آئی تھی کیونکہ کام کے دوران انہیں لازمی طور پر کافی یا چائے کی ضرورت رہتی تھی......ابھی وہ نیم غنودگی میں تھی جب فرحاب کمرے میں داخل ہوا تھا اس نے آہستگی سے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے جگایا تھا۔

''جی......'' مندی مندی آنکھوں سے دیکھتے اس نے پوچھا۔

''میکس آیا ہے تم پلیز دو کپ اچھی سی کافی کے بنا دو؟''

''میکس......اتنی رات کو؟'' وہ فوراً کمبل پرے دھکیلتے اٹھ بیٹھی تھی۔

''اتنی رات ابھی نہیں ہوئی پیا......صرف دس بجے ہیں تم جلدی سو گئی تھیں؟''

وہ اسے ہڑبڑا کر اٹھتے دیکھ کر مسکرایا تھا اسے پیا کی یہی فرمانبرداری پسند آئی تھی لمحہ کی تاخیر کیے بغیر وہ اس کی خدمت میں حاضر کھڑی ہوتی تھی۔ پیا نے اٹھ کر بال سمیٹے اور کچن کا رخ کرنے سے پہلے خود کو چادر میں اچھے سے لپیٹا...... اس نے ڈھیلے سے ٹراوزر پر ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔ میکس اور فرحاب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے سردی چونکہ شدید تھی اسی لئے میکس اسے بلیک لیدر جیکٹ کے ساتھ گلے میں مفلر لپیٹے نظر آیا تھا۔

''کیسے ہیں میکس؟'' کچن کی سمت جاتے اس نے مصروف سے انداز میں پوچھا تھا۔

''میں ٹھیک ہوں سوری...... آپ کو ڈسٹرب کر دیا؟ وہ شرمندہ نظر آ رہا تھا!''

''اٹس او کے میکس...... ایسی غیروں والی باتیں آپ کو زیب نہیں دیتیں'' پیا سے بھی پہلے فرحاب نے شائستگی سے اسے شرمندہ ہونے سے روکا تھا۔ پیا نے دو کپ اچھی سی کافی تیار کی ساتھ ہی فریج کھول کر اس میں سے سینڈوچ کچپ کے ساتھ نکال کر ٹرے میں رکھے۔ ان کے سامنے کافی اور سینڈوچ رکھتے خود وہ معذرت کرتی کمرے میں آ گئی تھی۔

''اے۔ بی سپر سٹور کی دوسری برانچ ہم کانٹی نینٹل ڈیپارٹمنٹ کے پاس کھول رہے ہیں پیا!'' دوسری صبح ناشتے کی میز پر اسے فرحاب شفیق نے بتاتے ہوئے حیران کیا تھا۔

''اس سٹور میں وہ سب کچھ بھی ہوگا۔ جو جگہ کی کمی کے باعث ہم یہاں نہیں رکھ پاتے اور ایک وقت آئے گا جب ہمارے سٹورز نیویارک کے سب سے بیسٹ اور نمبر ون سٹورز کے طور پر مانے جائیں گے۔ یہ خواب خاصا محنت طلب مہنگا اور مشکل سہی پر ناممکن بہر حال نہیں ہے سوتم دیکھنا'' وہ بے حد جوش سے ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا تھا پیا نے اسے خوشگوار سی حیرت کے ساتھ دیکھا تھا......

''اللہ آپ کا ہر خواب پورا کرے فرحاب! مگر کانٹی نینٹل ڈیپارٹمنٹ کے پاس...... اتنی مہنگی جگہ پر...... کیا یہ ہمارے لئے افورڈ کرنا ممکن ہے؟''

''بالکل بھی ناممکن نہیں ہے میکس کروک کے ایک دوست کی وہاں کچھ پراپرٹی ہے اور وہ اسے سیل بھی کرنا چاہ رہا ہے میکس نے مجھے اس سے کم قیمت میں خرید کر دینے کا وعدہ کیا ہے۔''

''یہ تو پھر بہت اچھی بات ہے فرحاب! میکس تو کافی کوآپریٹ کر رہے ہیں پھر آپ کے ساتھ؟ ورنہ کون کرتا ہے آج کل کے دور میں؟'' پیا نے اپنی بات مکمل کرتے فرحاب کے تاثرات جانچنے کی کوشش کی۔

''ہاں میکس کروک واقعی میں بہت اچھا انسان ہے...... آج کل کے دور میں انسانیت کے جذبے سے مامور لوگ بہت کم ملتے ہیں جو بغیر کسی صلے کی تمنا کے دوسروں کے کام آتے ہیں۔ فرحاب شفیق نے بھی کھلے دل سے اس کی تائید کی تھی۔''

''ارے ہاں یاد آیا...... ہم نے اس سے اپنا پورٹریٹ بنوانے کا وعدہ کر رکھا تھا...... امی جان کی وفات میں میں کچھ ایسا الجھا کہ بالکل ذہن ہی سے محو ہو گیا میرے...... اب ایسا ہے کہ میں تو روزانہ دو سے تین گھنٹے کیلئے بندھ کر بیٹھ نہیں سکتا تم ایسا کرو تم اس کے سٹوڈیو چلی جایا کرو......'' فرحاب نے اجازت دیتے اسے حیران کیا تھا کہاں تو اسے پیا کا کسی غیر محرم سے بات کرنا گوارا نہیں تھا اور کہاں وہ اسے ایک غیر محرم کے پاس تین گھنٹے کیلئے پورٹریٹ بنوانے کیلئے بھیج رہا تھا پیا کو اس کی شخصیت کے اسی تضاد سے چڑ تھی اسی لئے اس کا اظہار بھی کر دیا۔

''دیکھو پی...... میکس کروک کوئی عام آرٹسٹ نہیں ہے اور پھر اس کے بقول تمہارا چہرہ ایشیا کا خوبصورت ترین چہرہ ہے اور وہ تمہیں دنیا کے سامنے لانا چاہتا ہے تمہاری خوبصورتی کو لانچ کرنا چاہتا ہے۔ دیکھنا تم چند ہی دنوں میں کہاں سے کہاں پہنچ سکتی ہو اور ہمیں اس ایک پورٹریٹ کا کتنا فائدہ ہوسکتا ہے اور پھر میں کوئی دقیانوسی مرد نہیں ہوں بس تھوڑا پوزیسیو ہوں اور مجھے تم پر یقین ہے تم مجھے کبھی دھوکا نہیں دے سکتیں۔ مجھے دھوکا دینے والی عورت سے شدید نفرت ہے......اس لئے کبھی میرا اعتماد توڑنے کی کوشش مت کرنا......'' بات کے اختتام میں وہ بہت لجاجت سے کہہ رہا تھا۔ سچی بات تو یہ تھی کہ فرحاب شفیق دو کو دو سے ضرب دے کر بائیس کرنے والا قدرے لالچی فطرت کا مگر نیک دل کا انسان تھا نہ دھوکا دیتا تھا نہ ہی لینا پسند کرتا تھا اس کی ذات کا پہلا کرش کہیں یا محبت......وہ صرف افراح ایرانی ہی تھی فرحاب کی ملاقات اس سے اپنے سٹور پر ہوئی تھی وہ ملکوتی حسن رکھنے والی ایک بے حد حسین لڑکی تھی اپنے حسن پر جسے بے حد ناز ہونے کے ساتھ ساتھ غرور بھی کوٹ کوٹ کر بھرا تھا اس میں فرحاب کی طرف پیش رفت بھی افراح کی جانب سے تھی رفتہ رفتہ دونوں میں ملاقاتوں کے ساتھ ساتھ محبت بھی پروان چڑھنے لگی۔ دونوں ساتھ ساتھ رہنے لگے تھے۔ چند ہی مہینوں میں افراح کا وجود فرحاب شفیق کیلئے ناگزیر ہوگیا تھا وہ یہاں پڑھنے کی غرض سے آئی تھی مگر اپنا ہی مقصد وہ بھول گئی تھی۔ رات گئے تک پارٹیز' ہلہ گلہ' پینا پلانا' عریانی وفحاشی اس کے وجود کا بھدا روپ عیاں کرنے کو کافی تھیں مگر فرحاب کی محبت اندھی پٹی سے بندھا اس کو افراح پر لٹا رہا تھا۔ تبھی اس کا کزن ایشل وہاں آیا تھا اور پھر جیسے سب کچھ ختم ہوگیا تھا فرحاب کو وہ قیامت خیز منظر آج بھی پوری جزئیات سے یاد تھا جب اس نے ان دونوں کو ناقابل برداشت حالت میں دیکھا تھا۔ فرحاب شفیق کے اندر کا مرد بلبلا کر رہ گیا تھا۔ اس کا سارا لبرل ازم' فریڈم اس کے منہ پر طمانچے مارنے لگا تھا اس روز کے بعد فرحاب شفیق نے خود کو نیا جنم لیتے دیکھا تھا وہ زندہ تو تھا مگر عورت پر سے اس کا اعتبار ہمیشہ کیلئے اٹھ گیا تھا کئی ماہ وہ بے یقینی کی حالت میں رہا تھا اسے یقین نہیں آتا تھا عورت کا ایسا بھی کوئی روپ ہوتا ہے حالانکہ جس معاشرے میں وہ رہتا تھا وہاں تو آئے روز ایسے واقعات دیکھنے اور سننے کو ملتے رہتے تھے مگر فرحاب کو غیر ملک کی غیر مسلم عورتوں سے کیا لینا دینا......اس کا واسطہ تو افراح ایرانی سے تھا اور وہ مسلمان لڑکی تھی مسلمان ملک کی پیدائش تھی۔ اس نے عورت کو ماں کے روپ میں دیکھا تھا بہن کے روپ میں دیکھا تھا' بھابھی کے روپ میں دوست کے روپ میں بھی کوئی دھوکا باز نہیں تھی تو پھر عورت محبوبہ کے روپ میں دھوکہ کیوں دیتی ہے آخر......؟ وہ اکثر فرسٹریشن کا شکار ہوتے اپنے بالوں کو نوچتا چلا اٹھتا تھا......مگر پھر بہت سال بعد اسے پیا نظر آئی اس کے چہرے کی معصومیت مزاج کی سادگی نے اسے آہستہ آہستہ باور کروانا شروع کیا تھا کہ ہر عورت بے وفا نہیں ہوتی دھوکہ باز نہیں ہوتی......مگر وہ پوری طرح تو نہیں مگر کسی حد تک عورت ذات پر اعتماد کرنے لگا تھا جب کبھی اس کے اندر کا شک کسی زہریلے ناگن کی مانند اسے ڈسنے لگتا پیا کی سادگی و معصومیت اور باکرداری اسے منہ چھپانے پر مجبور کردیا کرتی۔ اگر زندگی میں اب اسے کسی عورت کی جانب سے دھوکہ ملا تو شاید نہیں یقیناً وہ فرحاب شفیق کی موت کا دن ہوگا۔ ایسا اس نے سوچ رکھا تھا اور اکثر یہی ایسا کہتا رہتا تھا۔



فرحاب نے شاید نہیں یقیناً میکس کروک کو کال کرکے پیا کی آمد کے متعلق آگاہ کردیا تھا تبھی اس نے ٹھیک دو بجے فرحاب کے دیئے گئے مقررہ وقت پر گاڑی بمعہ ڈرائیور کے بھجوادی تھی پیا کو حیرت کے ساتھ ساتھ سخت الجھن محسوس ہوئی۔

آپ نے انہیں مجھے پک کرنے کو کیوں کہا فرحاب! میں خود چلی جاتی؟ وہ پاؤں پٹختے کمرے میں داخل ہوئی تھی فرحاب نے لیپ ٹاپ پر جمائی نظریں ذرا کی ذرا اٹھا کر دیکھا وہ موڈ آف کے ساتھ شعلہ جوالہ بنی کھڑی تھی فرحاب کو بے ساختہ اس کے غصے سے کی گئی بات پر ہنسی آئی؟

''تم خود چلی جاتیں.....مگر کیسے؟'' نچلا ہونٹ دانتوں تلے شرارت سے دبائے بظاہر وہ بڑی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا پیا اس کی چمکتی آنکھوں میں شوخی دیکھ کر گڑ بڑائی۔

میں ٹیکسی کر لیتی.....؟'' ایک ادا سے کہا۔

''ایڈریس یاد تھا؟'' فرحاب کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آنے لگا۔

''میری ڈائری میں نوٹ ہے؟'' اس نے دھیمے لہجے میں کہہ کے اپنی بات کا وزن برقرار رکھنا چاہا۔

مگر بے سود.....فرحاب کو اچھی طرح سے معلوم تھا کہ اسے اپنے گھر اور سٹور کے علاوہ کسی اور جگہ کا ایڈریس معلوم نہیں ہے۔

''تو ٹھیک ہے میں ڈرائیور کو واپس بھیج دیتا ہوں تم ایسا کرو ٹیکسی سے چلی جاؤ؟'' اس نے فوراً کہتے ساتھ ہی سیل فون اٹھا کر میکس کا نمبر ملانا چاہا مگر پیا نے اسے سیل اٹھاتے دیکھ کر فوری ٹوکا تھا۔

''اچھا.....اب رہنے دیں ناں.....اب میں چلی جاتی ہوں مگر آئندہ میں آرام سے اور اپنی مرضی سے جاؤں گی اور گھر سے تیار ہو کر یوں منہ اٹھائے ہرگز نہیں؟'' فرحاب کی ذات پر اور میکس کروک کی آئندہ آنے والی سات نسلوں پر احسان عظیم کرتے اس نے جانے کی مشکل حامی بھری تھی۔

او کے.....وش یو بیسٹ آف لک! اس نے ہنستے ہوئے پیا کو کہا تھا۔ پیا ڈرائیور کے ساتھ میکس کروک کی لکوری گاڑی میں ٹھاٹ سے بیٹھ کر پہلے گھر جا کر تیار ہوئی اس کے بعد وہ بڑی شان کے ساتھ میکس کے خواب محل میں داخل ہوئی تھی۔ آج اس نے ہلکے گلابی رنگ کا میرون کڑھائی والا لانگ کرتا اور پاجامہ پہن رکھا تھا۔ شارپ پنک لپ اسٹک لگائے آنکھوں میں وہی کاجل کی تحریر اور گالوں پر ہلکا سا ابھار واضح کرتا بلش آن..... ہلکے ہلکے نیچرل میک اپ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ وہ ڈرائیو وے پر اتری تو میکس اسے اپنے انتظار میں کھڑا نظر آیا تھا۔

وہ ورلڈ فیمس پینٹنگ آرٹسٹ ہے اس شہر کا وہ مشہور ترین اور معزز ترین شخص ہے۔ پیا کو اس بات کی چنداں پرواہ نہیں تھی وہ اپنی فیورٹ خود تھی اور ہمیشہ خود کو کسی ملکہ کی سی حیثیت کے ساتھ شان واہمیت لیتا ہوا ہی دیکھا کرتی تھی۔ میکس کروک کی شہرت' رکھ رکھاؤ اور اثر ورسوخ اسے ہمیشہ یاد کرنے پر ہی یاد آیا کرتا اور میکس کو اس کی یہی بے نیازی اپیل کرتی تھی بالخصوص اس وقت اور بھی شدت سے محسوس ہوتی جب وہ کسی پبلک پلیس پر خود کو امریکن ہوش ربا لڑکیوں کے جمگھٹے میں گھرا ہوا پاتا وہ گاڑی سے اتری تو میکس مسکرا کر چند قدم آگے اس کے استقبال کیلئے بڑھا تھا آج وہ دوسری بار اس کے گھر آئی تھی اور اس کے استقبال میں میکس نے کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔

اسلام علیکم پیا! نزدیک آنے پر اس نے عقیدت واحترام کے ساتھ پیا کو سلام کیا تو چند لمحے حیرت کے مارے پیا بول ہی نہیں سکی تھی۔ انگریزی تلفظ میں اردو میں سلام کرتا وہ پیا کو بے اختیار مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

وعلیکم السلام میکس! پیا نے مسکراتے ہوئے اپنی حیرت پر قابو پانے کے بعد اس پر سلامتی بھیجی میکس نے اندر چلنے کو کہا تھا پیا مسکراتے

ہوئے اندر بڑھی۔

''کیا لیں گی......'' چائے یا کافی' ڈرائنگ روم میں آتے ہی اس نے انٹرکام کا ریسیور اٹھاتے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کافی...... پیا نے ایک نظر اسے دیکھتے نظر جھکالی تھی میکس کر دک آج بلیو تھری پیس سوٹ میں ریڈ ٹائی لگائے بہت مہذب اور وجیہہ دکھ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا اس کی ڈریسنگ سے جیسے وہ ابھی ابھی کوئی میٹنگ اٹینڈ کر کے آیا ہو۔

آپ کی دوست آج ساتھ نہیں آئیں! کافی کا آرڈر کرنے کے بعد میکس سے گفتگو کو بڑھانے کی غرض سے کہا تھا ورنہ وہ تو دل ہی دل میں بے حد خوش تھا پریت کے ساتھ نہ آنے پر۔ان چند دنوں میں جو پورٹریٹ بنانے کیلئے درکار تھے میکس پیا سے جی بھر کر باتیں کرنے کے ساتھ اسے جی بھر کر دیکھ لینا چاہتا تھا جو کہ پریت کی موجودگی میں ممکن نہیں تھا۔

''وہ آج کل انڈیا گئی ہوئی ہے اس کے بھائی کی شادی ہے؟'' پیا نے آہستگی سے بتانے پر پورے ڈرائنگ روم کو ایک سرسری نظر دیکھا پھر دفعتاً پوچھ لیا۔

''اتنے بڑے گھر میں آپ اکیلے ڈرتے نہیں میکس؟'' میکس اس کی بات پر دل کھول کے ہنسا تھا اس کی بے ساختگی واقعی میں کمال کی تھی۔

''نہیں پیا......اب مجھے ڈر نہیں لگتا کیونکہ اب میں بڑا ہو گیا ہوں!'' نہایت سنجیدگی سے غیر سنجیدہ بات کرتے اس نے پیا کے خوبصورت و آتشیں روپ کو دیکھا وہ قیامت تھی اور ہمیشہ قیامت دکھتی تھی۔اس کے جواب پر پیا بے ساختہ ہنس دی تھی سفید آبدار موتیوں کی قطار گلابی لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں کے درمیان بے حد بھلی لگ رہی تھی۔

''آپ کی ہنسی بہت خوبصورت ہے پیا......مگر آپ جانے کیوں ہنسنے میں اتنی کنجوسی سے کام لیتی ہیں؟'' بلا ارادہ ہی میکس کے منہ سے نکلا تھا پیا نے کندھے اچکائے۔

''کتنے دن لگیں گے میکس میرے پورٹریٹ بنانے میں؟'' جب وہ میکس کے ہمراہ سٹوڈیو میں آئی تو ایک نظر اس سحر انگیز ماحول کو دیکھ کر اس نے پوچھا تھا۔

''پانچ سے چھ دن تو لگ ہی جائیں گے روزانہ دو سے تین گھنٹے درکار ہوں گے؟'' پھر وہ وضاحت کرتے ہوئے بولا تھا۔''ایکچوئلی میں آپ کے دو تین پورٹریٹ بناؤں گا اور پھر ان میں جو سب سے بیسٹ ہوا اسے ایگزیبیشن میں رکھوں گا!''

''اور ان سب کیلئے مجھے اسٹیچو بن کے بیٹھنا پڑے گا؟'' پیا نے باقی بات تو دھیان سے سنی ہی نہیں تھی اسے تو بس اپنے مطلب کی فکر تھی۔ میکس بے ساختہ ہنسا۔

''نہیں......آپ کو بریک بھی ملے گی......'' اس نے اس کی تسلی کرواتے اشارے سے ایزل کے سامنے آ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔میکس نے ایزل سیٹ کر کے اسے ایزل اسٹینڈ کے سامنے بڑے اسٹول پر بیٹھ جانے کو کہا تھا۔پیا خاموشی سے اس کے کہے مطابق آ کر بیٹھ گئی میکس نے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر جیسے لینارڈو کو چیلنج کیا لینارڈو داونسی کا پانچ صدی قبل بنایا جانیوالا ریکارڈ اب بس ٹوٹنے ہی والا تھا۔

''پلیز میری طرف دیکھیں پیا!''میکس نے کوٹ اتار کر کوٹ اسٹینڈ پر لٹکا دیا اور شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کردیں بڑے پروفیشنل انداز میں بڑی مہارت کے ساتھ وہ ایزل پر اسٹروک لگا رہا تھا۔بیس منٹ کے قلیل وقت میں وہ اس کا شخصی خاکہ تیار کر چکا تھا اور تبھی اس نے پیا کو پہلا بریک دیا تھا۔

ہائے اللہ یہ میں ہوں کیا؟ پیا نے بریک ملتے ہی کالی سیاہی سے بنے اپنے خدوخال کے حاشیے دیکھے تو منہ بنائے بغیر رہ نہ سکی۔

ابھی مکمل تو ہو جانے دیں پیا! آپ خود پر رشک کریں گی!میکس نے اس کی سحر طراز آنکھوں میں جھانکتے بڑے وثوق سے کہا تھا!



پاکستان فون کرنے پر اسے اماں کی زبانی واثق کے رشتہ طے ہو جانے کی خبر ملی تھی۔تائی اماں پچھلے کچھ عرصے سے پورے زور و شور سے لڑکی کی تلاش میں سرگرداں تھی۔کچھ ماہ بعد بالآخر وہ اس مہم جوئی میں کامیاب ٹھہری تھیں۔لڑکی بہت اچھی اور سلجھی ہوئی تھی تائی اماں کو وہ بے حد پسند آئی تھی وہ تو ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے درپے تھیں مگر واثق ہی پلو پکڑانے کو تیار نہ تھا۔پیا نے واثق بھائی کو کال کر کے مبارکباد دینے کے ساتھ ساتھ ان کی اس آنا کانی کی وجہ بھی دریافت کرنا چاہی تھی۔

''کیوں میرے پاکستان آنے کی راہ میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں واثق بھائی!''اس نے فون ریسیور ہوتے ہی شکوہ کیا تھا۔واثق کو حیرت ہوئی۔

کیا مطلب...... میں نے کیا کیا؟ وہ اس وقت آفس میں تھا اپنے سامنے کسی کیس کی رکھی فائل بند کرتے اس نے بڑے خوشگوار موڈ میں پوچھا تھا۔

شادی کیلئے ہاں کیوں نہیں کر دیتے۔اسی بہانے میں بھی پاکستان آ جاؤں گی۔

اوہ......واثق ساری بات سن کے ہنسا۔

اچھا تو گویا اماں نے تمہیں بھی مخبری کر دی؟

''جی اور انہوں نے مجھے یہ چارج دیا ہے کہ میں آپ کے تمام مسئلے مسائل اور مجبوریوں کو رد کرتے ہوئے جلد سے جلد آپ کو شادی کر لینے کا حکم دے دوں۔اب آپ بتائیں کیا مسئلہ ہے؟''اس نے بھی انہی کے موڈ میں کہتے بڑا شاہانہ انداز اپنایا تھا۔

یار......میں بہت مصروف بندہ ہوں۔شادی کیلئے میرے پاس وقت ہی نہیں ہے اور میں اس ملک کیلئے کچھ کرنا چاہتا ہوں جو کہ اس طرح ممکن نہیں رہے گا میرے لئے؟

ہائیں...... پیا کا منہ کھل گیا حیرت سے۔''تو کیا کرائم برانچ کے سارے آفیسرز کنوارے ہیں کیا آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں۔''

''میں نے ایسا کب کہا؟''وہ چڑ گیا۔

''تو آپ جو کہہ رہے ہو کہ جو میں کرنا چاہتا ہوں وہ شادی کر لی تو کر نہیں پاؤں گا؟''

واثق نے دانت کچکچائے پیا دل کھول کر ہنسی۔

''لڑکی بہت اچھی اور خوبصورت ہے ہر لحاظ سے واثق بھائی! اور سب سے بڑھ کے تائی اماں کی پسند...... آپ کو ہاں کر دینی چاہیے؟'' پیا نے ناصحانہ انداز اپنایا۔

''اگر اسے میں پسند نہ آیا تو؟'' واثق نے شرارت سے کہا پیا تو جذباتی ہی ہو گی۔

''ایسے ہی...... اتنے ہینڈسم ذہین اور قابل ہیں آپ...... آپ کو بھلا کون ناپسند کریگا۔''

''تم نے تو کر دیا تھا؟'' نجانے کیسے واثق جیسا خود پر کنٹرول رکھنے والے بندے کے منہ سے یہ بات پھسل گئی تھی واثق کہہ کے بے حد پچھتایا مگر تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

میں نے نہیں بلکہ میری اماں نے کر دیا تھا...... اگر آپ ملک سے باہر شفٹ ہوتے تو ان کی پہلی ترجیح یقیناً آپ ہی ہوتے...... پیا نے بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا تھا تبھی ہلکے پھلکے انداز میں اسے جواب دیا تھا۔

''چلو پھر تو کچھ سوچتے ہیں......'' اس نے بالوں میں ہاتھوں کی انگلیوں سے کنگھی کی۔

ورنہ مجھے تو لگتا تھا کہ جب ساتھ رہ کر جوان ہوئی کزن نے ہی ریجکٹ کر دیا تو باقی شہر کی لڑکیاں تو گھاس ڈالنا تو دور ایک نظر دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گی۔

واثق نے نیم رضامندی سے کہتے پیا کو ہنسنے پر مجبور کیا تھا۔

آپ تائی اماں کا فیصلہ مان کر بہت خوش رہیں گے واثق بھائی...... میں نے بھی تو اپنی مرضی و خواہش کے بغیر فرحاب سے شادی کی حامی بھر کے امریکہ آ کے بسنے کا فیصلہ کیا تھا...... اور آج دیکھیں میں کتنی خوش ہوں بلکہ میکس کروک نے تو میرے چہرے کو ایشیا کا خوبصورت ترین چہرہ ہونے کا ٹائٹل بھی دیا ہے اور وہ دنیا کے سامنے بھی مونا لیزا جیسی خوبصورت پینٹنگ کے جواب میں...... میرے پورٹریٹ کو لانچ کر کے ان کا ریکارڈ بریک کرنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ پیا نے اچانک یاد آ جانے پر بڑے جوش سے بتانا شروع کیا۔

کس کا ریکارڈ...... اور یہ میکس کروک کون ہے؟ کیا وہ پینٹنگ آرٹسٹ جو نیویارک کا سب سے کم عمر مگر مشہور ترین پینٹنگ آرٹسٹ ہے وہی...... تم اسی کی بات کر رہی ہو ناں......؟ واثق کو اچنبھا ہوا تبھی اس سے فوراً پوچھا۔

ہاں وہی میکس...... آپ بھی اسے جانتے ہیں کیا...... ہمارا پارٹنر ہے وہ بزنس میں اور اب تو فیملی فرینڈ بھی' وہی میرا پورٹریٹ بنا رہا ہے تاکہ لیونارڈو داونسی کا ریکارڈ بریک ہو سکے۔

''کیا بات ہے پی...... تمہارے تو ٹھاٹ ہیں یار...... اتنا بڑا آرٹسٹ تمہارا پورٹریٹ بنا کر تمہاری خوبصورت کو دنیا کے سامنے لانا چاہ رہا ہے۔ ڈیٹس گریٹ یار......'' فرحاب بھائی تو خاصے لبرل ہیں اور جو تمہاری اماں جانی کو پتہ چل جائے تو؟ اس نے جان بوجھ کے پیا کو چھیڑا تو وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے توبہ تلا کرنے لگی تھی۔

توبہ کریں واثق بھائی...... وہ تو مجھے وہ صلواتیں سنائی گئی کہ الامان الحفیظ۔

دونوں ہی بے ساختہ ہنس دیئے تھے اور دور کہیں کاتب تقدیر بھی مسکرا رہا تھا۔
ان کی ہنسی میں اس کی تقدیر کی مسکراہٹ کا رنگ بڑا واضح اور انوکھا تھا مگر دونوں بے خبر رہے تھے۔



شام اپنے سرمئی پنکھ ہولے ہولے نیویارک شہر کی اونچی بلڈنگز پر پھیلا رہی تھی۔ موسم سرد اور بارونق تھا ہلکی ہلکی برف باری روئی کے گالوں کی طرح سے آسمان سے گر رہی تھی۔ پیا اس موسم کی دیوانی تھی۔ برفباری کے موسم میں سردی ویسے بھی کم پڑتی ہے اگر ہوا نہ چلے تو...... آج ہوا نہیں چل رہی تھی پیا نے مرون رنگ کی میکسی کے ساتھ ڈل گولڈن لانگ کوٹ پہن رکھا تھا۔ بالوں کی لمبی چوٹی بنا کر چہرے کے اطراف میں دو چار لٹیں طواف کرنے کو کھلی چھوڑ دیں تھیں۔ وہ جس وقت میکس کروک کے گھر پہنچی برف باری نے ہلکا ہلکا کیر اسڑکوں اور درختوں پر جما دیا تھا۔

''مسٹر میکس ایک میٹنگ میں بزی ہیں آپ کیلئے میسج ہے کہ آپ ان کا انتظار کریں وہ بس آدھے گھنٹے میں پہنچ رہے ہیں؟'' اس کے اندر داخل ہونے پر اس کی میڈ کرسٹین نے مودبانہ انداز میں بتاتے اس سے چائے پانی کا پوچھا تھا۔

''آپ کو ٹی وی آن کر کے دوں میم!'' اس نے پیا کے بور ہونے کے خیال سے اسے آفر کی۔

نہیں رہنے دو؟ پیا نے مسکرا کر اسے ٹالا تھا۔

میں آپ کیلئے کافی لاتی ہوں؟ وہ جانے کو پلٹی مگر پیا نے روک دیا۔

نہیں پلیز...... رہنے دو۔ میکس آئیں گے تو ساتھ ہی پی لیں گے؟ اس نے اس سیاہ فام قدرے بھاری وجود والی کرسٹین کو روکا جو بلیک اسکرٹ اور وائٹ شرٹ میں بالوں کا جوڑا بنائے کھڑی تھی یہ میکس کروک کے گھریلو ملازمین کا یونیفارم تھا۔

اوکے میم...... اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو پلیز مجھے یہ بیل بجا کر بلا لیجئے گا! اس نے تھوڑا سا خود کو خم دیتے پیا سے کہہ کر جانے کی اجازت مانگی پیا کو اچانک ہی ایک خیال آیا۔

اچھا سنو...... وہ جاتے جاتے پلٹی۔

''یس میم''

''تم مجھے پورا گھر دکھا سکتی ہو؟ پیا نے جھجکتے ہوئے پوچھا مبادا کہیں میکس کی طرف سے انہیں اجازت نہ ہو۔

آف کورس میم! کرسٹین کو شاید اس کے اس سوال سے بہت خوشی ہوئی تھی۔ پیا نے اپنا لانگ کوٹ اتار کر صوفے پر رکھا جسے کرسٹین نے فوراً ہی اٹھا کر کوٹ اسٹینڈ پر لٹکا دیا۔ پیا نے ایک نظر دیکھا تو خجالت سے مسکرا دی پورے گھر میں بے ترتیبی کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا تھا۔

''تم یہاں کتنے عرصے سے کام کر رہی ہو کرسٹین؟ اس کے ساتھ پورا گھر دیکھتے اس نے یونہی کرسٹین سے سوال کیا تھا۔

آٹھ سال ہو گئے میم! کرسٹین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

''مسٹر میکس کیا شروع سے ہی اکیلے رہتے ہیں یہاں...... آئی مین ان کی فیملی کبھی نہیں آئی کیا یہاں......؟''

سوری میم! میں آپ کو ان کی فیملی کے بارے میں کچھ نہیں بتا پاؤں گی مجھے ان کی ذاتی زندگی کے بارے میں کوئی بھی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے؟

''اوہ!'' پیا کو سبکی محسوس ہوئی۔میکس کا گھر بہت پیارا اور آرٹسٹک ہے؟

ہمارے سر اس گھر کیلئے بہت پوزیسو ہیں میم...... یہ گھر انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ خریدا تھا: سر آ گئے میم...... اس نے بات کرتے کرتے پورچ میں گاڑی رکھنے کی آواز سنی تو بات ادھوری چھوڑ کر اسے بتانے لگی تاکہ وہ اس کے ساتھ واپس ڈرائنگ روم میں چلے...... پیا بغیر کچھ کہے اس کے ساتھ اثبات میں سر ہلاتے واپس مڑ گئی تھی۔

سوری...... میں ذرا لیٹ ہو گیا! فریش ہونے کے بعد وہ سیدھا پیا کے پاس ڈرائنگ روم میں آیا تھا جو کسی میگزین کی ورق گردانی میں مصروف تھی۔

اٹس او کے...... میں ذرا بھی بور نہیں ہوئی؟

ویل...... آپ ہوئی بھی ہوں تو اس کا اظہار نہیں کریں گی آپ بہت بامروت لڑکی ہو۔میکس نے مسکراتے ہوئے اس کی خوبصورتی کو نگاہوں میں جذب کرتے کہا تو پیا بے اختیار ہنس دی۔

''میں اتنی بھی بامروت لڑکی نہیں ہوں مسٹر میکس...... غصے اور خراب موڈ میں میں بہت بدلحاظ ہو جایا کرتی ہوں...... پیا نے صاف گوئی سے بتایا تو میکس کو اس روز اس کے اردو میں اپنے متعلق کہی باتیں یاد آ گئیں۔

ہاں...... اس کا آئیڈیا بھی ہے مجھے؟ وہ تجربہ لفظ کہتے خود کو بمشکل روک پایا تھا۔ میں تجھی نہیں...... آپ کیسے جانتے ہیں؟ پیا چونکی تھی وہ دلکشی سے مسکرایا۔

''ابھی رہنے دیں پھر کبھی صحیح وقت پر بتاؤں گا!'' پیا کو صاف سمجھ میں آیا وہ اسے ٹال رہا تھا۔

''ایک تو آپ ہر کام کی بات پھر کسی اور وقت کیلئے اٹھا کر رکھ دیتے ہیں......؟'' پیا نے جل کر بے تکلفی سے کہا میکس بے اختیار ہنسا مگر بولا کچھ نہیں۔

چاندی دکھاؤں آپ کو پیا...... ڈرائنگ روم کی گلاس ونڈو پر پڑے دبیز پردے ریموٹ کے بٹن دبا کر اس نے سمیٹتے ہوئے پیا سے کہا تھا۔

پردے سمٹتے ہی ایک جنت کا دروازہ کھلتے اس نے دیکھا تھا گلاس ونڈو کے پار ڈھیر سارے پھول کھلے ہوئے تھے جن پر گرتی برف واقعی میں چاندی جیسی لگ رہی تھی۔ پیا نے اس قدر بھرپور اور خوبصورت منظر شاید کیا یقیناً پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

پیا نے مبہوت ہوتے بے اختیار کہا اس کی آنکھیں اس قدر خوبصورت منظر دیکھ کر خیرہ ہو رہی تھیں۔ برف باری کو اتنی خوبصورت تشبیہ یقیناً میکس جیسا آرٹسٹک ذہن والا بندہ ہی دے سکتا تھا۔

میں نے کبھی اسے سنو فال نہیں کہا ہمیشہ چاندی ہی کہا ہے۔ کیونکہ مجھے اس سے زیادہ بہتر اور خوبصورت نام اس کیلئے اور کوئی کبھی لگا ہی

نہیں؟ وہ پیا کے چہرے پر بکھرے اشتیاق کو دیکھتے بہت خوشی سے بتا رہا تھا اور اسے جانے کیوں لگتا تھا کہ پیا اس کی ہر بات کو ویسے ہی سمجھ سکتی ہے جیسے وہ محسوس کرتا اور سمجھتا ہے۔

''یہ خدا کی طرف سے ہمارے لئے بہت قیمتی نعمت اور سرمایہ ہے میکس' یہ واقعی میں دیکھنے میں بالکل چاندی جیسی ہی لگتی ہے اور اس سے زیادہ خوبصورت تشبیہ سنوفال کیلئے یقیناً اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی!'' پیا نے آرکیڈز پر جمی...... چاندی کو محبت سے دیکھتے میکس کی بات کی تائید کی تھی۔

اور آپ کا گھر بھی بہت پیارا ہے میکس...... ہر مرتبہ یہاں آنے اور اسے دیکھنے پر مجھے اس میں ایک نیا پن نظر آتا ہے۔ ہر چیز جیسے اپنی جگہ پر پرفیکٹ ہے۔لیکن...... وہ ایک دم جیسے کچھ کہتے کہتے رکی تھی۔

''لیکن کیا...... آپ رک کیوں گئیں پیا؟'' میکس کو الجھن ہوئی پیا کی خاموشی سے؟

سوری میکس! پتہ نہیں مجھے یہ بات کرنی چاہئے یا نہیں مگر...... مجھے ایک کمی محسوس ہوئی آج...... میکس اسے جھجکتے دیکھ کر مسکرایا۔

آپ کھل کر کہیں پیا...... میں آپ کی کسی بھی بات کا برا نہیں مناؤں گا!

آپ کی فیملی...... میرا مطلب ہے آپ کی فیملی کے کسی فرد کا اس گھر میں فوٹو تک نہیں ہے کیا وہ کبھی یہاں نہیں آئے یا آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے؟

آپ نے صحیح جج کیا پیا! میرا اپنی فیملی سے کوئی رابطہ نہیں ہے......؟میکس اسے دیکھ کر نرمی سے مسکرایا جس کے چہرے پر تحیر بکھر گیا تھا۔

''اور نہ ہی میری فیملی کبھی یہاں آئی ہے......اس نے مزید بتایا۔''

''بروکن فیملی'' پیا کے ذہن میں پہلا خیال یہی آیا کہ شاید وہ کسی بروکن فیملی کا فرد ہے مگر میکس نے جیسے اس کی سوچ کو پڑھ لیا تھا۔

ڈیڈ مجھے نیورو سرجن بنانا چاہتے تھے مگر میں نے فائن آرٹس کو چوز کیا...... میرے اور ڈیڈ کے درمیان اختلافات کی شروعات اسی روز ہوگئی تھی جس روز میں نے فائن آرٹس کالج جوائن کیا تھا اٹھارہ سال کی عمر میں' میں نے گھر چھوڑ دیا تھا اور اس سے پہلے میں نے ایک کام کیا تھا؟ میکس کو خود بھی معلوم نہیں تھا وہ اپنے ماضی کے پنے یوں پرت در پرت پیا کے سامنے کیوں پلٹ رہا ہے۔

''کیسا کام؟'' پیا نے سرسراتی آواز میں پوچھا تھا۔ میکس ڈھیرے سے ہنسا گویا خود پر ہنس رہا ہو۔

میری سے زبردستی منگنی کرنے کا کام...... میری کے فادر بدھسٹ تھے اور ڈیڈ کو میری سے سخت چڑ بھی شاید اسی وجہ سے تھی...... دوسرے میری عمر بھی بہت کم تھی پہلے فائن آرٹس لینے کا فیصلہ اور پھر میری سے شادی کا ارادہ...... ڈیڈ اور میرے درمیان اختلافات کی ایک خلیج حائل کر گیا تھا...... میں نے خودکشی کی کوشش کی تو ڈیڈ کو ناچار میری بات ماننا پڑی اور یوں ایک چھوٹے سے فنکشن میں میری اور میری کی منگنی ہوگئی اور اس کے بعد میں نے گھر چھوڑ دیا کیونکہ ڈیڈ نے میری سے منگنی کی پاداش میں میری کفالت سے انکار کر دیا تھا۔ یوں میں مام کی خفیہ مدد سے امریکہ آن بسا...... اور آج اپنی کڑی محنت کے بعد اس مقام پر ہوں؟

''تو آپ نے پھر ابھی تک میری سے شادی کیوں نہیں کی؟''

''میری..... میری زندگی کی سنگین غلطی تھی پیا..... اس بات کا اندازہ مجھے جلد ہی ہو گیا تھا۔ مجھے تو وقت گزرنے کے بعد پتہ چلا کہ میں تو میری سے محبت کرتا ہی نہیں تھا۔'' ''تو پھر آپ اپنے گھر واپس کیوں نہیں گئے؟'' پیا متذبذب تھی اگر وہ میری کے ساتھ میں انٹرسٹڈ نہیں تھا تو اس بات کا اندازہ تو اب تک اس کے والدین کو بھی ابھی تک ہو چکا ہوگا پھر وہ ان لوگوں سے رابطے میں کیوں نہیں تھا؟

''ابھی ڈیڈ نے واپس بلایا ہی نہیں؟'' پیا کو اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں محسوس ہوئیں ''اور آپ کی مام۔''

ان سے کبھی کبھار بات ہو جاتی ہے۔ میکس نے مدھم لہجے میں شاید اپنے اندر کے کرب کو دبانا چاہا تھا۔

''آپ انہیں مس نہیں کرتے کیا؟'' پیا نے اس کے کرب کا اندازہ لگانے کی کوشش کی۔

بہت باتیں ہو گئی پیا..... چلیں کام شروع کرتے ہیں؟ اس نے گلاس ونڈو کے سامنے ٹہلتے ہوئے دبنگ لہجے میں اسے ٹوکا مگر پیا اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں تھی۔

''بات کو مت بدلیں میکس..... اس گھر کو ایک عورت کی ضرورت ہے اور..... اور آپ کو بھی.....'' ابھی ابھی جو کرب اور اذیت اس نے میکس کروک کی آنکھوں میں دیکھی تھی ابھی جو خول چٹخا تھا وہ بھلے بعد میں کبھی نہ چٹخے مگر پیا کو میکس کروک کی ذات کے خفیہ اور درد بھرے پہلو سے آگہی بخش گیا تھا۔ پیا کے دل میں پہلی بار میکس کروک کیلئے کوئی جذبہ بیدار ہوا تھا۔

''احساس کا جذبہ''



میکس کروک نے آج پیا کے ساتھ باہر پورٹریٹ بنانے کا فیصلہ کیا تھا آؤٹ ڈور جا کے پینٹنگ پر پیا بمشکل راضی ہوئی تھی۔ مگر میکس نے اس قدر لجاجت سے کہا کہ وہ انکار نہیں کر پائی تھی۔ میکس نے اس سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کے کم سے کم تین پورٹریٹس بنائے گا اور جو سب سے بہترین ہوگی اسے وہ اپنی ایگزیبیشن میں رکھے گا۔ پیا کو مانتے ہی بنی تھی سو وہ اس کے ساتھ چل پڑی تھی پیا کو اس جگہ کا نام تو معلوم نہیں تھا مگر وہ پیا کو پہلی نظر دیکھنے پر ہی جنت کا حصہ معلوم ہوئی تھی۔ تاحد نگاہ پھیلی ہوئی برف کے درمیان سرسبز سا جنگل پیا مبہوت سی ہو کے چند لمحے اسے کھوئے کھوئے سے انداز میں دیکھتی رہی۔

''واؤ..... کتنی خوبصورت جگہ ہے بالکل جنت جیسی؟'' پیا نے چند لمحے دیکھتے رہنے کے بعد میکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا وہ دو قدم میکس کے آگے بڑھ آئی۔

یہ میری بھی فیورٹ جگہ ہے جب کبھی اداس ہوتا ہوں تو یہی چلا آتا ہوں؟

''اس کا مطلب ہے جب کبھی آپ کو ڈھونڈنا ہو تو یہیں ڈھونڈا جائے؟'' وہ بھی دو قدم بڑھ کر اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا پیا نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔

ہاں..... اگر اس ملک میں ہوا تو.....؟ میکس کا انداز اور جواب دونوں برجستہ تھے پیا کھلکھلا کر ہنس دی تھی اس کی ہنسی کی بازگشت چاندی

میں بکھرے زیتون کے پتوں نے دور دور تک سنی تھی۔

اب کام شروع کیا جائے کیا خیال ہے؟ میکس کا پرسنل سیکرٹری اسٹیوان دونوں کے ساتھ آیا تھا اس نے ایزل اسٹینڈ سیٹ کر کے لگانے کے بعد آ کے میکس کروک کو اطلاع کی تو اس نے پیا سے کہا تھا۔

''شیور'' وہ خوشدلی سے آگے بڑھی تو میکس اسے پوز سمجھانے لگا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے ایک ہی پوز میں بیٹھے رہنے سے اس کی کمر شل ہو چکی تھی وہ اتنی ٹھنڈ میں بغیر سویٹر کے خود کو اکڑا ہوا محسوس کر رہی تھی۔ اس نے آج ہی لیمن ییلو رنگ کی فراک پہن رکھی تھی جو وہ پہلی بار میکس کروک کی ایگزیبیشن میں پہن کر گئی تھی ہاں آج ہونٹوں پر شارپ پنک لپ سٹک لگی تھی جو موسم اور ماحول کی مناسبت سے اس کے چہرے پر خوب جچ رہی تھی اور اس کی آج کی ساری تیاری میکس کروک کی ہدایات کے مطابق تھی۔

''میرا خیال ہے اب کچھ دیر بریک لی جائے؟'' میکس نے اس کے چہرے پر تھکاوٹ و تکلیف کے آثار دیکھے تو فوراً کام روک کے اس سے کہا تھا پیا نے تشکر سے اسے دیکھا...... میکس نے اسٹیو کو اشارہ کیا تو وہ فوراً ہی گرما گرم کافی بنا لایا تھا گرم گرم کافی نے اس ٹھنڈ میں پیا کے اعصاب پر اچھا اثر ڈالا تھا۔

بھوک تو نہیں لگ رہی پیا! کافی کا آخری بڑا سا گھونٹ بھرتے میکس نے اس سے پوچھا تھا۔ ''تھوڑی تھوڑی لگ رہی ہے؟'' پیا نے جھجکتے ہوئے آہستگی سے بتایا۔

اوہ گاڈ...... تو کہا کیوں نہیں؟ میکس نے اسے ایک نظر دیکھا اسٹیو نے اسے بلیک جیکٹ لا کر دے دی تھی۔ اس نے بھی فوراً پہن لی۔

''اسٹیو...... کچھ کھانے کو ہے؟'' وہ آنے سے پہلے سب کچھ گھر سے تیار کروا کے لائے تھے۔ یس سر...... پاستا اور ڈومی نوز کا پیزا آرڈر کیا ہے آپ کے لنچ کیلئے۔

''گڈ'' میکس نے اسٹیو کی زبانی سن کے کہا تھا۔

ناٹ گڈ...... میں پیزا اور پاستا نہیں کھاتی یہاں کا؟ پیا نے تڑپ کر کہا تھا میکس نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

کیوں...... میکس حیران تھا۔

مجھے اس میں شامل اجزاء پر شبہ ہے خصوصاً جو میٹ شامل ہوتا ہے اور ساسز بھی؟

پیا نے نروٹھے پن سے کہا تھا تو میکس مسکرایا دیا اسٹیو بھی مسکرایا۔

''ڈونٹ وری پیا...... اسٹیو نے آپ کے لئے چیز پیزا آرڈر کیا ہے اور ان کی پیزا ساس میں ایسی کوئی چیز نہیں جو حلال نہ ہو؟'' میکس نے اسے تسلی دی۔

آپ کو کیسے پتہ......؟

''کیونکہ یہ میرا فیورٹ ہے اور ڈومی نوز پیزا کی شروعات مشی گن میں جیمز اور اس کے بھائی نے ایک چھوٹے سے کمرے سے کی تھی اور

اس کا پیزا سب سے منفرد اور مشہور تھا آہستہ آہستہ یہ اتنا فیمس ہو گیا کہ پورے امریکہ میں آج اس کی ہزاروں شاپس ہیں اور ان کے پیزاز کی آج تک کوئی نقل نہیں کر پایا اور اب چیز پیزا کی یہ نئی ریسپی دریافت کرنے میں انہیں یعنی ڈومی نوز کے شیف کو دو سال لگے ہیں اور آج دنیا کے سب سے مشہور ڈومی نوز کی 65 ملکوں میں برانچز ہیں اور ان کی تعداد نو ہزار ہے۔ ڈومی نوز پیزا والے اپنے کسٹمر کی پسند کا ہر طرح سے خیال رکھتے ہیں اور میں ڈومی نوز کے چیز پیزا کا ڈائی ہارٹ فین ہوں ہفتے میں تین بار آرڈر کرتا ہوں۔ سو مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ اس میں کیا ہے؟''

پیا اس کی اتنی لمبی وضاحت کو سن کر ہنس دی۔

آپ ہنس کیوں رہی ہیں؟ وہ شاکی ہوا۔

آپ کا بچکانہ انداز دیکھ کر...... آپ اگر نہ بھی بتاتے کہ آپ ڈومی نوز پیزا کے ڈائی ہارٹ فین ہیں مجھے پھر بھی پتہ چل گیا تھا آپ اس قدر جوش و خروش سے اس کی ہسٹری بتا رہے تھے جیسے اسے آپ نے خود ہی ایجاد کیا ہو...... وہ بے ساختہ پھر کھلکھلائی تو شارپ پنک ہونٹوں میں چھپ دکھلاتے سفید آبدار موتیوں کو میکس نے ستائشی انداز میں دیکھا اور پھر خود بھی ہنسا۔

''آئم سوری...... میں کچھ ایموشنل ہو گیا!''

لیکن مجھے آپ کا ایموشنل ہونا اچھا لگا میکس...... !اماں کہتی ہیں ہر انسان میں ایک بچہ چھپا ہوتا ہے اور اسی بچے کے ذہن میں بچپن اور بچپن کی یادیں...... اپنے اندر کے بچے کو کبھی نہیں مارنا چاہئے...... ورنہ اچھا بھلا انسان زندگی جیسی نعمت سے بے زار ہو جاتا ہے؟ بات کے آخر میں وہ ہولے سے مسکرائی میکس کروک کو پورا ماحول مسکراتا ہوا لگا......

آپ صرف خوبصورت ہی نہیں...... ذہین بھی ہیں آج آپ نے ثابت کر دکھایا...... !میکس حد درجہ متاثر نظر آ رہا تھا۔

''نہ تو میں حسین ہوں نہ ہی ذہین...... یہ بس آپ کی نظر کرم ہے جو مجھ جیسی عام لڑکی کو خاص بنا کر دنیا کے سامنے لانا چاہ رہے ہیں۔''

خیر اب آپ کسر نفسی سے کام لے رہی ہیں محترمہ...... ورنہ بندہ ناچیز واقعی میں اس قابل ہرگز نہیں کہ خدا کی تخلیق کو چیلنج کر سکے ہاں ایک مصور کی بات الگ ہے؟

لیونارڈو داونسی کا نام آپ نے سن رکھا ہو گا پیا...... اچانک وہ اس کی گہری بھنورا آنکھوں پر نگاہ جماتے پوچھ رہا تھا پیا نے اثبات میں سر ہلایا تبھی آسمان سے یکا یک چاندی گرنے لگی تھی۔ پیا نے بے اختیار ہتھیلی پھیلا دی برف کے چھوٹے چھوٹے سفید ذرے اس کی ہتھیلی پر جمع ہونے لگے تھے!

''آرٹ کی دنیا میں جتنی شہرت اس بندے کو نصیب ہوئی شاید ہی کوئی اور اتنی شہرت و عزت حاصل کر پایا ہو...... نہ ہی آج تک کسی نے اس کی بنائی پینٹنگ مونا لیزا کے جواب میں اس کا ریکارڈ توڑ کر ویسی ہی یا اس جیسی اچھی پینٹنگ بنائی ہے لیکن پانچ صدی گزر جانے کے بعد صرف میں ایسی کوشش کر رہا ہوں میں یہ ہرگز نہیں کہوں گا کہ کبھی کسی اور نے ایسی خواہش نہیں کی ہو گی مگر کسی نے کوشش بھی نہیں کی...... اور پانچ صدی بعد ریکارڈ توڑنے کیلئے میں نے جس چہرے کو منتخب کیا ہے وہ یقیناً کوئی عام چہرہ نہیں ہو سکتا۔ اس بات کا یقین آپ کے علاوہ شاید دنیا کے ہر بندے کو ہو گا۔ وہ ایک دم سے جذباتی ہوا تو پیا کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

''سوری میکس...... میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا ہر گز نہیں تھا مگر سوری تو سے لیکن مجھے یقین بھی نہیں آتا مجھے حیرت ہوتی ہے آپ کے دعویٰ کے بعد خود کو دیکھ کر...... میں بالکل عام سی لڑکی ہوں دنیا میں اس سے زیادہ حسین چہرے موجود ہیں ایسے میں میرے چہرے کو دیکھ کر اتنا بڑا دعویٰ کرنا اور مجھے ایسا بھی لگتا ہے کہ اگر میں آپ کا کیا دعویٰ کسی اور کے سامنے دہراؤں تو شاید کوئی یقین بھی نہ کرے!'' پیا نے بہت نرمی سے کہتے اسے سمجھایا تھا میکس لب بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

صرف ایک ماہ دس دن بعد...... پوری دنیا اس بات کا اعتراف کرے گی پیا...... صرف ایک ماہ دس دن...... تھوڑا سا انتظار اور میری کامیابی کی دعا اس کے سوا مجھے آپ سے اور کچھ نہیں چاہئے......! وہ بہت آس سے امید کے دیئے آنکھوں میں جلائے اس سے کہہ رہا تھا مگر وہ غلط تھا۔



آج بہت دنوں کے بعد فرحاب اور پیا کو اکٹھے ناشتہ کرنے کا موقع ملا تھا سو دونوں ہی آج فراغت سے ایک دوسرے کیلئے وقت نکال کر بیٹھے تھے فرحاب پچھلے ایک ماہ سے دوسرے اسٹور کی تیاریوں میں بے حد مصروف تھا اور پیا اسٹور سنبھال رہی تھی۔ آج اس نے آلو کے پراٹھے بنائے تھے ساتھ پودینے کی چٹنی اور میٹھا دہی...... فرحاب کو آلو کے پراٹھے بے حد پسند تھے اور پیا کو ہر وہ چیز اچھی لگتی تھی کھانی بھی اور پکانا بھی جو فرحاب کو مرغوب تھی سو آج ناشتے پر خلاف معمول بہت اہتمام تھا۔

ارے واہ...... آلو کے پراٹھے یور آر سو سویٹ پی......! پہلا نوالہ منہ میں رکھتے ہی فرحاب نے نوالے کا سواد منہ میں گھلتے ہی سر دھنتے محبت سے کہا تھا پیا کو اپنی محنت وصول ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

''اتنے دن ہو گئے آپ نے اطمینان سے بیٹھ کر ڈھنگ کا ناشتہ تو کیا نہیں ہے۔ اسی لئے میں نے سوچا کہ آج آپ کی پسند کا خیال رکھوں...... آج آپ گھر پر ہیں ناں؟''

ہاں...... ارادہ تو ہے دیکھو اب...... کہیں کوئی کام ہی نہ نکل آئے؟ بات کے اختتام پر وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے کن اکھیوں سے پیا کو دیکھ کر ہنسا جو اسے بری طرح اور مسلسل گھور رہی تھی۔ ''اب آج کہیں جا کے دکھائیں ذرا...... دیکھئے گا میں کیسا حشر کرتی ہوں آپ کا؟'' کپ میں چائے ڈالتے اس کا انداز زرو٘ٹھا پن لئے ہوئے تھا۔

میں بھلا اپنی حسین بیوی کو کہیں چھوڑ کر جانے کا سوچ سکتا ہوں؟ وہ پیار سے اس کی ٹھوڑی چھوتے اور اس کی ناراضی ختم کرنے کی غرض سے بولا تھا۔

کیا فائدہ ایسی خوبصورتی کا...... جو اپنے شوہر کو تو روک نہ سکے؟ وہ ابھی بھی ناراض تھی ٹھیک ناراض تھی اتنے عرصے سے فرحاب نے اسے وقت دیا تھا نہ ہی توجہ۔

''اس خوبصورتی کا اعتراف تو بڑے بڑے لوگ کرتے ہیں اور مجھے فخر ہوتا ہے جب لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ مسٹر فرحاب شفیق آپ نے ایسا گوہر نایاب ڈھونڈا کہاں سے...... یہ فرشتہ صفت پریوں جیسا حسن رکھنے والی لڑکی اس دنیا کی باسی تو معلوم نہیں ہوتی

فرحاب شفیق نے اس انداز سے کہا کہ پیا کی ہنسی بے ساختہ اس کے لبوں پر ٹھہر گئی۔

نہیں کریں اتنا زیادہ مکھن نہ لگائیں مجھے...... دنیا بھری پڑی ہے خوبصورت اور حسین خواتین سے مگر ایک آپ اور ایک مسٹر میکس دونوں ہی نجانے مجھے کس دنیا کی مخلوق سمجھتے ہیں!

''اتنی تعریف اور کسی لڑکی کی ہوئی ہوتی تو وہ زمین پر نہ دکھائی دیتی اب تک آسمان تک پہنچ چکی ہوتی اور تم ہو کہ یقین کرنے میں بھی متامل......سچ میں بہت ناشکری لڑکی ہو......''فرحاب شفیق کے لہجے میں مصنوعی تاسف تھا۔

میں ناشکری نہیں حقیقت پسند ہوں اور میں بالکل بھی نہیں چاہتی کہ غرور کی سیڑھی پر قدم رکھتے میں کسی بھی خلا میں قدم دھروں......؟ خالی برتن اس کے سامنے سے اٹھا کے سنک میں رکھتے اس نے نرمی سے کہا تھا۔

اچھی بات ہے تمہارا یہی وزڈم مجھے تمہارا اسیر بنائے رکھتا ہے...... مجھے کبھی سمجھ میں نہیں آیا کہ میں تمہاری عزت زیادہ کرتا ہوں یا تم سے محبت......وہ اس کے ساتھ کھڑا برتن دھلوار ہا تھا پیا نے ورد یدہ نظریں اس کے چہرے پر جمائیں۔

اور اعتبار......فرحاب؟ پیا کے لہجے میں نہیں مگر آنکھوں میں ضرور سوال تھا۔

میں تم پر اعتبار بھی بہت کرتا ہوں پی...... بلکہ میں اب ہر عورت پر اعتماد کرنے لگا ہوں۔ تمہارے ساتھ نے مجھے یہ یقین دیا ہے کہ ہر عورت بے اعتباری نہیں ہوتی ہر عورت ریا کار نہیں ہوتی نہ ہی ہر عورت بدکردار ہوتی ہے؟ اس کے خوبصورت چہرے پر نگاہیں جمائے اس نے اس کی کان کے لوؤں کے پاس دھیرے دھیرے بہت آہستہ آہستہ خود کلامی کے سے انداز میں اس سے کہا تھا پیا نے اپنے وجود میں ایک سنسنی سی دوڑتی محسوس کی اس نے اپنے لمبے بال جوڑا بنا کر کیچر میں جکڑ رکھے تھے فرحاب شفیق نے ہاتھ بڑھا کر کیچر نکال دیا۔

گھیرے گھنے بالوں کی آبشار آن واحد میں اس کے کندھوں سے گرتے کمر پر پڑی تھی۔''ہر عورت افراح جیسی نہیں ہوتی فرحاب!''دل کڑا کر کے آج اس نے فرحاب شفیق سے بول دیا تھا وہ چونکا پیا کو کیسے پتا تھا یہ سب...... پھر مسکرا دیا اچھا ہی ہوا وہ جانتی تھی ویسے بھی پیا کوئی دقیانوسی یا قدامت پسند لڑکی نہیں تھی۔

ہاں......میں جانتا ہوں کہ ہر لڑکی افراح جیسی نہیں ہوتی...... واقعی نہیں ہوتی میں ہی غلط تھا جو ہر عورت کو شک کے ترازو میں تولتا رہا۔ پیا نے دیکھا اس نے اعتراف کرنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگایا تھا۔

''اچھی بات ہے خود کو ایک موقع دینا ہی چاہیے؟''پیا نے برتن ریک میں رکھتے ہوئے نل بند کیا۔

''لیکن میں نے خود کو آخری موقع دیا ہے......''وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کچن سے باہر لاؤنج میں لے آیا...... پیا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تو اس نے وضاحت کی''آخری موقع اس لئے کہ میں خود کو موقع دیتا ہی نہیں کرتا......اور اگر میرا اندازہ اب کی بار بھی غلط نکلا تو پھر تو ساری زندگی میں خود پر بھی اعتبار کے قابل نہیں رہوں گا۔ مجھے یہ بات ہی شدید مضطرب کر دیتی ہے کہ ایک عورت کے ہاتھوں میں بے وقوف بن گیا......!''اور اس لمحے پیا نے اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا اضطراب' شدت پسندی' دکھ اور جنون دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں کیا تھا ان آنکھوں میں کیا نہیں تھا۔

اتنی شدت پسندی؟ پیا نے اپنے لب صرف ہلتے محسوس کیے اپنے لبوں سے ادا ہوئے الفاظ کی ادائیگی نہیں سنی۔

''ہاں...... میں اتنا ہی شدت پسند ہوں؟'' وہ دھیرے سے ہنسا۔ کچھ دیر پہلے والی کیفیت و سنجیدگی کا اب شائبہ تک نہیں تھا پیا اپنی بے ہنگم دھڑکنوں کو سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

''اچھی بیوی...... میرے کپڑے نکال دو پلیز......'' وہ اب پھر اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اسی پرانے موڈ میں شرارتیں کرتا۔

''کس لئے......'' پیا اس کا ارادہ بھانپ کر چیخی۔

پلیز...... جلدی آ جاؤں گا مسٹر والٹن کے ساتھ ایک اہم میٹنگ ہے میری' بہت مشکل سے وقت ملا ہے ان سے......! اس سے پہلے کہ پیا کوئی جواب دیتی باہر بیل ہوئی تو فرحاب ادھر چلا گیا...... اس کی واپسی میکس کروک کے وکیل ہیلن ڈی کروز کے ساتھ ہوئی تھی۔ پیا کا دل دھڑکا ان کی آمد کتنے غلط موقع پر ہوئی تھی کم از کم وہ آنے سے پہلے کال کر کے بتا ہی دیتے......

کون کہتا ہے کہ یورپ میں لوگ کسی کے گھر بغیر بتائے نہیں جاتے...... پیا نے ان کیلئے کافی تیار کرتے کلس کر سوچا پھر فرحاب کو دیکھا جن کے چہرے پر ابھی تک ناسمجھی کے تاثرات رقم تھے الجھن نمایاں دکھ رہی تھی۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ہیلن ڈی کروز کی آمد کے مقصد کو جان کر بے حد بگڑے گا......

سوری مسز فرحاب! لیکن میں مجبور ہوں میں نے بہت کوشش کی کہ آپ کو کورٹ نہ آنا پڑے مگر میں جج کو قائل نہیں کر پایا ان کا کہنا ہے کہ آپ کو ایک دفعہ تو ضرور ہی آنا چاہئے...... آج آخری سماعت ہے آپ کے کیس کی......! بے حد مؤدبانہ انداز میں کہتے ہوئے اس نے پیا کے پُرتشویش چہرے کو دیکھا فرحاب نے بے حد ناگواری سے پہلو بدلا...... وہ کیا کہہ رہا تھا وہ کس کیس کی بات کر رہا تھا اسے معلوم کیوں نہیں تھا۔ پیا نے اسے مطلع کیوں نہیں کیا تھا اگر ایسی کوئی بات تھی تو پیا نے اسے بے خبر کیوں رکھا تھا بے شمار سوال تھے اور اس کے پاس ایک کا بھی جواب نہیں تھا......!

اٹس او کے مسٹر ہیلن...... آپ بتائیں کب جانا ہوگا مجھے آپ کے ساتھ؟ ٹھنڈی سانس لے کر خود کو کمپوز کر کے اس نے بظاہر مسکرا کر ہلکے پھلکے لہجے میں کہا تھا مگر اندر سے وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی اسے فرحاب کو بتانا چاہئے تھا...... اس سے بھول ہوئی تھی اور بہت بری ہوئی تھی فرحاب شفیق بھول کو بھول سمجھ کر معاف کرنے والوں میں سے ہرگز نہیں تھا۔ آپ تیار ہو جائیں کورٹ کا ٹائم گیارہ بجے ہے۔ اس نے ادب سے بتایا۔

''ٹھیک ہے...... میں آپ کے ساتھ جانے کیلئے تیار ہوں!'' فرحاب شفیق نے پیا کو کہتے سنا تھا یک لخت اس کے ضبط کا پارہ ختم ہوا تھا۔

ایک منٹ...... اس نے ہاتھ اٹھا کر منع کرتے پیا کو دیکھا ''تم مجھے بتائے بغیر اس طرح ہیلن کے ساتھ کہیں نہیں جا سکتیں۔'' اس نے اُردو میں کہا تھا۔ پیا اٹھ کر کمرے میں آ گئی پیچھے پیچھے فرحاب بھی آ گیا ہیلن ڈی کروز ان کا انتظار کرنے لگا۔

پیا...... یہ کیا ہے؟ مسٹر میکس کا لائر کیوں آیا ہے؟ اپنے غصے کو دباتے اس نے بظاہر نرمی سے پوچھا تھا۔

''میں واپس آ کے آپ کو سب کچھ بتاتی ہوں فرحاب! پلیز آپ خفا مت ہوں! وہ وارڈ روب سے اپنے لئے کپڑے نکالتے ہوئے جلدی سے بول رہی تھی۔

''خفا......فرحاب نے استہزائیہ کہا'' پی مجھے ٹینشن ہو رہی ہے آخر میری غیر موجودگی میں ایسا کیا ہوا ہے جو بات کورٹ تک جا پہنچی ہے؟ وہ تڑخا پیا نے تھک کے وارڈروب کا پٹ بند کیا اور اسے دیکھا!

''ہمارے گھر چور آئے تھے؟'' پیا نے فرحاب کا چہرہ دیکھا جس کا رنگ پل کے پل میں اڑا تھا۔''میں نہیں جانتی کہ وہ لوگ چوری کی نیت سے آئے تھے یا قتل کے ارادے سے مگر اس کڑے وقت میں میکس نے میری مدد کی تھی......''

''کون لوگ!''فرحاب کے کان سائیں سائیں کرنے لگے!

''وہی جیسی جو اسٹور پر آئے تھے!'' پیا نے ایک نظر اسے دیکھا اور کپڑے اٹھا کر واش روم میں گھس گئی فرحاب وہیں کھڑا سوچتا رہ گیا کتنی عجیب بات تھی پیا پر دو مرتبہ حملہ ہوا اور دونوں ہی بار وہ اس کے پاس موجود نہیں تھا میکس اس کے کام آیا تھا میکس ہی اس کے پاس تھا۔

تو تم نے مجھ سے یہ بات کیوں چھپائی......وہ کپڑے پہن کر باہر آچکی تھی اب بالوں میں برش کر رہی تھی۔

''چھپائی نہیں تھی......بس گریز کیا تھا آپ کو بتانے سے؟''

اچھا......وجہ پوچھ سکتا ہوں اس گریز کی؟ فرحاب کے لہجے میں بے یقینی کے ساتھ استہزاء تھا۔

''آپ امی جان کی ڈیتھ کی وجہ سے بے حد پریشان تھے پھر پریت اور میکس دونوں کا مشورہ تھا کہ آپ کو پاکستان میں مزید پریشان نہ کیا جائے۔''

تو مجھے واپس آئے بھی دو ماہ ہونے کو ہیں تم نے پھر کیوں نہ بتایا؟ وہ ابھی بھی شاکی تھا۔''آتے ہی تو آپ دوسرے سٹور کی تیاری میں لگ گئے۔میں کس وقت بتاتی دوسرا میکس کا کہنا تھا وہ خود ہی سب کچھ ہینڈل کرے گا میں بھی پھر بھول بھال گئی اب آج ہیلن ڈی کروز کی آمد کے ساتھ ہی مجھے بھی یہ بات یاد آئی ہے بس اتنی سی بات ہے!'' پیا روٹھ گئی اتنی لمبی وضاحت دیتے دیتے......!

''مجھے حیرت ہو رہی ہے پی......کہ تم مجھ سے اتنی بڑی بڑی باتیں بھی چھپا سکتی ہو۔'''' میں نے آپ سے کچھ نہیں چھپایا فرحاب اور نہ ہی کوئی یہ بہت بڑی بات ہے!'' پیا نے آخری ناقدانہ نگاہ خود پر آئینے کے سامنے کھڑے ہو کے ڈالی اور باہر نکل گئی فرحاب غصے میں بھرا اپنی جگہ کھڑا کلستا رہا پیا نے ایک بار بھی اسے اپنے ساتھ چلنے کو نہیں کہا تھا......کیوں؟ وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا مگر لاشعوری طور پر سوچے جا رہا تھا......حالانکہ وہ بھول گیا تھا کہ آج اسے مسٹر والٹن کے ساتھ ایک اہم میٹنگ اٹینڈ کرنا ہے مگر پیا تو نہیں بھولی تھی آج کا دن دونوں کا ہی خراب ہو گیا تھا۔



فرحاب شفیق پیا سے زیادہ دیر تک خفا نہیں رہ سکا......شاید اس لئے کہ اگلے روز شام کو میکس کروک نے انہیں اپنے ہاں ڈنر پر انوائٹ کر لیا تھا......ایک چھوٹی سی گیٹ ٹو گیدر......ساتھ مل بیٹھ کر ملنے جلنے کا بہانہ اور پیا کی پورٹریٹ کی تکمیل کے بعد رونمائی......اور پورٹریٹ کے کیپشن کے متعلق بھی بات چیت ہو جاتی......فرحاب میکس کروک کی کال کے بعد سیدھا پیا کی تلاش میں ٹیرس کی جانب آیا تھا جو اپنے پرانے انداز میں ٹیرس کی گرل کے ساتھ کہانیاں لگائے دور تک نظر آتی برف کو دیکھ رہی تھی......آنکھوں میں اداسی کا سمندر موجزن تھا چہرے پر ناراضگی کا گہرا شائبہ۔

پیا...... تم ابھی تک تیار نہیں ہوئیں! گلاس ڈور کی دہلیز میں کھڑے ہوتے اس نے پیا کے چہرے پر دکھ و ناراضگی دیکھتے پوچھا تھا۔

مجھے کہیں نہیں جانا......! اس نے مڑے بغیر جواب دیا تھا فرحاب گہری سانس بھرتا اس کے قریب چلا آیا۔

آئم سوری...... میرا مقصد تم پر شک کرنا نہیں تھا میں بس ہرٹ ہوا تھا اور تم سے وہ سب کہہ گیا حالانکہ مجھے یقین ہے کہ تم نے صرف میری پریشانی کی وجہ سے ہی مجھ سے اس واقعہ کو چھپایا تھا...... اس کے کندھے کے گرد بازو حائل کر کے اس نے بڑی لگاوٹ سے کہا تھا پیا نے پھر بھی منہ نہیں موڑا سامنے نظر آتی نیویارک کی اونچی بلڈنگز پر نگاہ جمائے رکھی جن کے درمیان سے گزرتے پرندے صاف دکھائی دے رہے تھے حالانکہ فاصلہ خاصا زیادہ تھا۔

پی! پلیز میری طرف دیکھو...... اس نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا تو حیرت زدہ رہ گیا اس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

پلیز پیا...... رومت تمہارا رونا مجھے مزید ہرٹ کر رہا ہے! فرحاب شفیق نے دلگیر لہجے میں کہا...... پیا اس کے سینے میں سر چھپا کر اور شدت سے رونے لگی تھی۔

فرحاب آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے میرے متعلق کہ میں کوئی ایسا کام بھی کروں گی جو آپ کو برا لگے گا...... پی سسکیاں دباتی وہ فرحاب شفیق کے بار بار چپ کرانے کے بعد بمشکل تمام بولی تھی۔

میں جانتا ہوں پیا...... مگر میں جذباتی ہو گیا تھا! اس نے اپنی غلطی کا اعتراف دل اور دماغ سے کیا تھا۔

میں خود نہیں جانتا مجھے آخر اتنی جلدی غصہ کیوں آ جاتا ہے...... غصے میں میں بالکل آؤٹ ہو جاتا ہوں جس پر مجھے بعد میں بہت پچھتاوا بھی ہوتا ہے اور یقین کرو تم سے سخت لہجے میں بات کرنے کے بعد میں بہت شرمندہ بھی ہوا۔

وعدہ کریں مجھ سے' آئندہ مجھ سے یوں اس طرح خفا نہیں ہوں گے! پیا نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھتا کہا۔

بالکل بھی نہیں...... میں کبھی بھی تم پر یوں غصہ نہیں کروں گا ہمیشہ تمہارا اعتبار کروں گا...... اور فرحاب شفیق کا پیا کے ساتھ کیا یہ عہد نیویارک شہر کی تمام اونچی بلڈنگز اور فضا نے سنا تھا اور کاتب تقدیر نے بھی......!



اللہ اللہ...... کیا یہ واقعی میں "میں" ہوں؟ اپنے ہوش ربا پورٹریٹ کے سامنے کھڑے ہو کر اس پر ایک نظر ڈالتے ہی پیا نے بے حد جوش اور حیرت سے کہا تھا میکس کے ہمراہ فرحاب بھی مسکرایا۔

اچھی بیوی! یہ میکس کروک کے ہاتھوں کا کمال ہے جو تم اتنی خوبصورت دکھ رہی ہو اس پینٹنگ میں...... تمہیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے......! فرحاب شفیق نے اس کے چہرے پر پھیلی مسرت اور اشتیاق کو دیکھتے اسے چھیڑنا اپنا فرض سمجھا...... حسب توقع پیا کا منہ بن گیا......!

یعنی میں خوبصورت نہیں ہوں یہ صرف میکس کا کمال ہے؟ فرحاب نے کندھے اچکائے جبکہ میکس نے حیرت سے فرحاب کے اس انداز کو دیکھا۔

میں نے یہ کب کہا...... کہ تم خوبصورت نہیں ہو میں نے تو یہ کہا کہ تم اتنی حسین نہیں جتنی اس پورٹریٹ میں نظر آ رہی ہو...... میکس نے وہی

پینٹنگ منتخب کی تھی جو انہوں نے آؤٹ ڈور پینٹ کی تھی ہاں اب سبز سبز جنگل میں گرتی برفباری کے باوجود بھی تازہ کھلے کھلے گلاب کے پھولوں کے کنج کا اضافہ ہو گیا تھا جن کے نزدیک پیا بیٹھی تھی اس کی لپ اسٹک کا شیڈ اب پھولوں کے رنگ سے مشابہ تھا وہ چہرے پر بھولپن سجائے کوئی آسمان سے اتری اپسرا دکھائی دے رہی تھی!

میکس...... کیا یہ واقعی میں ٹھیک کہہ رہے ہیں؟ پیا اپنی پوری تابانی کے ساتھ میکس کے دل کی دنیا زیر بار کرنے کو اس کی طرف ایک ادا سے مڑی وہی نخرہ اور ناز و ادا جو اس کی ذات کا حصہ تھا اور ایسے موقعوں میں خوب ابھر کر سامنے آتا۔ خوب ابھر کر سامنے آتا...... میکس کا جی چاہا وہ لمحوں کی تاخیر کئے بنا اپنے دل کی بات اس کے گوش گزار کر کے اس سے اپنے لئے محبت کی بھیک مانگے وہ کاسہ دل پھیلائے حقیقت سے نظریں چرائے اسے اپنے ساتھ کسی اور ہی دنیا میں لے جا کر گم ہو جائے...... جہاں وہ دن رات اس کی خوبصورتی کا قصیدہ پڑھے اور اس کی تعریف کرتے صرف اسے پینٹ کرے اور اپنی عمر تیاگ دے...... مگر اس نے اپنی اس خواہش لاحاصل کو دل کے نہاں خانوں میں دفنایا اور زبردستی کی مسکراہٹ کو لبوں کا حصہ بناتے آواز اور لہجے کو پروفیشنل ٹچ دیا......

میرے خیال میں کیپشن ڈی سائیڈ کر لیا جائے! فرحاب ایک نظر اس کے پورٹریٹ کو دیکھنے کے بعد بے اختیار بولا تھا۔

آپ نے اس پورٹریٹ کیلئے کیپشن چوز کر لیا میکس؟

جی...... مگر آپ کی رائے بھی میرے لئے مقدم ہے اور آپ کی پسند ناپسند کو پوری اہمیت دی جائے گی! میکس کروک کو تو نجانے کیسے یہ یقین تھا کہ پینٹنگ بھی ریکارڈ فیس ہوگی۔

اس پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے اور ہمیشہ پیا کے چہرے کو دیکھتے مجھے تو ایک ہی خیال آیا ہے ایک ہی لفظ ذہن کے پردوں پر ٹکراتا ہے اور وہ لفظ ہے "پاکیزہ"۔

پیا نے ممنون نظروں سے اپنے شریک سفر کو دیکھا اور بھرپور انداز میں مسکرائی اس سے زیادہ اچھا ایوارڈ اور تعریفی جملہ اور کوئی بھی نہیں ہو سکتا تھا شاید اس دنیا میں" میں نے بھی ہمیشہ یہی محسوس کیا ہے اسی لئے میں نے کیپشن کیلئے "پارسا" لفظ کا انتخاب کیا ہے اور کوئی نام شاید ہی اتنا سوٹ کرے......!" میکس نے بھی پورے دل کی سچائی کے ساتھ فرحاب سے یہ اپنا خیال شیئر کیا۔

پرفیکٹ...... اتنا خوبصورت کیپشن شاید ہی کبھی کسی مصور نے رکھا ہوگا!

اور میں کہے دیتا ہوں آپ کا یہ پورٹریٹ صرف نام سے ہی مشہور ہو جائے گا......!

فرحاب شفیق نے بے حد خوشی سے اس کا اظہار کیا تھا میکس کروک نے ڈھیروں اطمینان اپنے اندر اترتا محسوس کیا تھا۔

تھینکس آلاٹ مسٹر میکس...... آپ نے واقعی میں مجھے بہت عزت دی ہے اللہ آپ کو آپ کے مقصد میں کامیاب کرے اور مونا لیزا کے بعد آپ کی بنائی پینٹنگ ہی دوسرے نمبر پر ورلڈ فیس ہو؟ پیا کے خوبصورت چہرے سے مدہوشی کشید کرتے میکس کروک نے بڑی شدت سے اس دعا کے قبول ہو جانے کی دعا مانگی تھی۔



پاکستان سے واثق بھائی کی کال آئی تھی فرحاب اس وقت گھر پر ہی موجود تھے سو وہ ان کی موجودگی میں کھل کے بات نہیں کر پائی تھی اگرچہ فرحاب نے کبھی کھل کے اسے نہیں ٹوکا تھا مگر وہ اچھے سے جانتی تھی کہ فرحاب کو اس کا یوں واثق سے بے تکلف ہونا ذرا بھی پسند نہیں سو وہ محتاط تھی۔ ویسے بھی فرحاب شفیق کا شمار ان مردوں میں ہوتا تھا جن کے اپنے ہی اصول تھے اور زندگی کو دیکھنے کا اپنا الگ ایک زاویہ نگاہ......اس کی مرضی ہوتی تو دریا پار چھلانگ لگا کر لبرل ہونے کا ٹیگ ماتھے پر فخر سے سجالیتا اگر موڈ نہ ہوتا تو ذراسی بات پر بھڑکتے دقیانوسیت کا لیبل سجانے میں لمحہ لگاتا......! یہ ایک کھلا تضاد تھا اس کی دوہری شخصیت سے وابستہ اور پیا کو لاکھ اختلاف ہونے کے باوجود بھی وہ اسے کہہ پاتی نہ ہی احساس دلا پاتی......سو وہ دلگرفتہ اور خاموش تھی اور فرحاب شفیق یہ سمجھا تھا کہ وہ حق بجانب ہے۔ پیا نے واثق بھائی کو سٹور پر آنے کے بعد فرصت سے کال ملائی تھی واثق بھائی رات سونے کی تیاری کر رہے تھے جبکہ پیا کام پر پہنچ چکی تھی۔

بہت بہت مبارک ہو واثق بھائی! واثق کی منگنی پچھلے دنوں بڑی دھوم دھام سے ہوئی تھی سو اب وہ اس کی مبارکباد دینے کیلئے کال کر رہی تھی۔

خیر مبارک بھئی...... بڑی جلدی مبارکباد دے ڈالی...... ہفتہ بھر تو ہو چلا میری منگنی کو؟ انہوں نے بے حد شگفتگی سے ہلکا سا طنز کیا پیا کے ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ رینگ گئی......

آپ کا شکوہ سر آنکھوں پر...... مگر آپ ہمیشہ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ میں ہمیشہ دیر کر دیتی ہوں بالکل...... منیر نیازی کی طرح......جواباً وہ دلکشی سے مسکرائی تھی۔

''یہ تم کن مصیبتوں میں پھنس گئی پی......تم تو ذمہ داریوں سے کترانے والی تھی......! واثق بھائی نے ایک مصنوعی ہوکا بھرا۔''

اب میں بڑی ہو گئی ہوں اب ذمہ داریوں کو قبول کرتی ہوں۔ ایک چیلنج کی طرح......! اس کے لہجے میں خودی کا تفاخر سمٹ آیا۔

اچھا...... واثق بھائی کا اچھا خاصا طویل اور معنی خیز تھا پیا دل کھول کے ہنسی اچھا اب طنز و مذاق چھوڑیں...... بھابھی کے بارے میں بتائیں کیسی ہے وہ؟

کیا مطلب کیسی ہے...... بالکل ویسی ہی جیسی تم نے بتائی اور تمہارے بتانے پر ہی میں نے ہاں بھی کی......! واثق بھائی ابھی بھی غیر سنجیدہ ہی تھے۔

''تو میں نے کونسا اسے دیکھا تھا واثق بھائی...... جیسا تائی اماں نے بتایا ویسا آپ کے گوش گزار کر دیا......'' پیا نے ناسمجھی سے وضاحت دی۔

''ہائے میں لٹ گیا پیا......اور وہ بھی صرف تمہاری وجہ سے......'' واثق بھائی نے دہائی دی پیا کے کان کھڑے ہو گئے۔

''میں نے کیا کیا ہے واثق بھائی...... پیا نے مرے مرے لہجے میں وضاحت چاہی'' ''میں نے تمہارے کہنے میں آکے بغیر لڑکی دیکھے ہاں کہی اور تم نے وہ لڑکی دیکھی بھی نہیں کہ بھینگی ہے کہ اندھی اور ابھی بھی پوچھتی ہو کہ میں نے کیا کیا ہے......'' واثق بھائی کا لہجہ آپوں آپ تیز ہو گیا تو پیا کو بھی سنگینی کا احساس ہوا۔

''سوری واثق بھائی...... مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ یوں اندھا اعتبار کریں گے مجھ پر...... آپ کو کم از کم ایک دفعہ اس لڑکی کی فوٹو دیکھ لینی

چاہیے تھی!'' پیا کو ازحد افسوس کے ساتھ گہرے تاسف نے گھیر لیا۔

''میں نے اعتبار کر کے کیا غلط کیا تھا پیا...... مجھے تو یہی اطمینان تھا کہ تم میری بہت اچھی دوست اور کزن ہو اور تم میرے ساتھ یقیناً کچھ بھی برا نہیں ہونے دوگی۔''

''باخدا واثق بھائی...... میں نے...... اچانک جیسے وہ کچھ کہتے کہتے رکی تھی ایک خیال برق کوندے کی مانند اس کے ذہن میں لپکا تھا۔''

''آپ نے منگنی والے روز اسے نہیں دیکھا کیا......؟'' پیا کے دماغ نے بالآخر کام کرنا شروع کر ہی دیا تھا۔

نہیں...... میں اس کی منگنی میں شریک نہیں ہوا؟ واثق بھائی نے ازراہ شرارت کہا بلکہ سچ ہی کہا تھا پیا کے بعد ان کیلئے دنیا کی سب لڑکیاں ایک جیسی تھیں انہیں ان سے کوئی سروکار تھا نہ ہی کسی بھی قسم کا واسطہ......!

''اُف...... پیا نے دانت کچکچائے! منگنی کی تصاویر تو دیکھی ہوں گی؟''

وہ بھی نہیں دیکھیں...... واثق بھائی کا جواب وانداز برجستہ تھا۔

کمال ہے کیسے مرد ہیں آپ کہ جسے اپنی منگیتر کو دیکھنے کی چاہ ہے نہ اشتیاق......!

وہ کلسی۔

اشتیاق تھا ناں...... مگر چاہ تم نے اپنی بیوقوفی ظاہر کر کے ختم کر دی...... دوسری طرف بھی ریڈی میڈ جواب حاضر تھا...... پیا نے خوب دانت کچکچائے مگر فضول کچکچائے۔

اچھا مجھے فوٹو گرافس میل کریں میں خود ہی کچھ کرتی ہوں پھر آپ کا!

او کے مادام...... آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی! واثق اس کے تصور کے ساتھ ہمکلام ہوتے ہی کورنش بجالایا تھا پیا فون بند کر چکی تو واثق بھائی نے اب تک خود پر زبردستی کا خول اتار پھینکا کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر ٹھنڈی سانس کھینچی یہ الگ بات کہ ٹھنڈی سانس کم اور آہ زیادہ تھی دو شفاف موتی آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں کے کنارے سے نکلتے ان کی کن پٹی میں جذب ہو گئے تھے۔



''پارسا'' پیا کے پورٹریٹ کے سامنے اور کیپشن تحریر کرتے اور اپنے سائن کرنے کے بعد اس کی نظروں نے قدرت کی صناعی کے اس حسین شاہکار کو نظروں سے چھو کر محسوس کیا...... بالآخر اپنے پہلے مقصد میں کامیاب ہوا تھا۔ اس نے جوزف سے کہا تھا کہ وہ اس کا پورٹریٹ بنائے گا اور اس نے اس کا پورٹریٹ بنا کر ہی دم لیا تھا اب کل اس کی ایگزیبیشن تھی اوائل عمری کے نوخیز کچے خوابوں میں سے ایک خواب پورا ہو رہا تھا...... وہ مونالیزا کے مقابلے میں ''پارسا'' کو پیش کر رہا تھا...... اسے اپنی کامیابی کی خواہش سے زیادہ اس بات کا اطمینان تھا کہ بالآخر اس نے وہ چہرہ تلاش کر لیا تھا جس کے بارے میں صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی کئی قسم کے ابہام اور دو رائے نہیں ہوگی جیسا کہ مونالیزا کے بارے میں سنی جاتی تھیں۔

دانشور، سائنسدان، تحقیق دان بڑے بڑے آرٹسٹ سب کو اس بات کا یقین ہوگا کہ پارسا کوئی فرضی تصور یا خیال نہیں ہے جیسا کہ اکثر

رائے میں مونالیزا کے بارے میں کہا جاتا ہے مگر اکثریت کی رائے کے مطابق وہ واقعی میں ایک زندہ جاوید حقیقت تھی جو سانس لیتی تھی میکس کروک اس بحث میں کبھی نہیں پڑا اس کے نزدیک یہ بات اہم نہیں تھی کہ مونالیزا ایک فرضی تصور تھی یا زندہ جاوید حقیقت......اس کے نزدیک تو صرف یہ بات اہمیت کی حامل تھی کہ اسے مونالیزا سے بھی زیادہ خوبصورت چہرہ دنیا کے سامنے لانا ہے اور یہ ثابت کرنا ہے کہ دنیا میں مونالیزا سے زیادہ حسین چہرے موجود ہیں اور بالآخر وہ کامیاب ہوگیا تھا منزل تک پہنچنے کا اس نے آدھا سفر طے کرلیا تھا اب باقی کا سفر مکمل کر کے نتائج حاصل کرنے تھے وہ اپنے ہی خیالوں میں غلطاں تھا جب اسے کرسٹین نے جوزف کی آمد کی اطلاع دی تھی۔

''سر......جوزف سر آئے ہیں؟'' کرسٹین ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ میکس کروک سے بولی تو وہ ''پارسا'' کے سامنے سے ہٹ گیا اور اسے اندر بلانے کو کہا۔ جوزف اس کے برے دنوں کا ساتھی تھا جب وہ خالی پیٹ اور خالی دامن تھا اس سے جوزف نے اس کی مدد کی تھی بھلے آج وہ اس مدد کو وقتاً فوقتاً دہراتے اپنے انداز میں کیش کروا رہا تھا مگر اس کی طبیعت کے تمام لالچی پن اور حرص کے باوجود وہ میکس کروک کو عزیز تھا اور اس نے بھی سوائے کبھی کبھار پیسہ ہتھیانے کے میکس کے ساتھ کبھی غلط نہیں کیا نہ ہی غلط ہونے دیا تھا...... جوزف دروازے کی دہلیز پر دھیرے سے کھنکارا میکس کروک والہانہ انداز میں اس کی جانب بڑھتے ہوئے مسکرایا۔

کیسا ہے یار...... اس نے میکس کی پیٹھ پر تھپکی ماری تو میکس کھلے دل سے مسکرایا۔

بہت خوش اور نروس!! آخری لفظ پر جوزف کے کان کھڑے ہوئے۔

''نروس......اور وہ بھی تو......کس لئے؟'' اس کا حیران ہونا فطری تھا۔

''پارسا'' والی بات میڈیا میں لیک آؤٹ ہوگئی ہے؟

''مگر کیسے......؟'' جوف ابھی بھی متحیر تھا۔

پتہ نہیں مگر میڈیا میں یہ بات آگ کی مانند پھیل گئی ہے کہ میں اپنی نئی ایگزیبیشن میں مونالیزا کے مقابلے میں ''پارسا'' پیش کر رہا ہوں! اس نے سنجیدگی سے مبہم انداز میں بتایا۔

تو اس میں پریشان والی کونسی بات ہے...... اچھا ہے اگر میڈیا کو پہلے پتہ چل گیا تو...... کم از کم انہیں ایگزیبیشن والے روز شاک تو نہیں لگے گا اور پھر ہر آرٹسٹ کیا ہر فیلڈ کا بندہ اپنے سے بڑے سینئر کا ریکارڈ توڑنے کی کوشش کرتا ہے نہ بھی کرے تب بھی مقابلے کی فضا نامحسوس طریقے سے بھی قائم رہتی ہے تمہیں تو خود پر فخر کرنا چاہئے کہ تم نے کوشش کے ساتھ ساتھ عمل بھی کیا؟ جوزف نے اس کے کندھے پر تسلی آمیز لہجہ اختیار کرتے ہاتھ دھرا۔

تھینک یو جوزف! میکس کے لہجے میں ممنونیت تھی عموماً نہیں ہوا کرتی تھی وہ ہر حربہ 'حق' سمجھ کر وصولنے والوں میں سے تھا بالخصوص محبت و توجہ!

بہت اکیلا فیل کر رہا تھا خود کو......؟ جوزف نے اچانک پوچھ لیا تھا میکس نم آنکھوں سے نفی میں ہلا گیا جوزف اچھے سے جانتا تھا کہ دل کی بات یوں کبھی آشکار نہیں کرے گا۔

تم نے اپنی ایگزیبیشن میں اپنے مام ڈیڈ کو انوائٹ کیا...... کیا؟ اس نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلا کر جوزف کو حیران کیا تھا اسے امید نہیں

تھی کہ اب کی بار بھی وہ سچ بولے گا۔

''پھر؟''

''ڈیڈ نے آنے سے انکار کر دیا ہے۔ میکس کے لہجے میں بے حسی در آئی یہ جانتے ہوئے بھی کہ کل کا دن تمہاری زندگی کا کتنا بڑا دن ہے؟ جوزف حیرت کے مارے زیادہ بول نہیں پایا۔

ان کے نزدیک میری اہمیت نہیں ہے تو پھر میری زندگی کی کامیابیاں کیا معنی رکھتی ہیں...... ؟ اب لہجے میں استہزاء بھی شامل ہو گیا۔ میں بات کروں ان سے؟

نہیں...... میکس نے قطعیت سے ٹوکا تھا جوزف بے بسی سے لب بھینچ کر رہ گیا۔

آؤ تمہیں ''پارسا'' دکھاؤں؟ وہ اسے لئے پورٹریٹ کے سامنے آ گیا۔ جوزف چند لمحے کیلئے صم بکم کی عملی تفسیر بنے کھڑا رہا۔

امیزنگ...... بیوٹی فل...... جوزف کی نظریں پورٹریٹ سے ہٹنے سے انکاری ہو گئی تھیں۔

''تمہیں یاد ہے تم نے ''پارسا'' کے بارے میں ایک دعویٰ کیا تھا؟'' اچانک یاد آنے پر جوزف نے مسکرا کر میکس کو دیکھا اس نے بھی جواباً مسکراتے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

آج میں پورے اور سچے دل سے کہتا ہوں کہ یہ لڑکی اتنی معصوم و پاکیزہ دکھتی ہے کہ اگر کبھی ہم مدر میری کو دیکھتے تو وہ بھی یقیناً اس کے جیسی ہی ہوتیں...... ! یہ بالکل مدر میری کا پرتو دکھتی ہے۔ جوزف نے کھلے دل سے اس کی تعریف کی تھی۔

''اسے کب بتا رہے ہو؟'' کچھ دیر بعد جب وہ سٹوڈیو سے نکل کر یارکی طرف آئے تو میکس کے ہاتھ سے شمپین کا پیگ پکڑتے اس نے...... بظاہر سرسری لہجے میں پوچھا تھا۔

''کیا مطلب...... کسے کب بتا رہے ہو؟'' میکس الجھا ہوا لگا اس لمحے۔

کم آن برو! میں پارسا کی بات کر رہا ہوں تم کب اسے اپنی محبت کے بارے میں بتا رہے ہو آئی مین اپنے دل کی بات...... جوزف نے میکس کے سر پر دھماکہ کیا تھا۔

تم پاگل ہو جوزف...... سی از میریڈ۔ (وہ شادی شدہ ہے) میکس کے لہجے میں دبا دبا غصہ تھا۔

''تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے دنیا کی کس کتاب میں لکھا ہے کہ میریڈ لڑکی سے محبت نہیں کی جا سکتی۔ اس سے اظہار کرنا ممنوع ہے کسی مذہب میں؟'' جوزف بات کو گہرائی سے نہیں لے رہا تھا شاید...... میکس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ اسے کیسے سمجھائے۔

''میرا اظہار اس کی زندگی میں آزمائشیں لے کر آ سکتا ہے جوزف! اور پھر میں اس سے محبت کرتا ہوں اس کی خوشی میں میری خوشی ہے اسے دکھ دے کر مجھے سکون کیسے ملے گا آخر؟''

میکس نے اسے سمجھانے کی سعی کی مگر جوزف نے اسے سارے جملے سے اپنے مطلب کے فقرے چرا لئے۔

تم اس سے محبت کرتے ہو...... کیا خبر وہ بھی تم سے کرتی ہو...... اور پھر اس پورٹریٹ میں دیکھو وہ تمہیں کس قدر محبت سے دیکھ رہی ہے! جوزف نے اب کی بار پورٹریٹ کا سہارا لیا۔

مجھے وہ اس لئے دیکھ رہی تھی کیونکہ میں اس کی پورٹریٹ بنا رہا تھا اور وہ محبت سے نہیں اداسی سے دیکھ رہی ہے! میکس نے اسے ڈپٹا پر تم جو بھی کہو مسٹر میکس! مگر میں اتنا ضرور کہوں گا کہ دل کی بات کہہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا اور محبت کرنا کسی بھی مذہب میں جرم قرار نہیں دیا گیا ہے!

کہہ دو گے تو دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا کیا خبر چند قدموں کی ہمراہی بھی نصیب ہو جائے۔ جوزف نے اس کا ہاتھ سہلاتے تیزی سے کہا اور غٹاغٹ پیگ چڑھا گیا مگر آخری بات میکس کے بھی دل کو لگی تھی کیا خبر جوزف جو کہہ رہا ہو وہ سچ ہی ہو یا سچ ہونے کا چانس ہو...... کیا خبر......!



تم تو مجھے انڈیا جا کر بھول ہی گئی ہو پریت! آج بہت دنوں بعد پریت کا فون آیا تو وہ اس سے شکوہ کیے بغیر رہ نہیں پائی تھی۔

واہے گرو کی سوگند پیا...... میں تو خود ترس گئی ہوں تمہاری شکل دیکھنے کو مگر کیا کروں شیرا پاء جی کے روکا کی رسم ہونے کے بعد میرے چاچے کی اچانک بیماری نے دل دہلایا ہوا ہے عجیب سی ٹینشن بھری فضا ہے۔ جسی تو اپنے بابے کی وجہ سے ہاسپٹل سے گھر بھی کم کم ہی آتے ہیں...... پیا نے پریت کے لہجے میں واضح بیزاری محسوس کی تھی ایک اور بات جو اس نے محسوس کی وہ پریت کا لب و لہجہ اور گلابی اردو تھی غالباً وہ وہاں کے ماحول کے مطابق خود کو ڈھالے ہوئے تھی۔

''کل میکس کی ایگزیبیشن ہے پریت اور وہ ''پارسا'' کو لانچ کر رہا ہے!'' پیا نے اسے بے حد آہستگی سے بتایا تھا۔

جانتی ہوں یار...... اور مجھے اندازہ بھی ہے کہ مجھے اس وقت تیرے پاس ہونا چاہیے تھا مگر میں اکیلی نہیں آ سکتی...... جسی اپنے گھر والوں کے معاملے میں بہت پوزسیو ہے اب دیکھو ناں پچھلے دو ماہ سے یہاں ڈیرہ ڈال کے بیٹھے ہیں جبکہ آنے سے پہلے انہوں نے شملہ جانے کا پروگرام بنایا تھا...... اور اب جیسے کچھ یاد ہی نہیں انہیں......!

''کوئی بات نہیں پریت! انشاء اللہ وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گے تم جسی پاء جی سے الجھنا مت اس مشکل وقت میں انہیں سب سے زیادہ تمہارے سہارے کی ضرورت ہے!''

پیا نے اس کا مسئلہ اور مجبوری سنتے اسے سمجھایا۔

تم سوچ بھی نہیں سکتیں پیا! کہ میں یہاں کتنی مشکل سے دن گزار رہی ہوں۔ ہر بندے کے لبوں پر ایک ہی سوال ہے کہ شادی کے دس سال گزرنے کے باوجود ابھی تک میں ماں کیوں نہیں بنی...... بے بے جی نے تو گرونانک کی منت بھی مان لی ہے کہ پاکستان ننکانہ صاحب جا کے ادا کریں گی...... میں ایک ہی طرح کے سوالوں کے جواب دیتے دیتے تنگ آ گئی ہوں! پریت بے حد آزردہ تھی پیا نے اس کا دکھ اپنے دل پر محسوس کیا......

تم جیسی بہادر لڑکی کے منہ سے ایسی مایوسی والی باتیں سن کے مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے پریت...... جو لڑکی دوسروں کا حوصلہ بڑھاتی ہو وہ خود کیسے بکھر کر کمزور پڑ سکتی ہے بے شک یہ دنیا کی کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ بہادر لوگ دل برداشتہ اور دکھی نہیں ہوتے۔ پریت اس کی بات سن کے

مسکرائی تھی۔

''مجھے جانتی بھی ہے اور شکوہ بھی کرتی ہے......'' خیر تم ساؤکل کے فنکشن میں کیا پہن کر جا رہی ہو ایگزیبیشن تو شام کو ہی ہو گی ناں؟

کچھ پتہ نہیں کہ کیا پہن کر جانا ہے یہ بھی میکس اور فرحاب سلیکٹ کریں گے اور ایگزیبیشن تو صبح آٹھ بجے ہی شروع ہو جائے گی شام کو میکس میڈیا سے کانفرنس کرنے کے ساتھ مجھے دنیا سے متعارف کروائیں گے۔ پیا کو جتنا معلوم تھا اس نے اسے بتا دیا تھا۔

پھر تو لائیو کوریج ہو گی...... میں بھی دیکھ سکتی ہوں! پریت ایک دم سے پرجوش ہوئی تھی۔

تم کیسے دیکھ پاؤ گی پریت...... یہاں شام ہو گی تو وہاں صبح اور کیا وہاں کا میڈیا ایسا کر سکے گا! پیا کو سمجھ نہیں آئی تو فوراً کہہ اٹھی۔

کمال کرتی ہو پیا! یہ سٹیلائٹ کا دور ہے اور ہمارا انڈیا ایسے کاموں میں بہت ترقی کر چکا ہے...... میں کنفرم کر کے تمہیں بتاؤں گی نہیں تو پھر تم مجھے اس ایگزیبیشن کی ویڈیو بھیج دینا...... اس نے اسے یاد دہانی کرواتے فون رکھ دیا تھا۔



ابھی وہ سو کر اٹھی ہی تھی کہ میکس کروک کا ڈرائیور کرسٹین کے ہمراہ اس کے گھر آیا تھا...... کرسٹین اس کیلئے آج کی شام پہننے کیلئے بے حد خوبصورت ڈریس لے کر آئی تھی وہ ڈریس پیا کیلئے ہالی وڈ کی مشہور ڈیزائنر نے تیار کیا تھا اب مس کرسٹین اسے چیک کروانے لائی تھی کہ جو بھی کمی بیشی ہو وہ شام کو پہننے سے پہلے دور کی جا سکے پیا نے ایک نظر اس بے حد خوبصورت بہت پھولے پھولے سے فراک کو دیکھا جس کا نیچے والا حصہ بے تحاشا پھولا ہوا تھا اور آف شولڈر کے ساتھ اس کی کرتی نما پٹی تھی فراک وائٹ اور پنک رنگ کے کمبی نیشن کا تھا اور بے حد خوبصورت تھا مگر اس کے آف شولڈر دیکھ کر پیا کا سارا جوش و خروش مٹی میں جا ملا تھا۔

''آئم سوری کرسٹین...... مگر میں یہ نہیں پہن سکتی!'' وہ آزردہ سی بولی تھی۔

''میم ایسے گاؤن ہالی وڈ کی کوئینز آسکر ایوارڈ شوز میں ریڈ کارپٹ پر چلنے کیلئے بنوایا کرتی ہیں یہ کسی عام عورت کی بس کی بات نہیں ہوتی آپ بتا دیں آپ کو اس میں کیا چیز ڈسٹرب کر رہی ہے ہم اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں گے......!'' کرسٹین بے حد مؤدبانہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

''فراک میں کوئی کمی نہیں بلاشبہ یہ بے حد خوبصورت ہے مگر میں آف شولڈر کی وجہ سے اسے نہیں پہن سکتی میں نے ایسے لباس کبھی نہیں پہنے......!'' پیا نے بے چارگی سے بتایا تھا۔

''اوہ میم......'' آپ ٹھیک بولتا...... سر نے پہلے ہی کہا تھا؟ کرسٹین اچانک ماتھے پر ہاتھ مار کر بولی تھی پیا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تو اس نے وضاحت کی 'جب یہ تیار ہو کر آیا تو سر میکس نے اسے دیکھتے ہی کہا تھا کہ آپ کو یہ فراک آف شولڈر کی وجہ سے پسند نہیں آئے گا لیکن اس کا بھی حل نکالا ہے ہم نے......!'' کرسٹین پیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال کر بیگ سے کچھ نکالنے لگی تھی بھلا میکس کو کیسے علم ہوا کہ مجھے یہ لباس پسند نہیں آئے گا۔

''یہ دیکھیں میم...... آپ اسے پہنیں گی......'' سفید موتی ٹچ وارنیٹ کی فل سلیوز والی کالر جیکٹ نکال کر اس نے پیا کو دکھائی تھی جو لباس کے ہی ہمرنگ تھی پیا نے اسے ستائشی انداز میں دیکھا اور مسکرا دی۔

ہاں یہ ٹھیک رہے گا......

اوکے میم! اب مجھے اجازت دیں شام آٹھ بجے آپ کو گاڑی لینے آئے گی۔ سر آپ کا ویٹ آرٹ گیلری سے ملحقہ ہال میں کریں گے......مگر ٹائم کی پابندی شرط اوّل ہے ہمارے سر ٹائم کے بہت پابند ہیں؟ جاتے سے پہلے وہ ساری ہدایات دینا نہیں بھولی تھی پیا سارا سامان اٹھا کر بیڈروم کی طرف فرحاب کو دکھانے کیلئے لے آئی جو ابھی تک خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔



آٹھ بجے وہ فرحاب کے ساتھ آرٹ گیلری پہنچی تھی میکس کروک کا پی۔ اے انہیں اپنے انتظار میں کھڑا باہر ہی مل گیا تھا وہ دونوں اس کے ہمراہ اس ہال میں پہنچے تھے جس میں میکس کروک کے ساتھ کانفرنس منعقد تھی میکس پیا کو ہال کے دروازے میں کھڑا دیکھ کر ساکت وصامت رہ گیا تھا وہ بے تحاشا حسین دکھ رہی تھی اس نے بہت پھولی پھولی فراک اسی نیٹ کی کالر والی جیکٹ کے ساتھ پہن رکھی تھی جو اس نے بعد میں تیار کروائی تھی بالوں کو اونچے جوڑے کی صورت باندھا ہوا تھا اور ان میں چھوٹے چھوٹے سفید موتی چمک رہے تھے ہلکی گلابی لپ اسٹک پورا ماحول گلابی کیے دے رہی تھی۔ پیا کے چہرے پر دھیمی گلابی مسکان تھی جس نے پوری شام گلابی کردی تھی وہ دھیرے دھیرے چلتی فرحاب کا ہاتھ تھامے میکس تک پہنچی ''گڈ ایوننگ میکس!'' دونوں میاں بیوی نے ایک ساتھ کہا تھا اور پھر اپنی ہم آہنگی پر کھلکھلا کے ہنس دیے تھے۔ میکس کے دل کو کچھ ہوا۔

''گڈ ایوننگ لیڈی آف دی ایوننگ!'' میکس نہایت احترام سے کورنش بجاتے اپنے دل کا درد چھپا گیا تھا...... پیا نے مسکراتے ہوئے اس کی تیاری دیکھی اس نے بلیک تھری پیس کے ساتھ نیوی بلیو ٹائی لگا رکھی تھی بالوں کا رنگ ڈارک براؤن اور داڑھی کے نام پر وہی مذاق ہونٹوں کے نیچے بس ذرا سے بال چھوڑ کر انہیں پتہ نہیں کونسی اسٹائل کا نام دیا گیا تھا کانوں میں آج پلاٹینم کی بالیوں کی جگہ ٹاپس تھے اور کلائی میں بینڈز کی بجائے قیمتی رولیکس جگمگا رہی تھی اس کی تیاری بھرپور اور شاندار تھی ایک شاندار معزز اور نامور بندے کو بالکل ایسا ہی دکھنا چاہیے۔ پیا نے ایک استائشی نگاہ اس کے پیروں میں پہنے قیمتی ترین جوتوں کو دیکھتے سوچا۔

میکس کروک کی ایگزیبیشن کامیابی کی انتہا تک پہنچی تھی اور بالخصوص پارسا کو لانچ کرنے کے بعد میکس کروک کا اسے دنیا کے سامنے باقاعدہ لے کر آنا کوئی چھوٹی سی بات نہیں تھی نیویارک شہر کیا امریکہ کے دیگر شہروں سے بھی لوگ امڈے پڑے تھے پیا کی ایک جھلک پانے کو......

میڈیا پریس والے دھڑا دھڑ ریڈ کارپٹ پر چلتی پیا کے فوٹوز لے رہے تھے پیا کو بلاشبہ کسی شہزادی کی طرح سے پروٹوکول مل رہا تھا۔

لیونارڈو دانسی کا ریکارڈ ٹوٹا تھا یا نہیں ٹوٹا تھا مگر پانچ صدی بعد میکس کروک نے مونا لیزا کے مقابلے میں اس سے زیادہ حسین چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر کے دنیا کو مبہوت ضرور کر دیا تھا...... ''پارسا'' مونا لیزا کی طرح سے ورلڈ فیمس پینٹنگ بن چکی تھی اور اسے مونا لیزا ہی کی طرح صدیوں تک اپنا راج قائم رکھنا تھا یا نہیں اس کا فیصلہ کرنا قبل از وقت تھا لیکن یہ وقت میکس کروک کی شاندار کامیابی کا تھا اور وہ اس لمحے میں جی رہا تھا جب وہ اپنی زندگی کی بہترین کامیابی اپنی محبت جس کا اعتراف وہ خود سے اکیلے میں رات کے گہرے اندھیرے میں بھی کرنے سے ڈرتا تھا اس کے ساتھ اس کے ہمقدم چل کر اسٹیج پر جا رہا تھا وہ ایک مختصر سا پل تھا مگر ساری زندگی کی رعنائی اپنے اندر سموئے ہوئے۔ خاموش پر اثر اور سحر طراز۔

وہ کھلے دل سے میڈیا اور پریس والوں کے جواب دے رہا تھا وہ انہیں ''پارسا'' کے بارے میں بتا رہا تھا...... وہ اسے اپنی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی بتا رہا تھا وہ اسے اپنا شاہکار تسلیم کر رہا تھا۔

آرٹ کی دنیا میں وہ جتنا کام کر چکا تھا وہ اس سے مطمئن تھا یا نہیں مگر ''پارسا'' کی تکمیل کے بعد میکس کروک اگر ساری زندگی دوبارہ پینٹنگ نہ بھی کرے تب بھی وہ اتنا کر چکا تھا کہ اس کا نام دنیا کے چند گنے چنے بہترین آرٹسٹ میں شمار کیا جا سکے اور ایسا صرف ''پارسا'' کے بعد ہی ممکن ہوا تھا۔

اس روز اس آرٹ کونسل میں ہوئے اس کانفرنس کو دنیا بھر نے گھر بیٹھے ٹی وی پر دیکھا تھا اور پلوشے آفریدی کی قسمت پر رشک کیا تھا اتنا نام اور پروٹوکول یقیناً خوش قسمت لوگوں کو ہی نصیب ہوتا ہے اور پلوشے آفریدی کے خوش قسمت ہونے پر اب دنیا والوں کے یقین کی مہر لگ چکی تھی۔



کانفرنس ختم ہونے کے بعد زبردست قسم کا عشائیہ تھا پیا اسٹیج سے اترتے ہی سیدھا فرحاب کے پاس آئی تھی فرحاب کی آنکھوں اور چہرے پر اس کیلئے محبت اور ستائش تھی لیکن پیا کی آنکھوں میں احساس تشکر کی نمی تھی۔

''خوشی کے موقع پر آنسو اچھی بیوی! بات کچھ جچی نہیں؟'' وہ محبت سے اس کی ڈبڈبائی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتے اس سے پوچھ رہا تھا پیا جواب نہیں دے پائی وہ اس وقت حد سے زیادہ جذباتی ہو رہی تھی اور شدید غم اور خوشی میں اس کی زبان یوں ہی گنگ ہو جایا کرتی تھی صرف احساسات بولا کرتے تھے۔

''میری بیوی دنیا کی خوبصورت ترین لڑکی ہے' میری بیوی ''پارسا'' ہے' میری بیوی مریم ہے' پاکیزہ ہے اور مجھے اپنی بیوی پر فخر ہے......!'' وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بھینچے شدت جذبات سے کہہ رہا تھا۔ پیا کے اردگرد وہی رنگ برنگی تتلیوں کا رقص شروع ہو گیا جو اکثر ہی فرحاب شفیق کی محبت کے اظہار کے وقت شروع ہو جایا کرتا تھا۔

''آپ دنیا کے سب سے اچھے شوہر ہیں فرحاب اور......'' پیا کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی فرحاب شفیق کا سیل بج اٹھا تھا وہ اس کی جانب متوجہ ہو گیا تھا مسٹر والٹن کی کال تھی پیا نے ناگواری محسوس کی۔

''جی مسٹر والٹن...... کہئے کیسے فون کیا اس وقت...... فرحاب نے بشاش لہجے میں کال ریسیو کی تھی مگر دوسری جانب جو خبر اسے ملی وہ اس کے قدموں تلے سے زمین نکال لینے کو کافی تھی مسٹر والٹن ہول سیل ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ انچارج تھے اسٹور پر رکھنے والا سارا مال اشیاء خورد و نوش کے علاوہ دیگر ضرورت زندگی کی اشیاء مسٹر والٹن کے ڈیپارٹمنٹ سے آنا طے پائی تھیں۔ آج رات تک انہیں فرحاب کے بنائے نئے اسٹور پر آرڈر سپلائی کرنا تھا اور مسٹر والٹن اب اسے بتا رہے تھے کہ آرڈر لانے والا ٹرک چوری ہو گیا ہے وہ اسے فوری اپنے آفس میں بلا رہے تھے۔ فرحاب نے شدید ٹھنڈ میں بھی اپنے ماتھے پر پسینے کے قطرے پھوٹتے محسوس کئے...... ایک لاکھ ڈالر کا بھاری نقصان اور یہ ایک لاکھ ڈالر اس نے کتنی مشکل سے جمع کر کے کئی قسم کی جوڑ توڑ کر کے اپنے کاروبار کو بڑھاوا دینے کا ارادہ کیا تھا......!

اوکے میں ابھی پہنچتا ہوں! بے حد ٹھہرے اور سنجیدہ لہجے میں انہوں نے اپنے آنے کا کہہ کے فون بند کر دیا تھا...... پیا نے سوالیہ اور غیر فہیم انداز میں فرحاب کی طرف دیکھا۔

آرڈر سپلائی کرنے والا ٹرک چوری ہو گیا ہے.....فرحاب شفیق نے آہستگی سے بم پھوڑا پیا ششدر رہ گئی۔

''مجھے فوری پہنچنا ہوگا.....'' اس نے سیل جیب میں رکھتے اطلاع دی ''میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں.....'' پیا بے تابی سے دو قدم آگے بڑھ آئی۔

''نہیں.....ابھی فنکشن چل رہا ہے اور پھر تمہارا یہاں ہونا زیادہ اہم ہے.....میں بس تھوڑی دیر میں آجاؤں گا.....'' فرحاب شفیق نے اسے رسان سے منع کیا۔

''میرا دل گھبرا تا رہے گا فرحاب.....مجھے اپنے ساتھ ہی لے جائیں نا پلیز.....'' پیا نے گھبرا کر درخواست خواہانہ انداز میں کہا تو فرحاب نے اس کے گال تھپتھپائے۔

پی.....کمپوز کرو خود کو.....اسٹارز ایسے چھوٹی چھوٹی باتوں پر دل نہیں چھوٹا کرتے نہ ہی حوصلہ چھوڑتے ہیں.....میں بس تھوڑی دیر میں لوٹ آؤں گا! اس سے پہلے وہ جواب میں کچھ کہتی میکس کروک ہاتھ میں ووڈکا کا پیگ پکڑے ان کے نزدیک چلا آیا۔ حیرت کی بات تھی وہ بے تحاشا شراب پیتا تھا مگر اسے کبھی نشہ نہیں چڑھتا تھا۔

''کہاں جانے کی باتیں ہو رہی ہیں پارٹی چھوڑ کر.....؟'' میکس نے قریب آتے ہی پوچھا تھا وہ دونوں اس قدر اپنی پریشانی میں الجھے ہوئے تھے کہ دونوں نے ہی دھیان نہیں دیا کہ وہ آپس میں اردو میں بات کر رہے تھے تو پھر میکس کو کیسے پتہ چلا کہ وہ کہیں جانے کی بات کر رہے ہیں۔

کہیں نہیں مسٹر میکس.....آپ کی ''پارسا'' ادھر ہی موجود رہیں گی بس میں تھوڑی دیر میں لوٹتا ہوں ایک ایمرجنسی ہے.....میکس کروک لفظ ''آپ کی پارسا'' پر دل کھول کر محظوظ ہوتے ہنستا تھا۔

جلدی لوٹ آئیے گا آپ کی مسز آپ کے بغیر جلدی اداس ہو جایا کرتیں ہیں دیکھیں ابھی بھی کیسے اداس نظر آرہی ہیں! میکس کروک نے حد درجہ احتیاط پسندی کو ملحوظ خاطر رکھتے فرحاب شفیق سے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا دونوں ہی جبری مسکرائے ورنہ دل تو سوکھے پتوں کی مانند مجبوری کی ہوا پڑتے ہی لرزنے لگا تھا۔

''اپنا خیال رکھنا اور پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا'' چلتے سے اس نے پیا کے کندھے پر دلاسہ دینے والے انداز میں ہاتھ رکھتے کہا اور جانے کیلئے مڑ گیا پیا اس کی پشت دیکھتی رہی۔

''آئیں پیا.....آپ کو کسی سے ملوانا ہے؟'' میکس کے متوجہ کرنے پر وہ چونکی اور بغیر سوال کئے اس کے ساتھ چل پڑی تھی میکس اسے اپنے ساتھ آرٹ گیلری کی طرف لایا تھا یہ ایک بہت وسیع آرٹ گیلری تھی جو مختلف فن پاروں سے مزین تھی بہت بڑے بڑے اور نامور آرٹسٹوں کا کام یہاں بہت روشن اور اپنی اہمیت اجاگر کرتا ہوا نظر آتا تھا میکس اسے ساتھ لئے اپنی اس پینٹنگ کے سامنے لے آیا جو پہلی بار ہی پیا نے اس کی ایگزیبیشن میں دیکھی تھی اور ٹھٹک گئی تھی اس پینٹنگ پر ناٹ فار سیل جلی حروف میں لکھا صاف دکھائی دے رہا تھا پیا کو سمجھ نہ آئی کہ وہ اسے اب یہاں کس لئے لایا ہے۔

''آپ نے ایک دفعہ مجھ سے ایک بات پوچھی تھی پیا؟''

''مجھے یاد نہیں؟'' پیا نے بے چارگی سے سرنفی میں ہلایا تھا۔میکس دھیمے سے مسکرایا۔''میں جانتا تھا آپ بھول چکی ہوں گی مگر میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ اس کا جواب میں صحیح وقت آنے پر آپ کو ضرور دوں گا اور آج کے دن کے علاوہ اس کیلئے موزوں اور کوئی دن ہو ہی نہیں سکتا......''اس نے توقف کرتے پیا کے حسین چہرے کو دیکھا جواب دلچسپی سے اس کی طرف متوجہ تھی۔

''آپ کا سوال تھا کہ اگر میں ایک نظر کسی بھی چہرے یا منظر کو دیکھ کر اسے سیم ٹو سیم بنا سکتا ہوں تو پھر آپ کا چہرہ میں نے کیوں بار بار بائی نو کیلر کی مدد سے دیکھ دیکھ کر بنایا تھا؟''

اوہ...... پیا کو جیسے ترنت یاد آیا وہ دلکشی سے کھلکھلا اٹھی۔

میں نے آپ کا چہرہ بار بار اس لئے دیکھا تھا پارسا! کیونکہ وہ دنیا کا خوبصورت ترین چہرہ تھا میرے لئے......اور میری نظریں اس چہرے کی ملاحت وصباحت پر زیادہ دیر تک ہی نہیں پاتی تھیں اور میرے دل کی یہ شدید خواہش تھی کہ میں اس چہرے کو بار بار دیکھوں' اپنی بات کے مکمل ہونے پر اس نے پیا کے تاثرات جاننے کی خواہش کی تھی مگر وہ اس کا جواب نہیں سن پایا۔ پیچھے کھڑے پی۔اے اسٹیو کی گھبرائی ہوئی آواز نے اسے فوراً اپنی جانب متوجہ ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

ایکسکیوزمی سر...... وہ اسے دور لے جا کر کچھ بتانے لگا تھا پانچ منٹ بعد جب وہ واپس لوٹا تو سنجیدہ اور قدرے پریشان تھا......

''پیا ہمیں فوری طور پر ہاسپٹل جانا ہوگا......''اس نے آہستگی سے کہا پیا نے تحیر سے اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں واضح سوال تھا۔

''فرحاب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے؟'' پیا کے اردگرد سناٹے گونجنے لگے وہ ششدر رہ گئی تھی۔



شدید ذہنی دباؤ اور اعصابی کھچاؤ میں وہ ڈرائیو کرتا جا رہا تھا تبھی اس کی تیز رفتار ٹرالر سے ٹکر ہوئی تھی اس کا شدید ایکسیڈنٹ ہوا تھا جان بچ جانا کسی معجزہ سے کم نہ تھا مگر اس ایکسیڈنٹ میں فرحاب شفیق کی دونوں ٹانگیں بری طرح سے کچلی گئی تھیں کہ انہیں کاٹنا پڑا تھا اس کے دماغ پر بھی کافی چوٹ آئی تھی اور وہ کومے میں تھا۔ پیا اجڑی بکھری حالت میں آئی سی یو کے باہر طویل مگر سرد کوریڈور میں خاموش بیٹھی تھی۔

خوشیوں کے پل اس قدر مختصر بھی ہوتے ہیں' آج سے پہلے اندازہ کہاں تھا بھلا اسے......جس وقت اس کی خوش قسمتی کو دنیا نے تسلیم کیا اسی وقت اس کی بدقسمتی کا آغاز ہو گیا تھا......رو رو کر پیا کی آنکھیں سوج گئیں تھیں وہ اکیلی کمزور لڑکی کیسے اس کڑی قیامت کا مقابلہ کرے......اپنی تمام خوشیوں کو تیاگنے کے بعد اس نے صرف رب سے فرحاب شفیق کی زندگی مانگی تھی اس کی تندرستی مانگی تھی مگر کاش وہ اس سے اپنا اور اس کا دائمی ساتھ بھی مانگ لیتی......!

پیا......کچھ کھا لیں آپ نے دو دن سے کچھ بھی نہیں کھایا

میکس کروک اس کے نزدیک پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

''مجھے بالکل بھی عادت نہیں ہے میکس..... فرحاب کے بغیر کچھ کھانے کی..... وہ ٹھیک ہو جائیں گے تو ایک ساتھ ملکر کھاؤں گی.....'' اس نے بھیگے لہجے میں صاف انکار کیا تھا۔

''یقیناً وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے پیا! لیکن ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے کہ وہ کب کومے سے باہر آئیں گے..... تب تک اگر آپ نے کچھ نہ کھایا تو آپ خود بیمار پڑ جائیں گی اور اگر آپ بیمار پڑ جائیں گی تو فرحاب کا خیال کون رکھے گا انہیں اس وقت آپ کی ضرورت سب سے زیادہ ہے.....'' میکس نے بے حد نرمی سے اسے سمجھایا تھا۔

''میں بہت کمزور دل کی لڑکی ہوں میکس..... میں فرحاب کے بغیر ادھوری ہوں آپ دعا کریں وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں!'' میکس نے پیا کی بات سن کے بے اختیار لب بھینچے تھے اسے جانے کیوں مگر درد ہوا تھا ایک نامعلوم سا درد۔ ہلکی چبھن کا احساس دلاتا درد۔

''میں کافی اور سینڈوچ لے کر آتا ہوں آپ کیلئے پلیز انہیں فرحاب کی خاطر کھا لیجئے'' وہ میری خاطر کہنے سے بمشکل روک پایا تھا خود کو..... بھلا ابھی کچھ دیر قبل پہلے اس کی کہی گئی بات کئے گئے واضح اظہار کے بعد بھی کیا میکس یہ جملہ ادا کر سکتا تھا تھوڑی دیر بعد وہ کافی اور سینڈوچز آرڈر کر کے آیا تو پیا کوریڈور میں نہیں تھی وہ ڈاکٹر رابرٹ کے کمرے سے نکلتی دکھائی دی جب وہ اسے تلاشنے نکلا تھا پیا کے چہرے پر پریشانی پہلے سے کئی گنا بڑھی ہوئی تھی اس کا چہرہ اور ہونٹ زرد ہو رہے تھے فقط دو دن کے قلیل عرصے میں ایشیا کی خوبصورت ترین چہرے والی لڑکی کملا کر نڈھال دکھ رہی تھی دکھ یونہی انسانوں کو دیمک کی مانند چاٹ جایا کرتے ہیں..... !میکس کو کسی غیر معمولی بات کا احساس ہوا..... وہ تیزی سے پیا کی جانب بڑھا۔

''کیا بات ہے پیا..... کیا کہا ڈاکٹر نے؟'' پیا نے درد کی سسکاری کو لبوں میں دبوچا اور بے اختیار دیوار کا سہارا لیا۔

''بتائیں نا پیا..... آخر کیا ہوا ہے؟'' میکس کو تشویش ہوئی۔

''ڈاکٹرز کے کہنے کے مطابق فرحاب کیلئے اگلے اڑھتالیس گھنٹے بے حد اہم ہیں اگر ان اڑھتالیس گھنٹوں میں انہیں ہوش نہ آیا تو ان کی یادداشت ختم ہو سکتی ہے یا کومے کا دورانیہ طویل ہو سکتا ہے؟'' پیا نے ہچکیوں کی زد میں جھٹکے کھاتے بمشکل میکس کو فرحاب کی موجودہ کنڈیشن بتائی تھی میکس نے بے اختیار اس کانچ سی لڑکی کو دیکھا جو اس کڑے وقت میں کتنی مشکل سے خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''میں ڈاکٹر سے خود بات کرتا ہوں..... آپ پریشان مت ہوں پلیز..... ہو سکے تو پاکستان سے کسی کو کال کر کے بلا لیں!'' میکس نے اپنے تئیں اس کی تنہائی کے خیال سے اچھا مشورہ دیا۔

''اتنا آسان کہاں ہے ان کا پاکستان سے امریکہ آنا..... اور واثق بھائی کا تو ابھی تک پاسپورٹ بھی نہیں بنا!''

چلیں آپ پریشان مت ہوں میں ہوں نا آپ کے ساتھ..... میں کبھی کسی موڑ پر آپ کو تنہا نہیں رہنے دوں گا! میکس کر وک اس کے چہرے پر نگاہیں جمائے وفورِ جذبات میں بغیر سوچے سمجھے بول گیا تھا پیا نے تحیر سے اسے دیکھا تو وہ گڑبڑا گیا۔

''میرا مطلب ہے فرحاب کے ٹھیک ہو جانے تک..... میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔'' ''آپ کا بہت بہت شکریہ میکس..... آپ میرے ہمیشہ کام آئے ہیں لیکن آپ کے بھی سو طرح کے کام ہوتے ہیں۔ آپ پلیز میرے لئے اتنے زیادہ کشٹ نہ اٹھائیں!'' اس کے ساتھ باہر بیرونی

دروازے کی طرف لپکتے اس نے آہستگی سے کہا تھا۔

دوستوں میں ایسی فارمیلٹیز نہیں ہوا کرتیں پیا...... اور پھر آپ تو میری تخلیق میں میری پارسا ہیں آپ کا خیال رکھنا تو میرا فرض بنتا ہے۔

سٹی ہاسپٹل کی مصنوعی روشنی سے جگمگاتی رات میں برف چاندی کی طرح سے گر رہی تھی پیا نے بے اختیار باہر نکل کر جھرجھری سی لی...... وہ اپنا گرم کوٹ اندر ہی بھول آئی تھی۔ ہاسپٹل سے کافی شاپ کا ایریا تھوڑا دور تھا یہاں ہاسپٹل کے اندر کچھ کھانے پینے کی اجازت نہیں تھی سو کچھ دیر پہلے کے دیئے میکس کے آرڈر کے بعد وہ دونوں اب کافی شاپ کی جانب بڑھ رہے تھے مگر سردی زیادہ تھی اور پیا نے صرف مفلر اوڑھ رکھا تھا۔ میکس نے ایک نظر اس کے کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھا اور آہستگی سے اپنی لیدر جیکٹ اتار کر اس کی طرف بڑھا دی پیا بے ساختہ چونک گئی۔

''اٹس او کے میکس...... مجھے اس کی ضرورت نہیں؟'' وہ واضح طور پر ہچکچائی۔

سردی زیادہ ہے...... اسے پہن لیں پلیز ورنہ نمونیا ہو سکتا ہے۔ برفباری ہونے کے ساتھ ساتھ تیز ہوا بھی چل رہی ہے...... پیا نے مزید کچھ نہیں کہا اور خاموشی سے جیکٹ لے کر پہن لی تھی کافی اور سینڈوچز لینے کے بعد اس نے خود میں طاقت پھرتی محسوس کی تھی۔

میرا خیال ہے کہ آپ آج گھر چلی جائیں اور جا کر کچھ دیر آرام کریں......

فرحاب کو ہوش آنے کے بعد آپ کی ضرورت زیادہ ہو گی یہاں...... ابھی تو پورا اسٹاف موجود ہے میکس نے بمشکل اسے سمجھا بجھا کے گھر چلنے پر راضی کیا تا کہ وہ خود کو تھوڑا ریلیکس کر سکے فریش کر سکے۔ پیا نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلاتے اپنی رضامندی ظاہر کی۔



میکس کروک اسے گھر چھوڑ گیا تھا...... پیا تین دن سے مسلسل ہاسپٹل ہی تھی اسٹور کا کام ناصر دیکھ رہا تھا پیا نے گھر کی ابتر حالت دیکھی اس روز کیسی افراتفری میں وہ دونوں گھر سے تیار ہو کر نکلے تھے اور فرحاب کو تو ویسے بھی پھیلاوا ڈالنے کی عادت تھی...... پیا اس کی اس عادت سے بے تحاشا چڑنے کے باوجود بھی اس کی عادت بدل نہیں پائی تھی۔ فرحاب پیا کے کلسنے پر اکثر یہ کہہ کے اسے چڑاتا جو فطرت میں نفاست نہ ہو تو پھر عادتیں کیسے نکھر سکتی ہیں اور عادتیں بھی کبھی کسی نے بدلیں ہیں......؟

''میرے جیسے بندے نے...... جسے اپنا آپ ہر حال میں صحیح لگتا ہو......'' وہ ہنستے ہنستے اسے چڑاتا ''عادتیں بدل جایا کرتیں ہیں فطرت نہیں بدلا کرتی آپ کوشش تو کر ہی سکتے ہیں......؟'' پیا کا انداز ناصحانہ اور تدبر بھرا ہوا جاتا۔

''نا...... بس ہم تو جیسے ہیں ویسے ہی رہیں گے بھئی!'' وہ صاف ہری جھنڈی دکھاتا پیا بس کلس کر رہ جاتی مگر اب...... وہ اس کے اٹھنے کی منتظر تھی اس کے یونہی پھیلاوا ڈالنے کی خواہاں......

''اٹھ جائیں فرحاب بہت سو لئے...... اس کی انلارج تصویر کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے روتے ہوئے جیسے اس کی منت کی تھی۔

''میرا یہاں اس دیس میں آپ کے سوا اور کوئی بھی نہیں ہے فرحاب اور آپ جانتے ہیں آپ کی ''پی'' جلدی گھبرا جاتی ہے وہ بالکل بھی بہادر نہیں ہے وہ بہت ڈرپوک لڑکی ہے۔ اسے بجلی کی کڑک خوفزدہ کر دیتی ہے اسے چھپکلی سے ڈر لگتا ہے اسے دنیا سے ڈر لگتا ہے......!'' فرحاب شفیق

کے عنابی ہونٹوں میں دھیمی مسکان پر نگاہیں ٹکائے اس نے ہچکی سی لی۔

مجھے بہادر نہیں بننا فرحاب...... مجھے اکیلے بھی نہیں رہنا ہے مجھے ہمیشہ آپ کے ساتھ آپ کا ہاتھ تھام کر چلنا ہے؟" اس کے ذہن میں فرحاب شفیق کی اس طرح کی' کی گئی اکثر و بیشتر باتیں گونج رہی تھیں جو اس کی تڑپ میں اضافہ کر رہی تھیں تبھی اس کے موبائل کی بیل بجنا شروع ہوئی تھی اس نے فون اٹھا کر دیکھا پاکستان سے کال تھی اس نے آنسو صاف کر کے خود کو کمپوزڈ کیا اور کال ریسیو کی دوسری طرف اس کی اماں تھیں وہ اس سے فرحاب شفیق کی خیریت کے ساتھ اس کی فکر کر رہی تھیں دونوں ماں بیٹیاں رو رہی تھیں اور دونوں ہی ایک دوسرے سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھیں......

"آج میری سمجھ میں آیا پیا! لوگ اتنی دور بیٹی بیاہنے سے کیوں کتراتے ہیں صرف اس لئے کہ پاس رہ کر وہ بیٹی کی خبر گیری کر سکیں اسے اپنے ہونے کا یقین دلا سکیں اور مجھے دیکھو میں ایسی بدبخت کہ اپنے لخت جگر کو اتنی دور بھیج دیا...... آج تو وہاں تڑپ رہی ہے اور میں یہاں......" اماں حسب توقع بے حد پچھتا رہی تھیں۔

کچھ فیصلے تقدیر کے بھی ہوتے ہیں اماں...... آپ کیوں دل پہ لے رہی ہیں اس بات کو...... آپ بس فرحاب کی زندگی کی دعا کیجئے میں یہاں ٹھیک ہوں اور میرے ساتھ فرحاب کے سب دوست بہت تعاون کر رہے ہیں......!" اس نے اماں کا پچھتاوا کم کرنے کی کوشش کی۔

"اپنے تو پھر بھی اپنے ہوتے ہیں بیٹا...... میں تجھے دیکھنے کو تڑپ رہی ہوں فرحاب کی حالت کا سوچتی ہوں تو سانس رکنے لگتی ہے۔ اللہ تمہارے سہاگ کو سلامت رکھے بیٹا' اللہ تمہاری خوشیاں تمہیں جلد لوٹائے...... آمین......" بھیگے لہجے میں انہوں نے پیا کو ڈھیروں ڈھیر تسلیاں دی تھیں پیا پھیکے سے انداز میں مسکرا دی اماں کو ابھی یہ نہیں معلوم تھا کہ فرحاب اب زندگی بھر کیلئے اپاہج ہو گئے ہیں وہ اب کبھی اپنی ٹانگوں پر کھڑا نہیں رہ سکیں گے کیونکہ ان کی تو دونوں ٹانگیں کٹ چکی تھیں...... دماغ پر شدید چوٹ لگی تھی ان کا زندہ رہنا ہی کسی معجزے سے کم نہیں تھا پیا کے اندر ڈھیروں آہیں تھیں کرب تھا' درد تھا مگر اس نے سب کچھ اپنے اندر اتار کر ضبط کا جام لبوں سے لگا لیا تھا۔ وضو کر کے دو نفل نماز پڑھ کر وہ سجدے میں سر رکھ کے پھوٹ پھوٹ کے رونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے صبر اور حوصلہ مانگتی رہی تھیں...... اور اس کے رب نے بھی اسے یقیناً خالی ہاتھ نہیں لوٹایا تھا پیا نے جتنا رب سے مانگا تھا اس نے اتنا ہی پیا کو عطا کیا تھا۔

"اے میرے رب! تو جانتا ہے میرا فرحاب کے سوا کوئی سائبان نہیں کسی عورت کا بھی نہیں ہوتا شوہر کے سوا...... تجھے اس محبت کا واسطہ جو تو اپنے بندوں سے کرتا ہے مجھے فرحاب کی زندگی و تندرستی کی بھیک ڈال دے...... اس کے بعد میری کوئی تمنا ہے نہ آرزو۔ اے اللہ تیری کائنات سے زیادہ وسیع تیرا رحم و کرم ہے اور ظرف ہے تو مجھے اپنے ظرف کے مطابق نواز میری غلطیوں و کوتاہیوں کو معاف کر...... بے شک تو رحیم اور کریم ہے...... آمین!" اس نے آمین کہتے دعا کیلئے اٹھے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لئے تھے ایک سکون سا پیا نے اپنے اندر اترتے محسوس کیا تھا...... اگلے 36 گھنٹوں میں فرحاب کو ہوش آ گیا تھا ہوش میں آتے ہی زندگی اس کیلئے ایک الگ امتحان لئے کھڑی تھی فرحاب جیسا مرد پھوٹ پھوٹ کر رو دیا زندگی کا مفہوم اس کیلئے بدل گیا تھا اور زندگی تو پیا کی بھی بدل گئی تھی بلکہ بہت کچھ بدل گیا تھا۔



اس نے سوئے ہوئے فرحاب پر کمبل اچھی طرح اوڑھا اور لائٹ آف کر کے باہر نکل آئی۔ کچن میں رات کے کھانے کے برتن رکھے تھے سو وہ دھونے لگی تھی فرحاب کو ڈسچارج ہو کر گھر آئے ایک ماہ سے زیادہ ہو گیا تھا پیا مسلسل اس کی نگرانی کے ساتھ ساتھ اسٹور پر بھی جا رہی تھی دوسرے اسٹور کی تو خیر شروعات ہی نہیں ہو پائی تھی نہ ہی چوری ہوئے ٹرک کا کوئی سراغ مل سکا تھا۔ ایکسیڈنٹ کے بعد سے فرحاب میں ایک واضح تبدیلی آئی تھی وہ بہت غصیل ہو گیا تھا بے حد چڑچڑا اور ضدی...... اکثر غصے میں آ کے مغلظات بکنے لگتا مگر پیا صبر کے گھونٹ پی کے رہ جاتی اس نے فرحاب کو کوئی بھی جواب نہ دینے کا عہد کر رکھا تھا اور فرحاب کو اس کی اسی خاموشی سے چڑ ہوتی اور وہ اور تپ جاتا...... چھوٹی چھوٹی باتوں پر فساد کھڑا کرنا اس کی عادت بنتی جا رہی تھی۔

زندگی نے اپنا ڈھب اچانک ہی کروٹ کی مانند بدل لیا تھا۔ پیا جانتی تھی فرحاب اپنے اندر چھڑی جنگ سے الجھا ہوا ہے سو اسے اس کی باتوں کی پرواہ نہیں تھی۔

اس کی زندگی کا سب سے بڑا دن ہی اس کی زندگی کا سب سے برا دن ثابت ہوا تھا۔ جب وہ لائم لائٹ میں آئی جب اسے فیم ملا مگر وہ کسی بھی چیز کو اس طرح سے محسوس ہی نہیں کر پائی۔ ہاسپٹل میں متعدد لوگ اس کو پہچان کر اس سے آٹوگراف لینے کیلئے آئے اور آہیں اس کے اندر بین ڈالنے لگتیں وہ خاموشی سے معذرت کرتی فرحاب کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی اکثر پریس والے اس کے انٹرویوز کیلئے اسے کالز پر کالز کرتے مگر وہ پک نہ کر سکتی...... اس کے بارے میں الٹی سیدھی خبریں مشہور ہونے لگیں اسے مغرور کہا جانے لگا۔ مگر اسے چنداں پرواہ نہیں تھی اسے تو بس اپنا آشیانہ بچانا تھا جو تنکا تنکا بکھر رہا تھا۔

دروازے پر بجتی بیل نے پیا کو خیالات کی یورش سے باہر دھکیلا تھا وہ فوراً دروازہ کھولنے آگے بڑھی تھی کی ہول میں اسے میکس کروک کا چہرہ نظر آیا تھا اس نے فوراً آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا میکس اندر بڑھ آیا اس کے ہاتھ میں ایک شاپر بھی تھا۔

فرحاب اب کیسے ہیں!'' صوفے پر اطمینان سے بیٹھتے اس نے پیا کی بکھری حالت کو دیکھتے پوچھا تھا۔

''پہلے سے کافی بہتر ہیں ماشاء اللہ!'' آپ سنائیں کافی دنوں بعد چکر لگایا آپ نے؟ میکس کو اس کی فکر کا انداز اچھا لگا۔

''تھوڑا مصروف تھا ایکچوئلی میں مما سے ملنے لندن گیا ہوا تھا؟''

''اچھا گڈ...... کیسی تھیں وہ...... ڈیڈ سے ملاقات ہوئی پھر؟'' پیا کو خوشگوار سی حیرت ہوئی تھی بالآخر میکس اپنوں میں لوٹ رہا تھا جڑ کے بغیر تناور درخت بھی کمزور اور بودا ہوتا ہے یہی حال انسان کا بھی ہے اپنے خونی رشتوں کے بغیر وہ دو آنے کی بھی حیثیت نہیں رکھتا...... !

مام بہت خوش تھیں اور ڈیڈ سے بھی ملا...... اور...... '' وہ پر جوش تھا۔

پیا...... پیا کہاں مرگئی ہو کیا تنگ آگئی ہو اب تم بھی مجھ سے...... جو یوں چھپنے کے بہانے ڈھونڈ رہی ہو......'' فرحاب کی آواز دروازہ چیرتی باہر تک آرہی تھی پیا کو ڈھیروں ڈھیر شرمندگی نے گھیر لیا وہ تو اسے سلا کے آئی تھی۔

ایکسکیوز می...... میں ابھی آتی ہوں! وہ میکس سے معذرت کرتی فوراً اندر کی طرف بڑھی تھی۔

''جان کیوں چھڑا رہی ہو...... بیمار اور اپاہج جو ہو گیا ہوں اب...... اور تمہیں میری کیا پروا تمہارے لئے ایک دنیا تڑپتی ہے اب...... ایک بیمار اور اپاہج کیلئے تمہارے دل میں کیوں ہمدردی پیدا ہونے لگی!'' پیا نے تاسف سے فرحاب کو حد پار کرتے دیکھا وہ یونہی چھوٹی سے چھوٹی بات پر طعنہ زنی کرنے لگتا تھا۔

فرحاب پلیز...... کیا ہو گیا ہے آپ کو...... میں باہر کچن میں تھی؟'' پیا نے دبی دبی آواز میں شکوہ کیا۔

''پاگل ہو گیا ہوں میں...... زہر دے کر جان چھڑا لو اپنی مجھ سے' پانی ختم تھا جگ میں حلق سوکھ رہا ہے میرا مگر تمہیں کیا پرواہ؟'' وہ اور بھی بگڑا تو پیا اپنے آنسو پیتی جگ اٹھا کر باہر نکلی۔

''میں ابھی پانی لے کر آتی ہوں......!''

''رہنے دو اب...... مجھے پانی نہیں پینا اب صرف زہر پینا ہے وہی لا دو...... تاکہ تمہاری بھی جان چھوٹے اور میری بھی......؟'' پیچھے سے وہ حلق کے بل چلایا تھا پیا نے خاموشی سے آ کر کچن سے پانی لیا اور ایک گہری سانس لی میکس کروک کب کا جا چکا تھا ٹیبل پر وہی شاپر رکھا تھا جس میں جانے وہ کیا لایا تھا۔



فرحاب شفیق کے دوسری بار سونے کا اچھی طرح اطمینان کرنے کے بعد وہ باہر لاؤنج میں آئی تھی اس نے شاپر کھول کر دیکھا تو اس میں پیک کیا ہوا چاکلیٹ کیک تھا' پیا نے حیرت سے کیک کو دیکھا اس پر پیا کا نام وش کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔

پیا کی آنکھیں بے اختیار بھر آئیں آج اس کا برتھ ڈے تھا اور اسے یاد ہی نہیں تھا۔ مگر میکس کو یاد تھا شاید اس لئے کہ وہ اس کی پرواہ کرتا تھا یا شاید اس لئے بھی کہ اسے پیا سے ہمدردی تھی اور وہ اس کی تنہائی اور اکیلے پن کی وجہ سے اسے اہمیت دیتا تھا اس کا خیال رکھتا تھا اور اس کی ایک وجہ یہ بھی تو ہو سکتی ہے کہ پیا کے چہرے نے میکس کروک کو بے تحاشا دولت اور فیم دیا تھا تو وہ اس کی پرواہ کرتا ہو۔ پیا نے تمام ممکنات پر غور کیا تھا مگر ایک بات پر غور نہیں کیا تھا کہ کوئی اور جذبہ بھی ہو سکتا ہے جو میکس کو یوں بار بار پیا کی طرف کسی مقناطیسی کشش کی طرح کھینچ کر لاتا ہے......

میکس یہ کیک یقیناً ساتھ مل کر سیلیبریٹ کرنے کی غرض سے لائے ہوں گے مگر فرحاب کے غصے کی وجہ سے اسے جلدی جانا پڑا تھا۔ پیا کیک کی پگھلتی کریم پر نگاہ جمائے افسردگی سے سوچتی رہی تھی۔ اس کی نگاہ کیک کے ساتھ پڑے ایک اور چھوٹے سے شاپر پر پڑی پیا نے اٹھا کر دیکھا تو وہ کسی جیولر شاپ کا چھوٹا سا بیگ تھا پیا نے ہاتھ ڈال کر اندر سے مخملی کیس نکالا اور اسے کھول کے دیکھا جگر جگر کرتے ڈائمنڈز کا خوبصورت بریسلیٹ اپنی چھب دکھلاتا پیا کی نگاہوں کو خیرہ کر رہا تھا وہ اس کا برتھ ڈے گفٹ تھا جو میکس اسے دے نہیں پایا تھا۔ پیا نے اسے کال کرنے کا سوچا مگر رات دو بجے کا وقت دیکھ کر رک گئی میکس کو رات گئے اس کی کال نے یقیناً متوحش کر دینا تھا سو اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا تھا۔

''رات کون آیا تھا پی!'' وہ فرحاب کیلئے وہی کیک سیریل کے ساتھ صبح ناشتے میں لے کر آئی تھی جو رات میکس لے کر آیا تھا تبھی کیک پر نگاہ پڑتے ہی اس نے پیا سے پوچھا تھا پیا نے اس کے گلے کے گرد نیپکن لپیٹتے آہستگی سے اس کا نام لیا تھا۔ ''میکس۔''

''کیوں؟'' پیا کا کیک سے بھرا چمچ والا ہاتھ فرحاب نے پکڑ کر روک لیا تھا وہ جب سے بیمار ہوا تھا پیا کے ہاتھ سے کھانا کھار ہا تھا حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ بازو بالکل ٹھیک تھے مگر وہ صرف پیا کی توجہ حاصل کرنے کیلئے جان بوجھ کر اس کے ہاتھ سے کھانے کی ضد کرتا جانے کیوں مگر وہ پیا کو زچ کر کے خوشی محسوس کرنے لگا تھا۔

میرا برتھ ڈے تھا کل...... وش کرنے آئے تھے رات؟ پیا نے دھیمے لہجے میں یاد کرتے مختصراً بتایا۔

''مجھے کیوں نہیں ملا پھر...... یا پھر آیا ہی تم سے ملنے تھا؟''

پیا کا وجود اس بات پر ساکت ہو گیا فرحاب نے بے حد اطمینان سے اس کے ہاتھ میں پکڑا چمچ منہ میں ڈال لیا تھا۔

وہ آپ سے بھی ملنے آئے تھے مگر آپ سو رہے تھے؟ پیا نے جان بوجھ کر اس کی چیخنے چلانے والی حرکت کو مخفی کرتے کہا تھا۔

''تم نے اس کے ساتھ مل کر کیک کاٹا ہوگا...... ہے ناں؟'' فرحاب کی تفتیش ابھی بھی جاری تھی۔

بس کر دیں فرحاب...... برداشت کی بھی حد ہوتی ہے وہ صرف دس منٹ کیلئے آئے تھے مگر آپ کے چیخنے چلانے پر واپس بھی فوراً چلے گئے بغیر بتائے اور ان کا لایا کیک میں نے ان کے جانے کے بعد دیکھا تھا......!'' پیا کی وضاحت کرنے پر فرحاب شفیق ایک دم ٹھنڈا پڑ گیا تھا وہ پیا پر اعتبار کرتا تھا مگر پھر بھی یہ بات اکثر بھول جاتا تھا اپنی بیماری نے اسے حد درجہ شقی القلب اور قدامت پسند بنا دیا تھا وہ پیا کے معاملے میں ان سکیور ہو رہا تھا وہ زندگی کو ان سکیور لے رہا تھا۔

''سوری...... میرا کہنے کا مقصد وہ نہیں تھا؟'' کچھ دیر بعد پیا جب واش روم سے تیار ہو کر آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی تو اس نے آہستگی سے کہا تھا۔ پیا نے کوئی جواب نہیں دیا اس کا دل ہی نہیں چاہا کسی وضاحت کا اعتبار کرنے کو......!

''شادی کو پونے دو سال ہونے والے ہیں فرحاب! اور اتنا وقت کسی بھی انسان کو پرکھنے کیلئے کافی ہوتا ہے۔'' پیا نے بے حد ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہہ کر لپ اسٹک اٹھا کر ہونٹوں پر لگانی شروع کی تھی۔

آئم سوری پیا! فرحاب اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا وہ گھر' آفس اور اس کی ذمہ داری بروقت اور بیک وقت نبھا رہی تھی وہ گھن چکر بنی خود کی ذات کو مسلسل فراموش کیے ہوئے تھی فرحاب کو احساس تھا مگر وہ اپنے چڑچڑے پن میں یہ بات اکثر بھول جاتا تھا۔

''میں سہ پہر تک لوٹ آؤں گی آپ کا کھانا ادھر ہاٹ پاٹ میں رکھ دیا ہے لازمی کھا لیجئے گا اور دوا بھی لازمی لینی ہے پھر شام کو ایک فزیو تھراپسٹ سے ٹائم لیا ہے آپ کیلئے میں نے...... وہ آپ کے زخموں کا جائزہ لے کر بتائے گا کہ آپ کو مصنوعی ٹانگیں کب تک لگ سکتی ہیں!'' اس نے بیگ میں موبائل اور والٹ رکھتے ہوئے مصروف سے لہجے میں بتایا تھا۔ فرحاب بے حد سنجیدہ ہو کر اسے دیکھ رہا تھا ''اتنی جلدی تنگ آ گئی ہو مجھ سے کہ جلد از جلد ٹانگیں لگوا کر جان چھڑانا چاہ رہی ہو حالانکہ ابھی تو میرے زخم بھی مندمل نہیں ہو پائے!'' وہ پھر خود ترسی کا شکار ہوتے پھٹ پڑا تھا اس کے لہجے کی کاٹ نے پیا کا دل چیر کے رکھ دیا تھا۔ پیا کو سمجھ نہ آتا آخر فرحاب کو ہو کیا گیا تھا وہ ایسا کیوں بی ہیو کرنے لگے تھے حادثات سبھی کی زندگی میں رونما ہوتے ہیں مگر کوئی بھی یوں احساس کمتری کا شکار ہو کر اتنا اثر نہیں لیتا ہوگا جتنا فرحاب نے اس حادثے کو خود پر سوار کر لیا تھا۔ حالانکہ فرحاب ہی

کہا کرتا تھا کہ حادثات انسانوں کو مضبوط بنانے کیلئے رونما ہوتے ہیں اور وقت پڑنے پر فرحاب خود ہی یہ بات بھول گیا تھا...... وہ حد درجہ خود ترسی کا شکار رہنے لگا تھا۔ چیخنا چلانا' چڑچڑا پن' خود ترسی احساس کمتری جیسے جذبے نجانے کہاں سے اُمڈ اُمڈ کر اس کے وجود کا حصار کرنے لگے تھے۔ آنسو چھپانے کو پیا نے آنکھوں پر سن گلاسز لگا لئے حالانکہ ایسا موسم تو نہ تھا مگر اپنی ذات کا اشتہار لگانا اسے مقصود نہ تھا اس نے روڈ پر آ کے اپنے لئے کیب روکی اور بیٹھ گئی پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر اس نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا تھا۔

فرحاب نے کس قدر سخت اور اہانت آمیز باتیں کی تھیں اور اس پر اسے شرمندگی تک نہیں تھی...... پیا کے زخم ادھڑنے لگے۔

حالانکہ ایک وقت تھا وہ پیا کی ذرا سی ناراضی پر اسے گھنٹوں منانے کا جتن کرتا تھا۔ پیا کے مان جانے کے باوجود بھی اسے یہی خدشہ ہولائے رکھتا تھا کہ پیا کا دل اس کی طرف سے ابھی صاف نہیں ہوا ہے۔ وقت نے یہ کیسی ہیر پھیر کی تھی کہ اس کے حصے میں آئی اذیتوں کا شمار کرنا مشکل ہو گیا تھا اس نے فرحاب کی لمبی زندگی کی دعا مانگتے وقت اپنے لئے دائمی خوشیوں کی دعا کیوں نہیں مانگی تھی......

اس کی زندگی بھرپور اور مکمل تھی پھر کس کی نظر لگ گئی تھی...... وہ چونک کر سیدھی ہوئی کیب ڈرائیور اسے مطلوبہ مقام آ جانے کے بابت بتا رہا تھا اس نے خاموشی سے پرس سے پیسے نکال کر رینٹ دیا اور اسٹور میں بغیر ادھر ادھر دیکھے آفس میں چلی گئی...... آفس میں داخل ہوتے ہی سیدھی اس کی نگاہ میکس کروک کی بنائی اسی پینٹنگ پر پڑی جو اس نے فرحاب سے جھگڑا کر کے لگوائی تھی۔ لمحے بھر کے لیے وہ رک گئی۔

''ناصر صاحب بھلا منتھلی اخراجات کا تمام ڈیٹا آپ نے پروفائل میں سیو کر دیا تھا؟''

بیگ اتار کر نیچے رکھتے اس نے کھڑے کھڑے ہی انٹر کام پر ناصر کو کال کرتے پوچھا تھا۔

نہیں میڈم! وہ تو میں نے فرحاب صاحب سے کہا تھا کہ ایکسپنسز اور ڈیپوزٹ نکال کر پرافٹ رینج سیو کر دیں انہوں نے کر دیا ہوگا! ناصر کی وضاحت پر پیا نے ایک تھکی تھکی سی سانس لی تھی۔ شاید نہیں یقیناً فرحاب نے یہ کام نہیں کیا ہوگا اپنی بیماری اور خود ترسی و خود اذیتی سے نکلیں تو کچھ اور کام بھی کریں نا۔

اچھا ٹھیک ہے میں دیکھ لیتی ہوں...... اس نے انٹر کام رکھ کے کمپیوٹر آن کیا تھا۔ چھوٹی سے چھوٹی ڈیٹیل ریسیو کرتے اسے بہت ڈھیر سارا وقت گزر گیا تھا۔ مگر اتنا ہوا تھا کہ کام سلیقے سے نمٹ گیا تھا اس نے دیوار گیر گھڑی پر وقت دیکھا تو دن کا ایک بج رہا تھا...... پیا کو اچانک بھولا ہوا اہم کام یاد آ گیا...... وہ اپنا سیل فون اٹھا کر گلاس ونڈو کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔ نیویارک شہر کی اونچی عمارتیں بادلوں سے ڈھکی ہوئی تھیں سڑک پر خاموش ٹریفک رواں دواں تھی۔

تھینک یو سو مچ میکس! کال ریسیو ہوتے ہی اس نے اس کے ہیلو کے جواب میں کہا تھا۔

دوستوں میں تھینکس نہیں ہوتا؟ دوسری جانب وہ بشاشت سے کہہ رہا تھا۔

''رات آپ بغیر بتائے چلے گئے...... آئم سوری مگر فرحاب اپنی بیماری کی وجہ سے کافی چڑچڑے ہو گئے ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہائپر ہو جاتے ہیں!'' پیا نے آہستگی سے کہا۔

دوستوں میں ایکسکیوز اور ایکسپلینیشن بھی نہیں ہوتی پیا! وہ مسکرا رہا تھا۔

''یہ تو آپ کا بڑا پن ہے میکس..... جو آپ ان باتوں کو گہرائی سے نہیں لیتے لیکن حقیقت میں تو یہ باتیں آکورڈ محسوس ہوتی ہیں......''

''بھول جائیں رات والے واقعے کو..... میں نے برا نہیں مانا؟'' وہ اس کی شرمندگی کو ختم کرنے کو کہہ رہا تھا۔

''تھینکس فار کیک اینڈ لولی پریذنٹ..... مگر وہ بہت قیمتی تحفہ ہے میکس!'' پیا ہچکچائی۔

''آپ اس تحفے سے زیادہ قیمتی ہیں میرے نزدیک اور سچ تو یہ ہے کہ مجھے تو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آپ کے شایان شان کیا چیز خریدوں.....!'' اس کے لہجے میں سچائی تھی جذبات کی سلگن تھی۔

''ایک بات کہوں پیا..... اچانک اس نے دھیمے سلگتے جذبوں کی لو دیتے لہجے میں پوچھا تھا۔

''جی''

''فرحاب کی ٹینشن میں خود کی ذات کو فراموش مت کریں پلیز..... آپ خود سے بہت لاپروائی برت رہی ہو اور حاصل وصول شاید کچھ بھی نہ ہو اس کا؟ بہت سے لوگوں کو آپ کی ضرورت ہے......!''

''آپ میری اتنی پرواہ کیوں کرتے ہیں میکس!'' اچانک پیا نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھ لیا تھا۔

''جو دل میں رہتے ہوں ان کی پرواہ کرنی پڑتی ہے پیا.....'' میکس نے اعتراف کرنے میں لمحہ بھی نہ لگایا تھا۔

''میں سمجھی نہیں.....!'' وہ الجھتے ہوئے بولی تو میکس نے بے اختیار سر جھٹکا۔

''میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں..... کہیں باہر.....؟'' میکس نے اس کی بات کا جواب نظر انداز کرتے اپنے سوال کا جواب سننا چاہا تھا۔

''ٹھیک ہے شام کو پانچ بجے آپ سینٹرل پارک آجائیے گا۔'' میکس نے فوراً حامی بھر لی تھی۔



''خیریت! آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟ وہ اس کے ساتھ سنگی بنچ پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔'' خزاں کا موسم تھا درختوں کے زرد پتے پورے پارک میں بکھرے ہوئے تھے سارا ماحول زرد زرد تھا۔

''میں آپ سے آپ کے متعلق بات کرنا چاہتا تھا پیا!'' وہ پُراعتماد انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تو پیا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

''میرے متعلق..... آخر کیا بات کرنی ہے آپ کو؟'' وہ واضح طور پر الجھی دکھائی دی۔

''دیکھیں پیا..... فرحاب کی جو حالت میں نے رات دیکھی وہ میرے لئے بہت تکلیف کا باعث بنی..... جو اس کا ایٹی ٹیوڈ ہے آپ کے ساتھ وہ بالکل بھی صحیح نہیں ہے اپنی بیماری کا ذمہ دار وہ آپ کو کیوں سمجھ رہا ہے؟ اس نے توقف کرتے پیا کا چہرہ دیکھا ''میں سمجھی نہیں آپ کی اس بات کا مطلب؟''

''فرحاب کو کسی اچھے سائیکاٹرسٹ کی ضرورت ہے اور آپ کو اچھے وقت کی..... جو آپ بالکل بھی اپنے لئے نہیں نکال رہیں..... فرحاب

کیلئے ایک میل نرس کا انتظام کیجئے اور خود گھر اور آفس کو مین ٹین رکھیں......‘‘اس نے خلوص کے ساتھ مشورہ دیا مگر پہلی بار پیا کو اس کی باتیں اچھی نہیں لگیں تھیں چبھتے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

’’میرے خیال میں فرحاب کا خیال مجھ سے زیادہ بہتر اور کوئی نہیں رکھ سکتا......آپ کو میری اتنی زیادہ فکر کیوں ہو رہی ہے؟‘‘

اس لئے کہ آپ میری تخلیق ہو پیا......اور میں آپ کو یوں خوار ہوتے نہیں دیکھ سکتا!

میکس نے بے حد کرب و دکھ سے وضاحت دی تھی۔

مجھے تخلیق کرنے والا میرا رب ہے مسٹر میکس! اور آپ میرا پورٹریٹ بنا کر اپنا بہت نام اور مقام بنا چکے ہیں آپ کا مقصد پورا ہوا اب میری زندگی پر سے آپ کا تسلط بھی ختم ہوتا ہے یہ میری زندگی ہے میں اسے جس طرح چاہے گزار سکتی ہوں میں اس کیلئے کسی کے آگے جوابدہ نہیں ہوں......؟ وہ تلخی سے بولی میکس کا ضبط جواب دے گیا۔

’’مگر میں یوں آپ کو نہیں دیکھ سکتا پیا......‘‘اس کی بات ختم ہوتے ہی وہ چلایا۔

’’کیوں......کیوں نہیں دیکھ سکتے آخر میرا اور آپ کا رشتہ ہی کیا ہے؟‘‘ وہ بپھری۔

’’اس لئے کیونکہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں......اور اب سے نہیں اس وقت سے جس دن میں نے پہلی مرتبہ آپ کو دیکھا تھا اور بار بار دیکھتا رہا تھا۔نہیں دیکھ سکتا میں آپ کو اس تکلیف اور کرب میں......‘‘اور پیا کو لگا اس پر کسی نے یخ ٹھنڈے پانی کی بالٹی انڈیل دی ہے وہ ساکت صامت میکس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

’’میکس‘‘ پیا کے لبوں‘‘ نے بے آواز جنبش کی آنکھوں میں تحیر کے سارے رنگ تھے۔

’’ہاں پیا......خداوند گواہ ہے کہ میری ہر صبح آپ کی یاد سے شروع اور شام آپ کی یاد پر ختم ہوتی ہے اور میں نے آپ تک صرف اور صرف آپ تک پہنچنے کیلئے یہ سب کچھ کیا......اس کائنات کا ذرہ ذرہ میری محبت کا گواہ ہے میری دیوانگی کا امین ہے۔‘‘

’’میکس......آپ جانتے ہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں؟‘‘ پیا ششدر تھی۔

’’اچھی طرح سمجھتا بھی ہوں پیا......‘‘میں محبت کا بار اٹھاتے اٹھاتے تھک گیا ہوں۔ پیا نے اسے بے بسی سے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامتے دیکھا۔

’’آپ کو پتا ہے میں میریڈ اور مسلم ہوں پھر آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے؟‘‘

پیا کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ اسے کس طرح سے سمجھائے۔

’’مجھے ایسی کسی بات سے فرق نہیں پڑتا پیا......محبت ان باتوں سے ماوراجذبہ ہے‘ وہ بالوں کو نوچتا بے بسی سے چلا اٹھا اس کے لہجے میں واضح کرب‘ درد اور اذیت اس کے اندرونی خلفشار اور دماغی ٹوٹ پھوٹ کو عیاں کر رہی تھی۔

’’مگر مجھے فرق پڑتا ہے میکس! آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ آپ کی یہ سوچ مجھے کہاں تک پہنچا سکتی ہے اس اسٹیج پر آ کے جب مجھے پارسا کا

ٹائٹل تک دے دیا گیا ہے آپ جانتے ہیں نا کہ میری طرف کتنی انگلیاں اٹھ سکتی ہیں۔ کون کون سے قصے جنم لے سکتے ہیں...... میں کس کس بات کی وضاحت کروں گی اور کون میری پارسائی کا یقین کرے گا۔ وہ حد درجہ خائف کٹیلے لہجے میں اپنا غصہ اس پر انڈیل رہی تھی۔''

''کوئی کچھ نہیں کہے گا پیا...... کسی کو پتہ ہی کب چلے گا! وہ لجاجت سے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامنے ہی لگا کہ پیا نے سرعت سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑا لیا تھا۔

''پلیز''...... میکس نے اس کی یہ حرکت پورے دل سے محسوس کی۔

''سوری میکس آپ کے میری ذات پر بہت سے احسانات ہیں مگر......'' وہ اٹھ کھڑی ہوئی میکس بھی اس کی تقلید میں اٹھ پڑا ''آج کے بعد ہم کبھی نہیں ملیں گے! اس نے سامنے موزائیک کی روش کی جانب قدم بڑھاتے فیصلہ سنایا۔''

میکس تو تڑپ اٹھا پل کے پل میں کائنات لٹتی محسوس ہوئی تھی اسے...... دو قدم آگے بڑھ کر اس کا راستہ روکتے اس کے سامنے آن کھڑا ہوا عجیب بے بسی کی تصویر بنا کھڑا تھا وہ اس سے......

ایسا ظلم کس لئے پیا...... مجھے اتنی بڑی سزا تو نہ دیں آپ سے محبت کرنا میرا اتنا بڑا جرم تو نہیں ہے آپ کو دیکھ کر تو کوئی بھی آپ کی محبت میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا......!'' وہ محبت میں پور پور بھیگا یاسیت سے بھیک مانگنے کو کاسۂ دل گداز کئے کھڑا تھا پیا لب بھینچ کر رہ گئی کاش وہ اس کو سمجھا سکتی! مگر بہر حال کچھ تو کہنا ہی تھا!

''ہم نہ ملیں اسی میں ہماری بہتری ہے؟ اس نے رخ پھیرتے اجنبیت کا اظہار کیا۔

لیکن کیوں...... کسی نئے تعلق کی ترویج نہ سہی مگر پرانے تعلق کی بناء پر تو ہم مل سکتے ہیں آخر ہم اچھے دوست بھی تو ہیں؟'' اسے قطعی اس کی منطق نہیں بھا رہی تھی۔

ہماری دوستی کی بقا ہمارے نہ ملنے میں ہی پوشیدہ ہے میکس...... میری زندگی میں بہت سی آزمائشیں ہیں میں اس میں کوئی اسکینڈل نہیں برداشت کر سکتی۔ وہ اپنے فیصلے میں اٹل تھی۔

''میں آپ کی یہ بات نہیں مان سکتا پیا...... کیونکہ میں آپ کو دیکھے بغیر رہ ہی نہیں سکتا......!'' اچانک جانے کیا ہوا میکس نے جنونی اور جذباتی انداز میں اسے دونوں کندھوں سے تھامتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا اور یہی وہ وقت تھا جب ایک پریس فوٹو گرافر نے اس پوز میں ان کی دھڑا دھڑ تصاویر کھینچ ڈالی تھیں دوسرے روز اخبار کی گرم مصالحہ نیوز کیلئے...... مگر تصاویر لینے کے بعد وہ فوری رفو چکر ہوا تھا۔

''ڈونٹ ٹچ می...... وہ غرا کر پیچھے ہٹی تھی چلیں جائیں یہاں سے ورنہ میں بھول جاؤں گی کہ آپ میرے محسن ہیں......'' وہ ضبط کی آخری حد پر کھڑی بمشکل تمام لہجے کو ہموار کرتے بول پائی میکس نے ایک بے بس سی نگاہ اس کے حسین چہرے پر ڈالی جو لمحوں میں اس سے کتنی دور اور اجنبیت سے بھرپور ہو گئی تھی۔

لمحاتی بھول اس کیلئے ساری زندگی کا پچھتا بن رہی تھی وہ پیا کو کھو رہا تھا...... اس لمحے میکس کروک نے اپنی دنیا اندھیر ہوتے دیکھی اور

محسوس کی تھی خالی دل اور دامن اندر محشر برپا کیے ہوئے تھے آن واحد میں ہوا انکشاف جاں بلب تھا وہ پیا کو کھونے کی ہمت خود میں نہیں رکھتا ہے وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا تھا۔

''آپ جو بھی کہیں پیا...... مگر میں آپ کو ان حالات میں یوں تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔''

''وہ ابھی بھی اپنی ذات کو بے بسی کا اشتہار بنائے اس کے سامنے منت کر رہا تھا۔''

''مجھے گھن آ رہی ہے اس وقت خود سے مسٹر میکس! کہ میں نے آپ جیسے انسان سے دوستی کر کے کتنی بڑی غلطی کی ہے آپ پر اعتماد کر کے میں نے کتنا بڑا گناہ کیا ہے مگر مجھے کیا خبر تھی کہ آپ اس طرح میرے اعتبار کی کرچیاں کریں گے یوں میرے لیے سوچیں گے کہ مجھے اپنے وجود سے ہی نفرت محسوس ہو رہی ہے!'' پیا کا غم و غصے سے برا حال تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایک غیر مسلم مرد اس سے محبت جیسا رشتہ و جذبہ استوار کرنے کا خواہاں ہے وہ تو اسے بہت مہان سمجھتی تھی اسے کیا خبر تھی کہ دوستی کی آڑ میں محبت کے دھوکے میں وہ اسے اپنے کس جذبے کی تسکین کا سامان بنانا چاہ رہا ہے...... پیا کے بپھرے چہرے پر نگاہ پڑتے ہی درد کا اتھاہ احساس آن واحد میں میکس کے دل میں جاگزین ہوا تھا وہ پیا کی سوچ پر دکھ سے چور بس اسے ایک نگاہ دیکھ کے رہ گیا تھا۔

''آپ مجھے ایسا سمجھتی ہیں؟'' کچھ دیر کے توقف کے بعد اس نے خود کو سنبھالنے کے بعد کرب سے کہا۔

میں آپ کو کیا سمجھتی ہوں یا کیا نہیں اب یہ بحث لاحاصل ہے لیکن مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا میکس کہ میں نے غلطی کی...... نا چاہتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر نگاہ پڑتے ہی پیا نے اپنی آنکھیں نمکین پانیوں سے دھندلی ہوتی محسوس کیں۔

''آپ غلط سوچ رہی ہیں پیا...... مجھے آپ سے کوئی لالچ نہیں ہے نہ ہی مجھے کچھ چاہئے...... مجھے تو بس آپ کی رضا اور خوشی چاہئے میں صرف آپ کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں کامیاب اور پرسکون......!'' پیا کے ناراض چہرے پر نظر پڑتے ہی میکس نے اپنی آنکھیں نم ہوتی محسوس کی تھیں وہ ان آنکھوں میں اپنے لئے نفرت اور بے اعتنائی کے رنگ نہیں دیکھ سکتا تھا ان آنکھوں میں اس نے ہمیشہ اپنے لئے نرمی، گنجائش، احترام اور عقیدت دیکھی تھی پھر اب یہ نیا احساس...... دیکھنا اور سہنا بہت مشکل تھا اس کیلئے! میرا سکون اسی میں ہے کہ آپ میری زندگی سے نکل جائیں...... یہ کہہ کر وہ رکی نہیں تھی روش پر تیز تیز قدم بڑھانے لگی تھی میکس پیچھے کھڑا چلایا۔

''اور میں بھی آپ سے کہے دے رہا ہوں...... میں اس مطلب پرست اور شکی مزاج شخص کے حوالے نہیں کر سکتا آپ کو...... نہ آپ کو اکیلا چھوڑ سکتا ہوں نہ ہی آپ کی پرواہ کرنا۔''

اس روز سینٹرل پارک کے اس سنگی بنچ پر بیٹھے وہ بچوں کی مانند پھوٹ پھوٹ کے رویا تھا وہ روتے ہوئے پیا کو آگے بڑھتے دیکھتا رہا اور پیا روتے ہوئے ہی آگے بڑھتی رہی واپسی کا سفر کم تکلیف دہ اس کیلئے بھی نہیں تھا...... یہ تو طے تھا کہ اسے میکس کی محبت کا جواب محبت سے نہیں دینا تھا کیونکہ اس کے دل میں اس کیلئے ایسا کوئی جذبہ تھا ہی نہیں وہ شادی شدہ اور ایک وفادار عورت تھی ایسا سوچنا بھی گناہ سمجھتی تھی لیکن وہ میکس کو کبھی بھی اتنے سخت اور کھردرے لہجے میں اپنی زندگی سے نکالنا بھی نہیں چاہتی تھی مگر وہ مجبور ہو گئی تھی۔ ایکسیڈنٹ کے بعد سے فرحاب میں جو واضح تبدیلی پیا

نے محسوس کی تھی وہ اس کا شک تھا وہ بلا وجہ پیا کو شک کی نظروں سے دیکھتا رہتا تھا اس کا یقین واثق تھا کہ پیا جیسی لڑکی ایک معذور مرد کے ساتھ گزارا نہیں کر سکتی جو اس کی ضروریات اور دلی خواہشات کی تسکین پوری کرنے سے قاصر ہو چکا ہے وہ مکمل طور پر اس کا محتاج ہو چکا تھا مگر جانے کیوں اپنے تند رویے کے پیش نظر وہ جیسے اس کے ضبط کو آزمانے پر تلا رہتا تھا اور ہر گھڑی جیسے اسی انتظار میں رہتا کہ کب پیا کا ضبط جواب دے اور کب وہ کہہ سکے کہ عورت معذور اور غریب مرد پر گزارہ نہیں کرنے والی ہوتی ہر عورت ریاکار اور بدکردار ہوتی ہے اور پیا انہی چند جملوں سے بچنے کیلئے کڑی جدوجہد کرتی اور آج اس نے میکس کو بھی اسی وجہ سے اپنی زندگی کی کتاب سے کسی غیر اہم باب کی مانند پھاڑ کر نکال دیا تھا..... مگر یہ مسئلے کا حل نہیں تھا تب تک جب تک میکس کو ساری صورتحال کی سمجھ نہ آجاتی.....

شام گہری اور سرمئی ہو رہی تھی جس وقت وہ گھر میں داخل ہوئی تھی۔ اس نے فرحاب کے کمرے میں جانے سے پہلے دوسرے کمرے کے واش روم میں جا کر چہرے پر پانی کے دو چار چھینٹے مار کر خود کو کمپوز کیا اور پھر فرحاب کے کمرے کی طرف آئی۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کہ فرحاب وہیل چیئر پر بیٹھا کھڑکی سے باہر جھانک رہا تھا..... پیا کے دل کو کچھ ہوا اس کے ویران چہرے پر اداسی رقم تھی ایک نامعلوم کرب اس کی آنکھوں میں ٹھہر گیا تھا وہ ایک بے حد متحرک شخص تھا بے حد پھرتیلا اور محنتی..... اپنے ساتھ ہوئے اس حادثے کو وہ ابھی تک ذہنی طور پر قبول نہیں کر پا رہا تھا کر ہی نہیں سکتا تھا۔

فرحاب! آپ وہیل چیئر پر خود کیسے بیٹھے؟ پیا نے خوشگوار لہجے میں گھرے حیرت سے پوچھا تھا اسے فرحاب کے چہرے پر نظر آتا موت جیسا سناٹا بالکل بھی نہیں اچھا لگ رہا تھا۔

کیوں تمہیں کیوں اتنا دکھ ہو رہا ہے مجھے یوں بیٹھے ہوئے دیکھ کر..... تمہاری کیا خواہش ہے کہ میں یونہی ساری زندگی تمہارا محتاج ہو کر رہوں؟'' مردہ جب بھی بولے کفن پھاڑ کر ہی بولے کے مصداق فرحاب نے بھی ایسا بول کے پیا کے اوپر انگاروں سے بھری بالٹی الٹ دی تھی اس کا وجود اہانت و بے عزتی کے احساس سے بھڑ بھڑ جلنے لگا تھا۔ لحہ بھر پہلے کی دل میں جاگی ہمدردی جل کر راکھ ہو گئی۔

اس نے اگر خود پر ضبط کے پہرے نہ بٹھا رکھے ہوتے تو یقیناً کچھ ایسا جلا کٹا جواب دیتی کہ اس کے اندر بھانبھڑ کاتی آگ پر فرحاب کی سلگن کے چند چھینٹے تو پڑ کر ضرور ہی سکون مہیا کرتے مگر وہ خاموش رہی تھی۔

''کھانا کھالیا آپ نے!'' اس نے ہموار لہجے میں کہتے سکون سے پوچھا۔

''کہاں تھیں اب تک تم.....!'' فرحاب نے جواب نہیں دیا سوال کیا!

''روز کہاں جاتی ہوں!'' پیا نے تھک کر سانس لی۔

''جہاں مجھے بتا کر جاتی ہو وہاں تو نہیں تھیں کہیں اور جاتی ہو تو مجھے کیا خبر میں تو سارا دن گھر پر ہی ہوتا ہوں.....'' اس کے الفاظ میں نہیں لہجے میں کاٹ تھی۔

''آپ خود جایا کریں ناں پھر آفس..... میں گھر پر رہا کروں تاکہ آپ کو یقین آجائے کہ میں اور کہیں نہیں جایا کرتی.....!'' اس نے سکون

سے کہتے فرحاب کا سکون غارت کیا۔

''میری بے بسی کا مذاق اڑانا تو خوب آ گیا ہے تمہیں سیانے سچ ہی کہتے ہیں سنگ باری کرنے میں اپنے ہی پیش پیش ہوتے ہیں!'' اس نے وہیل چیئر کے دونوں پہیوں پر اپنے ہاتھوں کا دباؤ ڈالتے اسے موڑ کر پیا کے سامنے ہوا۔

''میں نے ایسا کچھ نہیں کہا کہ جس سے آپ کی دل آزادی ہو فرحاب مگر آپ بھی تو یوں پل پل بے اعتبار نہ کیا کریں......'' پیا نے وضاحت دی مگر فرحاب نے ان سنی کرتے اپنی بات جاری رکھی۔

''گھر کا مرد اگر معذور ہو کر عورت کا محتاج ہو جائے تو گھر کی عورتیں یونہی سر پر چڑھ کر ناچنے لگتی ہیں تمہارا کیا قصور تم عورتیں ہوتی ہی اسی قماش کی ہو......!''

الفاظ تھے یا زہر میں بجھے نشتر پیا نے ان نشتر سے لگنے والے زخموں سے اپنا وجود نیلوں نیل ہوتا محسوس کیا۔ درد کی ٹیسیں پورے وجود کو کسی تیزاب کی مانند جلائے جا رہی تھیں مگر وہی اس کا ضبط اور کچھ نہ کہنے کا خود سے کیا عہد...... اسے وہ زہر پینے پر مجبور کر گیا تھا وہ پلٹ کر کمرے سے باہر نکلنے لگی کہ پیچھے سے فرحاب کی سرد اور پرسکون آواز پیا کے پیروں میں سنگلاخ بیڑیاں ڈال کر اسے ٹھٹکنے پر مجبور کر گئی۔

''کچھ دیر پہلے ناصر آیا تھا......تم سے کسی اہم کاغذات پر دستخط کروانے کا بتا رہا تھا کہ آفس سے تم ساڑھے چار بجے نکل گئی تھیں تو اب رات کے ساڑھے سات ہو رہے ہیں اتنی دیر تم کہاں رہیں جبکہ اس شہر میں تمہارا کوئی جاننے والا بھی نہیں ماسوائے میکس کروک کے......اور میکس کے بارے میں تم یقیناً یہی کہو گی کہ تمہارا اس سے آج دن بھر میں کوئی رابطہ نہیں ہو پایا...... ہے ناں؟ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سوال کر رہا تھا یا اسے بتا رہا تھا وہ یہ دونوں کام نہیں کر رہا تھا وہ اپنے لفظوں کے پتھروں سے پیا کے با کردار وجود پر شک کی سنگباری کر رہا تھا وہ پیا پر استہزاء کے وار کر رہا تھا وہ پیا کے وجود کو چھلنی کر رہا تھا۔

''وضاحت وہاں دی جاتی ہے فرحاب جہاں اعتبار و اعتماد کا رشتہ ہو اس لئے میں آپ کو کوئی وضاحت نہیں دوں گی......!'' پیا نے چند ثانیے کو اس کے چہرے پر چھائی تختی' شک و بربریت کو دیکھا اور ٹھنڈے لہجے میں کہتی باہر نکل گئی اب ضبط کا یارا تھا نہ ہی کچھ اور سننے اور سہنے کا حوصلہ......درد بے انتہا اور درد کا درماں کرنے والا کوئی نہ تھا...... کچن میں آ کے اس نے رات کے کھانے کی تیاری کی اور ڈھیروں آنسو بہائے درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اس نے سیل فون اٹھا کر ایک پیغام لکھا اور نیویارک کی سرد ہواؤں کے سپرد کر دیا۔

''زندگی میں آزمائشوں کا دورانیہ طویل ہو جائے تو ہمت ٹوٹنے لگتی ہے لحہ بہ لحہ آسودگی کا سمٹتا سایہ دکھ کی کڑی دھوپ میں جلائے جاتا ہے جان کنی کا عذاب بڑا جاں بلب ہوتا ہے اور آپ کی پی اس عذاب کو سہہ رہی ہے'' ''اکیلے تنہا'' اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے گالوں پر رگڑتے اس نے میسج سینڈ کیا تھا پانچ سیکنڈ کے قلیل عرصے میں ہی واثق بھائی کی ترنت کال آنے لگی تھی یقیناً وہ بے حد پریشان ہو گئے تھے مگر پیا نے کال ریسیو نہیں کی بلکہ کاٹ دی تھی۔

''شادی سے پہلے میں نے تم سے وعدہ لیا تھا پی! کہ خود کو تم کبھی بھی تنہا مت سمجھنا اور میں اب بھی یہی کہتا ہوں ہم تمہارے ساتھ ہیں

تمہارے پاس ہیں یہ فاصلے صرف نظر آتے ہیں حقیقت میں ان کا کوئی معنی ومطلب ہے نہ ہی یہ رکاوٹ ہیں۔

آزمائشیں اللہ کے پیاروں کا ہی نصیب بنتی ہے صبر اور استقلال ہی دائمی خوشیوں کا سبب بنتا ہے ہم تمہارے لئے دعا گو ہیں۔" کچھ دیر بعد واثق کا میسج آیا تھا پیا نے ایک نظر پڑھ کر ڈیلیٹ کر دیا اور کوئی ریپلائی نہیں دیا۔ فرحاب کو رات کا کھانا کھلا کر واش روم لے جا کر ٹوتھ برش کروایا اور انہیں دوا دے کر سلانے کے بعد خود باہر لاؤنج میں آ گئی شام کی بحث کے بعد ان دونوں کے درمیان دوبارہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی پیا کو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ کال بیل بجی تھی پیا حیران ومتحیر سی دروازہ کھولنے گئی تو دروازہ کھولنے پر اسے دروازے کی دہلیز میں ایک بوکے اور سوری کا کارڈ پڑا ملا تھا۔ پیا لمحے کے ہزارویں حصے میں بھی جان گئی تھی کہ یہ ایکسکیوزکس کی طرف سے ہوسکتا ہے پیا نے کارڈ پر تحریر پڑھی اور نگاہ گھما کر اطراف میں ڈالی تھوڑی دور گاڑی سے ٹیک لگائے میکس کروک اس کے سوری کو قبول کرنے کا منتظر تھا۔ پہلے شاید پیا پھول اور کارڈ اٹھا بھی لیتی مگر میکس کو دیکھنے کے بعد اس کا ارادہ بدل گیا تھا اس نے کارڈ کو سفید آرکیڈز کے بوکے کے پاس رکھا اور دروازہ بند کر کے واپس لاؤنج کی طرف مڑ گئی...... باہر کھڑا میکس پیا کی اس "اجنبی بھری" حرکت پر تڑپ کر رہ گیا...... وہ بے حد پچھتا رہا تھا کاش...... کاش وہ جذباتی نہ ہوتا اور اپنے دل کی بات پیا پر آشکار نہ کرتا تو آج وہ پیا کو کھو نہ چکا ہوتا...... وہ ایک اچھے اور مخلص دوست کی طرح سے اس کی ہمیشہ کیئر کیے جاتا اور اپنی خاموش محبت کی تسکین پائے رہتا مگر پیا کا اتنا شدید ری ایکشن...... وہ سمجھنے سے قاصر تھا شدید اضطراب اس کے وجود کو بے کل کیے دے رہا تھا پیا کی بے رخی و بے اعتنائی وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا...... وہ مضطربانہ کیفیت میں بے اختیار آگے بڑھا اور کال بیل پر انگلی رکھ کر اسے بجاتا گیا...... وحشت وسراسیمگی پورے بدن میں پھریری دوڑائے اس کی عقل کو سلب کیے ہوئے تھے وہ غلطی کر رہا تھا وہ پیا کیلئے مشکلات کا سبب بن رہا تھا مگر وہ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا وہ جنونی تھا اور اس پر جنون ہی سوار تھا۔ کال بیل پر انگلی رکھ کر اٹھانا بھول گیا تھا۔ پیا بے اختیار اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی تھی اسے ڈر تھا کہ کہیں فرحاب کی نیند نہ خراب ہو جائے اور اگر وہ اٹھ گیا تو ایک نیا مقدمہ ایک نیا فساد جنم لے گا...... پیا نے دروازہ کھولا اور دھک سے رہ گئی میکس کروک بڑی بکھری بکھری حالت میں اس کے سامنے کھڑا تھا آنکھوں میں ناچتے سرخ ڈورے شدت ضبط کی گواہی دے رہے تھے۔ اس کے چہرے پر بکھرا اضطراب صاف دکھائی دے رہا تھا مگر پیا کو اس کے اضطراب اس کی بے چینی کی مطلق پرواہ نہیں تھی اسے بس اپنا آشیانہ بچانا تھا جسے میکس کروک کی دیوانی محبت کے شعلوں کی لپک کا خدشہ لاحق ہو گیا تھا پیا نے بغیر کچھ کہے اسے تنبیہی نگاہوں سے دیکھا اور دروازہ بند کر دیا مگر میکس کروک دروازہ بجاتا رہا دھڑ دھڑ دھڑ......

وہ اتنے زور سے دروازہ بجا رہا تھا کہ پیا کو لگا دروازہ ٹوٹ جائے گا پیا کو وہ ہوش میں نہیں لگ رہا تھا اور وہ ہوش میں تھا بھی نہیں...... جنون انسان کو ہوش وخرد سے بے گانہ کر دیتا ہے...... وہ بھی بیگانہ تھا پاگل تھا دیوانہ تھا......

کیا مسئلہ ہے میکس! تنگ آ کے تماشا بننے کے ڈر سے پیا نے دروازہ کھول کر اسے سرد نظروں سے گھورتے بے حد ٹھنڈے لہجے میں پوچھا تھا۔

مجھے اتنی بے رخی کی مار مت مارو۔ پیا رحم کرو مجھ پر وہ تو جیسے بھرا بیٹھا پیا کے استفسار پر بس تڑپ کے رہ گیا۔

میکس پلیز...... جائیں یہاں سے تماشا مت بنائیں! اس نے ضبط سے کہتے دروازے کو اچھے سے پکڑا۔

''کیسے چلا جاؤں پیا...... آپ کو ناراض چھوڑ کر مجھے تو سکون کی موت بھی نہیں آئے گی اگر آپ کو منائے بغیر چلا گیا تو......!'' وہ بکھر رہا تھا تبھی سسکتے ہوئے بولا۔

''میری زندگی پہلے ہی عذاب بنی ہوئی ہے میکس...... میرے لئے مزید آزمائش نہ بنائیں پلیز!'' وہ دبے دبے غصے سے چیخی۔

''تو کس نے کہا ہے اس عذاب میں رہنے کو ابھی چلیں میرے ساتھ زندگی کو زندگی کی طرح سے جینے کیلئے...... میں وعدہ کرتا ہوں پیا میں آپ کو موم کی گڑیا کی طرح آزمائشوں کی دھوپ سے بچا کر رکھوں گا......!'' جذبات کا شوریدہ سر دریلا تھا جو میکس کو بہا کر لے گیا تھا وہ حق دق ششدر سی سمجھنے کی کوشش میں کھڑی رہی مگر جیسے ہی اس کی سمجھ میں میکس کی بات کا مفہوم آیا وہ تو جیسے پھٹ پڑی تھی۔

''آؤٹ......آئی سے آؤٹ...... چلے جاؤ یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ورنہ...... ورنہ میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔'' شدت ضبط سے اس کی آواز پھٹ گئی تھی۔

''مار ڈالیں بے شک...... مگر میرے لئے اس زندگی کو جینے کا کوئی مقصد ہے نہ ہی خواہش جس میں آپ کا ساتھ اور پیار نہ ہو......!'' وہ تو آج سارے لحاظ بالائے طاق رکھے جانے کیوں دل کے نہاں خانوں میں پوشیدہ راز فاش کر رہا تھا۔ پیا کے دماغ کی نسیں پھڑ پھڑانے لگیں سمجھ نہ آیا کہ اسے کس زبان میں واپس جانے کو کہے۔ تبھی بولی تو آواز میں شکستگی کا واضح عنصر تھا۔

''میکس...... میری شادی شدہ زندگی داؤ پر لگ جائے گی آپ کو اپنے خدا کا واسطہ یہاں سے چلے جائیں میرے لئے مشکلات کھڑی مت کریں!'' اس کے لہجے میں واضح طور پر محسوس کی جانے والی پسپائی تھی۔

''چلا جاؤں گا اگر ایک دفعہ مجھ سے کہہ دیں کہ آپ بھی مجھ سے پیار کرتی ہیں!'' اس کے نئے مطالبے کو سن کر تو پیا کے سامنے ساتوں آسمان گھوم گئے تھے دل تو چاہا کہ سامنے کھڑے اس جنوبی صفت بندے کا تھپڑوں سے منہ لال کر کے اس کی عقل ٹھکانے لگا دے مگر اپنی اس خواہش کی تکمیل نہیں کر سکی کیونکہ اچھے سے سمجھ رہی تھی کہ اس کا فی الوقت کوئی فائدہ نہیں ہے وہ اپنے ہوش میں ہی کہاں تھا۔

''میں آپ سے پیار نہیں کرتی میکس میں فرحاب سے پیار کرتی ہوں جو کہ میرا شوہر ہے اور مسلمان شادی شدہ عورتیں صرف اپنے شوہروں کی وفادار ہوتی ہیں صرف انہی سے پیار کرنا اپنا فرض سمجھتی ہیں!'' اس نے دھیمے لہجے میں کہتے اسے رسان سے سمجھایا۔

''جھوٹ بالکل جھوٹ...... میں نے بہت سی مسلم خواتین کو یہاں اپنے شوہروں کو چیٹ کرتے دیکھا ہے......'' وہ ترنت ہنوز دیوانی کیفیت میں کہتے چلایا تھا۔

''ہو سکتا ہے آپ نے ایسی خواتین کو دیکھا ہو مگر میں ان میں سے نہیں ہوں یہ بات کبھی مت بھولئے گا!'' اس نے اتنا کہہ کے دروازہ بند کرنا چاہا مگر اتنے میں سرعت سے میکس نے ہاتھ بڑھا کر اس کی دروازہ بند کرنے کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔

''میں اتنی آسانی سے یہاں سے ہرگز نہیں جاؤں گا۔ پیا تب تک جب تک آپ مجھ سے اظہار نہ کریں اور مجھ سے صلح نہ کریں'' اور یہ دونوں ہی کام پیا کیلئے ممکن نہیں تھے بہت کڑی شرط تھی مگر میکس اٹل تھا۔

''صبح بات کریں گے ابھی آپ گھر جائیں!'' اس کے دروازے کے سامنے پر سکون انداز میں جسے دیکھ کر اس نے آہستگی سے کہا تھا۔

''میں گھر نہیں جاؤں گا۔ میں رک کر صبح ہونے کا انتظار کروں گا...... وہ ضدی پن سے بولا تھا۔''

''ٹھیک ہے بھاڑ میں جائیں!'' اس نے کلس کر کہتے دروازہ تیزی سے بند کیا تھا...... میکس ساری رات شدید سردی میں پیا کے دروازے کے سامنے بیٹھا رہا تھا۔

دوسری صبح وہ اٹھی تو اس کا سر درد کی بھاری سل بنا ہوا تھا ساری رات وہ ایک لمحے کو بھی سو نہیں پائی تھی میکس کی دیوانگی نے اسے عجیب مخمصے میں ڈال کر سراسیمہ کر دیا تھا...... رہ رہ کر اسے یہی سوچ پریشان کرتی رہی کہ اگر فرحاب کو پتہ چل گیا تو کیا ہوگا اور اگر خدانخواستہ یہی خبر میڈیا کے کسی بندے کی نظر میں آ گئی تو ساری دنیا اس کی پارسائی پر تھوتھو کرے گی...... اذیت سی اذیت تھی جس کا کوئی درماں نہیں تھا...... اس نے اس کا حل سوچنے کی متعدد بار کوششیں کیں مگر اسے کوئی حل سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے کہاں جائے...... جہاں یہ پریشانیاں اس کا پیچھا نہ کریں پونے دو سال...... پورے پونے دو سال اس نے خوشیوں کے ہنڈولے میں بیٹھ کر جھولا جھولتے ہوئے گزارے تھے دکھ کس چڑیا کا نام ہے پریشانی کسے کہتے ہیں اسے تو ان لفظوں کے معنی و مطلب بھی معلوم نہیں تھے لیکن واہ رے زندگی...... جس نے اسے جھولتے ہوئے ہنڈولے سے آن واحد میں بہت اونچائی سے دکھوں واذیتوں کی گہری دلدل میں پٹخا تھا کہ آزمائشیں کسی کیچڑ کی مانند اسے لت پت کیے اپنے اندر گڑھائے جا رہی تھیں۔ پیا نے اپنے سہمے ہوئے چہرے کو بغور آئینے میں دیکھا اور اپنی متورم زدہ پپوٹوں والی سیاہ بھنور آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مار کر ان میں ہوتی جلن اور درد کو کم کرنے کی کوشش کی...... پھر اپنے لئے ایک کپ کافی بنا کر لاؤنج میں آ کے بیٹھ کے سارے حالات و واقعات کا تجزیہ کرنے لگی تھی...... کافی کا آخری گھونٹ بھر کے اس نے ویکیوم کلینر اٹھا کر پورے گھر کی صفائی کی پھر باہر لان کی صفائی کرنے کا سوچا پت جھڑ کا موسم تھا لان روز ہی ڈھیروں ڈھیر پتوں سے اٹ جاتا۔ پیا نے خود کو اچھی طرح مرون سویٹر اور شال میں لپیٹا اور باہر نکل آئی۔ باہر نکلتے ہی سرد یخ ہوا کے خون جماتے جھونکے نے اس کا استقبال کیا تو وہ بے اختیار کانپ کر رہ گئی اس سے پہلے کہ وہ چند قدم آگے چل کر لان میں پڑے پتے اکٹھے کرنا شروع کرتی اسے سامنے سڑک پر میکس کروک کھڑا دکھائی دیا تھا۔ پیا حیرت کے مارے وہیں جم کر رہ گئی تو کیا وہ ساری رات سے وہیں تھا یا ابھی ابھی آیا تھا۔ پیا کو دیکھ کر وہ اسے فوراً اپنی سمت بڑھتا محسوس ہوا تھا اسے لگا پیا اس سے بات کرنے کیلئے باہر نکلی ہے...... پیا نے متوحش نظروں سے پہلے اسے اور پھر اپنے بیڈ روم کی طرف دیکھا...... فرحاب اب وہیل چیئر پر اپنے سہارے بیٹھ جایا کرتا تھا اگر اس نے اسے دیکھ لیا تو یقیناً قیامت متوقع تھی۔

''تھینک گاڈ پیا آپ باہر آئیں ان فیکٹ مجھے یقین تھا کہ آپ باہر ضرور آئیں گی!'' وہ پیا کے نزدیک آنے پر لہجے میں زبردستی کی بشاشت پیدا کرنے کی کوشش کرتے بولا پیا نے ذرا کی ذرا اسے نظر بھر کر دیکھا۔ سردی کی وجہ سے اس کے ہونٹ سیاہی مائل نیلے ہو رہے تھے۔ سرخ ناک سے پانی بہہ رہا تھا اور ہاتھوں کی انگلیوں میں واضح لرزش اور سوجن تھی گویا وہ ساری رات باہر ٹھنڈ میں باہر پڑے بنچ پر بیٹھا رہا تھا...... پیا کو اس سے اس کی دماغی حالت پر واضح طور پر شبہ ہوا وہ دو دو سویٹر اور شال میں بھی کانپ رہی تھی اور وہ صرف شرٹ پینٹ میں بغیر کسی احتیاطی تدبیر کے صحیح سلامت کھڑا تھا۔

''میکس...... یہ کیا پاگل پن ہے؟'' وہ حیرت سے ششدر تھی۔

''یہ پاگل پن نہیں پیار ہے پیا...... جو میں آپ سے کرتا ہوں بے حد بے حساب!!''

پیا اس اظہار پر جل کر رہ گئی اسے یہ موضوع بے حد تکلیف دیتا تھا۔

''یہ پیار نہیں پاگل پن ہے میکس...... اگر کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا!''

''آپ کو دنیا کی اتنی پرواہ کیوں ہے پیا...... آپ کو اپنی پرواہ کیوں نہیں ہے آپ دنیا یہ کہے گی دنیا وہ کہے گی کیوں سوچتی ہیں آپ کیا چاہتی ہیں آپ کیا سوچتی ہیں یہ اہم کیوں نہیں آپ کیلئے......؟'' اب کی بار وہ واضح جھنجھلایا تھا۔

''غلط نہیں سوچتی آپ کو بھی سوچنا چاہئے سوچیں ذرا آپ کی ریپو کتنی خراب ہو سکتی ہے اگر کسی کو معلوم پڑ گیا کہ آپ ساری رات یہاں ٹھنڈ میں میرے گھر کے سامنے کھڑے رہے ہیں......'' اس نے اپنے لہجے میں نرمی سمو کر اسے سمجھنا چاہا۔

''میں چلا جاؤں گا واپس اگر آپ مجھے معاف کر کے میرے ساتھ ویسی ہی دوستی دوبارہ استوار کر لیں گی......!'' اس کے لہجے میں آس تھی۔

''ایسا تو میں قطعی نہیں کر سکتی......'' پیا کا جواب صفاچٹ تھا۔

''تو پھر میں بھی یہاں سے نہیں جاؤں گا......! اب کی بار اس نے بھی ہٹیلے پن سے کہتے ہوئے اپنا فیصلہ سنایا تھا پیا نے بے بس سی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔



وہ فرحاب کو لے کر بروک لائن ہاسپٹل آئی تھی اس نے یہاں نیویارک کے جانے مانے فزیوتھراپسٹ مارک ایڈیسن سے ٹائم لے رکھا تھا...... فرحاب کے گھٹنوں کے زخم اب تقریباً مندمل ہو چکے تھے ایکسرے رپورٹ میں واضح طور پر اس کی ریڑھ کی ہڈی اور کولہوں کی ران تک کی ہڈی بالکل صاف سیدھی اور صحیح کام کرتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ مارک ایڈیسن فرحاب شفیق کی ایکسرے رپورٹ دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا فرحاب کو مصنوعی ٹانگیں لگ سکتی تھیں وہ دوبارہ چل پھر کر ایک نارمل زندگی گزار سکتا تھا پیا کو لگا جیسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی تھی اس نے ڈاکٹر کو فوری طور پر فرحاب کی ٹانگیں لگانے کیلئے کہا تھا۔ فرحاب پر بھی اس خوشخبری کا بہت اچھا اثر پڑا تھا۔ بہت دنوں کے بعد فرحاب نے پیا سے خوشگوار موڈ میں باتیں کی تھیں۔ ویسی ہی محبت بھری باتیں جسے سننے کے بعد پیا کو اپنے اردگرد تتلیوں کا رقص ہوتا محسوس ہوتا تھا پیا نے اس سے ڈھیر ساری باتیں کی اپنی اور اس کی باتیں خوش کن باتیں گھر آتے ہوئے پیا نے کیب ڈرائیور کی مدد سے فرحاب کو وہیل چیئر پر بٹھایا اور گھر کی اندرونی سمت بڑھتے ہی لگی کہ اسے پھر میکس دکھائی دیا ویسے ہی اسی حلیئے میں...... پیا نے سر جھٹکا اور آگے بڑھ آئی وہ ان خوبصورت اور خوشگوار لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔



فرحاب نے زندگی میں دوبارہ سے دلچسپی لینا شروع کر دی تھی پندرہ دن بعد اسے مصنوعی ٹانگیں لگ گئی تھیں اور پیا اسے روز فزیوتھراپسٹ کے پاس ہاسپٹل فزیوتھراپی کیلئے لے کر جایا کرتی تا کہ وہ جلدی اپنی ٹانگوں پر چلنا سیکھ لے اور وہ جلدی سیکھتے ہوئے ری کور بھی کر رہا تھا۔ پیا کے ساتھ

اس کا رویہ آہستہ آہستہ نارمل ہو رہا تھا مگر خوشیوں کے لمحات پیا کیلئے اب کی بار بے حد مختصر ثابت ہو رہے تھے۔ میکس روز اسے اپنے گھر کے سامنے کھڑا ہوا ملتا اور پیا روز ہی دعا کرتی کہ فرحاب کی نظر اس پر نہ پڑے...... پیا نے اسے وہاں سے چلے جانے کو کتنے جتنوں سے منایا تھا یہ پیا کا دل ہی جانتا تھا۔

اس روز بہت طوفانی بارش تھی اور میکس پر پھر اسی دیوانگی کا دورہ تھا جواب اکثر و بیشتر ہی پڑنے لگا تھا اس نے وڈکا اور شمپیئن کی تین بوتلیں ایک ساتھ ختم کیں مگر درد تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہ لے رہا تھا اور یاد تھی کہ آئے ہی جا رہی تھی۔ پیا نے اسے اپنی محبت کا واسطہ دیا تھا کہ وہ وہاں سے چلا جائے مگر وہ محبت کی قسم میں ہار تو گیا تھا مگر اب دوری برداشت کرنا اس کیلئے سوہان روح تھا۔ اسے کتنے دن ہوئے تھے پیا کو دیکھے ہوئے کتنے دنوں سے وہ اسٹوڈیو گیا تھا نہ ہی آفس...... پریس والے اس سے پارسا کی کامیابی کے حوالے سے بات چیت کرنے کے خواہاں تھے مگر اسے پرواہ تھی نہ ہی خواہش...... وہ میڈیا سے ہمیشہ بہت اخلاق اور رواداری سے ملا کرتا مگر اب اپنے اندرونی خلفشار کی وجہ سے بدتمیزی کرتے انہیں بے عزت بھی کر جاتا پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا نے جو اس گریز، بدتمیزی اور اکھڑ مزاجی کی جو وجہ پتا لگائی تھی اس کی خبر انہوں نے دنیا والوں کو کرتے ذرا بھی دیر نہیں لگائی تھی۔

میکس نے آج حتمی طور پر پیا سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس نے نشے میں ڈولتے گاڑی کی چابی اٹھا کر الفاظ ترتیب دیئے تھے۔

میں آپ کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا مجھے آپ کی ضرورت ہے میکس آپ کے بغیر ادھورا ہے اسے جو چاہیں جو مرضی سزا دے لیں مگر اسے خود سے دور مت کریں...... اور ٹھیک یہی الفاظ اس نے پیا کے دروازہ کھولنے پر کہے بھی تھے۔



پیا نے فرحاب کی پسند کا قیمہ مٹر بنایا تھا۔ فرحاب اور پیا نے ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا فرحاب ٹی وی دیکھ رہا تھا جب وہاں اچانک بریکنگ نیوز کا اسکرول بار بار نمودار ہوا۔

میکس کروک کی تخلیق اور ان کی محبت پارسا میں گہرا اختلاف۔ میکس اضطرابی کیفیت میں ان کے گھر کے سامنے کئی کئی گھنٹے کھڑے رہتے ہیں اکثر انہیں ساری ساری رات شدید ٹھنڈ میں بھی دیکھا گیا ہے...... پارسا اور ان کے درمیان ہے کیا اختلاف دونوں ہی بتانے سے گریزاں ہیں پیا کے معذور شوہر اس سارے معاملے سے بے خبر ہیں اور پیا ان کی خدمت میں...... کال بیل کی چنگھاڑتی آواز نے اینکر کی باقی آواز کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ ایک صور اسرافیل تھا جو اس نے پھونکا تھا۔ پیا کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے کال بیل بج رہی تھی ویسے ہی دھڑ دھڑ ادھڑ...... مگر پیا کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلے بیٹھی رہی فرحاب کی اس خبر کو سننے کے بعد کیا حالت تھی۔ پیا اس کی سمت دیکھ نہیں پائی وہ بے یقینی سے اسکرین پر آنے والی اپنی اور میکس کی تصاویر دیکھتی رہی کیا ان تصاویر کو دیکھ لینے کے بعد بھی وہ اپنی صفائی میں کچھ کہہ پائے گی کال بیل کی چنگھاڑ مسلسل جاری تھی اور کیا اس کا یقین کیا جائے گا!

''دروازہ کھولو پیا...... فرحاب کی سخت اور سرد آواز پیا نے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناتی محسوس کی تھی۔''

''میں کہہ رہا ہوں دروازہ کھولو پیا......'' اب کی بار وہ دھاڑا تھا پیا کی گردن بے اختیار نفی میں ہل گئی وہ اگر دروازہ کھول دیتی تو اپنی قسمت کے دروازے کو ہمیشہ کیلئے بند کر دیتی جو طوفان اپنے آثار دکھا رہا تھا وہ طوفان آ کر اسے تباہ و برباد کر دیتا......

''میں نے کہا ہے پیا دروازہ کھولو......''اس نے پیا کو اب کی بار دروازے کی جانب دھکا دیتے گرایا تھا وہ بے اختیار منہ کے بل زمین پر گری تھی۔

''جاؤ'' وہ اور بھی زور سے چنگھاڑی وی پر اب بھی وہی مختلف مناظر دکھائے جا رہے تھے ان میں پارسا کو لانچ کرنے سے پہلے کی بھی تصاویر اور ویڈیو کلپس تھے' فرحاب کے دل میں کیا چل رہا تھا اس کے چہرے سے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا مگر خلاف توقع وہ ضبط کی کیفیت میں تھا اور خاموش تھا۔ پیا نے موت کے سناٹے اپنے اندر گونجتے محسوس کیے۔اس نے مرے مرے قدموں سے جا کر دروازہ کھولا اس کے تمام تر بدترین خدشوں کی تصدیق کرتا میکس دروازہ میں نشے سے جھومتا کھڑا تھا۔

پیا نے ایک سراسیمگی کی کیفیت میں دروازہ بند کر دیا اور لمبے گہرے سانس لیتے واپس پلٹ آئی مگر فرحاب منتظر اور متوجہ تھا باہر زوروں کی طوفانی بارش تھی بادلوں کی کڑکڑاہٹ ماحول کو عجیب وحشت زدہ بنا رہی تھی۔

''کون تھا...... بریکنگ نیوز دیکھ لینے کے بعد بھی وہ پوچھ رہا تھا کیا اپنے شک کی تصدیق کرنا باقی تھی ابھی۔

''ک ک کوئی بھی نہیں......ایسے ہی کوئی بیل بجا کر بھاگ گیا......!''

پیا نے اپنے لہجے میں واضح لڑکھڑاہٹ اور ہاتھوں میں لرزش دیکھی کس قدر بودا بہانہ تراشا تھا اس نے مگر اس کا مفلوج ذہن کام کرنے کی پوزیشن میں تھا ہی کہاں......!تبھی بیل دوبارہ بجی تھی فرحاب شفیق نے اسے جلالی نظروں سے دیکھا اور خود اٹھ کر دروازہ کھولنے کیلئے دروازے کی سمت بڑھنے لگا ایک' دو' تین وہ قدم پر قدم اٹھا رہا تھا اور زندگی پیا سے دور ہوتی جا رہی تھی چار' پانچ' چھ وہ دروازے تک پہنچ گیا تھا اور پیا نے کرب سے آنکھیں موند لیں دروازہ کھل چکا تھا باہر برستی بارش اور ٹھنڈی ہوا کا جھونکا پیا کے وجود کو سنسنا گیا......فرحاب نے ضبط کی اعلیٰ مثال قائم کرتے میکس کروک کو بارش میں دیوانہ وار بھیگتے دیکھا اور برداشت کیا۔

''آئی نیڈ یور وائف بی کاز آئی ایکسٹریملی لو ہر......فرحاب شفیق کے اندر کے غیرت مند مرد نے اپنے کانوں سے ایک اجنبی غیر مسلم مرد کے منہ سے اپنی بیوی کیلئے اظہار محبت سنا اور زندہ کھڑا رہا......برستی بارش میں پور پور بھیگتے وہ پیا کو مانگتا رہا۔

''میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا پلیز......مجھے ان کی زندگی سے زیادہ ضرورت ہے......!''

تابوت میں آخری کیل یہ الفاظ فرحاب کا ضبط توڑ گئے اس نے اپنی پوری قوت صرف کرتے ایک زوردار تھپڑ میکس کروک کے چہرے پر مارا تھا اور دروازہ بند کر دیا تھا۔میکس دیوانوں کی طرح سے دروازہ بجانے لگا۔

خدا کیلئے فرحاب......میری بات سن لیں میں مر جاؤں گا پیا کے بغیر......وہ دروازہ دھڑ دھڑا رہا تھا اور اندر وہ پیا کو روئی کی مانند دھنک رہا تھا بے تحاشا بے حد و حساب تم سب عورتیں ایک جیسی ہوتی ہو......بدکار اور ریا کار......میری غلطی تھی کہ میں نے تم پر اعتبار کیا......آستین کے سانپ کو اپنا خون جگر پلایا......تمہیں پارسا سمجھا تمہیں مریم کہا آہ......تھو......''اس نے پیا پر نفرت سے تھوکا تھا۔

تم مریم نہیں ہو......تم پارسا بھی نہیں ہو تم ایک بدکردار عورت ہو تم ریا کار ہو تم سب عورتیں ایک جیسی ہو......وہ بھی بدکردار تھی تم بھی بدکار

ہو...... وہ بھی مسلمان تھی اور تم نے بھی اپنی نسوانیت کو کیش کراتے' مذہب کو تار تار کیا......'' اس روز اس نے پیا کو اتنا مارا کہ اس کے اپنے ہاتھ دکھ گئے پیا نیم مردہ ہوگئی اس نے اپنی صفائی میں ایک لفظ نہیں کہا اور یہی بات فرحاب شفیق کو اور مارنے پر اکساتی رہی فرحاب شفیق کو اس کی خاموشی اقبال جرم کی مانند محسوس ہو رہی تھی یعنی وہ اپنے گناہ کو مانتی ہے۔ تسلیم کرتی ہے مگر شرمندہ نہیں ہے۔ گھنٹے بعد بارش تھمی ساتھ ہی فرحاب شفیق کی بربریت بھی......! پیا ادھ موئی کیفیت میں کب سے اشک اپنے اندر گراتی رہی...... جس آشیانے کو بچانے کیلئے اس نے اتنے جتن کئے تھے وہ بالآخر شک کی ذرا سی آندھی سے تنکا تنکا ہو کر بکھر گیا تھا پیا پتھرائی آنکھوں اور سلب دماغ سے سوچنے کی کوشش کرتی رہی۔ کوئی ایسی غلطی' ایسا گناہ ایسی زیادتی جس کی اتنی کڑی سزا اسے ملی تھی۔ اس نے میکس کا کیا بگاڑا تھا وہ کیوں دیوانہ ہوا تھا اس نے کیوں پیا کو برباد کیا تھا...... بہت سارے سوال تھے مگر جواب کون دیتا...... اس کی پارسائی پر داغ لگ چکا تھا اس کی عصمت مٹ چکی تھی اس کی نسوانیت تار تار ہو رہی تھی اور وہ ضبط کے پہرے بٹھائے بالکل خاموش مگر ویران لیکن دیکھنے والوں کیلئے ان کیلئے جو چشم بصیرت رکھتے تھے نہ کہ ان کیلئے جو آنکھیں رکھنے کے باوجود بھی اندھے تھے۔

''تم نے بیماری میں میرا ساتھ دیا اور میری خدمت کی بھلے اپنے گناہ کو چھپانے کیلئے ہی سہی مگر اس کے عوض میں تمہیں اتنی رعایت دیتا ہوں کہ اس گھر سے تم جو چیز لے جانا چاہو لے کر جاسکتی ہو...... کچھ دیر بعد فرحاب انسانیت کا علم بلند کرنے کی کوشش میں سرگرداں اس پر احسان عظیم کرتے کہہ رہا تھا...... پیا کو اس کی باتیں غیر فہم لگیں اور اس نے سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کی چونکی وہ تب جب اس نے پیا کی گرم شال لا کر اس پر پھینکی تھی۔

''گھر'' لفظ گھر پیا کے ذہن میں گردش کرنے لگا۔''

''عورت چاردیواری کو اپنا گھر کیوں مان لیتی ہے وہ اسے مضبوط اور پُرتحفظ آشیانہ کیوں تصور کر لیتی ہے جبکہ گھر تو محض ایک چھوٹی سی غلط فہمی کی ٹھوکر پر کھڑا رہتا ہے......اور کبھی کبھی تو اس ٹھوکر کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔''

پورٹریٹ بنوانے کیلئے اجازت تو پیا کو فرحاب نے خود دی تھی اس وقت تو وہ لبرل ازم کی نئی مثال پیش کرتے خود کو دنیا کا فراخدل شوہر ظاہر کر رہا تھا تو پھر اس نے عملاً اس فراخدلی کا ثبوت کیوں نہیں دیا تھا...... مرد قصوروار کیوں نہیں ہوتا وہ سزا کا مستحق کیوں نہیں ٹھہرایا جاتا۔ ذلت اس کا نصیب کیوں نہیں بنتی یہ سب عورت کا ہی نصیب کیوں......؟ پیا اٹھنے کی کوشش میں لڑکھڑا گئی فرحاب منہ پھیرے اس کے جانے کا منتظر رہا...... پیا اٹھ کر دروازے تک گئی پہلی بار فرحاب شفیق نے مڑ کر دیکھا وہ خالی ہاتھ جا رہی تھی وہ ننگے سر اور ننگے پیر جا رہی تھی بے تحاشا ماتھے اور بار بار گرتے اس کی باریک اسٹریپس والی چپل ٹوٹ چکی تھی لیکن وہ اسی میں پاؤں گھسیٹتے جا رہی تھی...... گھر کی دہلیز پار کرتے وہ فرحاب شفیق کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نکل گئی تھی۔ اس کے جانے کے بعد فرحاب شفیق بے اختیار ہو کر رو دیا اور ایسا رویا کہ در و دیوار تک لرز اٹھے۔

عورت ہمیشہ اسی کیلئے کیوں آزمائش بن کے آتی تھی دھوکہ صرف اسی کو کیوں ملتا تھا جب وہ مخلص اور بے ریا تھا تو اس کے ساتھ مخلصانہ اور بے ریا ہو کر کیوں نہیں چلا جاتا تھا...... سوال ہی سوال تھے' مگر جواب ندارد۔''

درد بے شمار اور اذیت بے انت!



دسمبر کی ٹھٹھرا دینے والی سردی اور بارش کے بعد کی ٹھنڈ۔ ہلکا ہلکا گرتا کہرا اور ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دینے والی دھند...... پیا نے دروازے کے پار بیٹھے مطلق العنان ظلم و جبر کے پیم اس شخص سے مدد کی بھیک مانگی نہ ہی جائے پناہ...... وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اس کا اس شہر میں کوئی جاننے والا نہیں ہے اس کے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے کہ وہ کسی ہوٹل میں قیام کر سکے۔

پیا بے حس سی چلتی جا رہی تھی باہر نکل کر ہوا کا ٹکرانے والا تیز ریلا اس کے وجود کو کپکپا گیا تھا مگر وہ ہر احساس سے بے نیاز بس چلے جا رہی تھی...... گھر سے باہر سڑک پر آتے اس نے سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر دائیں بائیں دیکھا اور گہری سانس لی......

''اب کہاں جائے اس وقت اس حال میں؟'' پہلی بار اس نے سوچا تھا وہ کچھ دیر اپنے پیروں پر کھڑی رہی مگر پاؤں میں مار کھانے کے باعث آنے والی موچ نے اسے اپنے قدموں پر کھڑا نہیں رہنے دیا وہ لڑکھڑا کر واپس مڑی اور گھر کے باہر پڑے بنچ پر ٹک گئی......

بربادی کا آغاز کہاں سے ہوا تھا اور اس کا انت کیا ہوگا...... اس نے سوچنے کی کوشش نہیں کی...... اس کا سیل فون اس کا پاسپورٹ اس کا والٹ سب اندر رہ گیا تھا۔ وقت تھم گیا تھا آزمائش کا دورانیہ طویل تھا صبر کی انتہا تھی اور ضبط کا انت......؟

اس نے آج خود کا قتل اپنی ہی بے جان اور پتھرائی آنکھوں سے ہوتے دیکھا تھا۔ بے بسی کی کوئی حد نہیں ہوتی ضبط کا کوئی انت نہیں ہوتا صبر کی کوئی انتہا نہیں ہوتی...... سردی سے ٹھٹھرتے اور کانپتے اس نے اپنے زندہ ہونے کا احساس ہوتے ہی سوچا تھا۔

وہ ابھی بھی زندہ تھی اتنی ذلت سہنے کے بعد بھی...... کس لئے' کس کی خاطر؟ اس نے دھندلائی آنکھوں سے ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ اپنے زندہ ہونے کا عذر تراشنا چاہا مگر جواب نہیں ڈھونڈ پائی...... کچھ دیر مزید گزری اس نے اپنے پاس ایک قیمتی گاڑی رکتے محسوس کی...... مگر وہ بے حس اور بے نیاز بیٹھی رہی...... بی۔ ایم۔ ڈبلیو اس نے ذہن پر زور ڈالتے جیسے اس گاڑی کی شناخت کرنے کی کوشش کی...... یہ کس کی گاڑی تھی اور کون باہر نکل رہا تھا؟

ایک بے حد قیمتی تھری پیس میں ملبوس سوٹڈ بوٹڈ شخص گاڑی سے اتر کر پیا کے نزدیک آیا تھا پیا نے اپنی یادداشت کھنگالتے اسے پہچاننے کی کوشش کی...... آنے والا بے حد مؤدبانہ انداز میں اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا...... جیسے...... جیسے اس کے بولنے کا منتظر ہو مگر وہ کیا بولتی کیا اس کے پاس بولنے کو کچھ رہ گیا تھا کیا اسے واقعی میں اب بولنا چاہئے تھا۔ وہ اسٹیو تھا میکس کروک کا پی اے...... مگر وہ پیا کے پاس کیوں آیا تھا اب بھلا اس کے پاس بچا ہی کیا تھا جو وہ لوٹنے آیا تھا۔

''میم...... پلیز میرے ساتھ چلیں' اس نے اسٹیو کے لب ہلتے دیکھے مگر اسے الفاظ کا مفہوم سمجھ نہیں آیا۔'' ''آپ کی حالت بہت خراب ہے میم پلیز...... میرے ساتھ چلیں' وہ اس کی بکھری حالت' ویران اور زخمی چہرے کو دیکھتے گزارش کر رہا تھا۔ پیا بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔

''سانپ کا دوست بھی سانپ ہی ہوتا ہے اور دونوں کا ایک ہی کام موقع ملتے ہی ڈس لینا تو کیا وہ اسٹیو کو بھی ڈسنے کا موقع دے دے......؟'' ماتھے پر جمے خون اور پھٹے ہونٹوں پر جما ٹھہرا اسٹیو نے اس لمحے پارسا کو گہرے کرب کے حصار میں گھرا دیکھا حسین چہرے بگڑ جائیں تو دیکھنے والے برداشت نہیں کر پاتے...... اسٹیو بھی برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

''آپ نے اتنا تشدد برداشت کیا میم...... آپ کو پولیس کو کال کرنی چاہیے تھی یہاں عورت پر ہاتھ اٹھانا سنگین جرم سمجھا جاتا ہے؟'' اسٹیو اس کی اجڑی بکھری حالت کو دیکھتے تکلیف سے کہہ رہا تھا۔

''پولیس' یہاں اس ملک میں 'سنگین جرم' پیا کے ذہن میں الفاظ ناچنے لگے' آگے پیچھے' پیچھے آگے دوڑتے الفاظ جن کا سرا پیا کے ہاتھ میں آ کے نہیں دے رہا تھا۔ اس نے تو کبھی خود کو اس ملک کا باشندہ سمجھا ہی نہیں اس کی روح بھی پاکستانی تھی اس کا دل بھی پاکستانی تھا اس کا گھر اور اس گھر کے رہائشی کے اصول بھی پاکستانی تھے اس نے تو کبھی حق حقوق کی باتیں کی ہی نہ تھیں ایسے میں اسے یاد کہاں تھا کہ اسے اپنے حقوق کی جنگ بھی لڑنی ہے خود کو ظلم و بربریت کا شکار بننے سے بچانا ہے......!''

سردی بہت زیادہ ہے اور آپ شدید زخمی ہیں پلیز میم ضد نہ کریں آپ کو ہائپو تھیرامیا ہونے کا خدشہ ہے...... اسٹیو اب بول بول کے تھک گیا تھا تنگ آ کے جانے لگا کہ ابھی مڑ کے دو قدم چلا ہی تھا کہ اسے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی تھی..... وہ چونک کے واپس پلٹا اور...... ساکت رہ گیا پیا پتھریلی روش پر اوندھے منہ بے ہوش گری تھی اسٹیو اپنے اندیشے کی تصدیق ہوتے ہی دیوانہ وار اس پر جھکا تھا۔



پیا کو ہائپو تھیرامیا ہو گیا تھا بے تحاشا اسٹریس کی وجہ سے اس کا برین ہیمرج ہوتے ہوتے بچا تھا وہ موت کے منہ میں جا کے واپس آئی تھی کاش نہ آئی ہوتی مگر...... زندگی کو ابھی بہت سے قرض چکانے تھے سو اسے مہلت دی گئی تھی۔

پارسا کی پارسائی پر داغ خود میکس کروک نے ہی لگا دیا تھا۔ لیونارڈو کے فن پارہ کے ریکارڈ کو بریک کرنے کی کوشش میں اپنے غرور اور اوور کانفیڈنس کی بدولت اس نے پارسا کی پارسائی پر ہمیشہ کیلئے سوالیہ نشان لگا دیا تھا...... جب جب پارسا کا ذکر ہوگا ساتھ میں یہ کہانی دہرائی جاتی رہے گی بالکل ویسے ہی جیسی کہانیاں مونا لیزا کے بارے میں مشہور تھیں' ہیں......

خامی اور کمی بیشی ہر فنکار میں ہوتی ہے مگر وہ بری نہیں لگتی بری وہ اس وقت لگتی ہے جب غرور اور گھمنڈ میں گھر کے اسے پرفیکٹ قرار دے دیا جاتا ہے۔ بالکل یہی غلطی میکس کروک نے کی تھی۔ دعویٰ کر کے...... خواہش غلط نہیں ہوتی اس کے حصول کا طریقہ اسے غلط بنا دیتا ہے۔ یہ میکس کروک کو تب سمجھ میں آیا تھا جب پوری دنیا کے ہر خاص و عام انسان کی انگلی اس نے خود پر اٹھتے محسوس کی تھی۔ جب پیا کی پارسائی پر سوالات اٹھے تھے جب اس کے کردار کو زیر بحث لاتے اس کو ''پارسا'' کا ٹائٹل دینے پر شدید اختلاف اور مذمت کی گئی تھی۔ آن واحد میں میکس نے اپنے سر سے عشق کا بھوت اترتے اپنی سنگین غلطی کا اعتراف کیا تھا وہ اب کچھ بھی کر لے' جتنی مرضی کانفرنسز کر کے اپنی اور پارسائی کی خاطر صفائیاں دے لے مگر کمان سے نکلے تیر کی مانند اس غلطی کا ازالہ اب ناممکن ہو چکا تھا۔ جو اپنی بے وقوفی اور جذباتیت میں کر چکا تھا۔

اس نے گناہ عظیم کیا تھا پیا کا دل اور گھر برباد کر کے...... اسے بدنام کر کے' اس نے زندگی میں ہمیشہ خود کو حق پر اور صحیح سمجھا تھا لیکن اس نے خود سے بے تحاشا نفرت بھی محسوس کی اس نے کبھی بھی شراب جیسی لعنت کو برا نہیں سمجھا مگر اس نے حقیقت کا احساس ہوتے ہی اپنے پورے بار کو توڑ پھوڑ کر کرچی کرچی کر دیا نہ وہ ان دنوں بے تحاشا شراب پیتا نہ حواس کھوتا نہ ہی اتنا سب کچھ ہوتا...... اپنے تمام سورسز استعمال کر کے اس نے فوری طور

پر اپنے اور پارسا پر اچھالے جانے والے کیچڑ کا سلسلہ بند کر دیا تھا اس کا مستقبل تو تباہ و برباد ہوا ہی تھا مگر پارسا کی بدنامی اسے مضطرب کیے اس کا چین وسکون غارت کیے دے رہی تھی۔

اسے اپنی پروانہیں تھی وہ مرد تھا۔ اسے پیا کی پرواہ تھی جو پارسا تھی مگر رہی نہیں تھی۔ اس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی...... اس کا سر بے حد بھاری محسوس ہو رہا تھا اس کی آنکھیں درد کے مارے کھلنے سے انکاری تھیں پیا نے اپنے پورے وجود کی طاقت صرف کر کے بمشکل تمام اپنی آنکھوں کو کھولا ایک ڈاکٹر اور نرس فوری طور پر لپک کر اس کی جانب آئے۔ ڈاکٹر کے چہرے پر فاتحانہ چمک ابھری بالآخر پیا ہوش میں آ گئی تھی اور اس کی جان کو اب کوئی خطرہ بھی نہیں رہا تھا......

پیا...... آر یو اوکے! ڈاکٹر اس پر جھکا تھا اور وہ اسے پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی ایک اجنبی چہرہ اس پر جھکا تھا۔ اسے بے حد کوفت سی ہوئی پھر اسے اسٹیو کا چہرہ نظر آیا اور پھر اس کے ساتھ کھڑے میکس کروک کا...... پیا نے ایک زہر آلود نگاہ اس پر ڈالتے اپنے پورے وجود میں نفرت کا زہر پھیلتا محسوس کیا۔

''اب کیسی طبیعت ہے پیا!'' وہ بے حد فکرمندی سے اس پر جھکا پوچھ رہا تھا۔ اسے برباد کر کے وہ پوچھ رہا تھا کہ کیسی ہو...... کیا مذاق تھا وہ عش عش کر اٹھی تھی۔ مجھے یہاں کیوں لائے تھے تم؟ اب کی بار اس نے اسٹیو کی طرف غصے سے دیکھ کر کہا وہ نظریں جھکا گیا۔

''پلیز پیا ریلیکس...... تمہاری حالت بہت نازک ہے؟'' میکس فکرمند تھا تبھی اسے ٹوک گیا مگر کیا وہ ٹوکنے کا حق رکھتا تھا؟

وہ خود وہاں اس کی موجودگی سے ہی خائف تھی اس کے لگاوٹ و محبت کے اس مظاہرے پر بھڑک اٹھی۔

''تو مرنے دیا ہوتا مجھے...... کیوں میری لاش کو گھسیٹ لائے ہو یہاں آخر تم چاہتے کیا ہو کمینے انسان...... کیوں مجھے برباد کر دیا ایسا کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا'' ...... وہ بیڈ پر سے اچھل اچھل کر اس تک ہذیانی کیفیت میں بولتے اسے مارنے کو لپکنے کی کوشش کرتے چیخی...... اس کے ہاتھوں اور کلائیوں میں مختلف قسم کی نوبلے اور ڈرپس لگی تھیں جو اس کے بیسٹر یک ہونے کی وجہ سے نکل گئی تھیں اور اب ان میں سے خون بہہ رہا تھا۔ ڈاکٹر اس کی طرف فوراً بڑھے تاکہ اسے اس جنونی کیفیت سے نکال سکیں۔

''آپ پلیز باہر جائیں مسٹر میکس!'' نرس نے آگے بڑھ کر اس سے ریکویسٹ کی۔

''اس سے کہیں ڈاکٹر...... یہ یہاں سے چلا جائے اور دوبارہ مجھے اپنی شکل نہ دکھائے ورنہ میں اپنی جان دے دوں گی......'' کمرے سے نکلتے ہوئے میکس نے پیا کو کہتے سنا تھا...... مگر اسے برا نہیں لگا تھا وہ ایسے ہی رویے کا مستحق تھا ایسی ہی نفرت کا حقدار بھی...... جو جرم اس سے سرزد ہوا تھا وہ ہرگز ہرگز بھی قابل معافی نہیں تھا۔

آپ کسی کا دل اجاڑ دیں کسی کا گھر برباد کر دیں الگ بات ہے مگر آپ یہ دونوں کام کرتے کسی کو بھری دنیا میں رسوا کر کے اس کو دنیا کو منہ دکھانے لائق نہ چھوڑیں تو اسے ظلم نہیں کہتے اسے گناہ کہتے ہیں ناقابل تلافی گناہ...... اور میکس سے یہ گناہ سرزد ہوا تھا...... جس کی معافی تھی ہی نہیں...... اس کے بعد وہ اس کے سامنے نہیں گیا اسٹیو ہی اس کے پاس جا کر اسے میکس کروک کے گھر جا کر رہنے پر مناتا رہا۔

''میں اس کے گھر کسی قیمت پر نہیں جاؤں گی اسٹیو، میں میں جھوٹ کو سچ نہیں کر سکتی مجھے تو وہ برباد کر چکا ہے پھر اب یہ ہمدردی کا ڈھونگ کیسا......؟ وہ نفرت سے پھنکار رہی تھی۔

''میم اس شہر میں آپ کسی کو نہیں جانتی میڈیا والے آپ کے پیچھے ہیں فی الوقت آپ کا ان کے سامنے نہ آنا ہی بہتر ہے؟''

''مجھے اب کسی کی پرواہ نہیں ہے میڈیا والوں کی بھی نہیں......اب میرے پاس بچا ہی کیا ہے جو میڈیا والے میری جستجو کریں گے'' اس کے لہجے میں تلخی تھی۔

ایسی بات نہیں ہے میم! میڈیا والے اب آپ کے اور میکس کروک کے آئندہ لائحہ عمل کے بارے میں جاننے کو بے چین ہیں طرح طرح کے تجزیے سامنے آ رہے ہیں اور یقیناً وہ آپ کو بھی سرکی طرح پریشان کرتے تبھی تو آپ کی یہاں اس ہاسپٹل میں موجودگی کو............''

تو پھر جاؤ اور اپنے صاحب سے کہہ دوں...... کہ اپنی کامیابی اور میری بربادی کا جشن منائے میں تو برباد ہو چکی۔ میرا آشیانہ تو بکھر چکا...... پیا نے تکیے پر سر پٹختے ہوئے کہا تو اسٹیو کا دل دکھ سے بھر گیا۔

''پلیز میم...... سر آپ کی وجہ سے پہلے ہی بہت اپ سیٹ ہیں اور آپ پلیز خود کو ٹینس کر کے بیمار مت کریں...... جب تک آپ کے حالات سدھرتے نہیں آپ پلیز میرے ساتھ چلیں!'' اسٹیو اسے تمام اونچ نیچ سمجھاتے بولا۔

''میں تمہارے ساتھ کسی قیمت پر نہیں جاؤں گی اسٹیو...... میں اپنے گھر جاؤں گی جسے میں نے تنکا تنکا جوڑ کر بنایا تھا اور جسے تمہارے سر کی نفرت وانتقام کے خفیہ جذبے نے بکھیر دیا ہے۔ مگر میں اپنا آشیانہ دوبارہ بناؤں گی اپنی جنت کی تعمیر دوبارہ کروں گی۔ میں ہار نہیں مانوں گی۔'' پیا نے ایک عزم سے کہا تو اسٹیو باوجود کوشش کے اسے بتا نہیں سکا کہ واپسی کے تمام راستے اب پلوشہ آفریدی کیلئے بند ہو چکے ہیں......

''میں کسی بھی قیمت پر میکس کروک کو اس کے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔'' اس نے چلا کر کہا تھا...... نیویارک کی سرد فضاؤں نے پیا کی اس بازگشت کو اپنے اندر کہیں گہرے راز کی مانند چھپا لیا تھا۔

اس نے کال بیل پر انگلی رکھی اور اٹھانا بھول گئی۔ پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا تھا پیا سر جھکائے آنسو ضبط کرنے کی کوشش میں کھڑی رہی...... کل تک یہ گھر اس کا اپنا تھا اس گھر کی وہ بلا شرکت غیرے مالک تھی اور آج...... وہ اپنے ہی گھر میں اجازت کی پابند تھی۔ دروازہ کسی میل نرس نے کھولا تھا۔ پیا کو اس کے یونیفارم سے ہی اندازہ ہو گیا تھا۔

''مجھے فرحاب سے ملنا ہے؟'' پیا نے اپنے لہجے کو مضبوط کیا۔

''سوری پارسا! وہ آپ سے نہیں مل سکتے......؟'' اس نے مؤدب ہو کر صاف چٹ انکار کیا پیا حیران رہ گئی وہ اس کا نام کیسے جانتا ہے مگر وہ بھول گئی تھی کہ اسے تو بچہ بچہ جانتا ہے۔

''دیکھیں میرا ان سے ملنا بہت ضروری ہے۔ میں...... میں ان کی بیوی ہوں یہ...... یہ گھر میرا ہے......؟'' اسے دروازہ بند کرتے دیکھ کر وہ بے اختیار بے ربط سے جملے بولتی چلا اٹھی۔

''میم...... میں نے آپ کو بتایا ناں...... کہ......'' ابھی بات اس کے منہ میں ہی تھی کہ فرحاب چلا آیا۔ پیا نے اسے پیاسی نگاہوں سے ترستے ہوئے دیکھا وہ کتنا کمزور ہو گیا تھا۔

''کیا بات ہے جیمز...... وہ پیا کو نظر انداز کرتا میل نرس کی جانب بڑھا۔ سر یہ میڈم...... آپ سے ملنے کی ضد کر رہی ہیں؟

''ان سے کہہ دو...... کہ میں اجنبیوں سے ملتا ہوں نہ ہی فقیروں کو بھیک دیتا ہوں۔ یہ چلی جائیں یہاں سے......'' غصہ نفرت اہانت کیا نہیں تھا فرحاب کے لہجے میں پیا کیلئے...... مگر وہ برداشت کر گئی تھی ابھی وہ غلط فہمی کا شکار تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا وہ حقیقت سے آگاہ نہیں تھا۔ اسی لئے ایسا کہہ رہا تھا پیا کو یقین تھا جب اسے سچائی کا علم ہوگا وہ اسے معاف کر کے پھر سے اپنا لے گا۔ بالکل ویسے ہی جیسے وہ پہلے پیا سے بدگمان ہو جایا کرتا تھا اور صورتحال کا علم ہوتے ہی وہ پیا سے معذرت کرتے اسے منا لیا کرتا تھا۔ وہ اب بھی مان جائے گا بس ذرا سا بدگمان تھا۔ پیا نے سوچ لیا تھا وہ اسے منا لے گی چاہے اسے اس کے پیر ہی کیوں نہ پکڑنے پڑیں۔ وہ پکڑ لے گی تبھی وہ آگے بڑھی تھی۔

''فرحاب! یوں اس طرح مجھے کوئی بھی وضاحت کا موقع دیئے بغیر آپ نہیں جا سکتے پلیز ایک بار میری پوری بات تو سن لیں...... مجھے ایک موقع تو دیں......'' وہ آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامتے بولی تو فرحاب نے نفرت سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

''میں اب تمہاری کسی نئی چال میں آنے والا نہیں ہوں۔ اپنے آنسو بچا کر رکھو کسی اور مرد کو پھانسنے کے کام آئیں گے......'' پیا نے فرحاب کے زہریلے لفظوں سے اپنے جسم پر کوڑے پڑتے محسوس کیے تھے......

''فرحاب'' پیا درد کے مارے بول ہی نہ پائی وہ نفرت و غصے سے پلٹا۔

''آج کے بعد...... اپنی ناپاک زبان پر میرا نام بھی مت لینا ورنہ...... خدا کی قسم میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا......!'' انگلی اٹھاتے اسے تنبیہ کرتا وہ پیا کو بے حد سفاک لگا۔

''صرف ایک دفعہ مجھے اپنی صفائی میں کچھ کہنے کا موقع دے دیں پھر بے شک کاٹ دیجئے گا میں کوئی شکوہ تک نہیں کروں گی۔ بخوشی زبان کٹوا لوں گی......'' وہ جاں نثار ہونے والے انداز میں کہتے سچ مچ ان کے قدموں میں گری تھی وہ قدم نہیں جب وہ تھے تو پیا ان کے قدم بن گئی تھی پیا ان کی طاقت بن گئی تھی وہ کٹھن چکر بنی گھر' آفس اور ایک معذور شخص کی ذمہ داری نبھاتے فرحاب شفیق کو اس بات کا احساس ہونے ہی نہ دیتی تھی کہ وہ معذور ہے اور پیا اتنی زیادہ ذمہ داریاں بیک وقت نہیں نبھا سکتی...... لیکن وہ عورت تھی جو جذبہ ایثار سے گندھی ہوتی ہے فرحاب شفیق مرد تھا جو ہمیشہ لاشعور کی سوچیں پڑھنے کی کوشش تو کرتا ہے مگر جذبات و احساسات کی زبان سے ناواقف رہتا ہے جو عورت جیسی کتاب کو جاننے کا دعویٰ تو کرتا ہے مگر کبھی بھی عورت کے ٹائیٹل سے بڑھ نہیں پاتا۔

''یہ ڈرامہ بازی بند کرو اور جاؤ یہاں سے؟'' وہ اپنی پوری قوت لگا کر دھاڑا تھا۔ نہیں جاؤں گی تب تک جب تک آپ کو سچائی کا علم نہیں ہو جاتا......؟ وہ آنسو پونچھتے سیدھی ہو گئی فرحاب شفیق نے اسے نیچے جھکتے دیکھ کر ہی اپنے پاؤں پیچھے ہٹا لئے تھے۔ مجھے کچھ نہیں سننا...... سمجھی تم! پیا نے منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکی کا گلا گھونٹا۔

فرحاب...... میں آپ کی بیوی ہوں؟ آپ تو مجھ پر اعتبار کرتے تھے آپ ہی کہتے تھے ناں! تم میری بیوی نہیں گناہ کی پوٹ ہو مجھے تو یہ سوچ سوچ کر ہی شرمندگی ہوتی ہے کہ میں نے تم جیسی لڑکی سے شادی ہی کیوں کی جس کا کام ہی پرائے مردوں کو رجھانا ہے میں نے تم پر اعتبار کیا یہ میری زندگی کی فاش غلطی تھی جس کیلئے میں ساری زندگی خود کو بھی معاف نہیں کروں گا...... وہ اور بھی نفرت سے پھنکارا تھا اس کے لہجے میں کوڑیالے ناگ جیسی زہر آلود مہک تھی...... پیا کے وجود میں اترے اسے نیل و نیل کر رہی تھی۔ پھر وہ اندر کی جانب بڑھا تھا پیا اپنا نیل و نیل وجود لیئے دروازے پر بیٹھی رہ گئی تھی۔ گھر سے باہر ذرا دور کھڑے اسٹیو نے یہ منظر ڈبڈبائی نظروں سے پھٹتے ہوئے دل کے ساتھ دیکھا تھا اسے میکس اور میڈیا دونوں پر بیک وقت ٹوٹ کر غصہ آیا......

فرحاب واپس لوٹا تو اس کے ہاتھ میں پیا کا پاسپورٹ تھا جو اس نے لاتے ہی اس کے منہ پر مارا تھا۔ یہ رہا تمہارا پاسپورٹ اور آئی ڈی۔ اس سے زیادہ بھلائی کی توقع تم مجھ سے کبھی مت کرنا آج میں اپنا ہر تعلق تم سے ختم کرتا ہوں آج میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔ میں نے تمہیں طلاق دی' طلاق دی' طلاق دی۔ نیویارک کی سرد ترین فضا نے فرحاب شفیق کے سرد لہجے میں سنائی سزا کو خنجر کی مانند اپنے دل میں اترتا محسوس کیا۔ پیا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھا...... پل کے پل میں دنیا راکھ کا ڈھیر کیسے بنتی ہے کسی کی ہستی کا غرور کیسے خاک میں ملتا ہے اور دل برباد کیسے ہوتا ہے......!

پیا نے اس شام نیویارک کی سرد فضا میں کوئین سٹی سٹائل اپارٹمنٹ کے ٹھنڈے فرش پر بیٹھے جانا تھا...... اس نے اپنے ہاتھ کی خالی لکیروں میں قسمت کو کھوجا اس کے پاس شاید اب پیا کی زندگی کیلئے کچھ نہیں بچا تھا!



جانے کتنی دیر گزر گئی اس نے زندہ لاش کو گھسیٹنے کیلئے ہمت مجتمع کرتے ڈھیر سارے آنسو اپنے دل پر گراتے اس میں چھید کر دیئے۔ وہ لق و دق صحرا میں بالکل اکیلی آبلہ پائی کا کرب سہتی خشک حلق اور ویران سوتے لئے فرحاب شفیق کی دہلیز پر رحم کی بھیک کیلئے پھیلایا خالی کشکول تھامے اٹھ گئی...... انسان جب فرعون کا روپ دھارتا ہے تو یونہی بے انصافی کی مثالیں قائم ہونے لگتی ہیں بالکل ویسی ہی مثال فرحاب شفیق نے بھی قائم کی تھی اس سمے...... اس نے بس سوچ لیا تھا کہ اگر ایک عورت دھوکہ دے گئی ہے تو دوسری یقیناً دے گی ہر عورت ریاکار' بے وفا اور بدکردار ہوتی ہے کیونکہ اس کی زندگی میں آنے والی پہلی عورت انہی سب خامیوں کا مرقع تھی اس نے پیا پر اعتماد تو کیا پر کبھی بھی یقین نہیں کیا تھا بعض دفعہ آنکھوں دیکھی اور کانوں سنی بھی جھوٹی ہوتی ہے تو کیوں نہیں اس نے سچ جاننے کی کوشش...... وہ اپنی بیوی کا سکینڈل میکس کروک کے ساتھ برداشت نہیں کرسکتا اس لئے کیونکہ وہ بے غیرت نہیں ہے تو پھر اس نے سچ جاننے کی کوشش کیوں نہیں کی...... اسے پورٹریٹ بنانے کی اجازت کیسے دے دی؟

اس نے پیا پر اعتماد کیا پر یقین نہیں۔

اس نے پیا کو پیار دیا پر اعتبار نہیں......؟

اس نے پیا کو محبت دی مگر عزت نہیں۔

اس نے پیا کو پورٹریٹ بنوانے کی اجازت دے کر خود کو لبرل ظاہر کیا مگر اپنے اندر کے شک کو مارا نہیں۔ اس نے کیا...... کیا، کیا نہیں یہ اب

ایک لاحاصل بحث کے سوا کچھ نہیں تھا۔اس نے پیا کی روح چھلنی کرتے اسے جیتے جی مارتے اپنے سنگین الفاظ کی مار سے ماردیا اس کا احساس تو اسے شاید کبھی ہو بھی نہیں سکتا اس نے بھری دنیا میں اسے اکیلا چھوڑ کر بے سہارا کرتے یہ بھی نہیں سوچا کہ پیا نے تو اس کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا کسی بھی قیمت پر۔

''پیا کی ذات پر انگلی اٹھانے والوں کی انگلیاں کاٹنے کے بجائے وہ بھی انہی لوگوں میں شامل ہو گیا...... واہ کیا انصاف تھا اور کیا احسان کا بدلہ؟''

مگر عورت احسان کہاں کرتی ہے وہ تو صرف دان کرتی ہے اپنی محبت' عزت' وفا' قربانی' خدمت خلوص اور مرد یہ سب حق کی طرح وصول کرتا ہے بعض دفعہ کسی احسان کی طرح...... آہ یہ حوا کی بیٹی اور اس کا نصیب...... نہ لڑ سکتی ہے نہ چھوڑ سکتی ہے نہ ہی دھتکار سکتی ہے۔

ہاں البتہ چھوڑی بھی جاتی ہے اور دھتکاری بھی پھر بھی اسی مرد کیلئے روتی ہے جو صرف نفرت اور بے اعتنائی ہی دان کرتا ہے۔

پیا بھی تو رو رہی تھی زار زار...... اور فرحاب شفیق کمرے کے وسط میں کھڑا سینہ پھلائے خود کو داد و تحسین دیتا شاداں و فرحاں تھا کہ وہ بے غیرت نہیں ہے اور اس نے اپنی مردانگی اور غیرت کا سر فخر سے بلند کرتے ایک اعلیٰ مثال قائم کر دی ہے۔

تاریخ میں اس کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا یہ اس کا خیال تھا جو کہ سراسر غلط تھا۔

تاریخ دان تصویر کے دونوں رخ دیکھ کر ہی تاریخ سازی کیا کرتے ہیں۔

''میم رک جائیں میم...... آپ کدھر جائیں گی' اسٹیو اس کے پیچھے بھاگا آ رہا تھا جو اپنے دونوں خالی ہاتھ اطراف میں گرائے سڑک پر سامنے چلے جا رہی تھی۔دوپٹہ سر سے سرکتے کندھے پر ہولے سے اٹکتے زمین بوس ہو رہا تھا مگر اسے پرواہ نہیں تھی یہاں زندگی ہی خاک ہو گئی تھی جینے کی کیا پرواہ......

''میم پلیز رک جائیں'' اسٹیو اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ رکی نہیں اسے سنائی دے رہا تھا نہ ہی کچھ دکھائی وہ تو بس چلے جا رہی تھی۔بے آب و گیاہ صحرا میں کسی منزل کی نشان دہی کے بغیر......

''میم'' اسٹیو بے بس ہو کر رہ گیا۔

آپ وہ گھر نہ بیچیں فرحاب...... مجھے ساری عمر یہاں نہیں رہنا واپس جانا ہے اور پھر وہ ہمارا آبائی گھر ہے کل کو ہمارے بچے ہوں گے تو......

میں نے فیصلہ کر لیا ہے پی...... اور میں اپنے فیصلے بدلا نہیں کرتا؟ فرحاب شفیق کی قطعیت بھری بازگشت فضا میں ابھرتی و معدوم ہو رہی تھی جلتی بجھتی روشنی کی طرح'' چاہے غلط ہی کیوں نہ ہوں۔'' پیا کی آواز میں حیرت تھی۔

''ہاں چاہے غلط ہوں میں اپنے فیصلے کر کے پچھتایا نہیں کرتا؟'' دوسری بازگشت بڑی پرسکون تھی۔پیا بھی پرسکون ہو گئی اپنے سامنے کھڑے وجود کو اس نے دھندلائی آنکھوں سے دیکھا۔شناسائی کی رمق تک نہیں تھی ان ساکت بے جان پتلیوں میں...... ان آنکھوں میں جن میں ہیرے کی کنیاں چمکتی تھی جن میں جگنو راستہ تلاش کرتے تھے۔

''میم پلیز...... ضد چھوڑ دیں اس شہر کے بدنما گدھ آپ کو نوچ ڈالیں گے پلیز فار گاڈ سیک خود پر رحم کریں......'' اسٹیو مؤدب سا سر جھکائے ہاتھ جوڑے رو دیا...... اتنا لمبا چوڑا مضبوط مرد پیا کی بے بسی پر رو دیا پیا خالی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی......

''جو ہوا وہ اچھا نہیں ہوا......مگر سر آپ کو تحفظ دے سکتے ہیں آپ کو واپس آپ کے ملک بھجوا سکتے ہیں......'' پیا کے ذہن میں جھما کا ہوا۔

''اپنے ملک......پاکستان؟'' ساکت پتلیوں میں حرکت ہوئی۔

ہاں یہ اس کا ملک نہیں تھا یہ اس کے لوگ نہیں تھے تو اس کے ساتھ ایسا ہوا اس کا وطن اس کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کر سکتا تھا اور اس کے وطن کے لوگ بھی......اس نے بے ربط انداز میں سوچتے ہچکی سی لی۔

وہ اکیلی نہیں تھی اس کی ماں' واثق بھائی ابھی اس کے ساتھ تھے۔ پیا کے ذہن میں آندھی سی چلی۔ کیا ماں یہ دکھ سہہ پائے گی کہ اس کی بیٹی کو طلاق ہوئی ہے اور کس وجہ سے......اور اگر ماں نے بھی پیا پر اعتبار نہ کیا تو......وہ سارے جگ کی بے اعتنائی سہہ سکتی تھی۔ مگر اپنی ماں کی بہر حال نہیں......پیا کو چکر آیا بڑے زور کا چکر زمین آسمان گھوم گئے اسٹیو آگے بڑھا۔

''میم......پلیز سنبھالیں خود کو......'' پیا کے بے دم وجود میں کوئی حرکت نہیں تھی۔



اس کی آنکھ کھلی تو نظر سیدھی لکڑی کی انسولیشن سے مزین چھت کے عین درمیان میں لٹکتے بے شمار روشنیوں سے سجے شینڈلیئر پر پڑی جس کے جلتے زرد بلب سونے کے بنے معلوم ہو رہے تھے۔ مگر پیا پر یقین نہیں تھی کہ وہ واقعی میں سونے کے ہی ہیں......اس نے نظر گھما کر پورے کمرے کا جائزہ لیا یہ ایک درمیانے سائز کا گیسٹ روم لگ رہا تھا جس کی اونچی اور دیوار گیر کھڑکیوں پر سفید جھالر لگے شیفون کے پردے لگے تھے اس کمرے کا سارا فرنیچر بھی پرانے آرٹسٹک انداز کا امریکن کلچر کی نشاندہی کرتا نظر آ رہا تھا۔ پیا کے ذہن میں جھما کا سا ہوا وہ اچانک لیٹے سے اٹھ بیٹھی اسے یہ اندازہ کرنے میں چنداں بھی وقت نہیں ہوئی کہ وہ کس کے گھر میں ہے۔ اس کے اٹھ کر بیٹھتے ہی کرسٹین فوراً اس کے پاس آئی۔

''کیسی طبیعت ہے میم!'' پیا نے ایک نظر اسے دیکھا جو چہرے پر اپنی پیشہ وارانہ مسکراہٹ سجائے اس سے پوچھ رہی تھی پیا کو حیرت ہوئی تبھی پوچھ بھی لیا۔

بلاوجہ مسکرا مسکرا کر تمہارے جبڑے نہیں دُکھتے کرسٹین! کرسٹین جواب میں پھر مسکرائی۔

تو میم......اب تو عادت ہوگئی ہے؟ پیا ہولے سے مسکرائی۔

''مجھے یہاں......''

''اسٹیو لایا تھا آپ کی حالت اس وقت بہت خراب تھی میم!'' کرسٹین فوراً تفصیل سنانے لگی تو پیا نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔

''اسٹیو کدھر ہے اس وقت؟''

''وہ آفس میں ہے سر کے ساتھ انہوں نے آج ایک پریس کانفرنس منعقد کر رکھی ہے ناں......'' آپ کے کھانے کیلئے کچھ لاؤں میم؟ وہ فوراً ریک ہوئی۔

''کیسی کانفرنس؟'' اس کا ذہن الجھ گیا۔

ایکچوئلی میم ......جس چینل نے آپ کے اور سر کے بارے میں رومر (افواہ) پھیلایا سر نے ان پر کیس کیا ہے ان لوگوں نے سر سے معذرت بھی کی اور آج اس رومر کی تردید کیلئے سر نے کانفرنس بلایا ہے اور یہ کانفرنس لائیو کوریج دے گا آل اوور دا ورلڈ......

پیا کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔

کیا یہ سب ڈھونگ رچانے سے اب اس کی عزت واپس آجائے گی اس کے دامن پر لگنے والا داغ دھل جائے گا۔ پیا کی سوچ میں کرب تھا مگر وہ خاموش رہی۔

''میم! کچھ کھالیں پلیز......'' کرسٹین کو اس کی واقعی میں فکر ہو رہی تھی۔

''کرسٹین......تم مجھے وہ سارے اخبار لا دو گی جس میں 'وہ سب' چھپا تھا؟'' پیا نے اچانک کرسٹین کی جانب دیکھتے لب دانتوں میں دبائے بمشکل خود کو کہنے پر آمادہ کیا کرسٹین سمجھ گئی کہ وہ کیا پوچھ رہی ہے اس نے آہستگی سے سرا ثبات میں ہلایا۔

''تھینکس......پلیز ابھی لادو مجھے؟''

میم......آپ کی طبیعت ایسی نہیں آپ پھر کسی وقت......مگر پیا نے تڑپ کر بات کاٹی۔

''مجھے زہر لا دو کرسٹین تاکہ میرا نظر آنے والا یہ زندہ وجود بھی تم لوگوں کو دکھائی نہ دے کیونکہ میرے کرب کا اندازہ اس طرح سے تم لوگوں کو نہیں ہوسکتا......میری ساری زندگی ختم ہو چکی ہے میرے پاس کچھ باقی نہیں ہے کوئی رشتہ' کوئی غمگسار کچھ نہیں ساری دنیا میرے اوپر تھو تھو کر رہی ہے کہ ایک مسلمان لڑکی اپنے شوہر سے بے وفائی کر کے کس طرح سے اپنے بوائے فرینڈ کو بے وقوف بناتی رہی ہے اور اپنا مطلب پورا ہونے پر اس سے اپنا ہر ناتا توڑ کر پیچھے ہٹ گئی ہے اور......'' اس نے دکھ کی ہچکی لی اور اپنی بات جاری رکھی کرسٹین بے حد حیرت سے منہ کھولے اس کی بات سن رہی تھی۔

غیر مسلم بوائے فرینڈ اس مسلمان لڑکی کا دیا فریب سہہ نہیں پار ہا اور دیوانوں کی مانند اس کے پیچھے اس زیادتی کا بدلہ......'' پیا نے ایک اور ہچکی لی۔

میم......آپ کو کیسے پتہ چلا کہ نیوز پیپرز میں یہ سب لکھا ہے؟'' کرسٹین واقعی حیران تھی کہ اسے کیسے پتہ......جو کہانی وہ سنا رہی تھی چینلز اور نیوز پیپر ایسی ہی کہانی کا پرچار کر رہے تھے۔ مگر پیا اسے بتا نہیں سکی کہ کالک چاہے دنیا کے کسی بھی ملک میں چہرے پر مل جائے اس کا رنگ سیاہ ہی ہوتا ہے اور وہ سیاہ ہی دکھتا ہے۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تو کرسٹین وہاں نہیں تھی وہ تقریباً بھاگتے ہوئے وہاں سے نیچے اسٹڈی روم کی جانب بڑھی اور ان سارے میگزین' اخبارات کو نکال کر پڑھا کم و بیش یہی قصہ ہر اخبار میں دہرایا گیا تھا۔ کئی جگہ پر فرحاب کے بھی بیانات تھے جس میں اس نے اپنی بیوی کو بدکردار' بدچلن اور نجانے کیا کیا بولا تھا پہلی مرتبہ کرسٹین نے عورت بن کے سوچا اور خود سے عہد کیا وہ یہ اخبارات اور میگزین پیا کو کبھی نہیں دکھائے گی۔



''اگر میں تمہارے در پر پڑی ہوں تو یہ مت سمجھنا کہ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے؟'' وہ میکس کے سامنے آتے ہی چلائی تھی۔

''ریلیکس پیا!'' وہ اس کے نزدیک ہوا۔

''میں جانتا ہوں کہ میری جو غلطی ہے اس کی معافی مجھے اتنی آسانی سے نہیں ملے گی۔ لیکن میں کوشش کرتا رہوں گا...... تب تک جب تک آپ مجھے معاف نہ کر دیں۔''

''بھول ہے تمہاری کہ میں تمہیں معاف کر دوں گی...... جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا اس کیلئے تو تمہیں میرا اللہ بھی معاف نہیں کرے گا تم نے میری دنیا تباہ کر دی میرا گھر اجاڑ دیا ہے تم نے مجھے دنیا بھر میں رسوا کر دیا ہے۔'' وہ ہسٹریک ہوتے چلائی بکھرا بکھرا سا میکس دو قدم آگے بڑھا اس کی چال میں واضح لڑکھڑاہٹ اس کی ذہنی اور دلی شکست کو ظاہر کر رہی تھی۔

''پیا...... میں نے وہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا میرا یقین کریں میں نشے میں تھا اور میں خود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ ایسا کیونکر ہوا مجھے تو کبھی نشہ چڑھتا ہی نہیں تھا......؟'' وہ بے بس تھا۔ ''کبھی آپ نے سوچا میکس کہ دنیا میرے بارے میں کیا سوچتی ہے...... وہ پلٹ کر اس کے پاس آئی'' یہی نا کہ ایک مسلمان لڑکی نے اپنے شوہر سے بے وفائی کی اور بوائے فرینڈ کو دھوکہ دیا...... کیسی لڑکی سمجھتے ہونگے وہ مجھے...... اندازہ ہے اس کا آپ کو...... مسلمان عورت کا کیا قصور ہے کیسی عزت و آبرو ہے پورے معاشرے میں کیا آپ جانتے ہیں آپ کو میں اچھی لگتی تھی آپ نے میرے چہرے کو دنیا کا خوبصورت چہرے کا ٹائٹل دلوایا...... مگر کیا فائدہ ہوا...... آپ کی ذرا سی غلطی نے ساری زندگی کیلئے میرے حسین چہرے پر انمٹ سیاہی تھوپ دی میری بدکرداری اور بد چلنی کی سیاہی......'' میکس تڑپ گیا مگر پیا کو بولنے سے روک نہیں سکا۔

دنیا کی نظر میں کیا خود اپنے شوہر کی نظر میں میں بدکار اور ریاکار عورت ہوں کئی مسلم علماء مجھے سنگسار کر دینے کا فتویٰ کر چکے ہوں گے۔ میڈیا کے پاس پورا ثبوت ہے۔ مجھے آپ کی گرل فرینڈ ثابت کرنے کیلئے...... مجھے بتائیں میں کیسے اپنی بے گناہی ثابت کروں گی۔ سب کے سامنے سچ کیا ہے کیا کوئی اس کا یقین کرے گا؟ وہ سراپا سوال بنی اس کے سامنے تن کر کھڑی تھی میکس کو شرمندگی کی اتھاہ گہرائی میں اترنے لگا۔

''میری بے گناہی کا کوئی یقین نہیں کرے گا میکس؟'' ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے پیا بکھر گئی اور پھوٹ پھوٹ کے روئی پیا کا ہر آنسو میکس کے دل پر گرتا اسے شرمندگی کی گہری دلدل میں دھکیلنے لگا۔

''آپ مریم میں پیا...... آپ پارسا ہیں؟'' میکس نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ میں طاقت بھرنے کی کوشش کی۔

''مگر''

''مگر کوئی یقین نہیں کرتا؟ پیا اور درد سے روئی۔

''ساری دنیا یقین بھی کرے گی اور مانے گی بھی......'' میکس نے عہد باندھ لیا۔

پیا نے اسے ایک نظر دیکھا اس نظر میں صرف استہزاء تھا۔

''مجھے ساری دنیا کو یقین نہیں دلانا میکس...... مجھے صرف فرحاب کو یقین دلانا ہے اپنی بے گناہی کا...... میری زندگی میں آنے والا وہ پہلا

اور آخری مرد تھا...... میں نے اسے اپنا آپ سونپا اور پوری ایمانداری سے اس کی ہو کر رہی...... مجھے اسے یہ یقین دلانا ہے کہ ہر عورت بری ہوتی ہے نہ بدکردار جیسی...... جیسی افراح ایرانی تھی پیا ویسی نہیں ہے اسے بنایا گیا ہے اسے یقین آنا چاہئے ورنہ...... وہ کبھی کسی پر یقین نہیں کر سکے گا اور میں ایسا نہیں چاہتی کسی بھی قیمت پر...... میکس نے دیکھا وہ آج بھی اس مرد کیلئے رو رہی تھی جس نے اسے اپنی زندگی سے نکالتے لمحہ بھر کو بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ سب جھوٹ بھی ہو سکتا ہے کسی کی سازش بھی...... ایسی ہی محبت کا تو وہ متلاشی و متمنی تھا...... محبت اس کا نصیب کیوں نہیں تھی وہ تو قدردان تھا فرحاب شفیق کے نصیب میں کیوں تھی اسے تو محبت کا مطلب و مفہوم بھی معلوم نہیں تھا۔

''آپ جانتی ہیں پیا...... جب حضرت مریم علیہ السلام کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ کا جنم ہوا...... کبھی کسی غیر مرد نے انہیں چھونا تو دور دیکھا تک نہیں تھا۔ تب لوگوں نے ان پر بہت باتیں کیں اتنی کہ وہ بھی اوپر والے سے شکوہ کناں ہو گئیں لیکن ان کی بے گناہی اور باکرداری خدا نے ایک مقررہ وقت پر ثابت کی ایک وقت آیا جب دنیا نے......'' میکس اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا جو کہ روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

''وہ حضرت مریم علیہ السلام تھیں میکس...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ انہوں نے ایک پیغمبر کو جنم دیا تھا...... میں ان کے قدموں کی خاک بھی نہیں ہوں میرا اور ان کا کوئی مقابلہ نہیں آپ خدا کیلئے مجھے ایسی کسی پاکیزہ ہستی سے نہ ملائیں۔

''مگر آپ پارسا ہیں پیا...... میں اس بات کا یقین ساری دنیا کو دلا سکتا ہوں...... چینل پر معذرتی ہیڈ لائنز چل رہی ہیں اخبارات میں تردید کی جا رہی ہے دنیا جاننے لگی ہے کہ سچائی کیا ہے؟'' وہ اس کے سامنے دوزانو بیٹھا آنکھوں میں نمی لئے اسے دکھ سے دیکھ رہا تھا۔

''کیا سب کرنے سے میرے دامن پر لگا داغ ڈھل جائے گا...... فرحاب مجھے دوبارہ اپنا لیں گے۔ میرا گھر بس جائے گا میرا دل آباد ہو جائے گا؟'' اس کی آنکھوں میں ڈھیر سارے سوال تھے اور لبوں پر کراہٹ، بین، آہیں سسکیاں۔

''کچھ نہیں ہوگا میکس...... ایسا کچھ نہیں ہوگا......'' اس کی سسکیاں پورے خواب محل میں گونجنے لگی تھیں۔



''اتنا سب کچھ ہو گیا اور تم نے ہمیں بتایا تک نہیں......؟'' واثق بھائی فون پر بے حد برہم انداز میں برس رہے تھے...... پیا بے آواز روتی رہی۔

''پیا'' کچھ دیر وہ اس کی خاموش سسکیاں سنتے رہے۔ بالآخر بول دیئے۔

''بلوشے آفریدی بہت باہمت لڑکی ہے وہ سخت ترین اور کڑے حالات کا مقابلہ بہت ہمت اور جواں مردی سے کرنے والی ہے۔ ہے ناں پیا......'' پیا تردید کر سکی نہ ہی تائید بس سسکیوں کو زبان مل گئی۔ اس کے آنسو واثق بھائی کے دل کو چیرتے چھید کرنے لگے۔

''میں اچھی لڑکی نہیں ہوں واثق بھائی......'' پیا کے لبوں سے الفاظ ٹوٹ کر بکھرے۔

''کون کہتا ہے......؟'' دوسری جانب وہ جیسے تڑپ کر بولے۔

''یہاں کا موسم مجھے راس نہیں آیا واثق بھائی...... نیویارک شہر کی سرد فضا اور اونچی عمارتوں نے میری چھوٹی چھوٹی خوشیاں چھین کر مجھے تہی داماں کر دیا ہے...... میں تہی دست ہو گئی ہوں داغدار ہو گئی ہوں...... پیا کی سسکیاں ہچکیوں میں بدل گئیں۔

ایسا کیوں سوچتی ہو پی..... تم نے کچھ نہیں کھویا..... تمہارے دامن پر کوئی دھبہ نہیں ہے اور تہی دست تو فرحاب شفیق نکلا جو تم جیسے ہیرے کی قدر نہیں کر سکا..... بے دردی سے روتی ہوئی پیا اتنی دور بیٹھے واثق بھائی کو تڑپا رہی تھی مگر وہ کچھ کر نہیں سکتے تھے۔

''واثق بھائی.....'' روتے روتے وہ چانک ان سے مخاطب ہوئی آپ تو جانتے ہیں نا اپنی پی کو..... آپ کو تو میری تربیت اور میرے کردار پر اعتماد ہوگا آپ جانتے ہیں نا کہ میں ایسا کچھ نہیں کر سکتی.....''

''میں جانتا ہوں پیا کہ تم ایسا سوچنا بھی گناہ سمجھتی ہو.....'' واثق بھائی کے لہجے میں ٹھہراؤ اور سکون تھا۔

''تو پھر فرحاب نے یقین کیوں نہیں کیا میرا..... پورے دو سال کا ساتھ تھا ہمارا وہ اچھے سے جانتے تھے مجھے..... پھر انہوں نے مجھے بدکردار اور ریاکار کیوں کہاں انہوں نے مجھے بدچلن کیسے سمجھ لیا.....'' وہ مچل مچل کر بولتے واثق بھائی کو تڑپاتی رہی۔ جو ہوا اسے بھولنے کی کوشش کرو پیا..... زندگی بہت طویل ہے اور اسے کسی ناقدرے شخص کے جوگ میں رولنا نہیں تمہیں آئندہ کیلئے کچھ اچھا کرنے کا سوچو..... انہوں نے اسے رسانیت سے سمجھایا مگر پیا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جو کچھ زندگی اس کے ساتھ کر چکی تھی۔ اب کوئی بھی اچھی سوچ اس کے ذہن میں آ ہی نہیں پاتی تھی اور کسی کو اعتبار کے قابل سمجھنا تو اب ناممکنات میں سے ہو گیا تھا اس کیلئے.....

''اماں کو خبر ہوگئی کیا؟'' تھوڑی دیر کی بوجھل خاموشی کے بعد پیا نے آہستگی سے پوچھا۔

''ہاں..... اور دن رات روتی ہیں تمہارے لئے انہیں یہ دکھ دیمک کی مانند چاٹے جا رہا ہے کہ انہوں نے پردیس میں بیاہ کے تمہارے ساتھ کچھ اچھا سلوک نہیں کیا انہوں نے غموں کا گڑھا خود اپنے ہاتھوں سے کھود کر تمہیں اس میں دھکا دے کر گرایا ہے ایسا ان کا قوی خیال ہے جو انہیں چین نہیں لینے دے رہا.....؟ واثق بھائی نے ٹوٹے بکھرے لہجے میں کرب چھپاتے بڑی طاقت و ہمت سے کہا مگر پیا پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

''آپ نے انہیں بتایا ہی کیوں؟'' وہ کرب سے بولی۔

جانتی ہو پیا..... جب تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا تھا..... تب فرحاب بوسٹن میں تھا اور میں بھی ایک کورس کے سلسلے میں لاہور گیا ہوا تھا اور اتفاق سے تمہارا رابطہ بھی کافی دنوں سے چچی سے نہیں ہو پایا تھا مگر تم جان کر حیران ہوگی جب میں آفس سے واپس گھر آیا تو سکندرہ چچی تمہارے لئے بے حد پریشان تھیں ان کی چھٹی حس بار بار انہیں الارم کر رہی تھی کہ تم کسی خطرے میں ہو..... وہ ان کی ممتا کا الارم تھا پی..... اور ماؤں کو کبھی بھی یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ ان کی اولاد کس حال میں ہے مائیں جان جایا کرتی ہیں..... پیا واثق بھائی کی وضاحت پر اور شدت سے روئی واثق بھائی نے اپنی نم آنکھوں کو صاف کیا اور بولے۔

''جو ہو گیا ہم سے اچھا نہیں کر سکتے لیکن مزید برا ہونے سے بچ ضرور سکتے ہیں' پیا ان کی بات سن کر الجھی۔

''میں سمجھی نہیں واثق بھائی؟''

مانا کہ میکس کی غلطی سے تم پر انگلیاں اٹھی ہیں مگر اگر میکس یہ غلطی نہ بھی کرتا تب بھی تمہارے اور میکس کروک کے حوالے سے ایسے (roumer) رومرز پھیلنے تھے..... لیکن میکس نے اپنی غلطی سدھارنے کیلئے کیا کچھ نہیں کیا..... تمہارا علاج معالجہ تمہاری حفاظت اور رہائش کا ذمہ تک

لے رکھا ہے میڈیا والے تم پر مزید کوئی کیچڑ نہ اچھالیں ان کے منہ بند کر دیئے ہیں اس نے...... تمہیں تحفظ دے رہا ہے تم سے معافی کا درخواستگار ہے اور یہ اپنے آپ میں بہت بڑی بات ہے...... ورنہ سوچو اگر وہ تمہاری دل سے عزت اور قدر نہ کرتا تو اسے کیا پرواہ تھی وہ تو مرد تھا اور انگلی ہمیشہ عورت پر اٹھتی ہے مرد پر نہیں......''

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ پیا نے بات کا مفہوم سمجھتے سنجیدگی سے پوچھا۔

''صرف اتنا...... کہ پرانی باتیں بھولنے کے ساتھ ساتھ اپنا ظرف وسیع رکھو......''

آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ اس سارے قصے میں میکس کروک بے قصور ہے؟ پیا تڑخی ''نہیں...... مگر وہ شرمندہ ہے اور چاہتا ہے کہ تم اسے دل سے معاف کر دو......؟'' پیا کو واثق بھائی میکس کروک کی وکالت کرتے بڑے عجیب سے لگے تھے۔

''اس شخص نے میرا گھر اجاڑ دیا فرحاب کو ہمیشہ کیلئے مجھ سے بدگمان کر دیا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اسے معاف کر دوں......'' پیا حیرت سے منجمد دکھ سے چور لہجے میں بول رہی تھی۔

''تمہارا گھر اس نے نہیں فرحاب شفیق کے بے جا شک اور قدامت پسندی کی وجہ سے ٹوٹا ہے پی...... مانا کہ میکس نے غلط کیا مگر فرحاب نے کونسا بڑے پن کا ثبوت دیا بغیر حقیقت جانے اس نے محض ایک خبر پر تمہیں اپنی زندگی سے نکال کر در بدر کر دیا......''

آہ...... حقیقت کتنی دردناک اور ہولناک تھی پیا نے کرب سے آنکھیں موندتے سوچا اسی لئے میں میکس کو سمجھاتی تھی کہ مجھ سے دور رہو...... اور میرے حالات کو سمجھو مگر وہ تو دشمنی پر اترا ہوا تھا اسے کیونکر میرے حالات سے ہمدردی ہوتی...... وہ درد سے بے حال ہوتی کرب سے چیخی تھی۔ دروازے کے باہر سے گزرتے میکس کروک نے پیا کے ایک ایک لفظ کو زہر کی مانند اپنے دل میں اتارا۔ اس زہر کا تریاق شاید دنیا کے کسی حکیم اور سائنسدان کے پاس نہیں تھا...... میکس کروک پچھتاوے کی بھاری سولی سینے پر لئے آگے بڑھ گیا اس کا روتا کرلاتا اور پچھتاتا دل پیا کے دروازے کے باہر کہیں دہائیاں دیتا رہ گیا...... اور اندر پیا کا ماتم جاری و ساری رہا!



میکس کروک اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ پر بیٹھا ای میلز چیک کر رہا تھا۔ گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں ''پارسا'' کو دنیا کے خوبصورت ترین چہرے کا ٹائٹل دیا جا رہا تھا اور اس کیلئے ایک نجی چینل ایک فنکشن منعقد کر رہا تھا جس میں میکس کروک اور پارسا کو باقاعدہ انوائٹ کیا گیا تھا...... میکس نے وہاں جانے کا ارادہ فی الحال کیا تھا نہ ہی جانے کی حامی بھری...... اس کے بے شمار فینز کی ای میلز تھیں جن میں انہوں نے پارسا کا ذکر بڑی محبت اور اشتیاق سے کرتے بہت سی اور باتوں کے متعلق بھی پوچھا تھا۔ کئی ایک نے پارسا اور اس کے اسکینڈل کے بارے میں اپنی رائے بھی دی ہوئی تھی۔ میکس ایک نظر تمام میلز کو دیکھتا رہا مگر کسی ایک کو جواب دینے کی زحمت گوارا نہیں کی ایسا اس کا ارادہ ہی نہیں تھا مگر ایک ای میل نے اسے چونکا دیا تھا۔

اس میں نہ تو پارسا کے بارے میں کرید کیا گیا تھا نہ ہی میکس کروک کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملائے گئے تھے اس میں فقط پیا

کے بارے میں پوچھا گیا تھا میکس کروک اس ای میل کو پڑھتے ہی چونک گیا تھا۔

اس نے فوراً ہی اس میل کا جواب دیا تھا۔

سر......میل کا جواب لکھ کر اس نے سینڈ کا بٹن دبایا ہی تھا کہ کرسٹین دروازہ ناک کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔

''ہاں بولو......؟'' میکس پلٹے بغیر بولا کرسٹین نزدیک چلی آئی۔

''سر......وہ میم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا......اب ڈنر کیلئے بھی منع کر دیا ہے اور باہر بیک یارڈ میں بغیر کسی سویٹر کے سردی میں بیٹھی ہوئی ہیں؟'' میکس ریوالر چیئر کو جھلا رہا تھا کرسٹین کی بات سن کر جھولا نا بند کیا اور مڑا۔

''تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟'' وہ چیئر سے اٹھا اور کوٹ پہننے لگا۔

''مجھے لگا انہیں بھوک لگے گی تو کھا لیں گی......'' کرسٹین نے سر جھکاتے آہستگی سے بتایا۔ ''انہوں نے میڈیسن بھی نہیں لی ہوگی یقیناً'' میکس کا انداز جتانے والا تھا کرسٹین کا سر مزید جھک گیا۔

''وہ بہت ضد کرتی ہیں سر......اور بہت ہائپر بھی ہو جاتی ہیں۔'' کرسٹین نے اس کے اٹھتے تیز قدموں سے قدم ملانے کی کوشش کرتے تقریباً بھاگنے والے انداز میں کہا تھا......

''ایسا کوئی بھی کام مت کیا کرو جو میم کو ناگوار گزرتا ہو میری سمجھ میں نہیں آتا آخر تم لوگ اس بات کو سمجھو گے کب......کتنی کریٹکل کنڈیشن ہے ان کی......''

''سوری سر......آئندہ آپ کو شکایت نہیں ہوگی؟'' کرسٹین مؤدبانہ معذرت کرتی واپس پلٹ گئی......میکس کروک پیا کے نزدیک پہنچ چکا تھا جو شدید سردی میں گرتی برف میں فلالین کے پلین مرون سوٹ میں بے نیازی پول کے کنارے بیٹھی تھی......پول کے یخ پانی میں چاند کا عکس بڑا روشن اور تابناک تھا میکس دو قدم آگے بڑھا اور الجھ گیا وہ اندازہ نہیں کر پایا کہ پانی میں نظر آتے چاند کا عکس زیادہ حسین ہے یا پیا کا چہرہ......

''پیا......آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟'' وہ اس کے قریب پہنچ کر اس کے پاس پول کے پاس نیچے فرش پر بیٹھتے ہوئے استفسار کر رہا تھا جھلملاتے ہلکے نیلے رنگ کے پانی کا عکس پیا کے روشن اور صبیح چہرے کی تابناکی میں اضافہ کر رہا تھا......اس کے چہرے سے روشنی پھوٹتی محسوس ہو رہی تھی۔

پیا نے ایک نظر میکس کروک کو دیکھا جس کے بال سیاہ اور ہلکی ہلکی بڑھی داڑھی اسے ایشیائی مرد جیسی لک دے رہی تھی اور سر جھکا کر جواب نہیں دیا فرش کی گیلی سطح پر اپنی شہادت کی انگلی سے کچھ تحریر کرتی رہی۔

''میں آپ سے مخاطب ہوں۔'' میکس نے دوبارہ قدرے اونچی آواز میں انتباہ کیا۔

''کیا آپ کو ایسا لگتا ہے میکس......کہ میں آپ کے ہر سوال کا جواب دینے کی پابند ہوں؟''

اس کا لہجہ ٹھنڈا اور برفیلا تھا جسے میکس نے پوری شدت سے محسوس بھی کیا۔

''آپ میری ذمہ داری ہیں فی الوقت......آپ جواب دینے کی نہ سہی مگر میں آپ کا خیال رکھنے کا پابند ضرور رہوں۔ اس وقت تک جب

تک میں بحفاظت آپ کو آپ کے گھر نہیں پہنچا دیتا'' میکس نے اتنی ہی حلاوت سے جواب دیا جس قدر تندی و ترشی سے پیا نے سوال کیا تھا۔ پیا کے چہرے پر استہزاء بکھر گیا۔

''اس کا کوئی فائدہ نہیں مسٹر میکس...... آپ صرف پتھر سے سر پھوڑ رہے ہیں؟'' وہ گیلی لکڑی کی مانند سلگتے ہوئے چٹخی میکس دھیمے انداز میں مسکرایا۔

''میں نے پتھر میں بھی جونک لگتے دیکھا ہے پیا...... اس مقام پر ایسے ہی نہیں پہنچا بہت کشٹ اٹھائے ہیں......'' اس نے دوبارہ پیا کے پانی سے لکھے حروف پر نگاہ جمانے کی کوشش کی وہ بار بار کیا لکھ رہی تھی میکس سمجھ نہیں پا رہا تھا......

''اچھا......'' پیا کے لہجے کا استہزاء پورے ماحول میں بکھر گیا'' اتنے ہی تجربہ کار تھے تو وہ سب کیوں کیا جسے آپ محض نشے میں کی ہوئی غلطی تصور کرتے ہیں...... جبکہ آپ تو اس سب کے نتائج سے بھی باخبر تھے......؟''

''اگر مجھے سنگین نتائج کا ذرا سا بھی انداز ہوتا تو وہ سب کرتا ہی کیوں...... میں نے آپ سے کہا تھا ناں جوانی کے خواب بڑے اتاولے ہوتے ہیں یہ سوچنے سمجھنے کی تمام...... صلاحیتیں مفقود کر دیتے ہیں......'' میکس نے ٹھنڈی آہ بھرتے پیا کے ناراض روٹھے چہرے کو دیکھا پھر اس کی سیاہ بھنورا آنکھوں کو...... جن میں میکس نے کبھی اپنے لئے بہت نرمی فکر محبت و حلاوت دیکھی اور محسوس کی تھی مگر آج ان آنکھوں کا اجنبیت بھرا تاثر میکس کو بہت تکلیف دے رہا تھا۔

''وہ سب آپ کی پلاننگ تھی میکس...... جو کہ میں نہیں جانتی کہ میرے لئے ہی کیوں سوچی گئی تھی......'' میکس نے ایک نظر اس کے برہم انداز کو دیکھا اور سر جھٹک گیا وہ جتنی مرضی کوششیں کرتے سر پٹخ لے مگر پیا کی بدگمانی کو ختم نہیں کر سکتا تھا۔

''میں شاید اگر جان بھی دے دوں تب بھی شاید آپ کا دل میرے لئے معافی کی گنجائش پیدا نہ کر سکے...... ہے ناں؟'' میکس نے تھکے تھکے سے انداز میں کہا۔

''ایسی کوئی کوشش بھی مت کیجئے گا میکس...... آپ کی ایسی کوئی بھی تھرڈ کلاس حرکت میرا دل صاف کر سکتی ہے نہ ہی میری کھوئی خوشیاں لوٹا سکتی ہے؟'' وہ برہمی سے بولتے میکس کو نفرت سے دیکھ رہی تھی۔ میکس نے اس کی انگلیوں میں واضح لرزش دیکھی۔ میکس نے صاف دیکھا وہ مضبوط نظر آنے کا ناٹک کرتی ہے دل کی ابھی بھی نازک اور کمزور لڑکی ہے جو اندھیرے سے بھی خوفزدہ ہو جانے والی ہے۔

''زندگی اپنے دامن میں ڈھیروں خوشیاں لئے آپ کی منتظر ہے پیا...... پیچھے مڑ کر دیکھنے والے عموماً پتھر کے ہو جایا کرتے ہیں......''

''آپ کے منہ سے ناصحانہ باتیں سن کے مجھے بہت ہنسی آ رہی ہے میکس یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ ایک انسان جو انتھک جدوجہد سے مکان کی اینٹ اینٹ جوڑ کر اسے گھر بنائے اور آپ ایک ہی جست میں اسے توڑ پھوڑ کر اس کی محنت اکارت کرتے اسے کہیں کہ یہ جگہ اچھی ہے نہ ہی مکان تم دوبارہ کوشش کر کے نئی سرے سے نئے جگہ بناؤ تمہارے لئے زیادہ سود مند ہوگا۔ اس شخص کو کتنا دکھ ہوگا کتنی اذیت ملے گی کاش اس بات کا اندازہ آپ کر سکتے......؟''

پیا نے آنکھوں میں آئی نمی کو جھٹکا وہ کسی صورت کمزور نہیں دکھنا چاہتی تھی۔

''میں آپ کے ہر دکھ کا مداوا بنوں گا پیا...... میں آپ کی کھوئی خوشیاں لوٹا کر آپ کو باعزت طریقے سے......''

''بس...... آپ تھکتے کیوں نہیں ایک ہی راگ بار بار الاپتے...... کیوں میری اذیت کو دوچند کرنے پر تلے رہتے ہیں ہمہ وقت...... وہ ایک دم سے اس کی ادھوری بات سن کے چلائی تھی۔

''آپ مجھے دل سے معاف کردیں پیا...... مجھے اس کے علاوہ زندگی سے کسی چیز کی تمنا نہیں ہے......!'' پیا نے اس سے تڑپ کر میکس کو دیکھا وہ ایسی دعا کیوں مانگ رہا تھا۔ ادھوری نامکمل دعا...... جیسی پیا نے مانگی تھی فرحاب کی صحت اور لمبی زندگی کی دعا مگر وہ اپنے اور اس کے دائمی ساتھ کی دعا کرنا بھول گئی تھی میکس بھی یہی غلطی دہرا رہا تھا۔ پیا نے نفی میں سر ہلاتے کرب سے سوچا تھا......!



''اتنا سب کچھ ہو گیا پیا اور مجھے خبر تک نہیں کی......'' پریت اس کے سامنے بیٹھی حیرت سے اس سنگی مجسمے کو دیکھ رہی تھی جسے غم نے پتھر کر دیا تھا۔

''رسوائی تو زمانے بھر میں ہوئی مجھے لگا تم نے بھی سن لیا ہوگا!'' اس کے کھوئے کھوئے سے انداز کو پریت نے بے حد دکھ سے دیکھا۔

''یہ کیا حالت بنالی ہے تم نے پیا...... پلیز سنبھالو خود کو......'' پریت نے تاسف سے اس کومل لڑکی کو دیکھا جس کی معصومیت کی ایک دنیا اسیر تھی۔

''کیوں...... کیا ہوا مجھے زندہ تو ہوں...... جی بھی رہی ہوں۔ ان فیکٹ بہت ڈھیٹ ہوں میں......؟'' وہ کرب سے مسکرائی یوں کہ ہر درد آشکار ہونے لگا پریت رو ہی تو دی۔

''یہ تم مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ تمہیں کیا ہوا ہے......'' پریت کے لہجے میں تحیر سے زیادہ دکھ تھا رنگت دیکھو کیسی زرد ہو رہی ہے تمہاری کس قدر بے رونق۔

میری تو زندگی ہی اجڑ گئی ہے اس کا چہرہ اتنا بھیانک اور کریہہ ہو گیا ہے کہ باقی کسی طرف تو دھیان اب جاتا ہی نہیں میرا...... فرحاب کی بدگمانی نے میرے دل پر گھاؤ ڈال دیئے ہیں۔ پریت میرا رب گواہ ہے کہ میں نے کبھی انہیں دھوکا دینے کا سوچا تک نہیں تھا۔ میرے لئے تو یہ گناہ کبیرہ سے بھی بڑھ کر تھا؟'' اس نے بھل بھل گرتے آنسو صاف کرتے کہا۔

''میں جانتی ہوں پیا...... اسی بات کا ڈر تھا مجھے بھی...... یہی خوف مجھے ستاتا تھا کیونکہ میں فرحاب بھائی کی فطرت سے اچھی طرح سے آگاہ تھی......'' پیا نے تڑپ کر پریت کو دیکھا اور فوراً بولی۔

''مگر پریت میکس کروک کی پیش رفت کا جواب فرحاب نے خود خوشدلی سے دیا تھا۔ تم جانتی ہو کہ میں انٹرسٹڈ نہیں تھی۔''

''میں جانتی ہوں پیا...... مجھے تمہارے کردار کی گواہی دینے کیلئے کسی شہادت کی ضرورت نہیں ہے...... تم باحیا ہو اور یہ بات دنیا تسلیم کرتی ہے یقیناً ایک دن فرحاب بھائی بھی کریں گے جب انہیں حقیقت کا علم ہوگا......؟'' پریت نے اس کے ہاتھ پر تسلی آمیز لہجہ اختیار کرتے ہاتھ رکھا۔

تم فرحاب سے ملی تھیں؟'' پیا نے بہتے آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے پوچھا تو پریت نے آہستگی سے سر کو اثبات میں جنبش دی۔

''بہت بیمار اور کمزور ہوگئے ہیں پہلے سے اور...... اکیلے بھی؟''

''یہ اکیلا پن انہوں نے خود منتخب کیا ہے پریت...... میں نے تو بہت کوشش کی تھی اپنا تنکا تنکا آشیانہ جوڑ کر رکھنے کی......'' پیا کے لہجے میں سلگتے دکھوں کی ہوک تھی بین اور آہیں تھیں۔

''جسئی بتا رہے تھے اب تو بہت خاموش رہنے لگے ہیں مسجد جانے لگے ہیں ہر وقت تسبیح پڑھتے ذکر میں مشغول رہتے ہیں......'' پریت نے مزید بتایا تھا۔

''پاء جی کیسے ہیں پریت...... انہیں بھی ساتھ لے آتیں......؟''

''وہ بھی آئیں گے تم سے ملنے...... کہہ رہے تھے مجھ سے'' پریت نے بیگ سے پیکٹ نکالا۔

''مجھے وہ دن بڑے یاد آتے ہیں پریت جب ہم دونوں ایک ساتھ گھر رہا کرتے تھے تمہارے ہاتھ کے بنے مزیدار کھانے اور میری فرمائشیں اور تمہارے لاؤنج کے سپرنگ والے وہ صوفے جن پر میں زور زور سے اچھلا کرتی تھی......'' دونوں حسین یادیں یاد کرتے ایک ساتھ ہنستے ہوئے رو دیں تھیں۔

''ان دنوں' واہے گرو نے چاہا تو وہ دن دوبارہ لوٹ آئیں گے پیا...... پریت نے اس کے آنسو پوچھتے تسلی دی۔

''کیسے پریت......'' پیا کے لہجے میں ٹوٹے خوابوں کی کرچیوں جیسی چبھن تھی۔ کانچ کی چبھن پریت کے دل پر گھاؤ ڈالنے لگی یہ تو اس نے سوچا ہی نہ تھا کہ اب یہ ممکن نہیں رہا تھا فرحاب شفیق نے فیصلہ سنانے میں جلدی بھی تو بہت کی تھی؟

''تو کیا تم چلی جاؤ گی واپس......؟'' پیا نے دونوں گھٹنوں کے گرد بازو جوڑ کر اوپر سر رکھ دیا۔ ''پتہ نہیں...... مگر یہاں رہ کر کروں گی بھی کیا نیویارک شہر کی فضا بہت سرد اور بے رحم ہے اور یہاں کے لوگ بھی۔ ہم جیسوں کو یہ شہر راس آتا ہے نہ ہی قبول کرتا ہے...... خیر تم بتاؤ...... میرا کس نے بتایا کہ یہاں ہوں؟'' آنسو خشک کرتے اس نے بات بدلی۔

''جیسے ہی واپس آئی تو پہلے فرحاب بھائی کے پاس گئی تھی لیکن اس سے بھی پہلے جب سارا قصہ پھیلا...... تو میں نے میکس کو میل بھیجی تھی جواباً اس نے میل کے ساتھ کال کرتے ساری صورتحال بتائی تبھی میں فوراً چلی آئی میں نے جسئی کے آنے کی بھی پرواہ نہیں کی اور چلی آئی......'' پیا کو دل میں اس کی دوستی پر فخر ہوا۔

''تو کیا تم جسئی پاء جی کے بغیر انڈیا سے واپس آگئی ہو؟''

''نہیں...... وہ ہلکے سے مسکرائی'' میں ایک فلائٹ سے واپس آئی تو وہ دوسری سے......؟''

''اور ابھی بھی تم شکوہ کرتی ہو کہ وہ تم سے پیار نہیں کرتے'' پیا نے اس کی بات درمیان سے اچکی پریت نے سر کھجاتے اسے آنکھ ماری۔

''پاء جی جیسا محبت کرنے والا شوہر بہت قسمت والوں کو ملتا ہے پریت...... وہ تم پر اعتبار کرتے ہیں' بہت محبت کرتے ہیں تم سے اللہ تمہیں

ہمیشہ بہت خوش رکھے......‘‘ پیا نے اسے سچے دل سے دعا دی تو پریت ماتھے پر ہاتھ مارتے اچانک جیسے کچھ یاد آ جانے پر بولی۔

’’لو...... باتوں ہی باتوں میں...... میں تو بھول ہی گئی چنڈی گڑھ سے تمہارے لئے کچھ چیزیں لائی تھی یہ رہا چنڈی گڑھ کا سوہن حلوہ، پراندے اور پنجابی کڑھائی والے کرتے......‘‘ پریت نے جلدی جلدی ساری چیزیں نکال کر اسے دکھائیں۔

’’یہ سب چیزیں میری بے بے نے بھجوائی ہیں تیرے لئے پیا...... انہوں نے بہت ساری دعائیں بھی ساتھ بھیجی ہیں کہہ رہی تھی کہ پیا سے کہنا ایسا وقت زندگی میں شاید ہر خوبصورت عورت پر آتا ہے جب حسن ہی اس کا بیری بن جاتا ہے پر تم ہمت مت ہارنا کیونکہ جیت ہمیشہ سچائی کی ہوا کرتی ہے......‘‘ پریت نے آنسو بہاتے پیا کے آنسو صاف کرتے اسے بے بے کا پیغام پہنچایا تھا۔

پیا ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی وہ پروگرام دیکھ رہی تھی جس میں گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں اس کے پورٹریٹ کو مونا لیزا کے بعد دنیا کا دوسرا خوبصورت ترین پورٹریٹ کہا گیا تھا پارسا کو دنیا کے خوبصورت چہرے کا ایوارڈ دیا گیا تھا۔ پارسا کی پارسائی پر کتنا کیچڑ اچھالا گیا تھا۔ فن کے دلدادہ اور قدر دانوں کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ فن کے مداح تھے اور کام کو اہمیت دینے والے تھے وہ آرٹ کے مداح تھے اور کام کی بیس کو دیکھ کر ہی فیصلہ کرنے والے تھے پیا کو اس بات کا اندازہ وہ پروگرام دیکھنے کے بعد ہوا تھا...... اس کے لبوں پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اس نے چینل تبدیل کرتے صوفے پر لیٹے آنکھیں موند لیں......

’’میم...... سر پوچھ رہے ہیں اگر آپ فری ہیں تو ان کی بات سن لیں پلیز؟‘‘ کچھ ہی دیر گزری ہوگی جب کرسٹین اس کے پاس میکس کروک کا پیغام لے کر آئی تھی۔

’’ہوں...... کہاں ہیں تمہارے سر؟‘‘ اس نے کچھ سوچتے دوبارہ پوچھا۔

وہ اپنے اسٹوڈیو میں؟ کرسٹین کے جواب پر پیا نے اٹھ کر بال سمیٹے اور انہیں جوڑے کی شکل میں باندھ کر دوپٹہ اپنے شانوں پر اچھے سے پھیلا لیا۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وہ کبھی نہ جاتی مگر ابھی کچھ دیر پہلے ٹی وی پر دیکھنے والے پروگرام نے اس کا موڈ قدرے بحال کیا وہ طویل کوریڈور عبور کرتی اسٹوڈیو کی طرف بڑھ رہی تھی پیا نے اس کوریڈور کی طرف سرسری نگاہ کی ہر دفعہ اسے یہ آرٹ گیلری کی مانند طرح طرح کے منی نثر پاروں سے مزین ایک خفیہ آرٹ گیلری محسوس ہوئی ماسوائے ایک فوٹو فریم کے...... جو میکس کروک کی پسندیدہ ترین کار رائلز رائے کا تھا پیا اسٹوڈیو کے مرکزی دروازے پر رک گئی...... طویل اور وسیع اسٹوڈیو خالی تھا پیا نے دیکھا اسٹوڈیو کے سفید جھالر والے پردے ہلکے ہلکے ہوا سے پھڑ پھڑا رہے تھے اس کے پاس کونے میں پہلے ایک چھوٹا سا بار بنا تھا جس میں قیمتی شراب رکھی ہوئی تھی اور میکس کام کے دوران برابر گھونٹ گھونٹ شراب کسی امرت رس کی مانند پیتا رہتا وہ اب وہاں موجود نہیں تھا پیا کو ایک لمحے کیلئے حیرت ہوئی۔ میکس نے وہ بار یہاں سے کیوں ہٹا دیا تھا وہ تو شراب کا رسیا تھا۔

پھر......؟ خیر یہ گھر اس کا تھا اور وہ شراب رکھے یا نہ رکھے پیئے یا نہ پیئے اسے کیا پرواہ...... پیا نے ایسا سوچتے کندھے اچکائے۔

چند قدم آگے بڑھ کر پیا جب اسٹوڈیو کے وسط میں آئی تو اس کی نظر دائیں جانب سامنے بنی گلاس ونڈو کی طرف گئی یہ ایک دیوار گیر ونڈو تھی جو گلاس کی بنی تھی اور اس کے پردے ہٹے ہوئے تھے اور کھڑکی کا ایک پٹ بھی کھلا تھا۔ پیا لمحوں میں جان گئی۔ میکس ٹیرس پر تھا وہ آہستہ آہستہ قدم

اٹھاتی اس طرف چلی آئی تھی اور وہیں پر اس نے میکس کروک کا وہ ہائی ٹو کیلر اسٹینڈ دیکھا جس سے پہلی بار میکس نے پیا کو دیکھا تھا۔ پیا نے ایک نظر میکس کروک کے ٹیرس پر کھڑے ہو کر کوئین سٹی اپارٹمنٹ کی جانب دیکھنے کی کوشش کی مگر اونچی عمارتوں اور گہری دھند کی وجہ سے دیکھ نہیں پائی۔۔۔۔۔۔ میکس اس کی موجودگی کو محسوس کرتے پلٹا جس کے چہرے پر کرب پھیلا تھا۔ اس نے سفید ڈریس پینٹ کے ساتھ ہائی نیک فیروزی جرسی پہن رکھی تھی جس میں اس کا کسرتی چوڑا سینہ مزید کشادہ محسوس ہو رہا تھا پیا نے بس ذرا کی ذرا دیکھا وہ بلاشبہ ایک وجیہہ مرد تھا اور اس بات کا اعتراف اس کے دل نے چپکے سے کیا تھا۔

''تو یہ ہے میری بربادی کی ذمہ دار؟'' پیا نے ہائی ٹو کیلر کی جانب انگلی سے اشارہ کرتے میکس سے پوچھا تھا میکس کو پیا کا استفسار طمانچے کے طور پر لگا وہ بول ہی نہ سکا۔''اب کس کی زندگی داؤ پر لگانا چاہتے ہیں میکس۔۔۔۔۔ کیا کوئی نیا شکار مل گیا آپ کو؟''

میکس نے ایک اور تھپڑ اپنے چہرے پر پڑتا محسوس کیا وہ اب بھی نہیں بول پایا۔

''آپ کو اچھا لگتا ہے نا میکس۔ کسی کی زندگی برباد کر کے۔۔۔۔۔ مگر نیا شکار تلاشنے سے پہلے میری زندگی کا تو کوئی فیصلہ کر لیجیے۔۔۔۔۔ مجھے کس کھاتے میں ڈالیں گے آپ؟''

پیا نے واضح طور پر اس کے چہرے پر پھیلے کرب کے تاثرات بجے دیکھے اور دو قدم آگے بڑھ آئی۔

''میں نے یہاں اسی لئے بلوایا تھا آپ کو۔۔۔۔۔'' میکس نے اپنی تمام تر ہمت کو مجتمع کرتے جواب دیا۔

''اچھا۔۔۔۔۔ ذرا پتہ تو چلے کہ کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے میرے لئے۔۔۔۔۔ ان فیکٹ آپ میرے گاڈ فادر جو ہوئے اور آپ نے ہی تو مجھے تخلیق بھی کیا ہے ناں؟'' اس نے مزید طنز کے وار اپنے کمان سے باہر نکالے میکس نے اس کے وار کو بڑے صبر سے برداشت کیا۔

''آپ کل شام کی فلائٹ سے واپس پاکستان جا رہی ہیں۔۔۔۔۔ میں نے سارا انتظام کر دیا ہے۔۔۔۔۔'' میکس نے رک رک کر کہتے پیا کے تاثرات جانچنے کی کوشش کی۔'' آپ کے ساتھ جو حادثہ ہوا اس کا ذمہ دار میں ہوں مگر میں نے ایسی کوئی کوشش جان بوجھ کر نہیں کی تھی۔ نہ ہی میرا مقصد آپ کا گھر اجاڑنا تھا میں بہک گیا تھا اور میری زندگی کا اب اور کوئی مقصد نہیں سوائے اس کے کہ آپ مجھے دل سے معاف کرتے ہوئے اپنی زندگی نئے سرے سے شروع کر لیں۔''

''اتنا آسان نہیں ہے یہ میکس۔۔۔۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ میں یہ سب بھول کر ایک نئی زندگی کی شروعات کر لوں گی۔۔۔۔۔ دنیا بھول سکتی ہے آپ بھول سکتے ہیں مگر میں نہیں بھول سکتی اس اذیت کو جو مجھے آپ کی وجہ سے ملی اس کرب کو جو مجھے فرحاب کی بے اعتنائی و بے اعتباری کے نتیجے میں ملا۔۔۔۔۔''

''بس کریں پیا۔۔۔۔۔ خدا کیلئے بس کر دیں میں نے محبت کی تھی آپ سے کوئی جرم نہیں اور میں آپ سے معافی مانگنے کا بھی خواستگار ہوں تو اسی لئے نہ کہ مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے میں اس غلطی کا مداوا بھی کرنا چاہتا ہوں پیا اور آپ چاہیں تو مگر نہیں۔۔۔۔۔ آپ کو تو صرف اپنا دکھ بڑا نظر آتا ہے آپ اس دکھ سے نکلنے کا سوچتی ہی نہیں ہیں پیا۔۔۔۔۔ صرف اسی دکھ میں جینا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے اس سارے واقعے میں نقصان صرف آپ کا ہی ہوا۔۔۔۔۔؟ وہ شعلہ جوالہ بنا آنکھوں میں ضبط کے ڈورے جلائے اس کی طرف جھکتے بولا۔۔۔۔۔ ''میرے حصے میں کتنے گھاٹے آئے کیا کبھی اس

کا شمار کیا آپ نے...... نہیں ناں میری ساکھ متاثر ہوئی میرے بنائے شاہکار پر انگلیاں اٹھیں میں نے آپ جیسا اچھا دوست کھویا میں نے اپنی ماں کو کھودیا......'' وہ روتے روتے چلایا۔

''آپ کی مام...... کیا مطلب؟'' پیا نے دبے دبے لہجے میں استفسار کیا۔

''ہاں میری مام...... جس نے صرف اس لئے مجھ سے ناطہ توڑ دیا کہ میں نے ایک مسلم شادی شدہ لڑکی کی زندگی اپنے خواب کی تکمیل کی خاطر تباہ کردی...... زندگی میں پہلی مرتبہ وہ مجھ سے ناراض ہوئیں اور ایسا ناراض ہوئیں کہ میرے منانے پر بھی مان نہیں رہیں انہوں نے ہمیشہ کیلئے اپنا ہر رشتہ ناطہ مجھ سے توڑ لیا ہے۔ میں دنیا میں بالکل اکیلا ہوگیا ہوں...... مگر آپ کے پاس تو بہت سے رشتے ہیں پیا...... آپ نے تو فقط ایک رشتہ کھویا ہے جبکہ میرے پاس تو ماں کے علاوہ اور کوئی رشتہ تھا ہی نہیں؟'' پیا نے اس اونچے لمبے مرد کو اس روز بے تحاشا روتے دیکھا۔

''میں چاہتا تو آپ کا پورٹریٹ آپ کی مرضی کے بغیر بھی بنا سکتا تھا مگر میں نے ایسا نہیں کیا جانتی ہیں کیوں...... اس لئے'' پیا کے گہرے ضبط کی نشاندہی کرتے چہرے پر نگاہ جماتے پوچھا'' اس لئے کیونکہ مجھے اندازہ تھا کہ آپ کیلئے کتنی مشکلات کھڑی ہوسکتی ہیں فرحاب بہت شکی القلب اور قدامت پسند مرد تھا اور آپ کی زندگی میں کوئی ٹربل (مشکل) نہ آئے میں نے اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا کر اسے اعتماد میں لیا۔ سب کچھ ٹھیک تھا اور ٹھیک ہی رہتا اگر فرحاب کا ایکسیڈنٹ نہ ہوتا تو...... میں مانتا ہوں کہ فرحاب کی بیماری اور چڑچڑے پن نے مجھے آپ کیلئے جذباتی کر دیا تھا میں بہک گیا تھا میں غلط تھا اور مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا...... مگر میرا یقین کریں میں نے وہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔ اب آپ جو بھی سزا دیں مجھے منظور ہوگی...... میکس اس کی طرف آس سے دیکھ رہا تھا مگر پیا سن کہاں رہی تھی۔

پیا...... کیا جانے سے پہلے آپ مجھے معاف نہیں کرسکتیں...... وہ بہت آس و امید سے اس کے قدموں میں بیٹھ گیا پیا غیر مرئی نقطے پر نگاہ جمائے بیٹھی رہی دفعتاً بولی۔

''کیا مجھے فرحاب نے معاف کیا تھا......'' میکس نے خود کو جان کنی کا عذاب سہتے محسوس کیا اور چلا گیا۔



دوپہر سے شام اور شام سے رات ہوگئی میکس کروک گھر نہیں آیا پیا اپنے کمرے میں تھی جب گھبرائی گھبرائی سی کرسٹین اس کے پاس آئی تھی۔

''میم...... کیا آپ کو معلوم ہے کہ سر کدھر گئے ہیں؟'' اس کے چہرے پر بے حد گھبراہٹ تھی پیا کو کسی انہونی کا احساس یک لخت ہوا اس کا دل سکڑ کر پھیلا تھا۔

نہیں...... کیوں خیریت؟'' اس کا بالکل بھی ارادہ نہیں تھا مگر وہ پھر بھی پوچھ بیٹھی تھی۔

دس گھنٹے ہوگئے انہیں گھر سے نکلے ہوئے اتنی دیر وہ بغیر بتائے کبھی باہر نہیں رہے...... کرسٹین کی آواز مارے گھبراہٹ کے کپکپا رہی تھی۔

''اسٹیو کدھر ہے؟'' پیا نے کسی انجانے خدشے کے تحت پوچھا۔

آفس میں...... اسے بھی پتہ نہیں کہ سر کدھر ہیں......؟

''کرسٹین..... تمہارے سر کس وقت گھر سے نکلے تھے کیا تمہیں معلوم ہے؟''

''جس وقت آپ ان کے پاس ٹیرس پر تھیں وہ آپ کے نیچے آنے سے پہلے ہی باہر تیزی سے چلے گئے تھے مگر سر کافی غصے میں تھے...... ایسا غصہ انہیں بہت کم کم آتا ہے میم.....'' کرسٹین نے موقع ملتے ہی اسے ساری صورتحال بتائی جو شاید وہ پہلے نہ بتا پائی۔

''اوہ.....'' پیا نے لب سکیڑے اس بات کا اندازہ تو اسے ہو ہی گیا تھا کہ میکس اس کی وجہ سے پریشان تھا پیا کو پہلی مرتبہ بے حد شرمندگی ہوئی اس نے بھی تو کچھ اچھا نہیں کیا تھا کتنی ہی تکلیف دہ اور غلط باتیں سنائی تھیں اس نے میکس کو......؟

''کرسٹین...... مجھے جائے نماز ملے گی یہاں؟'' کچھ دیر بعد اس نے کرسٹین سے آ کر پوچھا تھا۔ حالانکہ اسے یہ سوال نہیں پوچھنا چاہئے تھا مگر اس نے کرسٹین کو بے حد حیرت سے دیکھا جب اس نے کہا تھا۔

''یس میم..... آپ کو اسٹڈی میں مل جائے گا۔ میں ابھی لا کر دیتی ہوں؟

نہیں رہنے دو...... میں وہیں جا کر نماز پڑھ لیتی ہوں؟'' اس نے منع کر دیا حالانکہ وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ میکس کروک کے گھر اور وہ بھی اسٹڈی روم میں جائے نماز کیا...... کر رہا تھا۔

''سنو'' وہ جاتے جاتے پلٹی۔

''میکس کا کچھ پتہ چلا...... رابطہ ہوا ان سے؟'' کرسٹین کی گردن نفی میں کیا ہلی پیا جلتے انگاروں پر لوٹنے لگی اگر اس نے غصے میں خود کو کوئی نقصان پہنچایا تو وہ کبھی بھی خود کو معاف نہیں کر پائے گی...... اس نے جائے نماز بچھاتے خود کلامی کی...... کوئی اس کے اندر بیٹھا بین کر رہا تھا سسکیاں گونجنے لگی تھیں۔

اے اللہ! میں تیری گناہ گار بندی ہوں میں کھنکتی ہوئی مٹی کی پیداوار ہوں اسی لئے میرے اندر صبر نہیں میرے تھڑدلے پن کی وجہ سے میرے اندر ناشکری کا مادہ باقی ہر جذبے سے زیادہ ہے تو نے مجھے آزمائش میں ڈالا اور میں تجھ سے شکوہ کناں ہوگئی۔ میں نے صبر نہیں کیا شکوہ کیا اور اپنی کم ظرفی کی مار ایک ایسے نیک دل انسان کو ماری جو اس سب میں برابر کا حصہ دار تھا آزمائش تو اس پر بھی آئی مگر وہ ثابت قدم رہا اور میں...... اے میرے رب...... وہ جہاں بھی ہے اسے اپنے حفظ وامان میں رکھ اور مجھے صبر اور وسیع ظرف عطا فرما تاکہ میں تقدیر کو سمجھتے اور آزمائش کا مقابلہ کرتے اسے معاف کر سکوں...... سجدے میں گری وہ پھوٹ پھوٹ کے روتی تھی جانے کتنی ہی دیر گزری تھی اسے وہاں آئے ہوئے دعا ختم کرنے کے بعد پیا نے جائے نماز تہہ کر کے کاؤچ پر رکھ دی پورے کمرے میں میکس کروک کے پسندیدہ کلون کی مہک پھیلی ہوئی تھی۔ پیا نے آگے بڑھ کر ریک میں سجی کتابوں کا جائزہ لیا ان میں انگلش تراجم والی اسلامی بکس کے علاوہ اردو کی کئی کتابیں رکھی تھیں...... پیا کو حیرت تو ہوئی مگر زیادہ دھیان نہیں دیا وہ اتنا مشہور و معروف بندہ تھا دنیا بھر سے اس کے فن کے دلدادہ فین لوگ اسے بے تحاشا تحائف بھیجتے تھے۔ تو یقیناً یہ اسلامی اور اردو کی بکس بھی شاید کسی نے تحفے میں دی ہوں...... پیا آگے بڑھ آئی دوسرے ایک ریک میں آرٹ اینڈ کلچر کے حوالے سے کافی کتابیں تھیں تیسری ریک میں بے تحاشا انگلش لٹریچر کی کتابیں رکھی تھیں...... پیا نے متاثر ہوتے ہوئے ایک کتاب اٹھائی تبھی اس میں سے کچھ نکل کر گرا تھا...... پیا نے جھک کر اس کاغذ کو اٹھا

کر دیکھا وہ ایک تہہ شدہ کاغذ تھا جس کے اندر بھی ایک موٹا سخت کاغذ کا ٹکڑا تھا پیا نے کھول کر دیکھا اور حیران رہ گئی وہ اس کا فوٹو تھا جس کے پیچھے رومن اردو میں کچھ لکھا ہوا تھا پیا نے الجھ کر اس فوٹو کو دیکھا اور یاد کرنے کی کوشش کی...... میکس نے اس کی یہ تصویر کہاں سے لی تھی...... اس تصویر میں اس نے لیمن ییلو رنگ کی ٹخنوں کو چھوتی فراک پہن رکھی تھی اور کان کے پیچھے بالوں میں اڑسا گلاب...... پیا کے ذہن میں جھما کا ہوا یہ فراک تو وہ پہلی بار پریت کے ساتھ میکس کروک کی ایگزیبیشن میں پہن کر گئی تھی اور اس کے بالوں میں یہ پیلا گلاب پریت نے ہی لگایا تھا...... مگر وہ ابھی بھی حیران تھی کہ میکس کے پاس یہ تصویر آئی کہاں سے تھی۔ اس نے سر جھٹک کر نظم پڑھنے کی کوشش کی...... مگر زیادہ غور نہیں کر پائی صبح کی پو پھوٹ رہی تھی میکس کروک ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا۔ پیا نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے گرد شال کو اچھی طرح سے لپیٹا...... آج شام کی فلائٹ سے وہ پاکستان جا رہی تھی نیویارک شہر کی سرد اور بے رحم فضا سے بہت دور...... وہ اپنوں میں لوٹ رہی تھی پیا نے سیڑھیوں پر قدم رکھ کر کرسٹین کو آواز دی۔

''یس میم!'' وہ بالکل آخری سیڑھی پر کھڑی تھی اتنی صبح صبح پیا کے پکارنے پر متفکر ہوئی ''اسٹیو کہاں ہے...... اسے کہو گاڑی نکالے مجھے کہیں جانا ہے؟'' وہ ایک ایک کرتی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔

''یس...... میم...... بٹ آپ کو جانا کدھر ہے آئی مین اگر سر نے پوچھ لیا تو ہم کیا کہیں گے؟'' کرسٹین متذبذب تھی پیا اسے دیکھ کر مسکرائی۔

''گھبراؤ نہیں...... تمہارے سر کچھ نہیں کہیں گے'' اس نے کرسٹین کے کندھے پر ہاتھ کا دباؤ ڈالتے اسے تسلی دی۔ دس منٹ بعد وہ اسٹیو کے ساتھ جا رہی تھی۔ وہ میکس کے پاس جا رہی تھی۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ اس وقت کدھر ہو سکتا ہے مگر پیا کو خبر تھی حالانکہ اسٹیو بے حد حیران ہوا تھا جب پیا نے صبح ہی صبح اسے وہاں چلنے کیلئے کہا تھا جہاں پر میکس نے پیا کا آؤٹ ڈور پورٹریٹ بنایا تھا...... وہ جگہ ابھی بھی بہت خوبصورت تھی ہلکے ہلکے اندھیرے میں برف کی چاندی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا حسن عطا کر رہی تھی...... پیا نے دور ہی سے دیکھ لیا تھا میکس کروک ریڈ فراری کے ساتھ ٹیک لگائے جانے کتنی دیر سے خلا میں کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہ جمائے کھڑا تھا۔ پیا آہستگی سے چلتی اس کے قریب چلی آئی اسٹیو پیچھے کھڑا رہ گیا اپنے پہلو میں کسی کی موجودگی کا احساس کرتے میکس کروک چونک کے پلٹا تھا تبھی اس سمے پیا نے اس کی متورم آنکھوں میں جلتے گلابی ڈورے دیکھے۔ میکس اسے یہاں دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

''میں جانتی تھی آپ یہیں پر ہوں گے؟'' پیا نے دوستانہ انداز اختیار کرتے ہلکے ہلکے لہجے میں کہا۔

''آپ یہاں کس لئے آئی ہیں؟'' میکس بے حد سنجیدہ سا پوچھ رہا تھا۔

''آپ کو لینے کیلئے......'' پیا مسکرائی تھی میکس کو حیرت ہوئی۔

''زندگی سے زیادہ ان پریڈیکٹیبل (غیر یقینی) چیز اور کوئی نہیں ہوتی۔ میکس...... حادثات انسان کو توڑ پھوڑ دیا کرتے ہیں بعض دفعہ یہ آپ کا اتنا ناقابل تلافی نقصان کر دیتے ہیں کہ انسان اپنی ہمت بکھرتی محسوس کرتا ہے وہ صبر کرتا ہے نہ ہی حوصلہ...... لیکن حالات سے سمجھوتہ کرنے کیلئے اسے ایک وقت چاہئے ہوتا ہے...... جو کچھ میرے ساتھ ہوا وہ بالکل بھی میرے گمان میں نہیں تھا اور سچی بات تو یہ ہے کہ شاید مجھے بھی حالات اور

سچوایشن کو ہینڈل کرنے کا طریقہ نہیں آیا...... میں خود کو مظلوم سمجھتے رب سے بھی شکوہ کناں رہی کہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں...... اتنی بڑی آزمائش کیلئے آخر میرا ہی انتخاب کیوں......

لیکن مجھے خوشی ہے کہ دیر ہی سے سہی مگر میں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا ہے اور میں کوشش کروں گی کہ آپ کو دل سے معاف کرسکوں......''

اس سے میکس کروک نے اسے بہت تڑپ کے دیکھا تھا۔

آئم سوری...... ایکسٹریملی سوری فار ایوری تھنگ...... میکس نے لرزتے لبوں سے کہتے بمشکل تمام پیا کے خوبصورت چہرے پر نگاہ جمائی۔

''آئیں گھر چلتے ہیں؟'' پیا مسکرا کے آگے بڑھی اس کی تقلید میں میکس کروک بھی تھا۔



اس نے کال بیل پر انگلی رکھی ہی تھی کہ دروازہ اچانک سے کھل گیا۔

جسئی سنگھ پیا کو اپنے سامنے دیکھ کر حیران رہ گئے۔

''بھرجائی جی'' بے اختیار ان کے لبوں سے کیا نکلا پیا کے زخموں سے ٹانکے ادھڑ گئے وہ کرب سے مسکرائی۔

''کیسے ہیں پا جی......'' اس نے اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹتے بڑی مشکل سے برابر والے اپارٹمنٹ سے نگاہ چرائی......

اندر آؤ جی...... وہ راستہ دینے کو ہٹ گئے...... پیا اندر بڑھ آئی......

''بیٹھو جی...... میں پریت کو بلا کے لاتا ہوں؟'' پیا دھم سے صوفے پر بیٹھی اور کئی بار اچھلی اس کی آنکھوں میں آنسو جبکہ لبوں پر مسکان تھی۔

''پیا'' پریت اسے اپنے گھر میں دیکھ کر حیران رہ گئی تھی اسے بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ پیا اس کے گھر آئی ہے پیا اسے دیکھ کر مسکرائی۔

''آج شام کی فلائٹ سے میں پاکستان جارہی تھی تو سوچا کہ آخری بار مل کے جاؤں؟''

وہ اپنے آنے کی وضاحت دیتے بولی۔

''دوبارہ کب آؤ گی ملنے؟'' پریت نے اس کے پاس بیٹھتے بڑی آس سے پوچھا اس کی آنکھوں میں نمی تھی جسے وہ پیا سے چھپانے کی کوشش کررہی تھی۔

''اب تو میرے پاس کچھ باقی نہیں بچا پریت...... جو نیویارک شہر کے سرد اور بے رحم موسم کو لوٹا سکوں......''

''نیویارک اپنے دامن میں تمہارے لئے بہت سی خوشیاں سمیٹے ہوئے ہے پیا...... بس تم ہی نہیں دیکھ پا رہیں......'' پریت نے ہولے سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

''میں چائے لاتی ہوں؟ پریت اٹھ کے جانے لگی مگر جسئی سنگھ نے ٹوک دیا۔

نہیں...... تو رہن دے...... پارسا کیلئے چائے میں بنا کے لاؤں گا؟ پیا نے تشکر آمیز نظروں سے جسئی سنگھ کو دیکھا جس نے اسے پارسا پکار کر معتبر کردیا تھا۔

''میں کوشش کر رہی ہوں پریت...... اپنے ظرف کو وسیع کرنے کی تم میرے لئے دعا کرنا میں خود سے لڑی جنگ جیت جاؤں۔''

''سب ٹھیک ہو جائے گا پیا...... بس تو ہمت مت ہارنا اور ہو سکے تو فرحاب بھائی کو بھی معاف کر دینا......'' پیا نے چونک کر پریت کو دیکھا تھا۔



پیا نے تیز چلتی ہوا میں بوگن ویلیا کے ڈھیروں پھولوں کو گرتے دیکھا...... اور نم آنکھوں سے مسکرا دی...... کبھی اسے ان گرتے پتوں اور پھولوں سے بہت چڑ ہوا کرتی تھی...... مگر اب تو جیسے وہ ہر احساس سے عاری ہو گئی تھی امریکہ سے واپس آنے پر کسی نے اس سے کوئی باز پرس نہیں کی تھی اس گھر میں پیا کے علاوہ تین افراد اور رہتے تھے اور ان تینوں کی ہمہ وقت ایک ہی کوشش ہوتی تھی کہ وہ پیا کو خوش رکھ سکیں...... تائی اماں اور واثق بھائی تو اس پر ویسے ہی جان چھڑکتے تھے اور اماں تو اکلوتی بیٹی کے غم سے نڈھال ہو کر بستر پر جا پڑی تھیں وقت نے کیسا پلٹا کھایا تھا ان کی پھولوں جیسی بیٹی کو کبھی بھی نہ مندمل ہونے والا روگ لگ گیا تھا...... پیا ان کی خاطر خود کو بشاش رکھنے کی کوشش کیا کرتی۔ واثق بھائی نے اداس اور غمگین بیٹھی پیا کو ایک نظر دیکھا اور افسردگی سے مسکرا دیئے۔ جو لوگ ہمیں زندگی سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں ان کے دکھ بھی ہمیں کڑی جھلسا دینے والی دھوپ کی مانند محسوس ہوتے ہیں......

''پی'' انہوں نے اچانک اس کے قریب آنے پر اسے پکارا تو وہ چونکی۔

''یہاں کیوں اکیلی بیٹھی ہو...... باقی سب کدھر ہیں؟ وہ شاید ابھی ابھی آفس سے آئے تھے'' تائی اماں تو آپ کی ہونے والی سسرال گئی ہیں امی اندر کمرے میں ہیں...... آپ کیلئے کھانا گرم کر کے لاؤں؟'' وہ اٹھ کے ان کے مقابل آئی۔

''ہاں کر دو گرم...... تم نے کھانا کھا لیا؟'' پیا نے نفی میں سر ہلایا تو واثق کو حیرت ہوئی۔

''وہ کس لیے؟''

''بھوک نہیں تھی آپ آج جلدی آ گئے؟'' پیا نے وضاحت دیتے اچانک پوچھا ہاں بس آج کوئی خاص کام نہیں تھا...... تم کھانا گرم کرو پھر دونوں اکٹھے ہی کھاتے ہیں؟ وہ کہہ کے اندر بڑھے تو پیا کچن میں کھانا گرم کرنے چلی گئی فریج سے گوندھا آٹا نکال کر جلدی جلدی واثق بھائی کیلئے چپاتیاں ڈالی اور سلاد چٹنی کے ساتھ چکن کڑاہی کا سالن نکال لائی۔

پیا نے ان کے سامنے کھانے کی ٹرے رکھی اور خود سائیڈ پر ہو کے بیٹھ گئی۔

''یہ کیا تم کھانا نہیں کھاؤ گی کیا؟''

''بالکل بھی بھوک نہیں ہے واثق بھائی...... ورنہ ضرور کھا لیتی......'' واثق بھائی نے خاموشی سے اس کا جواب سن کے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا پیا نے انہیں حیرت سے دیکھا۔

''یہ کھانا اٹھا لو...... مجھے بھی بھوک نہیں ہے؟'' ان کا منہ پھولا ہوا تھا۔

''واثق بھائی...... میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے واقعی میں بھوک نہیں ہے؟'' پیا کے انداز میں لاچاری تھی۔

''زندہ رہنے کیلئے کھا لیا کرو پی...... کھانے سے کیا دشمنی۔'' وہ برہم ہوئے۔

''ویسے بھی مجھے اکیلے کھانا کھانے میں اب مزہ بالکل بھی نہیں آتا......'' اب کی بار انہوں نے شگفتگی سے کہا تھا۔

''تو پھر لے آیئے ناں اپنے لئے دلہن جو بھوکی رہ کر آپ کا انتظار کرے اور کھانا بھی ساتھ بیٹھ کے کھائے......'' پیا نے بھی فوراً برجستگی سے کہا تھا۔

''کسی اور کو لانے کی کیا ضرورت ہے اب......آخر تم کس مرض کی دوا ہو......؟'' انہوں نے نہایت بے ساختگی سے کہا تو پیا خاموش ہو رہی واثق بھائی نے اس کی خاموشی شدت سے محسوس کی......''پیا......ایسا کب تک چلے گا تم اپنے لئے کوئی فیصلہ کر کیوں نہیں لیتیں......؟''

''میرا دل نہیں مانتا اب کسی پر اعتبار کرنے کو واثق بھائی......'' پیا کے انداز میں بے چارگی تھی۔ اسے آئے تین ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہونے والا تھا مگر سب ہی اسے نئی زندگی شروع کرنے کیلئے منا رہے تھے مگر وہ مان ہی نہیں رہی تھی......تائی اماں نے ایک مرتبہ پھر واثق کیلئے سکندرہ خاتون کے آگے جھولی پھیلائی تھی انہیں کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ مگر پیا کو اعتراض تھا......صرف واثق بھائی کے رشتے پر ہی نہیں ہر اس آنے والے رشتے پر جو اس کیلئے اس کے گھر والے منتخب کرنا چاہتے تھے۔

''زندگی گزارنے کیلئے کسی نہ کسی پر تو اعتبار کرنا ہی ہوگا تمہیں؟''

''ایک تجربہ کافی نہیں کیا میرے لئے؟'' پیا دانستہ مسکائی کچھ اس طرح کہ آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔

''پیا......میں آج بھی تمہارا منتظر ہوں؟'' واثق بھائی کے لہجے میں دہکتے جذبوں کا الاؤ روشن تھا۔

''حالانکہ آپ کسی اور راہ کے مسافر ہیں؟'' پیا نے جیسے یاد دہانی کروائی ''وہ صرف اماں کی خواہش تھی......میرے دل کی مرضی و خوشی تو صرف تم ہو؟''

''کسی کا دل اور گھر اجاڑ کر میں نئی زندگی کی شروعات کیسے کرلوں واثق بھائی......اس لڑکی کا کیا قصور جس نے آپ کے نام کی انگوٹھی پہنتے ہی رو پہلے خوابوں کی راہ گزر پر قدم رکھ دیا ہوگا۔ میں کسی کے خواب چھین کر اپنی مانگ میں خوشیاں نہیں سجا سکتی۔'' پیا کے لہجے کا کرب پورے ماحول کو کثافت زدہ کر گیا واثق بھائی بوجھل دل لئے اسے دیکھتے رہے پیا اٹھ کر باہر آ گئی تاروں بھری رات چمکیلی اور سحر خیز تھی تائی اماں ابھی تک نہ لوٹی تھیں۔ کچھ دیر بعد پیا نے واثق بھائی کو گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر جاتے دیکھا تھا وہ شاید تائی اماں کو لینے جا رہے تھے......

''جیسا تم سوچتی ہو پیا......ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا اس لڑکی کی میرے ساتھ کسی قسم کی جذباتی وابستگی نہیں ہے اور میں شاید اسے خوش بھی نہ رکھ پاؤں......'' جاتے سمے وہ ایک پل کو اس کے پاس ٹھہرتے بولے تھے۔

''مجھے یقین ہے وہ آپ کے ساتھ بہت خوش رہے گی واثق بھائی......دوسروں کے دل کو آباد کرنا آپ جیسے باہمت لوگوں کی ہمیشہ خوبی رہی ہے جائیے......وہ منتظر ہوگی آپ کی؟''

''سوری واثق بھائی......مگر دل کے گھاؤ بھرنے میں بہت وقت لگتا ہے اور کبھی کبھی تو ایک عمر درکار ہوتی ہے......'' واثق بھائی کی پشت پہ نگاہ جماتے پیا نے افسردگی سے سوچا تھا......



''بہت بہت مبارک ہو پریت...... بالآخر اوپر والے نے تمہاری سن لی'' اسے جیسے ہی پریت کا میسج موصول ہوا اس نے ترنت کال کی تھی۔

''ساری وودھائیاں تمہارے لئے پیا...... آخر کو اکلوتی خالہ ہو گی تو اس کی؟'' پریت نے بہت جوش اور خوشی سے جواباً کہا تو وہ کھلے دل سے مسکرا دی۔

''خیر مبارک...... صدا سہاگن اور سلامت رہو اللہ نظر بد سے بچائے آمین......! پیا نے دل سے دعا دی۔

''تم نے تو کہا تھا کہ ہم منت دینے آئیں گے پاکستان...... پھر کب آرہے ہو؟''

پیا کو اچانک یاد آیا تو پوچھ بیٹھی پریت اس کے اتاولے پن پر بے ساختہ ہنسی۔''ابھی وہ دنیا میں آجائے...... اس کے آنے کے فوراً بعد ہی ہم بھی آئیں گے......''

''مجھے انتظار رہے گا' آنے سے پہلے لازمی بتا دینا......''

''اس کی فکر تم مت کرو...... وہ سب میں تمہیں بتا دوں گی......''

''پریت ایک بات پوچھوں......'' کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد پیا نے آہستگی سے قدرے جھجکتے ہوئے پوچھا تھا۔

''ہاں پوچھو اجازت کب سے لینی شروع کر دی تو نے؟'' پیا کا انداز ڈپٹنے والا تھا۔

''فرحاب کیسے ہیں کبھی ملیں تم ان سے؟'' بالآخر اس نے جھجکتے ہوئے پوچھ ہی لیا تھا۔

''پتہ نہیں پیا...... وہ تو وہ گھر چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے ہیں؟''

پریت نے خبر کیا سنائی دھما کہ کیا کچھ دیر کو پیا سن پڑ گئی۔

''کہاں چلے گئے...... کیا وہ گھر انہوں نے بیچ دیا؟'' پیا کے لہجے و انداز میں بے چینی تھی۔''پتہ نہیں پیا...... انہوں نے ہم سے ملنا جلنا ترک کر دیا تھا آخری دنوں میں؟''

پریت نے آہستگی سے بتایا پیا مزید الجھ گئی۔

''آخری دنوں سے کیا مراد ہے تمہاری پریت......؟'' پیا کا دل انجانے وسوسوں کے زیر اثر آنے لگا۔

''تمہارے جانے کے بعد میں ان سے ملنے گئی تھی پیا...... خوب لڑی تھی میں ان سے...... بس پھر چند دنوں کے بعد وہ ہمیں بغیر بتائے کہیں اور چلے گئے گھر کو تالا لگا گئے بیچا بھی نہیں۔''

''تم کیوں لڑیں ان سے پریت...... وہ تو پہلے ہی بیمار تھے......'' پیا کو ازحد دکھ ہوا تو بول اٹھی اور پریت کے ساتھ ساتھ کھڑکی پار بیٹھے واثق بھائی نے بھی اس کی تڑپ کو بڑی شدت سے محسوس کیا۔

میں نے جو کیا مجھے اس پہ بالکل بھی شرمندگی نہیں ہے پیا...... میں اگر انہیں آئینہ نہ دکھاتی تو ساری عمر وہ خود کو خود ساختہ مظلوم تصور کرتے گزار دیتے عورت کیلئے کبھی بھی مثبت رویہ اور سوچ کبھی نہ اپنا سکتے وہ...... اور مجھے حیرت ہو رہی ہے یہ کہ تم ابھی بھی انہیں بے قصور سمجھتی ہو حالانکہ

انہوں نے تمہارے ساتھ ایسا سلوک تو نہیں کیا؟

وہ بر ہمی سے کہتے سوکھی لکڑی کی مانند تڑخی تھی پیا ہولے سے مسکرا دی۔

''آنے سے پہلے تم نے ہی تو کہا تھا پریت کہ اپنا ظرف وسیع رکھوں اور کوشش کروں کہ فرحاب کو معاف کر سکوں...... میں نے انہیں معاف کر دیا پریت اس روز جس روز میری سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ یہ سب میری تقدیر میں لکھا تھا اور اسے ایسے ہی وقوع پذیر ہونا تھا...... یہی میرے رب کی رضا تھی جو میں نے مان لی......'' پیا نے آہستگی سے اعتراف کیا۔

''اور میکس کو پیا...... اسے معاف نہیں کیا کیا تم نے؟'' اس کے خاموش ہوتے ہی پریت فوراً بول اٹھی۔

''اس کو معاف کرنے کا مطلب خود کو معاف کر دینا ہے پریت اور میں ابھی خود کو معاف نہیں کرنا چاہتی اگر میں نے خود کو معاف کر دیا تو پھر ساری زندگی غلطیاں بار بار کرتی رہوں گی اور اب میں ایسا بالکل بھی نہیں چاہتی......!''

''پیا...... وہ بہت بدل گیا ہے اتنا کہ تم دیکھو تو حیران رہ جاؤ......'' پریت نے اسے کچھ بتانا چاہا مگر وہ آمادہ ہی نہ تھی اس کے متعلق کچھ بھی سننے کیلئے۔

اللہ اسے بہت سی ترقیاں دے پریت اور اس کی اس تبدیلی کا انداز مثبت ہو جو کسی کیلئے کبھی بھی باعث آزار و تکلیف ثابت نہ ہو......

''لیکن پیا......''

''میں کوشش کر رہی ہوں پریت...... اور مجھے اپنے رب پر پورا بھروسہ بھی ہے کہ میں خود پہ بیتنے والی اس قیامت خیز آزمائش میں پوری اترتے میکس کروک کو دل سے معاف کر دوں۔'' اس نے اتنا کہہ کے فون بند کر دیا تھا اور صرف پیا ہی جانتی تھی کہ اس کی آزمائش کا محرک کون ہے اسے دنیا کی نظروں میں سرخروی کبھی نہیں چاہیے تھی اسے تو بس فرحاب شفیق کی نظروں میں معتبر ٹھہرنا تھا...... یہی اس کی خواہش تھی اور اس کا خواب بھی......؟



وہ سو کر اٹھی تو اس نے اماں واثق بھائی اور تائی اماں کو سر جوڑے کسی مسئلے میں الجھا ہوا پایا تھا...... پیا کو دیکھتے ہی تینوں خاموش ہو گئے لیکن جیسے ہی وہ کچن کی جانب گئی وہ تینوں پھر سے میکانکی انداز میں سر نیوڑے باتوں میں مصروف پیا کو چونکانے لگے تھے پیا کو ان تینوں کی حرکتیں کافی مشکوک محسوس ہوئی تھیں۔

''کیا بات ہے کس بات کی راز داری برتی جا رہی ہے مجھ سے؟'' وہ اپنا ناشتہ لے کر برآمدے میں ان کے پاس آ بیٹھی تبھی چہکتے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

شام کو کچھ مہمان آ رہے ہیں ان کی ضیافت کے متعلق سوچ بچار کر رہے تھے کہ کیا اہتمام کیا جائے۔'' اماں نے نہایت محبت و شگفتگی سے اس کی بلائیں اتارتے کہا تھا۔

''مہمانوں کا آنا کونسی نئی بات رہی تھی جب سے واثق بھائی نے پولیس لائن جوائن کی تھی تب سے ہی ان سے ملنے ملانے والوں کا تانتا

بندھار ہنے لگا تھا۔

''تم ایسا کرو.....شام کو اچھے سے تیار ہو جانا.....'' اماں نے واری صدقے ہوتے فوراً ہی مطلب کی بات کی......

''وہ کس لیئے.....'' پیا کو اچنبھا ہوا ویسے بھی وہ مہمانوں سے ملنے سے کتراتی تھی جو بھی آتا تھا پارسا کے حوالے سے اسے ٹارچر کرنے کے سوا اور کچھ نہ کرتا۔

''اتنی دور سے وہ مہمان صرف تم سے ملنے کیلیئے آئیں گے اور تم ان سے اس حلیے میں ملو گی کیا؟''

''ارے سکندرہ.....کیسی پہیلیاں بھجوارہی ہو سیدھے سیدھے بتاؤ نا کہ ان لوگوں کے آنے کا مقصد کیا ہے آخر؟'' تائی اماں نے بروقت مداخلت کرتے پیا کے دل کی بات چھین لی تھی۔

''کوئی بتائے گا بھی کہ نہیں؟'' اس کا ضبط جواب دینے لگا۔

''پی.....ہم لوگ تم سے بہت پیار کرتے ہیں رائٹ؟'' واثق بھائی اچانک اس کے پاس آ کر بولے تو پیا نے ناسمجھی سے سر ہلاتے انکی بات کی تائید کی تھی اور ہم لوگ تمہارے لیئے یقیناً اچھا ہی فیصلہ کریں گے ہے ناں؟

''آپ کو جو کچھ بھی کہنا ہے پلیز کھل کے کہیئے واثق بھائی!'' پیا کو اب اس پزل گیم سے الجھن ہونے لگی تھی۔

''ہم لوگوں نے تمہارا رشتہ طے کر دیا ہے پی.....ابو ہریرہ بہت نیک اور باکردار لڑکا ہے ہر لحاظ سے مکمل اور سلجھا ہوا.....جو اپنی پوری زندگی اسلامی احکامات کے زیر اثر گزارنا پسند کرتا ہے.....تمہارے ساتھ ہونے والے حادثے سے بھی واقف ہے اور اسے اس بات سے کوئی فرق پڑتا بھی نہیں ہے.....آج شام کو اس کی فیملی آرہی ہے پلیز.....تم ہاں کردو۔''

واثق بھائی کی باتیں سن کے پیا کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے اس نے اپنے پورے وجود کے پرخچے ہواؤں میں اڑتے محسوس کیئے تھے۔

''واثق بھائی آپ جانتے ہیں کہ میں.....'' پیا کے لب ہلے مگر واثق بھائی نے ٹوک دیا۔

''حادثے بار بار ایک ہی انسان کا ضبط آزمانے کیلیئے نہیں ہوتے.....اور پہاڑ جیسی لمبی زندگی ہے تم اکیلے نہیں گزار پاؤ گی اور پھر ابو ہریرہ جیسا مضبوط اعصاب رکھنے والا مرد ہی تمہیں خوش رکھ سکتا ہے' اس بات کا جیسے ہم تینوں کو کامل یقین ہے۔''

''ہاں کردو پلوشے.....شاید اسی بہانے میں بھی اس پچھتاوے سے نکل آؤں جو تمہیں فرحاب شفیق کے ساتھ بیاہنے کے بعد میں ہر وقت محسوس کرتی ہوں.....شاید مجھے سکون کی موت نصیب ہو جائے گی اسی بہانے اگر تم.....دوبارہ گھر بسا لوگی.....''

سکندرہ خاتون اٹھ کے پیا کے پاس آ بیٹھی تھیں.....تبھی روتے ہوئے اس کے آگے اپنے دونوں ہاتھ معافی کے انداز میں جوڑ دیئے۔

''کیا کر رہی ہیں اماں.....'' پیا نے ان کے دونوں ہاتھ تھامتے بے اختیار انہیں گلے سے لگاتے کہا تھا۔

مجھے کچھ وقت دیں اماں.....ابھی یہ سب مجھے بہت مشکل محسوس ہو رہا ہے؟''

''ایسی کوئی جلدی نہیں ہے پیا...... تم اچھی طرح سے سوچ لو بس جواب دینے سے پہلے ایک مرتبہ اچھی طرح سے ضرور سوچ لینا کہ خوش قسمتی بار بار دروازے پہ دستک نہیں دیا کرتی......'' پیا نے سر اثبات میں ہلایا تبھی ملازمہ ایک رجسٹری لے کر پیا کے پاس آئی تھی پیا نے اس پر دستخط کرتے حیرت سے اسے دیکھا وہ فرحاب کی جانب سے پیا کے نام آئی تھی پیا نے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کا لفافہ چاک کیا۔

اندر ایک مختصر سی تحریر تھی اور ساتھ کسی پراپرٹی کے کاغذات...... پیا نے بے تابی سے کھول کے دیکھا۔

''تمہارے جانے کے بعد میں ایک دن بھی سکون سے سو سکا نہیں پارسا قتل کرنے والے کی سزا سزائے موت ہوتی ہے تو پھر بے اعتبار کرنے والے کی سزا کیا ہو گی...... میں غلط تھا تم پارسا بھی ہو مریم بھی......تم ایک پاکیزہ اور وفادار عورت ہو اور صد افسوس کہ میں تمہاری قدر نہیں کر سکا......تمہارے بغیر مجھے یہ گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے یہ گھر میں نے بڑی دقتوں اور کڑی محنت کر کے خریدا تھا اس گھر کے کونے کونے میں تمہاری یادیں بکھری ہیں جو تمہارے بارے میں مجھ سے ہمہ وقت استفسار کرتی ہیں ان یادوں کا بے ہنگم شور مجھے چین سے جینے نہیں دے رہا...... آؤ اور آ کر اپنا گھر سنبھالو مجھ سے اس گھر میں تمہارے بغیر ''اب'' جیا نہیں جا رہا۔اسی لئے یہ گھر اور شہر چھوڑ کر جا رہا ہوں...... نئی زندگی کی شروعات ضرور کر لینا پی......شاید اس طرح میرے اندر کا گلٹ کچھ کم ہو جائے اور میری اذیت میں کچھ کمی ہو جائے۔

فقط بدبخت

فرحاب شفیق!

پیا خط کی تحریر پڑھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی......

میکس کروک نے بالکل صحیح کہا تھا کہ ہر کام کا ایک بہتر وقت متعین ہوتا ہے' چھ ماہ بعد ہی سہی مگر وہ وقت آ ہی گیا تھا جب پیا کی پارسائی کا اعتراف سب نے کیا تھا بھلے پیا نے اس دورانی عرصہ میں بے حد اذیت اور کرب سہا تھا مگر اس کے بعد کی منزل بہت کچھ لانے والی تھی۔ پیا نے بار بار اس خط کو پڑھا اور اپنے دل میں موجود آخری خلش کا کانٹا بھی نکال باہر کر دیا۔''میں نے آپ کو معاف کیا میکس...... اللہ بھی آپ کو معاف کرے؟'' اس نے فضاؤں کے ہاتھ یہ سندیسہ بازگشت کی صورت میکس کروک تک پہنچایا تھا۔

پیا شام کو اماں کے کہے کے مطابق بہت اہتمام سے تیار ہوئی اس نے سبز فروزی رنگ کا لانگ کرتا ہم رنگ پاجامے کے ساتھ پہنا تھا دو عورتیں اور ایک مرد ابوہریرہ کی فیملی کی جانب سے آئے تھے...... پیا حسب توقع انہیں بے حد پسند آئی تھی جمعے کو سادگی سے نکاح کی رسم کی ادائیگی طے ہونا پائی تھی۔

''تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں......؟'' اماں اس کے کمرے میں اس سے پوچھنے کیلئے آئیں تو اس نے آہستگی سے سر اثبات میں ہلا کر انہیں مطمئن کر دیا۔

''ابوہریرہ کو نہیں دیکھنا چاہو گی...... وہ باہر آیا ہوا ہے کہو تو بلوا لوں؟'' اماں اب دوبارہ دھوکہ نہیں کھانا چاہتی تھیں تبھی بار بار پیا سے کہہ رہی تھیں۔

''آپ نے پسند کیا ہے تو یقیناً اچھا انتخاب ہی کیا ہو گا...... مجھے اب ایسی کوئی خواہش نہیں رہی اماں...... میں خوش ہوں آپ اطمینان

رکھیے۔''اس نے اماں کے دونوں ہاتھ تھام کر چومتے ہوئے محبت سے کہا تو سکندرہ خاتون نے بے اختیار اس کا ماتھا چوم لیا۔

''سدا خوش رہو میری بچی...... کسی بھی غم کا سایہ اب تجھ پر نہ پڑے......!''

''ابھی صرف نکاح ہوگا پیا...... رخصتی ایک سال کے بعد''اماں نے مزید بتایا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اماں...... چاہے رخصتی جمعہ والے روز ہی کر دیں تب بھی وہ ان کا مان بڑھانے کو فوراً نرمی سے کہہ اٹھی۔

''میں نے میکس کروک کو معاف کر دیا ہے پریت......اور اپنی نئی زندگی کا آغاز بھی''مختصر سا پیغام لکھ کر اس نے فضاؤں کے سپرد کیا اور مسکرادی...... کھڑکی میں کھڑے اس نے جاتے ہوئے ابو ہریرہ کی صرف پشت دیکھی...... اونچا لمبا مضبوط جسامت کا مرد...... دو آنسو چپکے سے آنکھوں کو نم کرتے کن پٹی میں جذب ہو گئے یادیں آہیں بن کے اس کے پورے وجود میں چکرانے لگیں...... بہت مشکل تھا نئی زندگی کی شروعات...... مگر اسے یہ کام کرنا تھا صرف اپنی ماں اور پیاروں کیلئے کہ جو اس کی ویرانی کو دیکھ کر پل پل جینے مرنے کی اذیت سے نبرد آزما رہتے تھے...... کچھ دیر بعد وہ ایک جانا پہچانا نمبر ملا رہی تھی فون کرسٹین نے اٹھایا تھا''میکس ہیں گھر پہ'' کرسٹین کا حال احوال کے بعد اس نے بے تکلفی سے پوچھا تھا دل ہی دل میں حیران ہوتی کرسٹین نے رٹا رٹایا جواب دیا تھا۔

''نو میم...... وہ تو میکسیکو گئے ہوئے ہیں چار روز بعد لوٹیں گے......''

''اچھا ٹھیک ہے...... جب وہ واپس آئیں تو ان سے کہنا کہ پیا کا فون تھا آپ کیلئے میں نے نئی زندگی کی شروعات کر لی ہے بتا دینا انہیں......''مبہم سا پیغام اسے نوٹ کرواتے پیا کی نم آنکھوں کے ساتھ چہرے پر مسکان تھی۔اس پیغام میں چھپے اصول مفہوم کو صرف میکس کروک ہی سمجھ سکتا تھا۔

''بیسٹ آف لک فار یور نیو لائف میم......''کرسٹین نے کھنکھناتے ہوئے اسے وش کیا تھا پھر ایک نمبر جلدی سے ملانے لگی تھی۔



نکاح سے ایک روز پہلے شام کو پیا کے سسرال والے اسے مہندی لگانے آئے تھے وہ لوگ بہت مذہبی تھے اسی لئے کسی قسم کا شور وغل نہیں تھا اس کی ساس نند اور سسر آئے تھے۔ پیا کے سسر نہایت مہذب اور باریش انسان تھے پیا کو وہ پہلی نظر میں ہی بہت اچھے لگے...... کافی دیر خلاف توقع وہ پیا کے پاس بیٹھے اسے دنیا اور زمانے کی اونچ نیچ سمجھاتے رہے تھے۔ پیا جانتی تھی وہ اس کے ساتھ پیش آنے والے حادثے کی وجہ سے اسے آئندہ کیلئے کسی بھی قسم کے خدشات کی فکر نہ کرنے کو کہہ رہے تھے۔ پیا سر جھکائے سنتی رہی تھی مگر اسے ان کی باتیں سن کر سکون محسوس ہو رہا تھا...... اس کیلئے بہت شاندار بری کا انتظام کیا جا رہا تھا سب اس کی خوش قسمتی کی باتیں کر رہے تھے مگر کیا قیمتی کپڑے جوتے اور زیورات کسی کی خوش قسمتی کی حد متعین کر سکتے ہیں...... پیا نے اپنے متعلق ہونے والی چہ میگوئیاں سنتے بے دلی سے سوچا اور اپنے خالی دل کو کھنگالا جس میں اب کوئی احساس باقی نہیں تھا نہ نفرت کا نہ ہی کسی خلش کا۔

دلہن بن کے اس پر ٹوٹ کے روپ آیا تھا اس کی پارسائی کا نور اس کے چہرے پر کسی چاند کے ہالے کی مانند پھیلا ہوا تھا...... حیاء اور

پاکیزگی کا ایسا امتزاج بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے ابو ہریرہ نے نکاح کے کاغذات پر دستخط کرتے چپکے سے رب کے حضور سجدہ شکر بجاتے ہوئے سے سوچا تھا...... فنکشن کے اہتمام پر جب پیا اپنے کمرے میں آئی تو اماں اس کے پاس آئی تھیں جو آج بے تحاشا خوش اور پرسکون نظر آرہی تھیں۔

''ابو ہریرہ باہر ہے......تم سے ملنا چاہتا ہے کوئی خاص بات کرنی ہے اسے؟'' اس کے انکار کیلئے کھلتے لب خاص بات کا ذکر سنتے ہی سمٹ گئے پیا کے جملہ حقوق اب اسی شخص کے نام تفویض ہو چکے تھے تو پھر پہلے پڑاؤ پر ہی انکار کر کے دل میں بدگمانی کو جگہ کیوں دینے لگتی۔ سو آہستگی سے سر اثبات میں ہلا دیا۔

''آؤ میرے ساتھ......'' اماں نے اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو اسے الجھن اور حیرت ہوئی ...... اسے تو لگا تھا کہ ابو ہریرہ یہاں اس کے کمرے میں آئے گا۔

''کہاں جانا ہے اماں......؟'' جب اس نے باہری دروازے کی طرف اماں کو جاتے دیکھا تو پوچھ بیٹھی ''ابو ہریرہ تم سے اکیلے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے تمہیں تھوڑی دیر کو باہر لے جانا چاہتا ہے۔'' اماں نے دروازہ کھول کے اسے باہر جانے کا عندیہ دیا پیا خاموشی سے باہر نکل گئی سامنے کھڑی گاڑی کو دیکھ کر پیا نے اپنی سانس لمحہ بھر کو رکتی محسوس کی۔

''رائلز رائے'' پیا نے نئے ماڈل کی چمچماتی رائلز رائے کو ایک نظر دیکھا اور پھر سر جھٹکا اس گاڑی کا شوق تو جانے دنیا میں کتنے لوگوں کو ہوگا...... پیا ویسے ہی سجے سنورے روپ میں گاڑی کے کھلے دروازے سے اندر آ بیٹھی گاڑی میں خلاف توقع اندھیرا تھا اور وہ ابو ہریرہ کا چہرہ دیکھ نہیں پائی تھی۔ گاڑی میں ایک بے حد خوبصورت اور دلفریب مہک بسیرا کیے ہوئے تھی پیا نے اپنی سانسیں مسحور ہوتی محسوس کیں۔ مگر وہ چہرہ جھکائے بیٹھ گئی ابو ہریرہ نے اسے عربی تلفظ میں سلام کیا۔ پیا نے آہستگی سے اس کے سلام کا جواب دے کر نگاہیں گود میں رکھے ہاتھوں پر جما دیں...... اس کے ہاتھوں پر بہت خوبصورت بیل بوٹے بنے ہوئے تھے جو اس کے لمبے سپید ہاتھوں پر بے حد کھلے کھلے محسوس ہو رہے تھے۔

پیا کی نظریں اپنے گود سے سفر کرتیں گیئر پر رکھے ابو ہریرہ کے ہاتھوں پر جا پڑی تھیں اس کا سپید گلابی ناخنوں والا چوڑا ہاتھ...... پیا نے یک لخت کسی انجانے احساس کے تحت ابو ہریرہ کے چہرے کی طرف دیکھا جو اندھیرے میں بھی بہت روشن اور نورانی محسوس ہو رہا تھا ابو ہریرہ نے شرعی داڑھی رکھی تھی پیا نے اس کے خوبصورت چہرے پر سجی داڑھی کے خط کی نفاست کو محسوس کیا اور اس کا سانس رک گیا...... وہ بے حد محویت سے یک ٹک ابو ہریرہ کا چہرہ دیکھ رہی تھی وہ اس چہرے میں کسی اور کا چہرہ کھوج رہی تھی...... کس کا چہرہ......؟

گاڑی سڑک پر رواں دواں تھی اور پیا کے اندر سکون کے جھرنے بہہ رہے تھے...... وہ اس قدر پرسکون کیوں تھی آخر...... اس نے سوچنے کی زحمت نہیں کی اس نے بس اس چہرے پر نگاہ جمائے رکھی جو اس نے بہت عرصے کے بعد دیکھا تھا۔

ہاں اسے اسی چہرے کی تلاش تھی اس نے چپکے مگر کھلے دل سے اعتراف کیا۔

اس چہرے کو وہ لاکھوں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتی تھی پیا نے سکون سے آنکھیں موندتے سیٹ کی پشت پر سر ٹکا دیا...... ابو ہریرہ نے بس ایک نظر دیکھا اسے قطعی امید نہیں تھی پیا کے ایسے رویے اور ری ایکشن کی...... دیکھا اور ہولے سے مسکرایا کتنا طویل اور دردناک سفر طے کیا تھا اس

نے فقط پیا تک پہنچنے کیلئے......اذیت' کرب' درد' جلن' دکھ' چبھن' سب احساس پیا کے چہرے پر نظر جاتے ہی یک لخت اڑن چھو ہو گیا تھا۔

''دعائیں یوں بھی مستجاب ہوتی ہیں اللہ کا کرم اور رحمت یوں بھی سایہ فگن ہوتی ہے......'' ابو ہریرہ نے دیکھا اور محسوس کرتے اعتراف کیا اور پھر مسکرایا۔

وہ اعتراف کی رات تھی جوان دونوں پر آئی تھی۔

کس نے کتنا صبر کیا' کون آزمائش پر پورا اترا اس کا حساب وشمار کیا کرنا مگر حاصل وصول تو ایک ہی تھا ان دونوں کو ایک دوسرے کا ساتھ مل گیا تھا یعنی دنیا میں ہی جنت......گاڑی رکی تو پیا نے بھی آنکھیں کھولیں۔

''پارسا'' ابو ہریرہ کے منہ سے یہ نام گلاب کی خوشبو کی مانند مہکتے ہوئے نکلا۔

ابو ہریرہ نے آٹو میٹک لاک سے گاڑی کا دروازہ کھول دیا پیا خاموشی سے باہر نکل آئی سامنے پورے چاند کی رات میں سمندر اپنے جوبن پر تھا ابو ہریرہ کو وہ اپنی کامیابی کے جشن پر ناچتا محسوس ہوا......سمندر کی لہروں کا خمار آلود رقص ابو ہریرہ کی ذہانت سے بھرپور آنکھوں میں اترنے لگا وہ دو قدم چل کر پیا کے سامنے آ کھڑا ہوا اتنا قریب کہ پیا کا سر اس کے شانوں سے ٹکراتا محسوس ہوا۔

''پوچھو گی نہیں کہ میں نے میکس کروک سے ابو ہریرہ تک کا سفر کیسے کیا؟'' ابو ہریرہ نے پیا کے خوبصورت و حسین چہرے پر نگاہ جماتے سوال کیا......

یہ سفر میں نے صرف اپنی پارسا کیلئے کیا......یہ یقین دلانے کیلئے کہ وہ پاکیزہ ہے اور پارسا بھی......ابو ہریرہ کا لہجہ دھیما اور پر اثر تھا۔

''آپ نے اپنا مذہب صرف میری خاطر تبدیل کر دیا؟'' پیا کے لبوں میں متحیر بھری جنبش ہوئی۔

''نہیں......تم مجھے نہ بھی ملتیں مذہب مجھے یہی اپنانا تھا۔ ہاں وجہ و محرک تم ضرور بنی ہو ورنہ شاید کچھ عرصہ مزید میں اس طرف رجحان نہ کر پاتا......'' پیا جس قدر مضطرب تھی وہ اسی قدر پر سکون سا جواب دے رہا تھا۔

''جس روز تمہیں فرحاب نے طلاق دی میرے لئے وہ روز محشر کا دن تھا اپنے احتساب کا دن اور جانتی ہو اس روز میرے نامہ اعمال میں سوائے تمہاری سسکیوں اور آہوں کے کچھ نہیں تھا۔ گھر تمہارا اجڑا تھا مگر تہی داماں میں ہو گیا تھا در بدر تم ہوئی تھیں اور ٹھوکریں میں کھا رہا تھا......تمہارا ایک ایک آنسو میں نے اپنے وجود پر کوڑے کی مانند پڑتا محسوس کیا تھا۔ بے تحاشا دولت اور اثر ورسوخ رکھنے کے باوجود بھی میں نے خود کو تہی دست پایا تھا......

میں اسلامک سینٹر گیا وہاں کے علماء الحاج یوسف بن کمال سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے پوچھا اگر ایک مسلم لڑکی کا گھر کوئی اپنے بہکاوے میں اجاڑ دے تو اس کی سزا کیا ہو گی......جانتی ہو اس کا جواب انہوں نے کیا دیا......اس نے رکتے ہوئے پیا کی طرف نگاہ کی ''معافی'' انہوں نے کہا کہ وہ لڑکی تمہیں معاف کر دے تو تم خوش نصیب ہو لیکن اگر وہ تمہیں معاف نہیں کرے گی تو اس کے دکھوں کا بوجھ تمہارے نامہ اعمال میں شامل ہوتا رہے گا اس کا اضطراب تمہاری زندگی سے سکون کا خاتمہ کر دے گا اور اس سے بڑی سزا یقیناً تمہارے لئے کوئی نہیں ہو گی......اور میں نے جان لیا کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے سے پہلے مجھے تمہیں منانا ہو گا میں نے دن رات سجدے میں گر گر تمہارے لئے دعا کی تمہاری بھلائی کی

تمہارے ظرف کے وسیع ہونے کی تمہاری خوشیوں کی دعا...... اور تمہارے سکون کی دعا...... میں مسلمان ہوگیا اور اپنے والدین سے ہمیشہ کیلئے لاتعلق ہوگیا کیونکہ وہ کنزر کیتھولک ہیں اور ایک مسلمان لڑکے کی ان کی زندگی میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں تھی...... میں نے اپنی ماں کو بھی چھوڑ دیا جو صرف اس لئے ناراض ہوئی تھی مجھ سے کہ میں نے ایک مسلم لڑکی کا گھر برباد کر دیا......

میں نے امریکہ کو چھوڑ دیا جس نے مجھے بے تحاشا دولت' عزت اور شہرت عطا کی...... میں نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا کیونکہ مجھے تمہاری رضا کی تلاش تھی تمہارا سکون اور خوشی میرے لئے عزیز تھی تمہارے دکھوں کا مداوا میرے لئے اہم ترین مقصد تھا......

یوسف بن کمال کے گھر والوں نے مجھے کھلے دل سے اپنایا اور تمہارے گھر والوں نے بھی......

اور انہوں نے مجھے اپنا کر یہ یقین بھی دلایا کہ تمہارے زخم اب مندمل ہوگئے ہیں میکس کروک کے گناہوں کا کفارہ ابو ہریرہ با آسانی کر سکتا ہے اور آج تمہارا ساتھ پا کر مجھے اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ میں خوش قسمت انسان ہوں اور اپنے رب کا پیارا بھی کہ جس نے مجھے تمہارا ساتھ دیا...... اپنی بات کے اختتام پر اس نے پیا کا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھا وہ خود بھی رو رہا تھا۔"

"آپ کو میرے رب نے میرے لئے منتخب کر کے بھیجا ہے ہریرہ! تو پھر میں کون ہوتی ہوں اپنی رائے دینے والی...... کیونکہ ہمارا رب جو بھی کرتا ہے ہمارے بھلے کیلئے ہی کرتا ہے۔ اس کی ہر ٹھوکر میں نصیحت ہوتی ہے مگر ہم انسان سمجھ نہیں پاتے...... آپ کو دیکھ کر مجھے لگا تھا میں بہت غصہ کروں گی چیخوں گی چلاؤں گی مگر میں ایسا کر نہیں سکی کیونکہ میں نے سمجھ لیا تھا کہ آپ میرے رب کا انتخاب ہو جو ستر ماؤں سے بھی زیادہ اپنے بندوں کو محبوب رکھتا ہے آپ نے اللہ اور رسول ﷺ کو گواہ بنا کر مجھے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے اس سے بڑھ کر معتبر حوالہ اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔" پیا کے پرسکون اور طمانیت بھرے چہرے پر سکون پھیلا ہوا تھا...... ابو ہریرہ نے اپنا چوڑی ہتھیلی والا ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا پیا نے فوراً تھام لیا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں پارسا! کہ تمہاری عزت کرتے ہوئے ہمیشہ تمہارا اعتبار کروں گا' بدگمانی کبھی بھی ہمارے رشتے میں دراڑ نہیں ڈال پائے گی ہم ہمیشہ ایک دوسرے کی خواہشات کا خیال رکھیں گے ہمیشہ ایک دوسرے کی پسند ناپسند کا احترام کریں گے...... پیا نے اثبات میں سر ہلاتے تیزی سے کہا تھا۔

"اور آپ کبھی بھی اب اپنے بالوں کو ڈائی نہیں کریں گے" ابو ہریرہ کھلے دل سے مسکرایا۔

"منظور"

"کبھی بھی کلائیوں میں بینڈز نہیں چڑھائیں گے۔"

"منظور"

"نہ ہی کبھی الکوحل والے پرفیومز لگائیں گے۔"

یہ بھی منظور اور کچھ...... ابو ہریرہ کورنش بجاتے پوچھ رہا تھا۔

"اور یہ کہ آپ اتنی دیر سے اردو میں بات کر رہے ہیں اور مجھے اندازہ ہی نہیں ہوسکا...... پیا ایک دم کھلکھلا کے ہنس دی تھی۔"

''یہ زبان میں نے تب سیکھی تھی جب میں تم سے پہلی بار ملا تھا! اب وہ اس کا ہاتھ تھامے سمندر کی لہروں کی جانب بڑھ رہا تھا پیا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اردو سمجھ میں آیا کرتی تھی؟'' پیا کو بے حد حیرت ہوئی وہ اور پریت تو اکثر ہی اس کی شان میں گستاخیاں کر جایا کرتے تھے۔

''ہاں...... اچھے سے سمجھتا اور محظوظ ہوتا تھا جب تم میرے بارے میں پریت سے رائے زنی کیا کرتی تھیں......'' وہ مزے سے پیا کو چھیڑتے ہوئے بولا پیا کا شرم کے مارے سر جھک گیا۔''اس کا مطلب ہے وہ نظم آپ نے لکھی تھی......؟'' پیا نے چلتے چلتے رک کر پوچھا تیز لہر نے ایک بوچھاڑ سے ان دونوں کو گیلا کر دیا۔

پورے چاند کی رات میں وہ دونوں سمندر کے پانی میں کھڑے لہروں سے بھیگ رہے تھے کس قدر خوبصورت مسحور کن اور دلفریب منظر تھا۔ابو ہریرہ ہولے سے مسکرایا۔

''ہاں......سوچا تھا کبھی تمہیں خود سناؤں گا'' ابو ہریرہ نے آہستگی سے اعتراف کیا اور ٹھیک اسی سمے پیا کے اردگرد تتلیوں کا رقص شروع ہو گیا یہ محبت کی تتلیاں تھیں جو محبت کی داسیوں کا نصیب ہوتی ہیں۔

''آپ واپس کب جا رہے ہیں'' پیا نے سمندر کی اٹھتی بڑھتی تیز لہروں میں اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے پوچھا۔

''اب شاید کبھی نہیں......'' اس کے لہجے میں اطمینان حد سے زیادہ تھا۔

''ووو'' کیوں''

کیوں کہ اماں کو لگتا ہے کہ پردیس میں بیٹی کا کوئی غمگسار اور مددگار نہیں ہوتا اور بیٹیاں آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہیں انہیں آنکھوں سے دور نہیں کرنا چاہیے......'' پیا اس کی وضاحت اور انداز بیان پر کھل کر مسکرائی۔

''اور خواب محل اس کا کیا؟''

''پارسا کی خواہش پر وہ خواب محل پاکستان میں بھی بن سکتا ہے؟'' اس نے محبت کی قندیلیں آنکھوں میں روشن کرتے کہا۔

پیا اس کے جواب پر دل کھول کے مسکرائی طمانیت اور سکون کسی پرسکون ندی کی مانند اس کے وجود میں بہنے لگے تھے پیا نے اپنا بازو ابو ہریرہ کے بازوؤں میں حمائل کرتے اس کے کندھے پر اپنا سر ٹکا دیا وہ دونوں ساحل کی گیلی ریت اپنے پیروں کے نیچے سے سرکتی محسوس کر رہے تھے۔

''مجھے وہ نظم سنائیں ناں ابو ہریرہ......! ابو ہریرہ نے پیا کے خوبصورت چہرے کو محبت سے دیکھا'' سناؤں گا لیکن اس سے بھی پہلے دنیا کی خوبصورت ترین لڑکی کیلئے اس کے خاکسار کی جانب سے ایک حقیر سا نذرانہ......'' اس نے جیب سے مخملی ڈبیا نکالتے جگر جگر کرتی ڈائمنڈ رنگ اس کے سامنے کی......اس نے انگوٹھی نکال کر ڈبیا سمندر میں اچھال دی اور پیا کا ہاتھ ویسے ہی تھامتے ہوئے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

''یہ رہا تمہارا رونمائی کا تحفہ ورنہ ساری عمر طعنے دیتے گزار دو گی کہ تمہیں رونمائی کا تحفہ نہیں دیا تھا میں نے......'' وہ اس کے حنا لگے ہاتھ میں

انگوٹھی پہناتے خاص زنانہ انداز میں کہتا پیا کو کھلکھلانے پر مجبور کر رہا تھا۔ وہ دونوں ساحل پر بھیگتی لہروں میں آگے ہی آگے بڑھ رہے تھے ابو ہریرہ کی خوبصورت آواز کی بازگشت اٹھتی لہروں میں مدغم ہو رہی تھی۔

وہ پیا کو نظم سنا رہا تھا پیا کا سر اس کے کندھے پر ٹکا تھا۔

''میرے ہمسفر تیری نظر ہے' میری جذبہ دل کی شدتیں
میرے خواب میری بصارتیں' میری دھڑکنیں میری چاہتیں
جو تیرے قدم میرے گھر چلیں' میرے ساتھ شمس و قمر چلیں
تیری قربتوں میں سمیٹ لوں' وہی زندگی کی مسافتیں
یہ ردائے جاں تجھے سونپ دوں کہ نہ دھوپ کو کڑی لگے
کہیں دکھ نہ تجھ کو عطا کریں سردشت غم کی تمازتیں
تیرے نام سے میری صبح ہو تیری یاد میں میری شام ہو
تیرے روبرو رہے سرخرو' میرے چشم و دل کی عبادتیں
تیرا پیار میری دعا رہے' یہی فکر مجھ کو صدا رہے
یہ میرا رہے تیرا نخل جاں کہ نصیب ہو تجھے راحتیں
میرے روز و شب کے نصاب میں میرے پاس اپنا تو کچھ نہیں
تیرا قرض ہے میری زندگی' میری سانسیں تیری امانتیں

آگے اور آگے وہ دونوں محبت کے باسی چلے جا رہے تھے رات بھیگ رہی تھی اور تتلیوں کا رقص جاری تھا۔ بدگمانی' بے اعتباری اب درمیان میں نہیں آنے والی تھی اس رات کی صبح بہت کومل اور روشن تھی...... رقص کرتی تتلیوں نے قیاس آرائی کی تھی اور کچھ غلط بھی نہیں کی تھی۔



ختم شد